Mujallah Mirpurkhas Sindh
BAHR-UL-ULOOM

مجلہ سہ ماہی بحر العلوم

میر پور خاص
سندھ پاکستان

جامعہ کے طلباء کا ترجمان

www.KitaboSunnat.com

قاری القرآن۔ خطیب ملت۔ ترجمان اہل حدیث

علامہ قاری حافظ

عبد الخالق رحمانی رحمہ اللہ

کی شخصیت عظیمہ پر

جامع المعقول والمنقول نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقيق الاسلامي کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقيق الاسلامي** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ اسلامیہ
خدمت حدیث میں پیش پیش

تفسیر ابن کثیر

ترجمہ: امام العصر مولانا محمد جوناگڑھی ؒ — تحقیق و تخریج: حافظ زبیر علی زئی

جدید تخریج و تحقیق شدہ ایڈیشن

تمام آیات قرآنیہ، احادیث کریمہ کی مکمل تخریج و تحقیق کا اہتمام، خوبصورت سرورق، معیاری طباعت، بہترین کاغذ، مناسب قیمت

صحیح بخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری

• اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تخریج کا اہتمام • مختلف نسخوں سے تقابل کے بعد نسخہ ہندیہ کے مطابق تصحیح کا اہتمام • خوبصورت طباعت، دیدہ زیب سرورق، خوبصورت وصاف لکھائی اور اعلیٰ طباعتی معیار کے ساتھ دو مختلف اڈیشن میں دستیاب ہے

مولانا محمد داؤد راز — شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد — محدث العصر حافظ زبیر علی زئی

تخریج: فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ، فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

صحیح مسلم
مع مختصر شرح نووی

ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری

ترجمہ: علامہ وحید الزماں

تخریج: فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ، فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

(۱) آیات کریمہ کی تخریج (۲) احادیث مبارکہ کی تخریج اور حدیث نمبر کے ذریعے دیگر کتب احادیث کی طرف رہنمائی (۳) اقوال رسول ﷺ کا امتیازی رسم الخط (۴) مختلف معتبر نسخہ جات سے تقابل اور موازنہ (۵) تین مختلف ایڈیشن (۶) اعلیٰ طباعت اور معیاری کاغذ (۷) خوبصورت جلد بندی اور دیدہ زیب سرورق (۸) مناسب قیمت

سنن ابن ماجہ

امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی

کتب ستہ میں شامل معروف کتاب سنن ابن ماجہ آسان فہم ترجمہ اور تحقیق و تخریج سے مزین

ترجمہ: پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی — فوائد: شیخ الحدیث ابو محمد عبدالستار الحماد — تحقیق: علامہ ناصر الدین البانی

▪ کئی معتبر اور صحیح ترین نسخوں سے تقابل و موازنہ
▪ صحت و ضعف کے اعتبار سے ہر حدیث پر واضح حکم
▪ مختصر مگر جامع و نافع تخریج کا اہتمام ▪ سادہ، سہل اور سلیس ترجمہ
▪ مطبوعہ نسخوں میں پائی جانے والی غلطیوں کی تحقیق و اصلاح کی گئی ہے۔

مراجعت: حافظ زبیر علی زئی — [illegible]: حافظ [illegible] — تصحیح: حافظ [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آداب زندگی سے متعلق احادیث و آثار کا بیش بہا مجموعہ

الادب المفرد

امیر المومنین فی الحدیث

ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری

ترجمہ مولانا محمد ارشد کمال ﷾ تحقیق و افادات علامہ ناصر الدین البانی ﷫

نظر ثانی شیخ الحدیث حافظ عبدالستار الحماد ﷾ تقدیم محقق العصر مولانا ارشاد الحق اثری ﷾

مِشکوٰۃ المصابیح

مع الإكمال في أسماء الرجال

امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی ﷫

ترجمہ: ابو انس محمد سرور گوہر — نظر ثانی: شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد — تحقیق و تخریج: حافظ زبیر علی زئی

- صحت و سقم کے اعتبار سے روایات پر حکم
- مختصر مگر جامع تخریج
- آسان فہم ترجمہ
- تین جلد میں دو مختلف اڈیشن
- پہلی بار الاکمال فی اسماء الرجال کا مکمل ترجمہ اور تحقیق

اضواء المصابیح في تحقيق مشكوٰة المصابيح

تالیف محدث العصر حافظ زبیر علی زئی ﷫

معروف کتاب ''مشکوٰۃ المصابیح'' کی بہترین تخریج و تحقیق اور عمدہ شرح جس کی دو جلدیں مکمل ہو چکی ہیں اور محدث العصر کے منہج و اسلوب کے مطابق اس کی تکمیل ہو رہی ہے۔ ان شاء اللہ

أنوار الصحيفة في الأحاديث الضعيفة من السنن الأربعة

تصنیف حافظ زبیر علی زئی

ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کی ضعیف روایات کا مجموعہ جس میں روایات کے اطراف، راویانِ حدیث، وجہ ضعف اور مختصر تخریج درج کی گئی ہے۔

مُوطّأ إمام مالك

محدث العصر حافظ زبیر علی زئی ﷫

- موطا امام مالک (روایۃ ابن القاسم/تلخیص القابسی) کے نایاب نسخے کا انتخاب جو محدثین کے ہاں معتبر اور صحیح ترین نسخہ ہے۔
- صحت و سقم کے اعتبار سے ہر حدیث پر واضح حکم
- مختصر مگر جامع تخریج کا اہتمام
- آسان فہم اور سہل ترجمہ
- ترجمہ، تحقیق و شرح
- محقق کے نام سے بہترین شرح جسے احادیث، آثار اور سلف صالحین کے اقوال سے مزین کیا گیا ہے۔

مکتبہ اسلامیہ

لاہور: بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973, 042-37232369

فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد 041-2631204, 041-2641204

/maktabaislamia1 maktabaislamiapk.com maktabaislamiapk@gmail.com 0300-8661763

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

Monthly MUHADDIS Lahore
99-J Model Town, Lahore-54700
Phone 5866476, 5866396

www.KitaboSunnat.com

قاری القرآن • خطیب ملت • ترجمان اہل حدیث

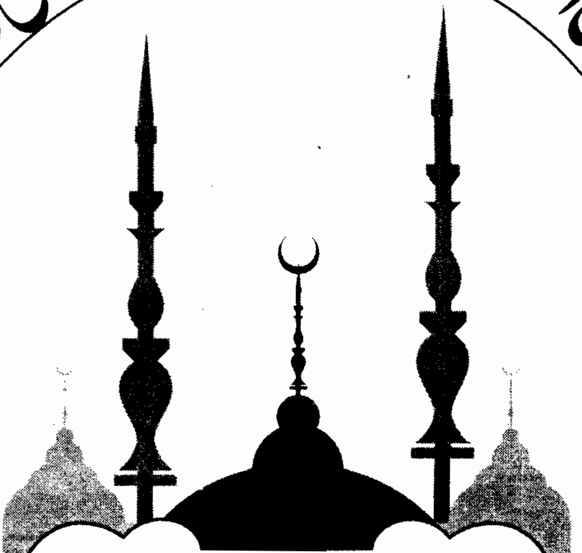

حافظ قاری علامہ عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ

کی شخصیت عظیمہ پر

جامع المعقول والمنقول نمبر

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحمٰن ورحیم ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

Mujallah Mirpurkhas Sindh
BAHR-UL-ULOOM

سہ ماہی مجلہ بحر العلوم
میرپورخاص سندہ پاکستان
جامعہ کے طلباء کا ترجمان

2015ء سلسلہ اشاعت نمبر 12

تنبیہ

اس خاص نمبر کے جملہ حقوق طبع واشاعت بحق
جامعہ بحر العلوم السلفیہ میرپورخاص محفوظ ہیں

Warning

All right reserved, No part of this "Magazine" shall be reproduced or transmitted in any form of by any means, electronically or mechanically, including photocopying recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing from the "Jamia Bahr-Ul-Uloom As-Salfia Mirpurkhas"

زیر سرپرستی
محترم محمد اسماعیل میمن حفظہ اللہ
مدیر الجامعۃ

زیر نگرانی
محترم محمد ہاشم میمن حفظہ اللہ
مدیر مالیات

مدیر مجلہ
افتخار احمد تاج الدین الازہری
0332-2819002

نائب مدیر
الشیخ عبداللہ سلیم جونیجو
0333-2984247

انتظامیہ کمیٹی
محترم عبدالوحید صاحب
محترم محمد رمضان غوری صاحب
محترم محمد رفیق سلفی صاحب
محترم ظفر الدین شیخ صاحب
محترم عبدالرزاق اکبر صاحب
محترم عبدالرؤف رحمانی صاحب
محترم عبدالعظیم میمن صاحب
محترم عبدالحمید مغل صاحب
محترم عبدالستار اکبر صاحب
محترم پروفیسر عبدالعزیز میمن صاحب

مجلس مشاورت
مولانا محمد عمر اثری صاحب
قاری عبداللہ حسنین صاحب
محترم مولانا عطاء اللہ پھل صاحب
مولانا عبدالمتین صاحب
محترم مولانا علی المرتضیٰ صاحب
محترم مولانا صبغۃ اللہ صاحب
مولانا حبیب الرحمن غالب
محترم مولانا حافظ محمد نعیم صاحب
محترم مولانا راشد الحسن صاحب
مولانا قاری عبدالحمید صدیقی صاحب
محترم پروفیسر مولا بخش محمدی صاحب
مولانا منیر احمد صاحب

زیر انتظام
مرکزی جمعیت اہل حدیث میرپورخاص

خط و کتابت کے لیے
جامعہ بحر العلوم السلفیہ
سیٹلائٹ ٹاؤن میرپورخاص فون: 0233-861070

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

MAKTABA ISLAMIA
Hadia Halema Center Ghazni Street, Urdu Bazar Lahore Ph 042-37244973
Basement Summit Bank, Opp. Shell Petrol Pump, Kotwali Road Fasalabad.Ph 041-2631204

مکتبہ اسلامیہ
بادیہ حلیمہ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973
بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد 041-2631204

Date: ______________ Ref. # ______________

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محترم جناب مولانا افتخار احمد تاج الدین الازہری صاحب

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی ادارات میں شائع ہونے والے سہ ماہی مجلّے ''بحر العلوم'' کے کئی شمارے نظر سے گزرے جو تحقیقی اور صحافتی معیار کے عین مطابق ہیں۔ بالخصوص پاکستان کے جلیل القدر علماء کی حیات وخدمات پر جو خصوصی نمبر منظر عام پر آئے وہ سب قابل دید اور لائق تحسین ہیں۔ شیخ العرب والعجم سید بدیع الدین شاہ راشدی اور محدث العصر مولانا سید محب اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ ان دونوں بھائیوں کے حالاتِ زندگی، علمی و دینی خدمات اور ان کا تاریخی پس منظر عوام وخواص تک پہنچانا آپ ہی کا خاصا ہے۔ اب جب یہ سنا کہ آپ خطیب اسلام، عظیم مناظر مولانا عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کی حیات و خدمات کو اپنے مجلّے کی زینت بنانے لگے ہیں تو دل سے آپ کے لیے دعا نکلی۔ (اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ)

راقم الحروف کو مولانا رحمانی کی زیارت کا شرف حاصل ہے اور آپ کے سامنے بیٹھ کر آپ کی خطابت کے جوہر بھی دیکھے ہیں، ان کی تقریر سن کر قلوب واذہان متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

راقم آپ کے لیے اور آپ کے ادارے کے منتظمین ومعاونین کے لیے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی یہ سعی جمیلہ قبول فرمائے اور مزید اس طرح کے دینی وعلمی کام سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد سرور عاصم
مدیر مکتبہ اسلامیہ
لاہور، فیصل آباد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- علامہ عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ محسن جامعہ .... **كلمة المدير** 9

سوانح

- فرزند توحید مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ .... عبدالرشید عراقی 12
- قاری عبدالخالق رحمانی کے والد محترم مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی .. اسحاق بھٹی صاحب 27
- حالات زندگی قاری عبدالخالق رحمانی کھنڈیلوی رحمہ اللہ .... قاری محمد عمران 35
- مولانا قاری حافظ عبدالخالق رحمانی .... پروفیسر یوسف سجاد 44

شخصیت

- توحید اور اتباع سنت کے بہت بڑے مقرر عبدالخالق رحمانی ..... محمد اسحاق بھٹی 52
- مولانا حافظ قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ .... حافظ صلاح الدین یوسف 56
- قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ ایک نابغہ عصر شخصیت .... عبدالحنان سامرودی 63
- قاری عبدالخالق رحمانی اور ان کے والدین اوکاڑہ میں .... عبداللہ یوسف 70

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- علم کا بحرِ بے کراں...... قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ .... شفیق الرحمٰن فروخ 78
- قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ ایک عظیم شخصیت .... پروفیسر مولا بخش محمدی 81
- قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ بطور مبلغ .... عبدالمجید محمد حسین بلتستانی 88
- پیکر علم وفضل قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ .... محمد یوسف انور 93
- عمدۃ البیان، فصیح اللسان قاری عبدالخالق رحمانی .... عبدالرحیم اظہر الکریمی 97
- مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ .... محمد رمضان یوسف سلفی 103
- علامہ قاری عبدالخالق رحمانی نور اللہ مرقدہ .... محمد سلیم چینوٹی 110
- جماعت اہل حدیث کے بطل جلیل قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ . حمید اللہ خان عزیز 113
- مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ .... ابومجاہد ندیم 119
- قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ ایک نظر میں .... محمد یوسف نعیم 123
- جماعت اہل حدیث کی عظیم شخصیت قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ اشرف توقیر 129

تاثرات

- حضرت مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کی یاد میں! .... بشیر احمد انصاری 134
- میرے دوست میرے ساتھی علامہ قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ .. شفیق الرحمٰن فروخ 140
- قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کچھ یادیں کچھ باتیں .... محمد یوسف نعیم 143
- مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ تاثرات ومشاہدات .... یٰسین شاد 147
- زوجہ قاری عبدالخالق رحمانی (مرحوم) کے تاثرات 152
- میرے ابو جان .... محمود اعظم 153

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- میرے سسر .... بہو: اُمّ عباد الرحمٰن 154
- قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ ایک مبلغ اسلام .... عبدالمجید بلتستانی 156
- قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ .... عبدالحنان سامرودی 161

انٹرویوز

- جماعت اہل حدیث کے ممتاز عالم دین استاذ الاساتذہ .... محمد عامر نجیب 164
- کشمیر کے جہاد کو غیر شرعی کہنے والے کو عالم نہیں سمجھتا 181
- منظم انداز میں دعوت کا کام ہو تو اسلام امریکہ کا سب .... محمد عامر نجیب 187

خطبات

- توحید باری تعالیٰ 193
- فضیلت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم 198
- حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت 211
- علم کی فضیلت 217
- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جہاد 221
- رمضان باعث رحمت و برکت ہے 230
- صلہ رحمی اور فضائل رمضان 240

وفات حسرت آیات

- عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کا سانحۂ ارتحال .... عبداللہ ناصر رحمانی 258

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- حضرت مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کی رحلت........... احمد شاکر 262
- آہ! قاری عبدالخالق رحمانی بھی ہم سے رخصت ہوگئے........ شفیق الرحمٰن فروخ 264
- قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کا سانحۂ ارتحال................ حافظ عبدالحمید گوندل 267

سندھی مضامین

- قاري عبدالخالق رحماني رحمہ اللہ .... مولانا منیر احمد 270
- قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ هك باكردار شخصيت. مولانا محمد خان محمدی 277

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كلمة المدير

علامہ عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ محسن جامعہ

برصغیر پاک و ہند میں علماء اہلحدیث کی بے شمار عظیم شخصیات پیدا ہوئیں جنھوں نے ہمیشہ قال اللہ وقال الرسول کی صدا کو بلند کیا اور کئی حضرات نے اس راہ میں جان کا نذرانہ بھی پیش کیا۔ انہی شخصیات میں سے ایک شخصیت میرے ممدوح قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ ہیں جو کہ اپنے وقت کے بے مثال خطیب عظیم مبلغ علوم شرعیہ کے ماہر بلند پایہ عالم دین اور جامع المعقول والمنقول لقب سے ملقب تھے۔

۸۵-۱۹۸۴ء کا واقعہ ہے اور یہ جامعہ کے ابتدائی سال تھے۔ جامعہ کے دفتر میں مہتمم جامعہ محمد اسماعیل میمن صاحب اور محمد ہاشم میمن صاحب پریشانی کے عالم میں تشریف فرما تھے۔ جامعہ کے چند معاملات نے انہیں اس حالت سے دوچار کیا تھا کہ اچانک محسن جامعہ قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ تشریف لے آئے۔ دونوں حضرات اچانک آمد سے حیران بھی ہوئے۔ قاری صاحب نے دونوں صاحبین سے پریشانی کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگے کہ جامعہ کے معاملات کی وجہ سے پریشان ہیں ہمیں معلوم نہیں تھا کہ مدرسہ چلانا اتنا مشکل کام ہے کیونکہ دونوں حضرات پیشے کے لحاظ سے وکیل اور دنیاوی امور سے تعلق رکھنے والے شخص ہیں تو قاری صاحب نے دونوں حضرات کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ ابھی سے پریشان ہوگئے اور یہ شیطان تمہارا دشمن ہے جو آپ کے ذہن میں اس طرح کے خیالات لا رہا ہے اور قرآنی رو سے انتہائی احسن انداز میں صاحبین کی ذہن سازی کی جس کی برکت سے آج ۳۵ سال گزرنے کے بعد بھی جامعہ ہذا اپنی پوری شان سے علمی دنیا میں راج کر رہا ہے اور اسی وجہ سے قاری صاحب کو محسن جامعہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ قاری صاحب اس کے بعد ہمیشہ ان صاحبین سے رابطے میں رہتے اور ہر رمضان المبارک میں خود بھی اور دیگر حضرات سے بھی جامعہ کے ساتھ تعاون کرواتے اور گاہے بگاہے جامعہ کے حالات معلوم کرتے رہتے۔ جب جامعہ کی پہلی تقریب بخاری منعقد ہوئی اور یہ ۱۹۹۲-۲-۱۸ء کا دن تھا تو درس بخاری کے لیے جامعہ کی انتظامیہ نے قاری صاحب رحمہ اللہ کو ہی چنا اور قاری صاحب بھی جامعہ سے دلی لگاؤ کی وجہ سے ایک دن قبل ہی تشریف لے آئے اور درس بخاری میں اپنے مخصوص انداز میں اساتذہ، طلبا اور عوام الناس کو مفید نصیحتوں سے نوازا۔ قاری صاحب نے درس بخاری کے بعد اپنے خیالات و تاثرات کچھ یوں بیان فرمائے۔

”محترم محمد اسماعیل صاحب ایڈووکیٹ کی دعوت پر احقر مدرسہ بحر العلوم السّلفیہ میرپور خاص پہنچا۔ تقریب ختم بخاری کے سلسلہ میں احقر کو ہی منتخب کیا گیا کہ آخری حدیث بخاری پر علماء وطلباء نیز عوام الناس کے عظیم اجتماع

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں اپنی گزارشات پیش کرے۔ سند فراغت حاصل کرنے والے علماء کی تعداد سات تھی یہ آٹھ سال کی محنت شاقہ کا پہلا پھل تھا جس میں مؤسس اول محمد اسماعیل ایڈوکیٹ اور شیخ محمد ہاشم ایڈوکیٹ کا خلوص اور لگن طلب صادق پوری طرح جھلک رہی تھی۔ مدرسہ کی عمارت اور طلبا و اساتذہ کا نظم ونسق دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا اور گہرائی قلب سے دعا نکلی کہ مدرسہ کے بانیوں اور سرپرستوں و معاونین کو اللہ تعالیٰ دونوں جہان کی بھلائیاں عطا فرمائے اور یہ درسگاہ دن دگنی رات چوگنی ترقیاں کرتی چلی جائے اور پورے سندھ کے لیے مینارۂ نور وہدی بن جائے جبکہ پورے سندھ میں اس عظیم درسگاہ کے علاوہ درس نظامی اور علوم دینیہ کی کوئی آماجگاہ نہیں ہے۔ اگر جماعت اہل حدیث دامے درمے قدمے سخنے اپنا فرض جان کر اس دینی و علمی و تبلیغی مرکز کی مدد کرے تو ان شاء اللہ ایک مثالی علمی گہوارہ بن سکتا ہے۔ مکرر بارگاہ ایزدی میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت شیخ محمد اسماعیل ایڈوکیٹ اور محمد ہاشم ایڈوکیٹ کے جان و مال میں برکت عطا فرمائے اور مزید توفیق ارزانی عطا فرمائے۔'' آمین

والسلام

۱۸۔۲۔۱۹۹۲ء

عبد الخالق رحمانی عفی اللہ عنہ

ہم بھی اللہ رب العزت کی بارگاہ ایزدی میں دعا گو ہیں کہ اللہ قاری صاحب کی حسنات جمیلہ کو قبول و منظور فرما کر اعلیٰ علیین میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

زیر نظر رسالہ مجلہ بحر العلوم علامہ عبد الخالق رحمانی رحمہ اللہ کے حالات اور علمی خدمات اور سوانح حیات پر پہلی ضخیم و عظیم کاوش ہے اور یہ اعزاز اپنے محسن کے لیے جامعہ بحر العلوم السلفیہ حاصل کر رہا ہے۔ والحمد للہ

ہم نے اس رسالے کو سات (۷) ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ باب اوّل: سوانح۔ باب دوم: شخصیت۔ باب سوم: تاثرات۔ باب چہارم: انٹرویوز۔ باب پنجم: خطبات۔ باب ششم: وفات حسرات۔ باب ہفتم: سندھی مضامین۔

آخر میں راقم الحروف ان تمام دوست احباب اساتذہ اور مقالہ نگار کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ جنھوں اس رسالے کے لیے اپنا قیمتی وقت نکال کر رہنمائی فراہم کی اور خصوصاً جامعہ ہذا کی انتظامیہ اور محترم محمد اسماعیل میمن صاحب اور محترم محمد ہاشم میمن ایڈوکیٹ کہ جن کی خصوصی توجہ سے یہ رسالہ پایہ تکمیل تک پہنچا کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ آمین

والسلام

افتخار احمد تاج الدین حفظہ اللہ

0332-2819002

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اولئك آبائی فجئنی بمثلهم
إذا أجمعتنا یا جریر المجامع

سوانح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرزند توحید مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ

(عبدالرشید عراقی)

مولانا عبدالخالق رحمانی کا تعلق ایک علمی خاندان سے تھا۔ ان کے والد محترم اُستاد العلماء مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی نامور عالم دین، مدرس اور مصنف تھے۔ تایا جان حکیم عبدالغفار چچا حکیم عبدالستار اور نانا حاجی شمس الدین توحید و سنت کے داعی اور متوالے تھے۔ اس لیے راقم نے مناسب سمجھا ہے کہ مولانا عبدالخالق رحمانی کے حالات زندگی اور اُن کی علمی و دینی خدمات کا تذکرہ کرنے سے قبل مولانا عبد الجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ کی خدمات جلیلہ اور اُن کے مختصر حالات زندگی پر روشنی ڈالی جائے۔ (عبدالرشید عراقی)

مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ:

برصغیر پاک و ہند میں دین اسلام کی نشر و اشاعت اور کتاب اللہ اور حدیث نبوی ﷺ کی تدریس میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔ ان میں شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) اور ان کے تلامذہ میں مولانا شمس الحق عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ)، مولانا حافظ عبد اللہ محدث غازی پوری (۱۳۳۷ھ)، مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی (م ۱۳۳۴ھ)، مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی (م ۱۳۱۱ھ)، مولانا سید عبد اللہ غزنوی (م ۱۲۹۸ھ)، و ابناہ مولانا سید عبدالجبار غزنوی (م ۱۳۳۱ھ)، مولانا عبدالرحیم غزنوی (م ۱۳۴۱ھ) اور پوتے مولانا سید عبدالاول غزنوی (م ۱۳۳۱ھ)، مولانا حافظ ابراہیم آروی (م ۱۳۱۹ھ)، مولانا محمد بشیر سہوانی (م ۱۳۲۶ھ)، مولانا عبدالجبار عمر پوری (۱۳۳۴ھ)، مولانا محمد عبدالرحمان مبارکپوری (م ۱۲۵۳ھ)، مولانا عبدالسلام مبارکپوری (۱۳۴۲ھ)، مولانا عبدالوہاب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صوری دہلوی (م ۱۳۵۱ھ)، مولانا احمد اللہ محدث پرتاپ گڑھی (م ۱۳۶۲ھ)، مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ)، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (۱۳۶۹ھ)، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۲۷۵ھ) اور مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی (م ۱۳۸۱ھ)، خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ان علمائے کرام کی ساری زندگی قرآن وحدیث کی تدریس میں بسر ہوئی۔

ان علمائے کرام کے تلامذہ میں بہت سے حضرات نے اپنی زندگی کا مقصد صرف قرآن وحدیث کی تدریس کو ٹھہرایا۔ ذیل میں چند ایک کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

1. مولانا عبدالقادر لکھوی تلمیذ اُستاد پنجاب حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہ اللہ۔
2. مولانا عبداللہ روپڑی تلمیذ مولانا سیّد عبدالجبار غزنوی۔
3. مولانا عبدالستار حدری دہلویؒ تلمیذ مولانا عبدالوہاب صدری دہلوی رحمہ اللہ۔
4. مولانا حافظ محمد گوندلوی تلمیذ مولانا سیّد عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ۔
5. مولانا محمد داؤد غزنوی تلمیذ مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری رحمہ اللہ۔
6. مولانا ابوالخیر محمد اسمٰعیل سلفی تلمیذ اُستاد پنجاب حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہ اللہ۔
7. مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری تلمیذ مولانا محمد عبدالرحمان مبارک پوری رحمہ اللہ۔
8. مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی تلمیذ مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی رحمہ اللہ۔

مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی کے حالات:

مولانا ابومحمد عبدالجبار بن حکیم دارا بخش بن حکیم جمال الدین ۱۳۱۴ھ مطابق ۱۸۹۷ء کو راجپوتانہ کے ضلع جے پور میں پیدا ہوئے۔

تعلیم وتربیت:

تعلیم کا آغاز قرآن مجید سے ہوا اور اس کے ساتھ فارسی کی ابتدائی کتابیں اور صرف ونحو کی تعلیم اپنے والد محترم حکیم دارا بخش سے حاصل کی۔ دینی تعلیم مدرسہ محمدیہ لکھوکے، دہلی کے مدارس اور روپڑ ضلع انبالہ میں مختلف اساتذہ کرام سے حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ کرام رحمہم اللہ کے اسم گرامی درج ذیل ہیں:

1. مولانا عبدالوہاب صدری دہلوی رحمہ اللہ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲ مولانا عبد الوہاب نابینا دہلوی رحمہ اللہ۔

۳ مولانا احمد اللہ پرتاپ گڑھی دہلوی رحمہ اللہ۔

۴ مولانا حافظ عبد الرحمان پنجابی شاہ پوری رحمہ اللہ۔

۵ مولانا فقیر اللہ مدراسی رحمہ اللہ۔

۶ مولانا عبد الرحمان ولایتی رحمہ اللہ۔

۷ مولانا ابو سعید محمد شرف الدین دہلوی رحمہ اللہ۔

۸ مولانا حافظ عبد اللہ روپڑی رحمہ اللہ۔

۹ مولانا عبد القادر لکھوی رحمہ اللہ۔

۱۰ مولانا عطاء اللہ لکھوی رحمہ اللہ۔

۱۱ مولانا محمد عبد الرحمان مبارک پوری رحمہ اللہ۔

مسند تدریس پر:

۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۷ء جملہ علوم عالیہ اوّلیہ سے فراغت پائی اور اپنی زندگی کا مقصد دین اسلام کی اشاعت اورقرآن و حدیث کی تدریس ٹھہرایا۔آپ نے تمام زندگی علوم اسلامیہ و دینیہ کی تدریس فرمائی۔ جن دینی مدارس میں آپ نے تدریس فرمائی۔اُن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱ مدرسہ اشاعت القرآن کھنڈیلہ۔

۲ مدرسہ مصباح العلوم دہلی۔

۳ مدرسہ حمیدیہ دہلی۔

۴ مدرسہ دار السلام دہلی۔

۵ مدرسہ مسجد کلاں دہلی۔

۶ مدرسہ جامع اہلحدیث رنگون (برما)۔

۷ دار العلوم احمد سلفیہ (رجھنگہ بہار)

۸ دار الحدیث چندیانوالہ لاہور۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

⑨ دارالسلام تقویۃ الاسلام، لاہور۔

⑩ مدرسہ دارالحدیث اوکاڑہ۔

تلامذہ:

مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی کی تدریسی مدت نصف صدی کے قریب ہے۔ آپ کے تلامذہ کا شمار ممکن نہیں: لا یعلم جنوده ربك الا هو"

تاہم چند ایک مشہور تلامذہ کے اسم گرامی درج ذیل ہیں:

① مولانا قاری عبدالخالق رحمانی (صاحبزادہ)۔

② مولانا حافظ محمد اسحاق حسینوی۔

③ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی۔

④ مولانا حافظ محمد اسمٰعیل ذبیح۔

⑤ مولانا محمد ابوالقاسم بھٹوی۔

⑥ مولانا عبدالرحمان صانوی۔

⑦ مولانا محمد اسحاق خائف۔

طریق تدریس:

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ آپ کے طریقہ تدریس کے بارے میں لکھتے ہیں:

''طریق تدریس بہت دل آویز تھا۔ پوری کوشش فرماتے کہ طالب علم کے ذہن میں بات اُتر جائے۔ تحقیق سے پڑھاتے اور یہی ذوق طلباء میں پیدا کرنے کا داعیہ رکھتے تھے۔ جس کی وجہ سے شائق طلباء کشاں کشاں آپ کے درس میں آتے تھے۔ دہلی، میوات، یوپی (اُتر پردیش) بہار، آسام، بنگال اور پنجاب وغیرہ کے دور دراز علاقوں کے طلباء آپ کے ہاں ہوتے تھے۔ مطالعہ آپ کی غذا تھی۔ یہی بات اپنے تلامذہ میں دیکھنا چاہتے تھے۔'' (خاتم اختلاف، ص:۷)

تصانیف:

مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی بلند پایہ مدرس و معلم ہونے کے عربی اور اُردو کے اعلیٰ مصنف تھے۔ آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی تصانیف کی فہرست حسب ذیل ہے:

❶ ازالہ الحیرۃ عن فقاھۃ ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ (عربی)

❷ التبیان فی مسئلہ الایمان (عربی)

❸ اظہار حجۃ اللہ علی ملا عظمت اللہ معروف بہ نسبت محمدی (اُردو)

❹ مقاصد الدمامہ (اُردو)

❺ اتمام الحجۃ (اُردو)

❻ الانصاف مع رفع الاختلاف ملقب بہ خاتمہ اختلاف (اُردو)۔

❼ مقدمہ صحیح بخاری (عربی)

❽ حاشیہ صحیح بخاری (عربی)

مشاہیر علماء کے مکاتیب:

مولانا عبد الجبار کھنڈیلوی علم و فضل کے اعتبار سے جامع الکمالات ہونے کے باوجود اپنے اساتذہ کرام اور جلیل القدر معاصر علماء سے مختلف علمی مسائل کی تحقیق میں استفسار کیا کرتے تھے اور اُن سے بذریعہ خطوط اپنے سوالات کا جواب حاصل کرتے تھے۔ جن اساتذہ سے آپ بذریعہ خطوط رابطہ کرتے تھے۔ اُن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

① مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی رحمہ اللہ۔

② مولانا احمد اللہ پرتاپ گڑھی دہلوی رحمہ اللہ۔

③ مولانا حافظ عبد اللہ روپڑی رحمہ اللہ۔

④ مولانا عبد الجلیل سامرودی رحمہ اللہ۔

⑤ مولانا محمد زکریا سہارن پوری رحمہ اللہ۔

⑥ مولانا عبید اللہ رحمانی مبارک پوری رحمہ اللہ۔

⑦ مولانا محمد اسمٰعیل سلفی گوجرانوالہ رحمہ اللہ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

⑧ شیخ العرب والعجم مولانا حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ۔

مکاتیب کا یہ ذخیرہ صحاح ستہ کے مشکل تدریسی مقامات وغیرہ کے حل پر مشتمل ہے۔

علم وفضل:

علم وفضل کے اعتبار سے مولانا عبد الجبار کھنڈیلوی جامع الکلمات تھے۔ تمام علوم اسلامیہ پر ان کو مہارت تامہ حاصل تھی۔ حدیث نبوی ﷺ اور متعلقاتِ حدیث علوم پر ان کو کامل دسترس حاصل تھی۔ اسماء الرجال پر ان کا مطالعہ وسیع تھا۔ عربی، فارسی اور اُردو زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ ان کے بیشتر علمی و تحقیقی مضامین جماعتی رسائل میں شائع ہوتے تھے۔ جن کے مطالعہ سے ان کے ذوق مطالعہ اور وسعت معلومات کا اندازہ ہوتا ہے۔

اخلاق و عادات:

اخلاق و عادات کے اعتبار سے مولانا عبد الجبار کھنڈیلوی بہت اعلیٰ و ارفع تھے۔ محبت، شرافت، اخوت، دوستی، مروت، وضعداری، رواداری، خوش اخلاقی و خوش مذاقی، شگفتہ مزاجی، بذلہ سنجی اور انکساری کا مرقع تھے۔ مرنجان مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ دینی معاملات میں غیور اور ارباب دولت سے نفور تھے۔ خوش طبعی ان کا نمایاں وصف تھا اور اس وصف نے مرحوم کی شخصیت کو باغ و بہار بنادیا تھا۔

مولانا عبد الجبار کھنڈیلوی مورخ اہلحدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی کی نظر میں:

مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

"مولانا کھنڈیلوی خاموش طبع، خلوت گزین، سادہ مزاج، قناعت پسند، فقر و درویشی کا مرقع، دینی معاملات میں غیور اور ارباب دولت سے نفور تھے۔ طلباء کے لیے بے حد مشفق تھے۔ مرنجان مرنج اور اعتدالی کا حسین پیکر تھے۔ بہت بڑے عالم اور معلم اور وسیع المطالعہ ہونے کے باوجود بے حد متواضع اور منکسر تھے۔ تحقیق مسائل کے سلسلے میں ہر عالم سے اگرچہ وہ عمر اور مرتبے میں کم تر ہوتا اور کسی مسلک سے انسلاک رکھتا۔ استفادے میں کسی قسم کی جھلک اور عار محسوس نہ فرماتے۔ فقہ الحدیث میں ان کو خاص درک حاصل تھا اور مختلف مسالک فقہ کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اختلافی مسائل کے تمام پہلوؤں پر عبور رکھتے تھے۔ اخلاق و عادات میں اسلاف کا عمدہ نمونہ تھے، ہر مسلک کے اہل علم کا احترام کرتے تھے۔" (دبستان حدیث، ص ۳۱۰، ۳۱۱)

وفات:

مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی نے ۴ اگست ۱۹۶۲ء مطابق ۲ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ کو ۶۵ سال کی عمر میں اوکاڑہ میں رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت العلام شیخ العرب والعجم اُستاد العلماء مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی رحمہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اللّٰھم اغفرہٗ وارحمہٗ.

فرزندِ توحید۔ مولانا عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ:

اسلام ایک انسان میں کس قدر عظیم الشان انقلاب برپا کرتا اور اللہ تعالیٰ کے لیے کام کرنے کی راہ میں ہر قسم کی رکاوٹیں دور کر دیتا ہے۔ اس کی مثال ہمارے زمانے میں مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ تھے۔ جنہیں دین اسلام اور کلام اللہ و سنت رسول اللہ ﷺ سے اس قدر محبت تھی کہ ان کے شب و روز توحید الٰہی اور فرمان رسول ﷺ کی تبلیغ اور اس کے ساتھ شرک و بدعت اور محدثات کی تردید و توبیخ اور ادیان باطلہ کو قلع قمع کرنے میں بسر ہوتے تھے۔

مولانا عبدالخالق رحمانی کی وفات موت العالم موت العالم کا مصداق تھی۔ ان کی وفات پر مولانا نعیم صدیقی مرحوم کی ایک تحریر بجا طور پر صادق آتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"آدمی کا مرنا اس آسمان کے نیچے کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں بچے مرتے ہیں، بوڑھے مرتے ہیں، جوان مرتے ہیں، موت ہر شہر، ہر قصبے اور گاؤں میں ہر آن زندگی کے ہاتھوں سے خراج وصول کرتی ملتی ہے۔ گلشن ہستی میں "مانند نسیم ارزاں ہے موت" لیکن کئی قسم کے جینے والے ہیں اور کئی قسم کے مرنے والے ہیں۔ زندگی کے ڈھنگ ہی گوناگوں ہیں اور موت کے انداز بھی رنگا رنگ ہیں۔ ایک وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو زمانے سے زندگی کی بھیک مانگتے مانگتے جیتے ہیں اور بھیک مانگتے مانگتے ختم ہو جاتے ہیں۔ جو زمانے سے لڑتے لڑتے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر زندگی بسر کرتے ہیں اور جب مرتے ہیں تو اس شان سے مرتے ہیں کہ زندہ تر ہو جاتے ہیں۔ پہلی قسم کے لوگ کیڑے مکوڑوں کی طرح مرتے ہیں اور تاریخ کا کارواں انہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نظر انداز کر کے آگے بڑھ جاتا ہے۔ دوسری قسم کے لوگ اپنے نفس کو تلوار بنا کر کسی اصول و مقصد کے لیے جہاد کرتے ہوئے قوتوں کا سارا نچوڑ دینے کے بعد سقراط کی طرح موت کے زہر کا پیالہ ہنستے مسکراتے پیتے ہیں اور سچائی کے محاذ پر دم توڑتے ہیں۔ تاریخ ان کے کارناموں کی میراث دامن میں سمیٹتی ہے۔ ان کی عظیم روحوں کے مزار اپنے سینوں میں بناتی ہے اور ان کی یادوں کے داغ دل میں لیے وقت کی واریوں میں ارتقا کے مراحل طے کرتی ہے اور داغوں کے یہ دیے قیامت تک اجالا کرتے ہیں ایسا ہی ایک مرنے والا ہے جو ہم سے ۳ دسمبر ۲۰۰۶ء کو جدا ہوا اور وہ تھے مولانا قاری عبدالخالق رحمانی بن مولانا عبدالجبار کھنڈیلویؒ۔''

علم و فضل

مولانا عبدالخالق رحمانی علم و فضل کے اعتبار سے جامع الکمالات تھے۔ تمام علومِ اسلامیہ و دینیہ میں ان کو یکساں قدرت حاصل تھی۔ قدرت کی طرف سے اچھے دل و دماغ لے کر پیدا ہوئے تھے۔ روشن فکر اور دردمند دل اور سلجھا ہوا دماغ پایا تھا۔ ذہن و ذکاوت کے ساتھ قوت حافظہ بھی بے مثال تھے۔ ٹھوس اور قیمتی مطالعہ ان کا سرمایہ علم تھا۔ تفسیر قرآن اور حدیث نبوی اور اس کے ساتھ علوم متعلقات حدیث پر ان کی گہری نظر تھی۔ معرفت حدیث اور حدیث کے علل واسقام کی تمیز میں غیر معمولی مہارت رکھتے تھے۔

ان پر علم تفسیر اور علم حدیث خاص طور سے غالب تھا۔ مولانا رحمانی کی شخصیت جامع صفات تھی، وہ ایک علمی و دینی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ حافظ قرآن، جید عالم دین، بہترین خطیب و مقرر، مدرس و معلم اور بلند پایہ مدیر و مفکر اور صاحب فہم و بصیرت تھے۔ وہ صحیح معنوں میں اپنی ذات میں خود ایک انجمن تھے۔

اخلاق و عادات:

مولانا عبدالخالق رحمانی بہترین عادات و اخلاق کا مجسمہ تھے۔ اتنے بڑے عالم دین ہونے کے باوجود بہت زیادہ کریم النفس، شریف انفع انسان تھے۔ اپنے پہلو میں ایک دردمند دل رکھتے تھے۔ دوستوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے۔ ان کی راحت و تکلیف کا خیال رکھتے بہت زیادہ خوددار بھی تھے۔ ان کے مزاج میں رعونت، اکڑخوں، تعلّی، خودستائی اور شیخی نہیں تھی۔ محبت، اخوت، مروّت، دوستی، عدالت و ثقاہت، ذکاوت و فطانت، شرافت و نجابت، شجاعت و بسالت، وضعداری، رواداری، زہد و ورع، تقویٰ و طہارت،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہمدردی ان کے کردار کے خاص اوصاف تھے۔ بلکہ سخی، بذلہ سنج اور مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ ان کی پوری زندگی وفا، ایثار اور قربانی کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ انہی خصوصیات اور اوصاف کمالات کی بنا پر اپنے معاصرین خاص کر طبقہ علماء میں ممتاز مقام کے مالک تھے۔ مولانا عبدالخالق رحمانی صحیح معنوں میں امیر مینائی کے اس شعر کے مصداق تھے ؎

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

مولانا عبدالخالق رحمانی بحیثیت فرزند توحید:

دین اسلام جن بنیادوں پر قائم ہے۔ ان میں توحید کو اصل الاصول حاصل ہے۔ اسی وجہ سے تمام انبیائے کرام کی دعوت کا نقطہ آغاز توحید رہی ہے۔ رسالت اور آخرت توحید ہی کے لوازم اور اس کی شاخیں ہیں۔ مولانا رحمانی رحمہ اللہ بڑے خطیب و مقرر اور مبلغ اسلام تھے۔ وہ صحیح معنوں میں توحید الٰہی کے علمبردار تھے اور اس کے ساتھ سنت نبوی ﷺ کے بھی بہت بڑے داعی تھے۔

پروفیسر میاں محمد یوسف سجاد سیالکوٹی نے اپنی کتاب ''تذکرہ علمائے اہلحدیث'' جلد دوم میں قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کے دو واقعات توحید الٰہی سے متعلق اور ایک واقعہ سنت نبوی ﷺ کے متعلق نقل کیا ہے۔ تینوں واقعات مختصراً درج ذیل ہیں۔

(۱) واقعہ آگرہ:

آگرہ (صوبہ اُترپردیش بھارت) مشہور ہے۔ مغل بادشاہوں کا دارالخلافہ رہا اور 'تاج محل' جو دنیا کے سات عجائبات میں سے ایک عجوبہ اسی شہر میں ہے۔ مغل فرمانروا شاہ جہاں اور اس کی چہیتی بیوی ممتاز محل اس میں دفن ہیں۔ آگرہ میں ایک بزرگ ابوالعلا کا مقبرہ ہے۔ وہاں اُن کا سالانہ عرس ہوتا ہے۔ عرس کے موقعہ پر شرک و بدعات کا بازار گرم ہوتا ہے۔ لوگ بزرگ کی قبر کا طواف کرتے ہیں۔ قوالیاں ہوتی ہیں اور بے شمار حرکات خلاف لذت وہاں کی جاتی ہیں اور لوگوں کی کثیر تعداد بزرگ کی قبر پر سجدہ بھی کرتے ہیں۔ ایک دفعہ مولانا عبدالخالق رحمانی عرس کے موقع پر وہاں تشریف لے گئے۔ آپ نے وہاں عصر کی نماز ادا کی۔ نماز کے بعد وہاں قوالی کا پروگرام تھا۔ قاری صاحب نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''میں مختصر وقت میں حضرت صاحب کے فضائل بیان کروں گا۔ اس کے بعد آپ قوالی سن لیں۔ چنانچہ خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے توحید پر بیان شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی۔ قرآن و حدیث کی جھڑیاں لگ گئیں۔ لوگ نہایت شوق اور دلچسپی سے ہمہ تن گوش ہوکر سنتے رہے۔ یہاں تک کہ مغرب کی اذان ہوگئی اور قوالی کا پروگرام منسوخ کرنا پڑا۔ قوالوں نے شور شرابا شروع کردیا۔ مگر سامعین نے انہیں خاموش کردیا اور لوگوں نے مغرب کی نماز کی امامت کے لیے قاری صاحب کو آگے کردیا۔ نماز سے فراغت کے بعد دوبارہ آپ نے وعظ شروع کردیا اور وعظ میں آپ نے اللہ کی وحدانیت اور شرک و بدعت کی مذمت بیان کی۔ چنانچہ لوگوں نے اسی وقت توبہ کرنی شروع کردی اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے لگے اور بلند آواز سے کہنے لگے: اے اللہ ہمیں معاف کردے اور ہماری توبہ قبول فرما۔ ہم سچے دل سے تیری جناب میں وعدہ کرتے ہیں کہ اب ہماری پیشانی تیرے سوا کسی اور کے آگے نہیں جھکے گی۔ تو ہمارا مشکل کشا، حاجت روا اور روزی رساں اور داتا ہے۔''

چنانچہ مجاوروں نے قاری صاحب پر حملہ کردیا اور آپ بڑی مشکل سے جان بچا کر وہاں سے نکل آئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شرپسندوں کے شر سے محفوظ رکھا۔

(۲) واقعہ ملتان:

ایک دفعہ ملتان میں شیعہ، بریلوی اور دیوبندیوں نے توحید کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کیا۔ اہلحدیث جماعت کو بھی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ اہلحدیث جماعت نے یہ شرط رکھی کہ ہم اس کانفرنس میں اسی صورت میں شرکت کرسکتے ہیں کہ ''ہمارا عالم سب سے آخر میں تقریر کرے گا۔'' چنانچہ تنظیمیں کانفرنس نے یہ شرط منظور کرلی۔ جماعت اہلحدیث کی طرف سے مولانا قاری عبدالخالق رحمانی شریک ہوئے۔ سب سے پہلے شیعہ عالم نے تقریر کی۔ اُس نے فرمایا کہ: پنجتن پاک کا دامن تھام لو۔ اسی میں نجات ہے۔ بریلوی واعظ نے اللہ کو ہٹا کر دنیا کو مُردوں کے حوالے کردیا۔ دیوبندی عالم نے توحید پر مختصر بیان کرکے اس کے اتمام کے لیے تقلید کو ضروری بتایا۔ اہلحدیث جماعت کی طرف سے مولانا عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ نے تقریر کی۔ مولانا عبدالخالق رحمانی نے توحید پر تقریر شروع کی۔ اللہ نے سینہ کھول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ آپ نے تقریر ربع پارہ کے قریب قرآن مجید سنایا اور اللہ تعالیٰ نے ایسی آیات القا کیں کہ ان آیات نے مخالفین توحید کو کاٹ کاٹ کر گرا دیا۔ آپ نے دوران تقریر کسی مکتب فکر کی دل آزاری نہ کی۔ مولانا خیر محمد جالندھری مہتمم خیر المدارس جو اکابر علمائے دیوبند میں سے تھے۔ اس کانفرنس میں موجود تھے۔ انہوں نے مولانا رحمانی کی تقریر کے اختتام پر فرمایا کہ اس کانفرنس کی کامیابی کا سہرا اہلحدیث عالم کے سر بند ہو گیا ہے۔

(۳) سنت نبوی ﷺ سے متعلق:

مولانا عبد الخالق رحمانی حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے حرمین شریفین تشریف لے گئے تو بیت اللہ کے رئیس شیخ عبد اللہ بن حمید نے آپ کو ہفتہ میں تین دن بیت اللہ میں اُردو میں وعظ کی اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ آپ نے نماز عشاء کے بعد بیت اللہ میں وعظ فرمانا شروع کر دیا۔ چنانچہ پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے لوگ آپ کے وعظ میں شریک ہوتے۔ ایک دن کئی حضرات اکٹھے ہو کر وعظ کے اختتام پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ:

> ''ہم آپ کا وعظ باقاعدگی سے سنتے ہیں۔ آپ چونکہ قرآن و حدیث سے وعظ فرماتے ہیں۔ آپ کا بیان بڑا دل نشین اور دل پر اثر کرنے والا ہوتا ہے۔ مگر ایک تشویش ہے کہ آپ رفع الیدین کرتے ہیں اور ہم لوگ نہیں کرتے کیونکہ ہم حنفی ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ بغیر رفع الیدین کے نماز ہو جاتی ہے۔''

مولانا قاری عبد الخالق رحمانی نے جواب میں فرمایا کہ الحمد للہ! ہم اہلحدیث سنت نبوی ﷺ کے مطابق نماز پڑھتے ہیں۔ ہمارے پاس ٹھوس دلائل وشواہد موجود ہیں۔ باوجود اس کے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہماری نماز ہوتی ہے یا نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے اور جو لوگ خلاف سنت نماز پڑھتے ہیں۔ اس بارے میں ہم کیا بتا سکتے ہیں کہ اُن کی نماز ہوئی ہے یا نہیں۔ آپ یہ سوال کریں کہ رفع الیدین کا ثبوت حدیث میں ہے یا نہیں۔ ہم ان شاء اللہ آپ کو پچاسوں احادیث مرفوعہ صحیحہ پیش کریں گے۔ اس پر اُن لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ ہم حنفیوں کے پاس ترک رفع الیدین پر کوئی حدیث نہیں ہے۔ قاری صاحب نے فرمایا: ساری دنیا سے علمائے حنفیہ یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ کوئی حنفی عالم مرفوع حدیث ایک ہی پیش کر دے تو میں بیت اللہ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ ''ہم رفع الیدین کرنا چھوڑ دیں گے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پاکستان سے شیخ القرآن مولانا غلام اللہ جاں اور مفتی سراج الدین کا کا خیل تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ اُن سے دریافت کریں اور ان حضرات کی خدمت میں عرض کریں کہ ''کیا ترک رفع الیدین کی کوئی مرفوع حدیث ہے۔''

چنانچہ وہ لوگ پہلے مولانا غلام اللہ خاں کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے دریافت کیا۔ مولانا غلام اللہ خاں نے بڑے درد رشدت لہجے میں فرمایا:

''میں حنفی ہوں۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک رفع الیدین نہیں ہے۔ نہیں ہے۔ جاؤ مجھ سے بات نہ کرو۔''

مفتی سراج الدین کا کا خیال نے فرمایا:

''تم لوگ یہاں حج کرنے آئے ہو یا مسائل کی تحقیق کرنے آئے ہو۔ یہاں حرم میں ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔''

چنانچہ لوگ مایوس ہوکر قاری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے علماء نے ہمیں مایوس کردیا ہے۔ قاری صاحب نے فرمایا: یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں ساری دنیا کے لوگ جمع ہوکر ایک حدیث بھی پیش نہیں کرسکتے۔

سوانح:

مولانا عبدالخالق رحمانی بن مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی ۲۵ نومبر ۱۹۲۵ء مطابق ۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۴ھ بروز بدھ کھنڈیلہ ضلع جے پور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔

قاری عبدالخالق کی عصری تعلیم مڈل تک تھی۔ دینی تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے ہوا۔ بعدازاں دین اسلام کی ابتدائی کتابیں اپنے والد محترم سے مدرسہ مصباح العلوم کھنڈیلہ میں پڑھیں۔ حفظ قرآن کی تکمیل مدرسہ عالیہ فتح پور دہلی میں کی۔ اس کے بعد دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں علوم عالیہ وآلیہ کی تحصیل کی۔ آپ نے جن اساتذہ کرام سے مختلف علوم وفنون میں اکتساب فیض کیا۔ ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

1. شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ محدث پرتاپ گڑھی۔
2. شیخ الحدیث مولانا ابوالحسن عبیداللہ رحمانی مبارکپوری۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۳. مولانا محمد عبداللہ دہلوی۔

۴. مولانا عبدالحلیم۔

۵. مولانا نذیر احمد علوی رحمانی رحمہ اللہ۔

فراغت تعلیم کے بعد ۸ برس تک مدرسہ قاسم العلوم آگرہ میں تدریس فرمائی اور شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔ اس کے بعد درس و تدریس کو خیر آباد کہہ کر ذریعہ معاش کے لیے تجارت شروع کی اور اس سلسلہ میں رنگون، مدراس، کلکتہ اور کئی دوسرے شہروں کے سفر کیے۔ آپ جہاں اور جس شہر میں تشریف لے جاتے۔ وعظ و تبلیغ ورس و افتاء کا سلسلہ جاری رہتا۔ ان کے وعظ زیادہ تر توحید الٰہی اور اتباع سنت نبوی ﷺ پر ہوتے تھے۔ کاروبار کی مشغولیت کی وجہ سے تصنیف و تالیف کی طرف بہت کم توجہ دے سکے۔ دینی مسائل پر کچھ کتابیں مرتب کیں لیکن ان میں ایک کتاب طبع نہ ہو سکی۔

وفات:

مولانا قاری عبدالخالق رحمانی نے ۳ دسمبر ۲۰۰۶ء کو کراچی میں رحلت فرمائی۔ عمر ۸۱ سال تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اغفرلہٗ وارحمہٗ وادخلہٗ جنة الفردوس.

شخصیت:

"موت سے کسی کو مفر نہیں" لیکن جو لوگ دین اسلام کی نشر و اشاعت، قرآن و حدیث کی ترقی و ترویج، شرک و بدعت کی تردید و توبیخ اور ادیان باطلہ کو قلع قمع کرنے کے لیے شب و روز وعظ و تبلیغ اور تصنیف و تالیف میں ہمہ تن مصروف نظر آتے ہیں۔ وہ کتنی ہی طویل عمر پائیں ان کی وفات قلیل از وقت اور تکلیف دہ محسوس ہوتی ہے۔

مولانا عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ اس جملہ کے مصداق تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی دین اسلام کی نشر و اشاعت، شرک و بدعت و محدثات کی تردید و توبیخ، توحید الٰہی اور سنت نبوی ﷺ کی تبلیغ کے لیے وقف کر دی تھی۔ مولانا عبدالخالق رحمانی ایک جید عالم دین، بلند پایہ مدرس و معلم اور عربی و اُردو زبانوں کے مصنف مولانا سیّد عبدالجبار کھنڈیلوی کے بیٹے تھے۔ جن کے قلم سے سینکڑوں علمی و تحقیقی فتاویٰ شائع ہوئے۔

مولانا عبدالخالق رحمانی جماعت اہل حدیث کا سرمایہ افتخار تھے۔ ان کے دم قدم سے دنیائے علم و

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ادب قائم تھی۔ ان کے رخصت ہونے سے وہ رونق ختم ہوگئی۔ مرحوم مولانا قاری عبد الخالق رحمانی اسلامی تاریخ کے اُن علمائے سلف کی ایک زندہ یادگار تھے۔ جو مسلمانوں کے عروج و زوال کے رموز سے آگاہ ہو چکے تھے اور خوب سمجھتے تھے کہ وہ کیا اسباب و علامات ہیں۔ جن سے عذر لازم ہے اور جن سے محتاط ہوکر چلنے میں حالات حاضرہ کا سامنا کیا جاسکتا ہے۔

مولانا عبد الخالق دارالحدیث رحمانیہ دہلی کے اُن سپوتوں میں سے تھے جنہوں نے فراغت تعلیم کے بعد ۸ سال تک درس و تدریس کا مشغلہ جاری رکھا۔ مرحوم قاری صاحب کم گو مگر فقال، سنجیدہ مگر سرگرم اور نبض شناس تھے۔ وہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی مجلس شوریٰ کے معزز رکن تھے۔ ان کی اصابت رائے کا یہ عالم تھا کہ ارکان شوریٰ نہ صرف یہ کہ ان کے مشوروں کی قدر کرتے تھے بلکہ اُسے اختیار بھی کرتے تھے۔

قاری صاحب جماعت اہل حدیث پاکستان کے گوہر شب چراغ تھے۔ ان کی وفات سے جماعت اہل حدیث میں جو خلا پیدا ہوا ہے اُس کا پُر ہونا نظر نہیں آتا۔ ایسی نادر روزگار ہستیاں ہمیشہ پیدا نہیں ہوتیں ؎

اب نہ آئے گا نظر ایسا کمال علم و فن
گو بہت آئیں گے دنیا میں رجال علم و فن

کوئی شبہ نہیں قاری صاحب ذہانت و ذکاوت اور بیدار دماغی میں ممتاز تھے اور بڑا بلند مقام رکھتے تھے۔ والد بزرگوار مولانا عبد الجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ کی کیمیا اثر نگاہ نے قلب و دماغ کو مجلّہ کردیا تھا اور اخلاص اور خدا ترسی سے معمور کردیا تھا۔ جس دور میں آپ نے دارالحدیث رحمانیہ میں تعلیم حاصل کی تھی۔ وہ دارالحدیث کا دور شباب تھا۔ اس کے در و دیوار سے قال اللہ تعالیٰ وقال رسول اللہ ﷺ کی صدا آتی تھی اور بانی دارالحدیث رحمانیہ یہاں عطاء الرحمان رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ محدث پرتاپ گڑھی کے انوار سے اس کا ذرّہ ذرّہ پُر نور تھا۔ مولانا قاری عبد الخالق رحمانی دیکھنے میں سیدھے سادے مہذب، شریف الطبع، کریم النفس اور متبع سنت نظر آتے تھے۔ لیکن اُن کی شخصیت بڑی پُر جہت تھی۔ جس میں سادگی و پرکاری کا ایک عجیب امتزاج دیکھا جاسکتا تھا۔

استدراک:

ایک عالم دین کی حیثیت سے مولانا قاری عبد الخالق رحمانی کا پایہ بہت بلند تھا۔ فقہ الحدیث اور فقہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

المذاہب الاربعہ میں پوری دستگاہ رکھتے تھے۔ ذاتی اعتبار سے قاری صاحب بڑے مجتمع صفات تھے۔ بڑے ذی ہوش، دوراندیش، بااخلاق، منکسر المزاج، علمی نخوت اور عالمانہ طمطراق سے بالکل مبرّا، ملنے جلنے میں بڑے پُر تپاک، متواضع اور مہمان نواز تھے۔

مولانا عبدالخالق رحمانی بہت اچھے مقرر تھے۔ ان کی زبان میں بلا کی شگفتگی و دلآویزی تھی۔ آپ کی تقریروں میں علم و روحانیت، فکر و بصیرت اور تحقیق و کاوش کے جوہروں کے ساتھ ساتھ ادب کی چاشنی اور اسلوب کی دلآویزی چمکتی و دمکتی نظر آتی تھی۔

قاری صاحب بلاشبہ ایک وسیع النظر عالم دین تھے اور صاحب فکر و بصیرت انسان تھے۔ عصر حاضر میں مذہبی، اخلاقی، معاشرتی، تمدنی، معاشی اور سیاسی پیچیدگیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ اس سے بخوبی واقف تھے۔ سیاسیات حاضرہ سے بخوبی پوری باخبر رہے اور سیاسی لحاظ سے آپ کا نقطہ نظر ٹھیک وہی تھا جس کا اظہار علامہ اقبالؒ نے اس شعر میں کیا ہے ؏

جلال پادشائی ہو کہ جمہوری سیاست ہو
جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

یہ ایک حقیقت ہے اور اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ مولانا قاری عبدالخالق رحمانی کی ذات گرامی قدیم روایات صالحہ کی قیمتی یادگار تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے انتقال سے ملتِ اسلامیہ کا ایک عظیم ستون گر گیا اور برصغیر پاک و ہند کی جماعت اہل حدیث ایک عظیم مذہبی رہنما سے محروم ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ قاری صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہو تیرا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو تیرا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاری عبدالخالق رحمانی کے والد

محترم مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی

(مولانا محمد اسحاق بھٹی)

۱۹۴۲ء کی گرمیوں کا موسم تھا کہ ایک صاحب ہمارے ہاں (کوٹ کپورہ) تشریف لائے۔ان کا قیام غالباً حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ کے برادرِ کبیر حافظ عبداللہ بھوجیانی کے گھر تھا۔طویل قامت، بھاری بھرکم جسم، کشادہ پیشانی، چہرے پر مختصر (ٹھوڑی) داڑھی، گندمی رنگ، سر پر سفید ہلکا سا عمامہ، چار خانے کی ٹخنوں سے اونچی لنگی، سفید قمیص پہنے ہوئے۔ باوقار شخصیت کے مالک۔کم گو اور حلیم الطبع۔ یہ تھے حضرت مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی۔ان کے ساتھ ان کے ایک نوجوان فرزند گرامی تھے جو قد و قامت میں والد کی مانند تھے۔ان کا نام مجھے یاد پڑتا ہے، عبدالمالک تھا۔ میں نے ایک دن دونوں کو دوپہر کے کھانے کی دعوت دی تو بے حد مسرت کے ساتھ تشریف لائے اور کھانے کے بعد میرے لیے اور تمام افرادِ خانہ کے لیے دعا فرمائی۔ان کی دعا سے ہم لوگ بہت خوش ہوئے اور خیال کیا کہ اتنے بڑے عالم نے ہمارے گھر آ کر ہم پر انتہائی احسان فرمایا ہے اور ہمارے لیے بہتری کی جو دعا کی، اسے اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا۔اور واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا کی دعا قبول فرمائی۔

اب آئندہ سطور میں حضرت مرحوم کے ان حالات کا مطالعہ فرمائیے، جن تک اس فقیر کی رسائی ہو سکی ہے۔ یہاں یہ بھی عرض کردوں کہ حضرت مولانا ممدوح پر پہلا مضمون اس فقیر نے لکھا تھا جو ۲۔دسمبر ۱۹۴۹ء کے ہفت روزہ الاعتصام میں شائع ہوا تھا۔اس وقت میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کا آفس سیکرٹری تھا اور ہفت روزہ ”الاعتصام“ کے اجرا پر تین مہینے گزرے تھے۔اس سے قبل حضرت مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی مرحوم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر برصغیر کے کسی رسالے یا اخبار میں مختصر یا مفصل کوئی مضمون شائع نہیں ہوا تھا۔ آج ۱۸۔ جولائی ۲۰۰۵ م ہے۔ اس حساب سے مولانا مرحوم سے متعلق میرے مضمون کی اشاعت پر ۵۶ سال کی طویل مدت گزر چکی ہے۔ اس سے تقریباً تیرہ سال بعد ان کی وفات پر اس عاجز نے اسی اخبار کے ۱۰۔ اگست ۱۹۶۲ء کے شمارے میں اداریہ لکھا۔ آج تیسری بات اس فردوس آشیانی عالم جلیل کے بارے میں چند گزارشات پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ یہ گزارشات بہت حد تک گزشتہ تحریروں سے مختلف ہیں۔ یہاں یہ یاد رہے کہ حضرت مرحوم نے خود اپنی مختصر سی سرگزشت لکھی تھی جو ۱۹۔ جنوری ۱۹۲۳ء کے اخبار ''اہل حدیث'' (امرتسر) میں چھپی تھی۔ اس وقت ان کی عمر چھبیس برس کی تھی اور سلسلۂ تدریس کے آغاز پر صرف چھ برس گزرے تھے۔

مولانا ممدوح کے والد کا نام دادار بخش (یا داور بخش) تھا اور وہ اپنے علاقے کے مشہور طبیب تھے۔ جد امجد کا اسم گرامی جمال الدین خاں تھا۔ خاندانی پیشہ تجارت تھا۔

مولانا مرحوم ہندوستان کے صوبہ راجستان کے ضلع جے پور کے ایک شہر کھیتری میں ۱۸۹۷ء (۱۳۱۴ھ) کے پس وپیش پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآنِ مجید اپنے شہر کے حافظ اللہ بخش سے پڑھا۔ سرکاری سکول میں پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ اسی اثنا میں والد محترم سے فارسی اور صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ حصولِ علم اور دینی مسائل سے آگاہی کا بے حد شوق تھا اور بارگاہِ الٰہی سے ذہن اخاذ عطا ہوا تھا۔ سبق نہایت غور سے پڑھتے اور جو کچھ پڑھتے، بہ آسانی ذہن میں محفوظ ہو جاتا۔ اِدھر اُدھر گھومنے اور کھیل کود سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔

حکیم دادار بخش اپنے اس بچے کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے متمنی تھے۔ چناں چہ انہوں نے ہونہار بیٹے کو دہلی بھیج دیا، جہاں اس وقت دینی تعلیم کے متعدد مراکز قائم تھے۔ وہاں اس لائق طالب علم نے مولانا عبدالوہاب دہلوی، مولانا احمد اللہ، مولانا عبدالوہاب (نابینا) مولانا حافظ عبدالرحمٰن شاہ پوری (برادر مولانا فقیر اللہ مدراسی) مولانا شرف الدین اور مولانا عبدالرحمٰن ولایتی سے تفسیر وحدیث، فقہ واصول، بیان ومعانی اور مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھیں۔ پھر پنجاب کا قصد کیا اور ضلع فیروز پور کے مرکز تدریس موضع ''لکھو کے'' آئے۔ وہاں حضرت مولانا عبدالقادر لکھوی اور ان کے فرزند عالی قدر مولانا عطاء اللہ لکھوی سے استفادے کے مواقع حاصل ہوئے۔ بعد ازاں روپڑ گئے جو اس وقت ضلع انبالہ کا تحصیلی مقام تھا، اب ضلعی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مقام ہے۔ وہاں مولانا حافظ عبداللہ روپڑی کی مسند تدریس آراستہ تھی، ان سے مستفیض ہوئے۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری کے حلقہ تلامذہ میں شمولیت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ اس طرح انہوں نے ۱۹۱۷ء (۱۳۳۵ھ) تک مروّجہ علوم دینیہ کی تکمیل کے تمام مراحل طے کر لیے اور جہاں گئے وہاں کے اساتذہ سے بہ درجہ غایت محنت اور انہماک سے پڑھا۔ ان کے تمام اساتذہ کو جن کا ابھی ذکر کیا گیا ہے، متداول علوم وفنون میں مہارت کی بنا پر اُس عہد میں اساطین کی حیثیت حاصل تھی۔ لائق شاگرد نے ان کے طریق تعلیم سے خوب استفادہ کیا۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد ضلع جے پور کے شہر کھنڈیلا کو اپنا مسکن بنایا اور درس وتدریس کے لیے زندگی وقف کر دینے کا فیصلہ کیا۔ سب سے پہلے کھنڈیلا میں اشاعۃ القرآن والحدیث کے نام سے مدرسہ قائم کیا اور کچھ عرصہ وہاں فریضہ تدریس سرانجام دیتے رہے۔ لیکن وہاں طلبا کی تعداد بہت محدود تھی اور علاقہ علمی مراکز سے دور تھا۔ دہلی میں حافظ حمید اللہ صاحب مرحوم نے مدرسہ حمیدیہ جاری فرمایا تھا۔ انہوں نے مولانا عبدالجبار صاحب کھنڈیلوی کو اس مدرسے میں خدمت تدریس سرانجام دینے کی دعوت دی اور حضرت مرحوم نے اپنی خدمات اس مدرسے کے سپرد فرما دیں۔ دہلی کے مدرسہ دارالسلام اور وہاں کی مسجد کلاں میں بھی ان کی تدریس کے ہنگامے جاری رہے۔ ان کی شہرت تدریس برما تک پہنچی تو اس کے دارالحکومت رنگون کی جامع مسجد اہل حدیث کے اصحابِ انتظام انہیں وہاں لے گئے۔ رنگون میں اہل حدیث خاصی تعداد میں آباد تھے اور اہل حدیث کے چند اخبار بھی وہاں جاری تھے۔ متعدد علمائے کرام بھی اس ملک میں سکونت پذیر تھے۔

دہلی اور رنگون میں کافی عرصہ حضرت مولانا کھنڈیلوی کا تدریسی سلسلہ جاری رہا۔ بعد ازاں عازمِ کھنڈیلا ہوئے اور وہاں "مصباح العلوم" کے نام سے مدرسے کا اجرا فرمایا۔ کھنڈیلا، پنجاب اور دہلی وغیرہ سے بہت دور تھا اور طلبا کا وہاں پہنچنا مشکل تھا، اس لیے رمضان المبارک کے بعد مولانا خود دہلی تشریف لے آتے اور وہاں کے مختلف مدارس کے چکر لگا کر طلبا کو اپنے ساتھ کھنڈیلا لے جاتے تھے۔ طلبا پر وہ نہایت شفقت فرماتے۔ ان سے بہت ہی نرمی اور محبت کا سلوک کرتے اور ان کی ضروریات کا پورا خیال رکھتے۔

تقسیم ملک کے بعد کچھ عرصہ وہ کھنڈیلا میں اقامت گزیں رہے، پھر پاکستان تشریف لے آئے اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مولانا سید محمد داؤد غزنوی کی دعوت پر لاہور چینی والی مسجد میں طلبا کو پڑھانا شروع کیا۔ اس وقت اس مسجد میں دینی مدرسہ قائم تھا، جس کے مہتمم مولانا سید محمد داؤد غزنوی تھے۔

۱۹۴۸ء میں جب امرتسر کے دارالعلوم تقویۃ الاسلام (مدرسہ غزنویہ) کے لیے شیش محل روڈ پر نئی بلڈنگ الاٹ ہوئی تو چینی والی مسجد کے مدرسے کو بھی وہاں منتقل کر دیا گیا اور مولانا کھنڈیلوی مرحوم کا سلسلہ تدریس وہاں جاری ہو گیا، لیکن اس دارالعلوم میں مولانا مرحوم کی خدمت تدریس کا عرصہ بہت کم رہا اور حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ مولانا واپس ہندوستان تشریف لے گئے اور ان کی خدمات صوبہ بہار کے مدرسہ احمدیہ سلفیہ (در بھنگا) کے اصحابِ اہتمام نے حاصل کر لیں۔ لیکن حضرت مرحوم کے فرزندانِ گرامی چوں کہ پاکستان آ گئے تھے۔ اس لیے وہ بھی مستقل طور سے پاکستان آ گئے اور اوکاڑہ کے مدرسہ دارالحدیث میں (جو اُس وقت قاضی محمد رمضان کی مسجد میں جاری تھا) ان کی تدریسی مساعی شروع ہو گئیں۔ وہیں اوپر کی منزل میں ان کی رہائش تھی۔

حضرت مرحوم کم و بیش ۴۵ سال کامل انہماک اور دلی لگن سے برصغیر کے مختلف مدارس میں طلبا کو اپنے فیوضِ علمیہ سے مستفیض فرماتے رہے۔ اس اثنا میں راجستان، دہلی، میوات، یوپی، بہار، بنگال، آسام اور پنجاب کے ہزاروں شائقین علم نے ان کے دائرہ شاگردی میں شامل ہونے اور ان سے استفادہ کرنے کا شرف حاصل کیا۔

ان کا طریق تدریس بے حد دل آویز تھا۔ مطالعہ کر کے نہایت محنت سے پڑھاتے اور اپنی بات طالب علم کے ذہن میں اتارنے کی پوری کوشش فرماتے اور یہی ذوقِ تدریس طلبا کے ذہنوں میں راسخ کرنے کا جذبہ رکھتے تھے۔

خالص علمی اور تحقیقی ذہن کے مالک تھے۔ علمائے کرام کے باہمی بحث و مباحثے سے کنارہ کش رہتے اور ان کے شب و روز درس و تدریس اور مطالعہ کتب میں گزرتے تھے۔

پینتالیس برس میں پھیلی ہوئی طویل مدت میں جن حضرات نے ان کے حلقہ شاگردی میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ ان سب کی یا ان میں سے آدھی یا آٹھویں دسویں حصے کی تعداد کی بھی نام بہ نام نشان دہی کرنا ممکن نہیں، بلکہ اگر حضرت مرحوم خود بھی زندہ ہوتے تو ان کی یقینی تعداد نہ بتا سکتے۔ البتہ جن حضرات کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہمیں علم ہوسکا ہے، ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد اسحاق حسینوی، مولانا حافظ محمد بھٹوی، مولانا حافظ عبدالرحمٰن صافوی فیروز پوری، مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح۔ ان بزرگانِ عالی قدر نے ان سے دہلی میں استفادہ کیا۔ ان کے علاوہ ان کے فرزندانِ گرامی مولانا قاری عبدالخالق رحمانی، مولانا محمد، مولانا عبدالقہار، مولانا عبدالمالک، ان کے بھانجے مولانا عبدالحی اور مولانا محمد اسحاق خائف ان کے شاگردوں میں شامل ہیں۔ جن حضرات نے ان سے کھنڈیلا میں استفادہ کیا، ان میں میرے مرحوم دوست اور ہم وطن حاجی محمد رفیق زبیدی کا نام بھی شامل ہے۔ مولانا کے یہ چہیتے شاگرد تھے، جنہیں وہ پیار سے ''مٹا'' کہہ کر پکارتے تھے۔ حاجی محمد رفیق زبیدی کے بقول دورانِ تعلیم کسی شاگرد کو مولانا کا فرمان سمجھنے میں دقت پیش آتی تو پیار کے لہجے میں اس شاگرد سے فرماتے: ''توتے شاہ کے بھائی نتھو شاہ'' میری بات غور سے سنو۔

مولانا محمد اور عبدالحی نے ان سے کھنڈیلا میں اور عبدالمالک اور عبدالقہار نے اوکاڑہ میں حصولِ علم کیا۔

حضرت مرحوم کے فاضل تلمیذ مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی ان کے طریق تدریس کے بارے میں فرماتے ہیں:

> ''آخری ایام حیات تک یہ طریقہ رہا کہ مطالعہ کے دوران فوائد نادرہ جو سامنے آتے، ان کو اپنی بیاض میں محفوظ کر لیتے تھے اور یہ علمی فوائد ہر قسم کے تھے۔ تفسیری، حدیثی، لغوی، نحوی، صرفی، ادبی، کلامی، تاریخی اور شعر وشاعری (عربی، فارسی، اردو) وغیرہ پر مشتمل۔ اس قسم کے بیاض آٹھ دس کے قریب ہیں۔ درسِ تفسیر وحدیث میں مناسب مقامات پر طلبا کو بھی ان سے مستفید فرماتے تھے۔
>
> ''اگر ان بیاضوں کو مرتب کر کے یک جا کر دیا جائے تو بہ یک نظر اندازہ ہو جائے گا کہ کس ذوق وانہماک کے ساتھ کم وبیش چالیس برس تک کہاں کہاں سے یہ تنکے مولانا نے فراہم کر کے تحقیق وتدقیق اور معلومات کا حامل یہ مرقع طلبا اور اہل علم کے لیے تیار کر دیا ہے۔'' [1]

[1] خاتمہ اختلاف، حضرت مؤلف کے مختصر حالات، صفحہ: ۱۰۔

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معلوم نہیں یہ بیش قیمت بیاض اب محفوظ ہیں یا نہیں۔ اگر حضرت کے کسی صاحب زادے یا عزیز اور شاگرد کے پاس موجود ہیں تو اس بہت بڑے علمی ذخیرے کو کتابی شکل میں شائع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر یہ کام مشکل ہو تو کسی جماعتی اخبار میں قسط وار ان کی اشاعت کا اہتمام کرنا چاہیے۔ حضرت مولانا عطاء اللہ صاحب کی یہ تحریر بھی ستائیس برس قبل (مئی ۱۹۷۸ء) کی ہے۔ انہوں نے مکتبہ سلفیہ کی طرف سے حضرت مولانا کی کتاب ''خاتمہ اختلاف'' شائع کی تھی۔ اس کتاب کے شروع میں ''حضرت مؤلف کے مختصر حالات'' کے عنوان سے مولانا سے متعلق چند باتیں تحریر فرمائی تھیں، جن میں ان بیاضوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اب یہ ذخیرۂ علم و تحقیق کہاں ہوگا؟ اس قسم کے بہت سے علمی ذخائر ہیں جو ہمارے علمائے کرام نے چھوڑے اور افسوس ہے کہ ہم نے نہایت بے دردی اور بے رحمی سے ضائع کر دیے۔

حضرت مولانا کھنڈیلوی کے متروکہ علمی ذخیرے کے متعلق مولانا عطاء اللہ حنیف کے مضمون کا ایک اور اقتباس ملاحظہ ہو۔

> ''حضرت کے ذخیرۂ کاغذات میں مشاہیر علما (مثلاً) مولانا حافظ عبداللہ روپڑی، مولانا محمد شرف الدین دہلوی، مولانا احمد اللہ دہلوی، مولانا محمد زکریا حنفی سہارن پوری، مولانا عبدالجلیل سامرودی، مولانا عبیداللہ رحمانی، مولانا محمد اسماعیل (گوجراں والا) مولانا حافظ محمد گوندلوی کے مکاتیب کا ایک ذخیرہ بھی ہے جو صحاح ستہ کے مشکل تدریسی مقامات وغیرہ کے حل پر مشتمل ہے۔''

کچھ پتا نہیں، مختلف اہل علم کے خطوط کا یہ نادر علمی ذخیرہ کسی نے محفوظ کیا یا نہیں۔ اگر یہ محفوظ ہے تو کسی جماعتی اخبار میں اس کی اشاعت کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ اہل علم اس سے مستفید ہو سکیں۔

حضرت مولانا مرحوم تدریس کے علاوہ تحریر کا بھی پاکیزہ ذوق رکھتے تھے۔ ان کا اصل موضوع حدیث اور اس کے متعلقہ علوم تھا۔ اس سلسلے کے مختلف عنوانات پر جن اخبارات میں ان کے افکارِ عالیہ شائع ہوتے رہے، ان میں ''اہل حدیث'' (امرتسر) ''تنظیم اہل حدیث'' (روپڑ، پھر امرتسر) ''اخبار محمدی'' (دہلی) اور ''الاعتصام'' (لاہور) شامل ہیں۔ ان اخباروں کے مضامین جمع کیے جائیں تو ایک ضخیم جلد تیار ہو سکتی ہے۔

ان اخبارات میں سے حضرت مولانا محمد جوناگڑھی دہلوی کے اخبار محمدی کا حصول تو شاید ممکن نہ ہو، لیکن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیگر اخبارات تو محنت اور کوشش سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ کاش کوئی صاحب تحقیق اس خدمت کی انجام دہی پر کمر بستہ ہوجائیں۔ افسوس ہے جماعت اہل حدیث کے موجودہ نوجوان اہل علم اس قسم کی محنت طلب علمی جستجو کے عادی نہیں ہیں۔ وہ انہی بزرگوں کے بارے میں قلم کو حرکت دیتے ہیں، جن کے متعلق مواد آسانی سے دست یاب ہوجاتا ہے۔ پھر الٹ پلٹ کر مختلف طریقوں سے ان کے کارناموں کا تذکرہ ہوتا رہتا ہے لیکن جہاں محنت کرنا پڑے وہاں خاموشی اختیار کرلی جاتی ہے۔

اخباری مضامین کے علاوہ حضرت مولانا کی تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:

① ...... ازالة الحيرة عن فقاهة ابی هريره (عربی) مطبوع

② ...... التبيان فی مسئلة الايمان: (عربی) مطبوع

③ ...... اظهار حجة الله علی ملاعظمت اللہ معروف بہ نسبت محمدی (اردو) مطبوع

④ ...... مقاصد الامامه: (اردو) مطبوع

⑤ ...... اتمام الحجه: (اردو) مطبوع

⑥ ...... الانصاف فی رفع الاختلاف: (اردو) مطبوع

⑦ ...... مقدمہ صحیح بخاری: صحیح بخاری کے متعلقہ مباحث پر تفصیلی اور علمی کتاب (عربی) غیر مطبوع

⑧ ...... حاشیہ صحیح بخاری: اس اہم علمی سلسلے کا آغاز حضرت مولانا نے عربی زبان میں زندگی کے آخری دور میں کیا تھا۔ چند ابواب مکمل ہوسکے تھے۔ نمبر ۷ اور ۸ دونوں غیر مطبوع ہیں اور کچھ پتا نہیں یہ مسودات کہاں ہیں۔

مولانا کھنڈیلوی خاموش طبع، خلوت گزیں، سادہ مزاج، قناعت پسند، فقر ودرویشی کا مرقع، دینی معاملات میں غیور اور اربابِ دولت سے نفور تھے۔ طلبا کے بے حد مشفق تھے اور انہیں اولاد سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ ان کی علمی اور اخلاقی تربیت پر خاص طور سے توجہ دیتے تھے۔ ان کا عربی، اردو کا خط بہت عمدہ تھا۔ مرنجاں مرنج اور اعتدال کا حسین پیکر تھے۔ بہت بڑے معلم اور وسیع المطالعہ عالم ہونے کے باوجود بے حد متواضع اور منکسر تھے۔ تحقیق مسائل کے سلسلے میں، ہر عالم سے اگرچہ وہ عمر اور مرتبے میں کم تر ہوتا اور کسی مسلک سے انسلاک رکھتا، استفادے میں کسی قسم کی جھجک اور عار محسوس نہ فرماتے۔ فقہ الحدیث میں انہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

درک حاصل تھا اور مختلف مسالک فقہ کے اختلافی مسائل کے تمام پہلوؤں پر عبور رکھتے تھے۔ اخلاق وعادات، شب وروز کے معمولات اور وسعت مطالعہ میں اسلاف کا خوب صورت نمونہ تھے۔ ہر مسلک کے اہل علم کا احترام کرتے تھے۔

ان کی ایک تصنیف "الانصاف لرفع الاختلاف" ہے۔ جسے "خاتمہ اختلاف" بھی کہا جاتا ہے۔ اس کتاب میں ان مسائل کا تذکرہ فرمایا گیا ہے، جن میں احناف اور اہل حدیث کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور پھر اس اختلاف کو رفع کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ حضرت مصنف اس کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ ان مسائل میں اظہار رائے میں اعتدال اور توازن کا ثبوت بہم پہنچانا چاہیے۔ انتہا پسندی اور ایک دوسرے پر طعن وتشنیع اور الزامات سے احتراز کرنا چاہیے۔ یہ کتاب مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور نے شائع کی ہے۔ اس کتاب میں حضرت مصنف رحمہ اللہ علمائے احناف کا بے حد احترام سے ذکر فرماتے ہیں اور مختلف فیہ مسائل کے بارے میں باحوالہ ان کے ارشادات نقل کرتے ہیں اور پھر دردمندانہ لہجے میں اہل حدیث اور احناف سے مسلکی اختلاف کو برداشت کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔

اب حضرت مولانا کے آخری مرض اور وفات کے متعلق چند باتیں:

حضرت مرحوم ایک دن اوکاڑہ میں مکان سے نیچے اُتر رہے تھے کہ سیڑھیوں سے گر پڑے اور کافی چوٹیں آئیں۔ تین سال صاحب فراش رہے۔ لیکن اس حالت میں بھی تدریس حدیث کا سلسلہ جاری رکھا۔ پھر ۱۹۶۲ء کے اوائل میں فالج کا شدید حملہ ہوا، جس سے زبان بھی متاثر ہوئی اور بات چیت کرنا مشکل ہوگیا۔ لیکن اب بھی تدریس کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے رنگ دیکھیے کہ جب وہ حدیث پڑھانا شروع کرتے اور اس کے کسی موضوع پر گفتگو فرماتے تو بہت حد تک زبان کھل جاتی۔ اسے نبی ﷺ کی حدیث کی برکت پر محمول کرنا چاہیے۔ آخر وہ وقت آ گیا جو ہر شخص پر آ کر رہتا ہے۔ ۴۔ اگست ۱۹۶۲ء (۲۔ ربیع الاوّل ۱۳۸۲ھ) کو ہفتے کے دن اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت الاستاذ حافظ محمد صاحب گوندلوی رحمہ اللہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ جنازے میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اوکاڑہ میں دفن کیے گئے۔

اللھم نوّر قبرہ ووسع مدخلہ وادخلہ جنت الفردوس۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حالات زندگی شیخ الحدیث

مولانا قاری عبدالخالق رحمانی کھنڈیلوی رحمہ اللہ

(قاری محمد عمران کھنڈیلوی)

نام ولدیت:

آپ کا نام عبدالخالق تھا، آپ کے والد استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالجبار محدث کھنڈیلوی بن حضرت مولانا دادار بخش بن حضرت مولانا جمال الدین بن حضرت مولانا کمال الدین بن حضرت مولانا عبدالرحمٰن تھا۔

بھارت انڈیا میں آمد:

آپ کے جد مکرم جن کا تعلق غزنی سے تھا، آپ سلطان محمود غزنوی کے جوصف اول کے علماء میں ان کا شمار تھا، اور اس کے ساتھ ایک اعلیٰ پائے کے حکیم بھی تھے جب سلطان محمود غزنوی نے اپنا لشکر بھارت انڈیا کے بت گرانے اور توحید کا پرچم لہرانے کے لیے انڈیا آیا تو فتح کے بعد آپ کے جد مکرم مولانا جمال الدین کے والد مولانا کمال الدین انڈیا کے معروف قصبہ کھنڈیلہ ضلع سیکر میں رہائش پذیر ہو گئے۔

قاری عبدالخالق کی پیدائش:

آپ کی پیدائش کھنڈیلہ ضلع سیکر راجستھان انڈیا میں ۱۹۰۸ء کو ہوئی آپ شیخ الحدیث مولانا عبدالجبار محدث کھنڈیلوی کے گھر کے پہلے چراغ تھے۔

تعلیم وتربیت:

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد شیخ الحدیث عبدالجبار محدث کھنڈیلوی رحمہ اللہ اپنے تایا مولانا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عبدالغفار اپنے چاچا مولانا عبدالغفار کے زیر سایہ قراءت میں ۷ سال کی عمر میں ہی قرآن ختم کیا اور کافی زیادہ سورتیں یاد کی۔ اللہ نے آواز بھی بہت دل نشین عطا کی جب بھی سارے خاندان والے اکٹھے ہوتے تو سب کی فرمائش پر قاری صاحب سورۃ الرحمٰن پڑھتے تو ان کی آواز پر سب جھوم پڑتے قرآن جب بھی پڑھتے تو جس کے بھی کانوں میں آواز جاتی سب کام چھوڑ چھاڑ کر آپ کا قرآن سننے بیٹھ جاتا۔ آپ جب بھی گھر سے باہر کھڑے ہوتے تو بلند آواز سے قرآن پڑھنا شروع کر دیتے جس کی وجہ سے اکثر شیخ کو شکایات ملتی۔ جس کی وجہ وہ ہندو گھرانے تھے جو آپ کے ہمسائے تھے پر آپ باز نہ آتے یہ بات اتنی بڑھ گئی کہ ہندوؤں کے ایک بڑے نے قاری صاحب کو اتنا مارا کہ آپ کا چہرہ لہولہان ہوگیا جب آپ کے والد محترم نے اس ہندو سے پوچھا تو وہ کہنے لگا یہ تمہارا بچہ آج یہ باتیں ہمارے بچوں کو بتلا رہا تھا کہ تمام تمہارے بت جس کی تم پوجا کرتے ہو وہ تو پتھر کے ہیں وہ نہ بول سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں اس لیے تم ہمارے اللہ سے مدد مانگا کرو جو سب کی پکار سنتا ہے یہ تھی دین کے لیے پہلی مارے سال کی عمر میں۔ ایسی صورت حال کو دیکھتے ہوئے آپ کے تایا نے آپ کو مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی میں داخل کروا دیا جہاں پر آپ نے قرآن حفظ کیا۔ پھر آپ کو آپ کے والد محترم نے مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں داخل کروایا، جہاں پر آپ نے اپنی دینی تعلیم مکمل کی۔

اساتذہ:

شیخ الحدیث عبدالجبار محدث کھنڈیلوی، مولانا عبدالغفار کھنڈیلوی، مولانا احمد اللہ، شیخ الحدیث عبیداللہ مبارکپوری، مولانا عبدالجلیل رحمانی، شیخ الحدیث نذیر احمد املوی رحمہم اللہ ہیں۔

تدریسی خدمات:

مدرسہ مصباح العلوم کھنڈیلہ عرصہ تین سال، مدرسہ قاسم العلوم آگرہ عرصہ آٹھ سال چار ماہ۔ شیخ الحدیث کے منصب کو نبھاتے رہے۔

تلامذہ:

آپ کے شاگرد تو بہت ہوں گے جن کا نام پتہ ہے وہ لکھ رہا ہوں شیخ الحدیث مولانا عبدالوہاب، مدرسہ قاسم العلوم آگرہ۔ شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد خان، مدرسہ مصباح العلوم کھنڈیلہ۔ شیخ الحدیث مولانا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عبدالمالک کھنڈیلوی، مولانا برہان الدین بنگال، حافظ محمد یوسف یوپی، قاری عبدالقہار، مولانا صلاح الدین بخاری، شیخ الحدیث عبدالحی سیکر، شیخ الحدیث عبدالرحمٰن مجاہد، میر پور دہلی۔ قاری محمد عمران کھنڈیلوی، شیخ الحدیث عبدالمنان دہلی۔

یادگار واقعات:

ا:...... ایک دفعہ کراچی میں جماعت المسلمین کا ایک عالم دین جو حدیث کو نہیں مانتا تھا، بہت سے علماء سے اس نے مناظرہ کیا لیکن ہر بار بازی لے جاتا سب پریشان تھے اس کو کیسے حدیث کے بارے میں قائل کریں پھر کسی نے قاری صاحب کا ذکر کیا تو اس عالم کو لے کر قاری صاحب کے پاس آ گئے، آپ نے جب اس سے پوچھا تو وہ بولا میں صرف قرآن کو مانتا ہوں حدیث کو نہیں۔ آپ نے جو جواب دیا اس کو سن کر جو ساتھ آئے وہ بھی حیران و پریشان ہو گئے آپ نے کہا تم تو حدیث کو نہیں مانتے میں تو قرآن کو ہی نہیں مانتا۔ تو وہ عالم خود پریشان ہو گیا کسی عالم نے اس کو آج تک یہ جواب نہ دیا پھر قاری صاحب نے پوچھا قرآن میں کیا ہے تو وہ بولا جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو لوگ جھومنے لگتے ہیں، آپ نے جواب دیا، جب ہیر رانجھا پڑھی جاتی ہے تو بھی لوگ جھومنے لگتے ہیں، اس نے کہا قرآن میں محبت کا سبق ہے، آپ نے جواب دیا ہیر رانجھا تو خود ہی محبت کی داستان ہے، اب وہ پریشان ہونے لگا اور بولا قرآن میں عذاب کا ذکر ہے، جنت کا ذکر ہے، جہنم کا ذکر ہے، نماز کا ذکر ہے، نبیوں کا ذکر ہے، تو آپ نے جواب دیا یہ تم کو کس نے بتلایا کہنے لگا محمد ﷺ نے آپ بولے تو تم حدیث کو مانتے نہیں پھر محمد ﷺ کی بات کو کیوں تسلیم کیا، تو وہ عالم سوچ میں پڑ گیا، آپ نے پھر سوال کیا وہ بولا قرآن محمد ﷺ پر اترا اس لیے آپ نے پھر سوال کیا قرآن کس کی زبان سے نکلا یا لکھا ہوا آیا تو وہ عالم بولا نہیں لکھا ہوا نہیں آیا محمد ﷺ کی زبان مبارک سے سنا پھر صحابہ ﷺ نے لکھا تو آپ نے فرمایا اس کو حدیث کہتے ہیں، جو آپ کی زبان مبارک سے الفاظ ادا ہوں اسی لیے میں قرآن کو بھی حدیث مانتا ہوں تو وہ عالم بات کو سمجھ گیا تھا پھر وہ بولا اللہ کی قسم میں گمراہ تھا، اب میں قرآن وحدیث دونوں کو مانتا ہوں، پھر آپ کے گھر میں اللہ اکبر کی تکبیر بلند ہوئی۔ پھر وہ عالم آپ کو دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔

۲:...... انڈیا کے شہر کلکتہ میں ایک دفعہ ایک ہندو پنڈت سے آپ کی ملاقات ہوئی جس کا نام گرونا تھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھا جو مسلمانوں سے سخت نفرت کرتا تھا کلکتہ میں آپ کاروبار کے لیے آتے تھے، جب آپ کو معلوم ہوا ایک پنڈت جو مسلمانوں کے لیے مصیبت بنا ہوا ہے تو آپ کا دل مچل اُٹھا، آپ نے اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کیا اور اس کے بارے میں پوچھا یہ پنڈت کون ہے، اس کا کیا نام ہے اور یہ کس جگہ ملے گا، آپ کے ایک ساتھی نے کہا قاری صاحب اس پنڈت کا نام گروناتھ ہے، بہت ظالم آدمی ہے، مندر کالی ماتا کا پجاری ہے اور اس کے بارے میں یہ نہیں معلوم وہ رہتا کدھر ہے مگر ہر اتوار اور منگل کو مندر آتا ہے، ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتا ہے، آپ نے کہا میں مندر جاؤں گا، آپ کے ساتھیوں نے آپ کو بہت سمجھایا لیکن آپ نہ مانے اور اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ منگل کے دن بھیس بدل کر گروناتھ کے پاس چلے گئے جب مندر کے ہال میں پہنچ گئے تو دیکھا ایک بوڑھا جو شکل صورت سے ہی ایک غلیظ انسان لگا پھر وہ ایک اونچے چبوترے پر چڑھ گیا اور مسلمانوں کے بارے میں انتہائی غلیظ زبان استعمال کرنے لگا قاری صاحب نے جب یہ ماجرا دیکھا تو آپ نے ایک پتھر اپنے ایک ساتھی کو لانے کو کہا، جب وہ ساتھی پتھر لے کر آ گیا تو جب انہوں نے ہاتھ اٹھا کر نعرہ مارا تو آپ نے اللہ کا نام لیا اور بلند آواز سے اللہ کا نام لیا اور پتھر گروناتھ کو دے مارا جو اس خبیث کے چہرے پر لگا اور وہ سب بھول کر ہائے ہائے کرنے لگا ایک ہندو نے آپ کو پتھر مارتے دیکھ لیا جب آپ نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا تو وہ سب غائب تھے، آپ جلدی سے مندر میں سے باہر آئے ابھی تھوڑی دور ہی گئے ہوں گے کہ آپ کو آواز آئی وہ جا رہا ہے، جس نے بڑے پجاری کی ناک توڑ دی، آپ نے جب شور سنا تو پیچھے دیکھا تو بہت سے ہندو لڑکے آپ کو پکڑنے کے لیے آ رہے تھے، آپ نے بھی دوڑ لگا دی کیونکہ ہندو تو آپ کو قتل کرنا چاہتے تھے کسی کے ہاتھ میں تلوار کسی کے ہاتھ میں خنجر کوئی ڈنڈے پکڑے، بیس سے پچیس ہندو تھے، آپ آگے آگے بھاگ رہے تھے اور وہ آپ کو پکڑنے کی بھرپور کوشش میں تھے، آپ کا ایک دل کرتا کے میں نہ بھاگوں پھر سوچا لوگ زیادہ ہیں زندگی جا سکتی ہے اس سوچ میں ہی آپ کے پاس ایک کار رک گئی اور اس نے آپ کو گاڑی میں آنے کو کہا، آپ نے فوراً گاڑی کا دروازہ کھولا اور بیٹھ گئے وہ آپ کو مندر سے کافی فاصلے پر لے گیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے ایک اجنبی کو مدد کے لیے بھیج دیا، جب آپ اپنے مقام پر پہنچے تو آپ کے ساتھی بھی وہاں تھے، آپ نے ان سے کوئی شکوہ نہ کیا وہ کہنے لگے قاری صاحب آپ نے خود تو مرنا تھا ساتھ ہمیں بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مروانا تھا، آپ نے جواب دیا اللہ کی راہ میں شہید ہوتا اب غازی ہوں، یہ مقام اللہ کی رحمت ہے۔ پھر آپ واپس اپنے قصبہ میں گئے اور والد محترم کو ساری داستان سنائی پھر بولے ابا جان ابھی میرا دل کرتا ہے اس کو اچھی طرح سبق سکھایا جائے کہ وہ پھر زندگی بھر مسلمانوں کو قرآن وحدیث کو اللہ اور محمد ﷺ کو برا نہ بول سکے، اس وقت آپ کے چھوٹے بھائی شیخ الحدیث عبدالمالک بھی آپ کے پاس تھے، وہ کہنے لگے بھائی جان! گرو ناتھ کو میں اچھی طرح جانتا ہوں وہ مندر کے تہہ خانوں میں رہتا ہے ہم رات کو اس کو پکڑ سکتے ہیں، آپ دونوں بھائیوں نے اپنے والد محترم شیخ الحدیث عبدالجبار کھنڈیلوی کی طرف اجازت طلب نظروں سے دیکھا تو وہ بولے میرے بیٹوں میں تم کو کیسے روک سکتا ہوں اللہ اور محمد ﷺ کے دشمن کے خلاف مگر ایک ماہ تک کچھ نہ کرنا پھر ایک ماہ بعد بروز پیر دونوں بھائی مندر چلے گئے، قاری صاحب اپنے ساتھ ایک لاکھ روپے بھی لے گئے چھوٹے بھائی نے پوچھا، بھائی جان! روپے کیا کرنے ہیں تو آپ نے کہا تم کو پتہ چل جائے گا پھر پیر کو سارا دن مندر میں گھومتے رہے اور منگل والے دن مندر پھر آ گئے، جب گرو ناتھ آیا تو آپ سب سے آگے ہی تھے اس نے پھر اسلام کو اور مسلمانوں کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا، جب اس کی گندی زبان رک گئی تو مندر کے لیے پیسوں کا اعلان کرنے لگا، آپ ۲۰ ہزار لے کر اس کے پاس گئے اور وہ اس کو دے دیئے اور ساتھ کہا پجاری جی میں یہاں پر کھنڈیلہ سے آیا ہو میری ایک بزنس ڈیل ہے اگر وہ ہوگئی تو مندر کے لیے کم سے کم ۶۰ ہزار اور دوں گا گرو ناتھ تو پہلے ہی پیسوں کا لالچی انسان تھا بولا پتر جا تیرا کام ہو جائے گا، میں کالی ماتا سے پراتنا کروں گا اس دور میں ۲۰ ہزار ہی بہت بڑی رقم تھی، ۶۰ ابھی اور آنے والا تھا آپ نے گرو ناتھ سے کہا، پجاری جی میں آج ہی واپس چلا جاؤں گا پھر آنا نہیں ہوگا، آپ تو اب اتوار کو ہی درشن دیں گے اگر میں بزنس ڈیل میں کامیاب ہوگیا تو کھنڈیلہ کے مندر جو کانا جی کا ہے ادھر اپنی قسم پوری کرلوں گا گرو ناتھ فوراً بولا نہیں، تم یہ کام نہ کرنا اگر تم مندر آ ؤ تو یہ میرا بت جے چند تم کو رات ۱۰ بجے تک کالی ماتا کے پاس ہی ملے گا تم اس کو کہہ دینا یہ تم کو میرے پاس لے آئے گا، آپ پھر دونوں بھائی ادھر سے چلے گئے، جب رات ہوئی تو آپ ۱۰ بجے وہاں چلے گئے جے چند سے کہا میرا کام ہوگیا ہے، پجاری صاحب سے ملنا ہے تو وہ بولا سرکار آئیں پھر وہ قاری صاحب اور ان کے بھائی کو گرو ناتھ کے پاس لے گیا، قاری صاحب نے ۶۰ ہزار باہر نکالے اور گرو ناتھ کو دیئے پھر بولے قاری صاحب پجاری جی آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے ناک پر یہ چوٹ کا نشان کیسا تو اس نے بتایا ایک مسلا مندر میں آ گیا تھا اس نے پتھر مارا جس کی وجہ سے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی، آپ نے کہا پجاری تم اتنا مسلمانوں کے خلاف کیوں ہو تو وہ بولا مسلمان ہمارے خداؤں کو برا کہتے ہیں، قاری صاحب نے گروناتھ سے کہا گروناتھ تم یہ جو مسلمانوں کو برا کہتے ہو اور اسلام کے بارے میں جو غلیظ زبان استعمال کرتے ہو وہ چھوڑ دو تم صرف روپے کے بھوکے انسان ہو پہلے تو تمہاری ناک توڑی تھی آج میں تمہارا برا حال کر دوں گا، پھر آپ نے اپنا نام بتایا گروناتھ مجھے لوگ قاری عبدالخالق کہتے ہیں، اور آج کے بعد مجھ کو امید ہے کہ تم کبھی بھی ہمارے مسلمانوں پر اور اسلام پر بھونکنا بند کر دو گے۔

پھر آپ نے گروناتھ کو پکڑا اور بولے اپنی کالی ماں اپنے دیوتا کو آواز دے کوئی تمہاری مدد کرے وہ دور سے چلایا لیکن کون سنتا پھر جو اس کی دھلائی ہوئی آپ کے ہاتھوں اور جے چند کی شیخ عبدالمالک سے وہ شاید جب تک زندہ رہا ہو تو یاد ضرور کرتا ہوگا پھر آپ نے اس سے اپنے ۲۰ ہزار بھی لیے اور جب واپس جانے لگے تو کہنے لگے آج زندہ چھوڑ رہا ہوں پھر بکو اس کی تو جان سے مار دوں گا، پھر آپ اوپر ہال میں آ گئے پتھر کی کالی ماتا اور جتنے بھی بت پڑے تھے سب چھوڑ دیتے دل نے گوارا نہ کیا اور تمام بت کرچی کرچی کر دیئے اور واپس آ گئے اور تمام واقعہ والد محترم سے بیان کیا پھر آپ کے ایک ساتھی نے بتایا گروناتھ پہلے تو مندر میں تین ماہ تک نہ آیا جب مندر آیا تو لوگوں نے پوچھا پجاری جی آپ کدھر چلے گئے تھے تو وہ بولا میں جاپ پر تھا پھر اس ساتھی نے بتایا لوگ کہہ رہے تھے گرو جی مندر کی تمام مورتیاں کوئی مسلا توڑ گیا تھا، آپ اب کیا کریں گے تو وہ بولا ماتا نے خود ہی ان سے حساب لے لیا ہے پھر ادھر ادھر کی باتیں کر کے واپس چلا گیا۔ اس نے مسلمانوں اور اسلام کو بھی برا بھلا نہ کہا۔ آپ نے فوراً اللہ کا شکر ادا کیا پھر چند دن بعد اچانک ہی گروناتھ کے ساتھ ۱۵ ہندوؤں اور وہ قاری صاحب کے بارے میں پوچھتا ہو کھنڈیلہ آیا کھنڈیلے میں جب وہ قاری صاحب کو تلاش کر رہا تھا تو کوئی بھی اس کو مسلمان قاری صاحب کے بارے میں نہ بتا رہا تھا اور پھر اوپر سے ہندوؤں کو جب پتہ چلا کہ گروناتھ پجاری کلکتہ سے کھنڈیلہ آیا ہوا ہے اور کسی کو تلاش کرتا پھر رہا ہے تو سینکڑوں ہندو اس کے گرد جمع ہو گئے، آپ کا ایک ہندو ہمسایہ بھولے ناتھ بھی وہاں گیا اور جب اس کو پتہ چلا کہ گرو جی تو قاری عبدالخالق کو تلاش کر رہے ہیں تو وہ گروناتھ سے کہنے لگا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گرو جی عبدالخالق تو ہمارے محلّہ میں رہتا ہے، گرو جی چلیے میں آپ کو لے چلوں پر گرو جی شاء چاہتا ہوں اگر آپ مجھ کو بتا دیں قاری عبدالخالق سے آپ کو کیا کام ہے تو گرو ناتھ بولا مجھے اس سے انتقام لینا ہے، بھولے ناتھ بولا گرو جی ہمارے محلّہ میں تو اس کا سارا خاندان ہے ہم سب آپ کے ساتھ چلتے ہیں، اس نے تو ہمارا بچپن سے لے کر جوانی تک جینا حرام کر رکھا ہے، پھر سب لوگ جو سینکڑوں کی تعداد میں تھے، آپ سے انتقام لینے چل پڑے، مغرب کا وقت تھا آپ نماز کے بعد توحید پر ہی درس دے رہے تھے اپنے مدرسہ مصباح العلوم میں جب آپ کا ایک ساتھی بھاگ کر آیا اور بولا قاری صاحب جان بچاؤ گرو ناتھ آپ سے انتقام لینے آ رہا ہے اور اس کے ساتھ سینکڑوں ہندو بھی ہیں، آپ نے اپنے ساتھی سے کہا خاموش تم کو پتہ نہیں کہ میں قرآن وحدیث بیان کر رہا ہوں اور تم مجھ کو موت سے ڈراتے ہو، آپ کے جو مقتدی تھے وہ بھی پریشان ہو گئے اور کہنے لگے قاری صاحب درس تو پھر بیان ہو جائے گا، آپ اپنی جان بچاؤ، آپ نے سب کو خاموش ہونے کو کہا اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کو بیان کرنا شروع کر دیا جب گرو ناتھ وہاں آیا تو آپ کو درس دیتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگا گیتا میں ہے جب بھی کوئی شخص نیکی کر رہا ہو تو اگر تمہاری دشمنی کتنی بھی ہو اس کو نیکی اور بھلائی کرنے دو پھر اپنا انتقام لو پھر وہ سب وہاں درس ختم کرنے کا انتظار کرنے لگے اس وقت تک آپ کے خاندان والے بھی وہاں جمع ہو گئے اور بھی مسلمان جمع ہو گئے کسی نے پولیس کو بھی اطلاع دے دی کہ مسلمانوں اور ہندوؤں میں لڑائی ہونے لگی ہے، تو وہ بھی تین چار گاڑیاں بھر کر آ گئی جب آپ نے درس ختم کیا تو گرو ناتھ سے بولے گرو ناتھ لڑنا ہے تو مدرسے سے باہر چلو ہم اللہ کے گھر میں کسی پر ہاتھ نہیں اٹھاتے گرو ناتھ بولا قاری صاحب میں آپ سے انتقام کیا لے کر کروں گا عمر میں تم مجھ سے ۵۰ سال چھوٹے ہو مگر اپنے جگر اور بہادری کی وجہ سے تم مجھ سے بڑے ہو اگر علم کی بات کرتے ہو تو میں تو جاہل ہوں، پٹگام قصبہ کا رہنے والا ہوں، ایک پنڈت کے پاس ساری جوانی گزاری ماں باپ تھے نہیں اس نے بس جب بھی کوئی نصیحت کی تو مسلمانوں کے خلاف کی دیوی دیوتا کے اوپر اپنا سب کچھ قربان کرنا سکھایا اور اپنے سے دوسرے کو کم تر سمجھنا یہ میری تربیت ہے جب وہ مر گیا تو میں اس کی گدی پر بیٹھ گیا اس گھمنڈ میں رہا جو سیکھا کام بھی سارے ہوتے غربت دیکھی نہیں۔ بس بادشاہ بنا رہا اور دیوتا دیوی کو پوجتا رہا مگر اس دن جس طرح آپ نے مندر میں آ کر میری ہڈیاں توڑی سب دیوی دیوتاؤں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو مدد کے لیے پکارا لیکن کوئی نہ آیا آپ کو اللہ کا واسطہ دیا تو پھر آپ نے ہاتھ نہ اٹھایا سارے بت توڑے آپ سے بھی ہمارے خدا خود کو نہ بچا سکے پھر تین ماہ بستر مرگ پر رہا تو یہ دعائیں کرتا رہا اللہ زندگی دے دو حکیم مایوس ہو گئے اب میں شاید نہ بچوں لیکن پھر اللہ نے زندگی دی اور جو دل میں تھا وہ پورا کرنے آپ کے پاس آیا وہ انتقام جو آپ سے لینا ہے۔

وہ شیطان سے کس طرح لوں یہ باتیں سن کر سب ہندو منہ کھولے کھڑے تھے اتنا بڑا ہمارا پجاری اور یہ کہہ کیا رہا ہے، آپ نے پھر گروناتھ سے کہا گروناتھ شیطان سے اگر انتقام لینا ہے تو مسلمان ہو جا ایک اللہ کی عبادت کر جس نے ہم سب کو پیدا کیا، زمین و آسمان درخت پہاڑ پرندے حیوان جو سب اس نے پیدا کیے پھر آپ نے گروناتھ کو پاک صاف کیا، غسل کروایا اور پھر کلمہ طیبہ پڑھا دیا۔ یہ واقعہ دیکھ کر اس وقت تقریباً ۴۰ سے ۵۰ ہندو مسلمان ہوئے جو آج آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے، آپ کے والد یہ واقعہ دیکھ کر سجدے میں گر پڑے اور اللہ کا شکر ادا کیا جس کی رحمت سے یہ سارا کچھ ہوا۔ آپ نے گروناتھ کا نام عبداللہ رکھا، اور پھر عبداللہ ۳ سال مدرسہ مصباح العلوم میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہا پھر وہ بیمار ہو گئے اور ۲ ماہ کے بعد ان کا انتقال ہو گیا، بیماری میں بھی اپنی پڑھائی نہ روکی اور دین کو سیکھتے سیکھتے اللہ کو پیارے ہو گئے۔

کاروبار:

آپ امپورٹ ایکسپورٹ کرتے تھے اگرچہ کاروباری طور پر ہر جگہ جاتے تاہم ہر جگہ علمی مراکز سے رابطہ رہا اور تبلیغ وخطابت درس وافتاء کا سلسلہ رہا، آخری دم تک۔

وفات:

۳ دسمبر ۲۰۰۶ء ۹۹ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔

اولاد:

آپ کے چھ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں، بیٹوں کے نام، حافظ مسعود عالم، محمود عالم، منصور عالم، محمد عامر، محمد طیبؒ اور محمد طاہر ہیں، سب اپنا کاروبار کرتے ہیں۔

سارے بچے ماشاء اللہ بقدر ضرورت دینی علم سے بہرہ ور اور دیندار ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وفات:

آپ کی وفات ۳ دسمبر ۲۰۰۶ء کو ہوئی، آپ کافی عرصہ بیمار رہے اور پھر آخری ایام میں فالج کا اٹیک ہوا اور پھر آپ دو دن بعد اس دنیا کو الوداع کہہ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے جس مسلمان کو آپ کی وفات کی خبر ملی تو وہ ہر شخص اس خبر کو سن کر آنسو بہانے لگا، جب انڈیا میں یہ افسوس ناک خبر گئی تو آپ کے چاہنے والوں پر بجلی بن کر گری پھر پورے انڈیا میں جگہ جگہ مدرسوں میں مساجد میں کھلے آسمان کے نیچے آپ کی غائبانہ نماز جنازہ ادا ہوئی اور لاکھوں لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی۔

جن علماء نے آپ کا جنازہ پڑھا۔ شیخ الحدیث عبدالحی سیکر، شیخ الحدیث حافظ محمد خان کھنڈیلہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالوہاب دہلی، شیخ الحدیث مولانا عبدالوہاب شاکر مدرسہ قاسم العلوم آگرہ، شیخ الحدیث عبدالرحمٰن مجاہد میرپور، شیخ الحدیث عبدالمنان دہلی، شیخ الحدیث عبداللہ نیرؔ کلکتہ، شیخ الحدیث عبدالواحد دربھنگہ، شیخ الحدیث حافظ شاکر کھنڈیلہ، شیخ الحدیث ابراہیم مدراس، حضرت مولانا الشیخ زبیر مدنی رنگون، شیخ الحدیث امین محمدی مالاکنڈ۔ ان تمام علماء اکرام نے آپ کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی اللہ آپ کی تمام کاوشوں کو قبول فرمائے اور جنت میں بلند مقام عطا کرے۔ آمین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مولانا قاری حافظ عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ

فاضل علوم دینیہ (دارالحدیث رحمانیہ دہلی)

رحمانی کارپوریشن ۱۴، منصور چیمبرز، کچی گلی نمبر ۳، میرٹ روڈ کراچی

(پروفیسر یوسف سجاد)

ولدیت:

مولانا عبدالجبار کھنڈیلویؒ

ولادت:

۲۵ نومبر ۱۹۵۲ء بمطابق ۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۴ ہجری بروز بدھ، کھنڈیلہ ضلع جے پور راجستھان (بھارت)

مولانا قاری عبدالخالق رحمانی محدث شہیر مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ حضرت کھنڈیلوی جماعت اہل حدیث کے مایہ ناز اور صف اول کے رہنما عالم دین ہیں۔ ان کو استاذ الاساتذہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ ہندو پاک میں آپ کے سینکڑوں تلامذہ خدمت دین میں مصروف ہیں۔ جن میں حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، حضرت مولانا محمد اسحاق شیخ الحدیث دارالعلوم تقویۃ الاسلام، مولانا عبدالرحمٰن صاقوی، مولانا محمد بھٹوی اور حضرت مولانا محمد عبداللہ بڈھیمالوی رحمہم اللہ قابل ذکر ہیں۔

رحمانی صاحب کے والد ماجد کے علاوہ آپ کے تایا جان حکیم عبدالغفار، چچا مولانا حکیم عبدالستار اور نانا حاجی شمس الدین توحید وسنت کے متوالے تھے۔ اور انہوں نے دینی وتبلیغی حیثیت سے سلف صالحین کی یاد کو تازہ کر دکھایا۔ انہوں نے لوجہ اللہ سنت کی شمع کو روشن کیا۔

حصول تعلیم:

قاری صاحب نے رسمی طور پر مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ اور ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ مصباح العلوم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کھنڈیلہ ضلع جے پور سے پائی۔ حفظ قرآن کی سعادت مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی میں رہ کر حاصل ہوئی۔ بعد ازاں جامع دارالحدیث رحمانیہ دہلی جیسی، معروف درس گاہ میں رہ کر فراغت حاصل کی۔

اساتذہ کرام:

آپ نے مندرجہ ذیل اساطین علم اساتذہ کرام سے اکتساب علم کیا۔ (۱) شیخ الشیوخ مولانا احمد اللہ (۲) شیخ الحدیث حضرت مولانا عبیداللہ مبارک پوری، صاحب مرعاۃ المفاتیح تفسیر وحدیث۔ (۳) مولانا محمد عبداللہ (ادب)۔ (۴) مولانا عبدالحلیم۔ (۵) مولانا نذیر احمد (دیگر فنون) فراغت کے بعد آپ تقریباً آٹھ برس تک مدرسہ قاسم العلوم آگرہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔ اور کئی دیگر علوم وفنون کی تدریس جاری رکھی۔

یادگار واقعات:

آگرہ میں ایک بزرگ ابوالعلاء کا مقبرہ ہے جو کہ پورے ہندوستان خواجہ معین الدین اجمیری رحمہ اللہ کے بعد شرک وبدعات کا مرکز ہونے کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ ان کے سالانہ عرس پر ہزاروں افراد مختلف مقامات سے آکر حاضری دیتے ہیں۔ اور اپنے زعم میں حج کا سا سماں پیدا کرتے ہیں۔ مزار کو غسل دیا جاتا ہے، طواف ہوتا ہے، قبہ پر قیام وسجود اور استغاثہ ہوتا ہے۔ قاری صاحب نے یہ سب کچھ سن رکھا تھا۔ اور دل ہی دل میں کڑھتے رہتے تھے۔ ایک بار اپنے ایک شاگرد صلاح الدین بخاری کو لے کر عرس کے موقع پر عصر سے قبل وہاں پہنچے بڑی مشکل سے قبر تک رسائی ہوئی۔ جو کچھ آپ نے سن رکھا تھا، اس سے بہت کچھ بڑھ کر آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کوئی قیام میں رو رہا ہے، بہت سے لوگ مصروف طواف ہیں۔ اور مردوں، عورتوں کی کثیر تعداد سربسجود ہے۔ اور ایک مجاور گردن پکڑ پکڑ کر قبر پر سجدے کرا رہا ہے۔ اس کھلے کفر وشرک کو دیکھ کر آپ کا دل بے تاب ہوگیا۔ تن بدن میں آگ سی لگ گئی اور دل ملامت کرنے لگا کہ اگر اس موقعہ پر بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ نہ دکھائی اور حضور اکرم ﷺ کی دعوت ان لوگوں تک نہ پہنچائی تو اللہ کے ہاں باز پرس ہوگی۔ آپ ادھر ادھر چکر لگانے لگے مگر کوئی بات سمجھ میں نہ آتی تھی کہ کیا کیا جائے۔ اتنے میں عصر کی اذان ہوگئی۔ اور آپ نماز کے لیے مسجد میں چلے گئے جس کے صحن میں اس مقبرے کا عظیم گنبد تھا۔ مسجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھر گئی۔ اور نماز کے بعد مسجد ہی میں عظیم قوال اور اس کے ہمنوا کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پروگرام کا اعلان ہوگیا۔ آپ نے موقعہ کو غنیمت سمجھا۔ اور سلام پھیرتے ہی مسجد کے درمیانی دروازے میں کھڑے ہوگئے اور لوگوں سے کہا کہ مختصر سے وقت میں حضرت صاحب کے فضائل بیان کروں گا۔ اس کے بعد آپ قوالی سن لیں۔ لہٰذا خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے توحید پر بیان شروع کیا، اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی۔ قرآن وحدیث کی جھڑیاں لگ گئیں۔ لوگ نہایت دلچسپی اور شوق سے ہمہ تن گوش ہوکر سنتے رہے۔ یہاں تک کہ مغرب کی اذان ہوگئی۔ اور قوالی کا پروگرام منسوخ کرنا پڑا۔ جس پر قوال پارٹی واویلا کر رہی تھی۔ مگر لوگوں نے کوئی توجہ نہ دی۔ مغرب کی نماز کی امامت کے لیے فرطِ عقیدت سے لوگوں نے آپ کو آگے کر دیا۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی پھر آپ نے لوگوں سے کہا: کہ حضرت کے کچھ فضائل باقی رہ گئے ہیں۔ وہ بھی سنتے جائیں۔ اور پھر اللہ کی وحدانیت اور شرک کی مذمت پر بیان شروع ہوا۔ اللہ کا ایسا کرم ہوا کہ لوگ کھڑے ہو ہو کر توبہ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اب یہ پیشانی اسی کے آگے ہی جھکے گی جس نے اسے پیدا کیا ہے اور بے شک اللہ ہی مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔ سب اسی کے محتاج ہیں وغیرہ وغیرہ

اس پر مجاوروں نے قاری صاحب پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ چھریاں، خنجر، ڈنڈے استعمال کیے گئے۔ نامعلوم وہ کون لوگ تھے جنہوں نے آپ کو گھیرے میں لے رکھا تھا اور سارے حملوں سے محفوظ رکھا۔ اور نامعلوم وہ کون تھا جس نے ہاتھ پکڑ کر آپ کو آناً فاناً غائب کر دیا۔ اور ایک نالے میں داخل کر دیا جو کہ مقبرے کے پیچھے کی جانب ویرانے میں نکلتا تھا۔ یہ نالہ گٹر نما تھا، اور کافی دیر سمٹ سمٹ کر اس کو پار کرنا پڑا۔ باہر نکل کر آپ کو اونچی نیچی پہاڑیاں نظر آئیں۔ ان کو عبور کیا، سامنے ہی سڑک تھی۔ وہاں پہنچ کر آپ نے سانس لیا۔ ایک تانگے پر سوار ہوکر اپنے مقام پر پہنچے، آپ کے شاگرد بخاری بھی آپ کے ساتھ رہے مجاورین سخت حیران وششدر رہ گئے کہ آخر کہاں غائب ہوگیا۔

۲۔ اس طرح کا ایک واقعہ ملتان میں بھی پیش آیا۔ شیعہ حضرات نے توحید کانفرنس کے انعقاد کیا اور ہر مکتب فکر کے علماء کو دعوت دی۔ شیعوں نے توحید یہ بتائی کہ پنجتن پاک کا دامن تھام لو۔ بریلوں نے اللہ کو ہٹا کر دنیا کو مردوں کے حوالے کر دیا۔ دیوبندیوں نے کچھ توحید پر بیان دے کر اس کے اتمام کے لیے تقلید کو ضروری بتایا۔ ہماری جماعت نے کار پردانِ اجلاس سے یہ مطالبہ اور اصرار کیا کہ ہمارے اہل حدیث مقرر کو اگر اجلاس کے اختتام پر آخری تقریر کا موقع دیا جائے گا تو ہم شریک ہوں گے۔ ورنہ نہیں نہایت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ردوکد کے بعد آخر ایسا ہی ہوا۔ جماعت اہل حدیث کے بزرگان کافی تعداد میں آئے ہوئے تھے، جن میں علماء اہل اللہ کی اتنی بڑی تعداد تھی جو پہلے کبھی دیکھنے میں نہ آئی تھی۔ تمام خلوص دل سے مصروف دعا تھے۔ ان دعاؤں کے جلو میں قاری صاحب نے توحید پر تقریر شروع کی۔ اللہ نے سینہ کھول دیا۔ اور تقریباً اس میں آپ نے پاؤ پارہ کے قریب قرآن سنایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایسی آیات القاء فرمائیں کہ ان آیات نے مخالفین توحید کو کاٹ کاٹ کر گرا دیا آپ کو اپنی طرف سے کچھ نہ کہنا پڑا۔ اور پابندی بھی تھی کہ ایسی کوئی بات نہ کہی جائے جس سے کسی دوسرے مکتب فکر کی دل آزاری ہو۔ جگہ جگہ سے لوگ قبر پرستی اور غیر اللہ پرستی سے توبہ کرنے لگے اور توحید پر قائم رہنے پر لوگوں کو گواہ بنانے لگے۔ عجیب بات یہ تھی کہ یہ اجلاس حضرت بہاؤ الدین زکریاؒ کے مقبرے کے سامنے عظیم الشان میدان میں منعقد ہو رہا تھا۔ مگر کوئی ہنگامہ اور مخالفت نہ ہوئی۔ مولانا خیر محمد جالندھری مہتمم خیر المدارس جو اکابر علماء دیوبند میں سے تھے بقید حیات تھے۔ انہوں نے اختتامِ جلسہ پر لوگوں سے کہا کہ اس اجلاس کی کامیابی کا سہرا اہل حدیث عالم کے سر بندھ گیا ہے۔

۳۔ قاری صاحب کو حرم پاک مکہ معظمہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ تو شیخ عبداللہ بن حمید رئیس اشراف دینی نے آپ کو ہفتہ میں تین دن لاؤڈ سپیکر پر حرم میں خطاب کی اجازت دی۔ عام طور پر علماء بعد نماز مغرب خطاب کرتے ہیں۔ لیکن قاری صاحب نے یہ وقت موزوں نہ سمجھا۔ کیونکہ اس وقت لوگوں کا بہت زیادہ ہجوم ہو جاتا تھا۔ اور لاؤڈ اسپیکر کے اردگرد دیگر زبانیں سمجھنے اور بولنے والے جمع ہو جاتے تھے۔ اس لیے آپ نے بعد نماز عشاء کا وقت منتخب کیا۔ عشاء کی نماز کے بعد حرم فوراً خالی ہو جاتا ہے۔ خطبہ مسنونہ کی آواز سنتے ہی اردو سمجھنے والے حضرات آپ کی طرف رخ کرتے اور دوسری زبانوں والے حرم خالی کر کے چلے جاتے۔ اس طرح عشاء کے بعد عظیم اجتماع ہونے لگا تھا۔ لوگ انتہائی سکون سے خطاب سنتے۔ ایک ہفتہ کے بعد ایک افریقی تاجر جو اپنے ساتھیوں کو لے کر ہر روز خطاب سننے آتا تھا۔ مجمع کے بیچ میں سے کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ حضرت ہم کئی روز سے آپ کا خطاب سن رہے ہیں۔ آپ چونکہ صرف کتاب وسنت بیان کرتے ہیں۔ اس لیے قدرتی طور پر آپ کا بیان دل میں اترتا جاتا ہے۔ مگر ایک تشویش یہ ہے کہ آپ رفع الیدین کرتے ہیں۔ اور ہم لوگ نہیں کرتے، دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا بغیر رفع الیدین نماز ہو جاتی ہے؟ قاری صاحب نے جواب دیا کہ الحمد للہ ہم اہل حدیث سنت کے مطابق نماز پڑھتے ہیں،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہمارے پاس دلائل وشواہد ہیں۔ باوجود اس کے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہماری نماز ہوتی ہے یا نہیں۔ یہ اللہ کا معاملہ ہے تو جو خلاف سنت آپ نماز پڑھتے ہیں۔ اس کے بارے میں ہم کیا بتا سکتے ہیں؟ کہ ہوتی ہے یا نہیں۔ آپ اپنے سوال کو ذرا سیدھا کر لیں۔ اور صرف یہ پوچھیں کہ رفع الیدین کا ثبوت حدیث میں ہے یا نہیں۔ ان شاء اللہ ہم آپ کو پچاسوں صحیح مرفوع احادیث پیش کریں گے۔ اس پر یہ بزرگ فرمانے لگے کہ ہم حنفیوں کے پاس ترک رفع پر کوئی حدیث نہیں ہے۔ آپ نے کہا اگر میں کہوں گا تو گلہ ہوگا۔ شک ہو تو حرم پاک بھرا پڑا ہے۔ ساری دنیا سے احناف علماء تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ ان کے پاس جائیں اور ترک رفع الیدین کی صرف ایک صحیح مرفوع حدیث لے آئیں میں زیر سایہ حرم وعدہ کرتا ہوں کہ ان ہزاروں اہل حدیث حضرات سمیت رفع الیدین ترک کر دوں گا۔

الدین ماداں رسول اللہ ﷺ، یعنی دین وہی ہے جسے حضور اقدس ﷺ نے مقرر فرما دیا۔ آپ حدیث لے آئیں ہم آپ کا مسلک اختیار کر لیں گے۔ دوسرے دن صبح ہی ایک وفد ترتیب دیا گیا جس میں ہند و پاک، برطانیہ اور عرب امارات کے احناف حضرات شامل تھے۔ اور سب سے پہلے شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہؒ کے پاس یہ سمجھ کر گئے کہ پاکستان کے بہت بڑے حنفی عالم ہیں۔ ان لوگوں نے جب ترک رفع الیدین پر حدیث طلب کی تو وہ آگ بگولے ہو گئے۔ اور غضبناک ہو کر فرمایا کہ میں حنفی ہوں، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک رفع الیدین نہیں ہے، نہیں ہے۔ جاؤ مجھ سے بات نہ کرو۔ لوگوں نے کافی اصرار کیا، کہا کہ حدیث بتائیے مگر مولانا مزید غصے میں لال پیلے ہونے لگے اور پھر لوگ اٹھ کر چلے گئے۔

پھر اسی وفد میں سے کسی نے کہا کہ چلو مفتی سیاح الدین کا کاخیل والے ممبر اسلامی نظریاتی کونسل بڑے عالم ہیں۔ اور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ بعد تلاشِ بسیار ان کے پاس پہنچے۔ اور ترک رفع الیدین کی حدیث طلب کی۔ تو انہوں نے فرمایا، تم کہاں بیٹھے ہو۔ ان لوگوں نے کہا کہ حرم میں۔ مفتی صاحب کہنے لگے کہ حرم میں ایسی باتیں نہیں کرتے۔ وفد نے کافی اصرار کیا۔ جہاں سے دین نکلا ہے، یہاں بھی اگر تحقیق نہ کریں تو اس سے بہتر کون سی جگہ ہوگی۔ مگر مولانا اٹھ کر چل دیئے۔ اس کے بعد اہل وفد نے مشورہ کر کے کئی عرب حنفی علماء کی طرف رجوع کیا۔ انہوں نے یہ جواب دیا کہ تم حنفی ہو تم نہ کرو، اہل حدیث عامل بالحدیث ہیں وہ کریں۔ سارا دن وفد گھومتا رہا۔ اور بے نیل مرام واپس ہوا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رات بعد نماز عشاء حسب معمول قاری صاحب کے خطابات میں حاضر ہوئے۔ آپ نے بڑے پیار سے ان سے پوچھا کہ اگر حدیث لانے میں تو کامیاب ہو گئے ہو، تو پیش کریں اور اپنے قول وقرار کا پابند ہوں۔ ابھی رفع الیدین نعوذ باللہ چھوڑ دوں گا۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی چھوڑنے پر مجبور کروں گا۔ بار بار کہنے پر خاموشی چھائی رہی۔ اس کے بعد قاری صاحب نے کہا کہ یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں۔ حضرات ساری دنیا کے لوگ بھی جمع ہو کر ایک حدیث بھی پیش نہیں کر سکتے۔

اب لیجئے رفع الیدین کی باحوالہ احادیث سنتے جایئے اور اپنے مسلک کی حقانیت پر اللہ کا شکر ادا کیجئے۔ پھر اتباع سنت پر بیان ہوا۔ الحمد للہ ہر ملک کے کافی لوگوں نے مسلک اہلحدیث اختیار کر کے رفع الیدین شروع کر دیا اور تقلیدی گورکھ دھندے سے نجات پائی۔

جب منیٰ میں آپ کا کیمپ لگا۔ تو بہت سے لوگ ملاقات کے لیے آئے۔ اور کہنے لگے کہ ہم نے تمام ملکوں کے حنفی علماء کو ٹٹولا، مگر ان کے پلے میں کچھ نہیں ہے۔ ہم نے مسلک اہل حدیث قبول کر لیا ہے۔ استقامت کی دعا کریں۔ ہم ان شاء اللہ اپنے وطنوں میں پہنچ کر اس کی تبلیغ کریں گے۔ اس وفد کے ایک رکن حاجی نور محمد فیصل آبادی ہیں جنہوں نے تحقیق کے بعد حنفیت کو خیر باد کہہ کر مسلک اہل حدیث قبول کیا۔ اور چند برسوں میں کافی حنفیوں کو اہل حدیث بنا چکے ہیں۔ ان کے بیٹوں میں مولانا رمضان فاضل جامعہ سلفیہ ہونے کے بعد مدینہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ اور دوسرے جامعہ سلفیہ میں آخری سال میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس پورے خاندان کو مسلک کتاب وسنت سے نواز دیا ہے۔ حاجی نور محمد نے طواف کی حالت میں مولانا مفتی سیاح الدین کا کاخیل کو پکڑ لیا۔ اور دریافت کیا کہ اگر آمین رفع الیدین نہ کرنے کا ثبوت ہو تو بتا دیجئے۔ ہم حیران ہیں کہ مولانا نے فرمایا کہ میں جب تنہائی میں چھپ کر نماز پڑھتا ہوں تو رفع الیدین کرتا ہوں۔ اور سنت کے مطابق نماز پڑھتا ہوں۔ حاجی نور محمد نے کہا تو پھر آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اہل حدیث بن جاؤں۔ انہوں نے فرمایا ''ہو جاؤ'' یہ ساری باتیں ایک شخص نے حاجی نور محمد سے انٹرویو لے کر اشتہار میں شائع کر دی ہیں، یہ اشتہار قاری صاحب کے پاس محفوظ ہے۔ اس میں آپ کا ذکر سرفہرست ہے۔

تلامذہ:

قابل ذکر تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۔ مولانا عبدالوہاب، جو مدرسہ قاسم العلوم آگرہ میں قاری صاحب کی مسند پر تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

۲۔ مولانا برہان الدین (بنگال)

۳۔ حافظ محمد یوسف (یوپی ہندوستان)

اسفار:

رحمانی صاحب نے اگرچہ کاروباری طور پر کلکتہ، مدراس، رنگون کے دورے کیے تاہم ہر جگہ علمی مراکز سے رابطہ رہا۔ اور تبلیغ وخطبات ودرس وافتاء کا سلسلہ رہا جو اب تک جاری ہے۔

تصنیف وتالیف:

آپ کو تصنیف وتالیف کا کئی دفعہ خیال آیا، کئی مسودہ جات بھی تیار کیے گئے مگر کاروباری مشاغل کی بنا پر طباعت کی نوبت نہ آسکی۔ جس کا آپ انتہائی قلق محسوس کرتے ہیں۔

تدریسی وخطابی خدمات:

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ آپ آٹھ سال تک مدرسہ قاسم العلوم آگرہ میں مدرس رہے۔ جہاں آپ کو تفسیر وحدیث وعلوم عالیہ پڑھانے کا موقعہ ملا۔ مگر بعد میں کاروباری مصروفیات کی بنا پر تدریس جاری نہ رہ سکی۔ البتہ خطابت لازمہ زندگی کے طور پر جاری ہے۔

اولاد:

مرحومہ بیوی سے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ اور موجودہ بیوی سے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے حافظ مسعود عالم امریکہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ دوسرے بیٹے محمود عالم بی کام ہیں۔ تیسرے بیٹے منصور عالم ٹیکنیکل کالج سے فارغ ہوئے ہیں۔ چوتھے بیٹے محمد عامر زیر تعلیم ہیں۔ مرحومہ بیوی کے دو بیٹے طیب اور طاہر اپنا اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ سارے بچے ماشاء اللہ بقدر ضرورت دینی علم سے بہرہ ور اور متدین ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

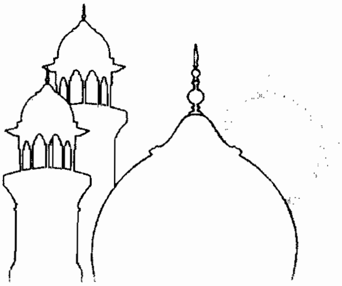

مجھ جیسا مشتاق نہ پاؤ گے جہاں میں
ڈھونڈو گے گر چراغ رخ زیبا لے کر

شخصیت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

توحید اور اتباع سنت کے بہت بڑے مقرر

مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ

(محمد اسحاق بھٹی)

برصغیر کے جن اصحاب علم کی پوری زندگی درس وتدریس کی پُر بہار وادیوں میں گزری، ان میں حضرت مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی کا اسم گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ انہوں نے اپنے وقت کے رفیع المرتبت اساتذہ سے علومِ متداولہ کی تحصیل کی، جن میں مولانا عبدالوہاب دہلوی، مولانا شرف الدین دہلوی، مولانا احمد اللہ دہلوی، مولانا فقیر اللہ مدراسی، مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری، مولانا عبدالقادر لکھوی، مولانا عطاء اللہ لکھوی، حافظ عبداللہ روپڑی اور دیگر متعدد حضرات شامل ہیں۔

تحصیل علم کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو تدریس کے لیے وقف کر دیا اور مختلف مقامات میں بے شمار علما وطلباء نے ان کے حضور زانوئے ادب تہہ کیے۔ مجھے ان کی زیارت کا شرف پہلی دفعہ 1942ء میں اپنے قدیم وطن کوٹ کپورہ (مشرقی پنجاب) میں حاصل ہوا تھا۔ لمبا قد، بھاری بھرکم جسم، کھلی پیشانی، نکھرا ہوا گندمی رنگ، گول چہرہ، کشادہ سینہ۔ قرآن کے الفاظ میں بسطة فی العلم والجسم۔

یہ سعادت بھی اللہ تعالیٰ نے اس خاک نشین کو عطا فرمائی کہ حضرت مولانا ممدوح کے بارے میں اوّلیں مضمون اسی نے لکھا۔ جو 2/دسمبر 1949ء کے ہفت روزہ "الاعتصام" میں چھپا۔ اس سے قبل ان کے متعلق برصغیر کے کسی شخص نے کچھ نہیں لکھا تھا۔ البتہ انہوں نے خود اپنی مختصر سی سرگزشت تحریر فرمائی تھی جو 19/جنوری 1923ء کے اخبار "اہل حدیث" (امرتسر) میں معرض اشاعت میں آئی تھی۔ اس وقت وہ چھبیس برس کے جوان رعنا تھے اور سلسلۂ تدریس کو شروع کیے چھ برس گزرے تھے۔ اس حساب سے بیس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

برس کی عمر میں وہ مسند درس پر متمکن ہو گئے تھے۔ درس وتدریس کے علاوہ انہوں نے تصنیفی خدمات بھی سرانجام دیں، جن کا دائرہ اگرچہ مختصر ہے، تاہم معلومات کے اعتبار سے یہ تصانیف نہایت اہمیت رکھتی ہیں۔

حضرت مولانا کے تلامذہ کی فہرست میں مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، حافظ محمد اسحاق حسینوی، حافظ محمد اسماعیل ذبیح، حافظ محمد بھٹوی، مولانا عبدالرحمٰن صافوی اور دیگر بے شمار حضرات شامل ہیں۔ اس عالم جلیل نے 4/اگست 1962ء (2/ربیع الاول 1382ھ) کو اوکاڑہ میں وفات پائی اور محدث العصر حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مولانا کھنڈیلوی کی اولادِ نرینہ (غالبًا) چار بیٹے تھے، قاری عبدالخالق رحمانی، مولانا محمد، مولانا عبدالقہار اور مولانا عبدالمالک۔ یہ چاروں علمائے دین تھے۔ انہوں نے والدِ مکرم سے بھی تعلیم حاصل کی اور بعض دیگر اساتذہ سے بھی۔ ان سطور میں چند باتیں قاری عبدالخالق صاحب رحمانی کے بارے میں عرض کرنا مقصود ہے۔

قاری صاحب نے تحصیل علم کا آغاز اپنے والد مکرم سے کیا اور پھر مدرسہ رحمانیہ (دہلی) میں داخلہ لیا اور وہاں کے متعدد اساتذہ گرامی سے مستفید ہوئے۔ انہوں نے تدریس کو زیادہ مرکزِ توجہ نہیں ٹھہرایا بلکہ تقریر و خطابت کو خدمتِ دین کا اصل ذریعہ قرار دیا۔ تقسیم ملک سے قبل وہ آگرہ تشریف لے گئے تھے۔ وہاں کی مسجد اہل حدیث میں کئی سال ان کا سلسلۂ خطابت جاری رہا۔ وہ بہت اچھے خطیب اور مشہور مقرر تھے۔ توحید اور اتباعِ سنت ان کا اصل موضوع تھا اور اس موضوع کی قرآن وحدیث کی روشنی میں نہایت عمدگی سے وضاحت کرتے تھے۔

میں 1942ء میں تقریباً تین مہینے آگرے رہا اور اس شہر اور اس کے قرب وجوار میں خوب گھوما پھرا۔ اس زمانے میں پتا چلا کہ قاری عبدالخالق رحمانی یہاں کی جامع مسجد اہل حدیث میں خدمتِ خطابت سرانجام دیتے ہیں اور مختلف مزاروں میں جا کر خالص توحید کی تبلیغ کرتے ہیں۔ کئی دفعہ جی چاہا کہ انہیں ملا جائے اور ان سے باتیں کی جائیں، لیکن نہ مل سکا۔ شنید ہے کہ وہ جب آگرہ سے چند روز کے لیے اپنے وطن کھنڈیلے جاتے تو وہاں بھی ان کے مواعظ کا سلسلہ شروع ہو جاتا اور اردگرد کے دیہات میں بھی وہ چکر لگاتے۔ سامعین ان کے مواعظ دلچسپی سے سنتے اور متاثر ہوتے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد وہ کراچی تشریف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لے آئے تھے اور کاروبار میں مصروف ہو گئے تھے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے وعظ وخطابت کا سلسلہ بھی باقاعدگی سے جاری رکھا۔

میری ان سے 1954ء میں پہلی ملاقات ہوئی۔ میں اس وقت اخبار "الاعتصام" کا ایڈیٹر تھا اور اس کے مینیجر مولانا محمد جونا گڑھی دہلوی کے فرزند گرامی محمد محمود میمن دہلوی تھے، جن سے قاری صاحب کے دوستانہ مراسم تھے۔ ان دنوں قاری صاحب کسی کام کے سلسلے میں لاہور آئے تو محمد محمود میمن سے ملاقات کے لیے شیش محل روڈ پر دفتر "الاعتصام" بھی تشریف لائے۔ طویل قامت، گداز جسم مائل بہ فربہی، چوڑے شانے، گندم گوں، خوب صورت نقش ونگار، سر پر قراقلی ٹوپی، کھلے پائنچے کا پاجامہ اور شیروانی زیب تن۔ خوش مزاج اور بے تکلفانہ اسلوب کلام۔ سبک لہجہ اور شیریں گفتار۔

دوران گفتگو میں فرمایا میں کسی جماعت یا انجمن کی ماتحتی میں مسجد کی خطابت یا امامت نہیں کرنا چاہتا۔ اپنا کاروبار کرتا ہوں اور آزادانہ طور پر کراچی کی ایک مسجد میں خطبۂ جمعہ دیتا ہوں۔

ان کی خطابت کا بڑا شہرہ تھا کراچی اور سندھ کے مختلف مقامات میں ان کی تقریروں کا سلسلہ جاری رہتا تھا، لیکن اس وقت پنجاب میں وہ زیادہ متعارف نہیں تھے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی چار کانفرنسوں میں وہ شریک نہیں ہوئے، نہ انہیں دعوتِ شرکت دی گئی۔

پہلی کانفرنس 27، 28/ مئی 1949ء کو لاہور میں، دوسری کانفرنس 2,3,4/ اپریل 1954ء کو ملتان میں، تیسری کانفرنس 3,4/ اپریل 1955ء کو لائل پور میں اور چوتھی کانفرنس 12,13,14/ اکتوبر 1956ء کو گوجرانوالا میں منعقد ہوئی۔ ان چاروں کانفرنسوں میں نہ قاری صاحب کو دعوت شرکت دی گئی، نہ وہ تشریف لائے۔

پھر پانچویں کانفرنس سرگودھا میں 14,15,16/ مارچ 1958ء کو مولانا سید محمد داؤد غزنوی کی صدارت میں ہوئی۔ اس کانفرنس میں قاری صاحب ممدوح کو دعوت شرکت دی گئی تھی اور وہ تشریف لائے تھے اور تقریر کی تھی۔ اشتہار میں ان کا نام "مولانا عبدالخالق کراچی" لکھا تھا۔ ان کی تقریر سے لوگ بے حد متاثر ہوئے اور پورے پنجاب میں ان کی شہرت پھیل گئی۔ وہ قرآن پڑھتے تھے تو سماں بندھ جاتا تھا اور اس کا مطلب بیان کرتے تھے تو سامعین پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سرگودھا کانفرنس کے بعد انہیں مرکزی جمعیت کی کانفرنسوں میں تو دعوت شرکت دی جاتی ہی تھی، اس کے علاوہ صوبہ پنجاب کے مختلف مقامات کے تبلیغی جلسوں میں بھی انہیں بلایا جانے لگا تھا اور لوگ ان کا نام سن کر کثیر تعداد میں ان جلسوں میں حاضر ہوئے تھے۔

بالخصوص توحید کے موضوع پر اس زمانے میں تین حضرات کی تقریروں کی بڑی شہرت تھی، وہ تھے مولانا عبدالغنی شاہ (کاموں کی والے) حافظ محمد اسماعیل ذبیح راولپنڈی اور قاری عبدالخالق رحمانی۔ مرکزی جمعیت کی کانفرنسوں میں مولانا سید محمد داؤد غزنوی ان تینوں مقررین کی تقریریں بالخصوص سنتے اور بسا اوقات تقریر کے دوران مولانا کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ یہ تینوں حضرات اپنی اپنی باری سے اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے ہیں اور جن لوگوں کو ان کی تقریریں سننے کے مواقع ملے، وہ اکثر ان کا ذکر کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم وادخلھم جنت الفردوس۔

قاری عبدالخالق رحمانی نے کم وبیش 80 برس کی عمر پا کر 3/ دسمبر 2006ء کو سفر آخرت اختیار کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم نور قبرہ ووسع مدخلہ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ

(تحریر: مولانا حافظ صلاح الدین یوسف)

داغِ فراقِ صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی "تھی" سو وہ بھی خموش ہے

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کی جدائی کا غم ابھی تازہ تھا جن کا انتقال یکم دسمبر کو ہوا، کہ ۳ دسمبر ۲۰۰۶ء بروز اتوار قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ آف کراچی کی وفات حسرت آیات کی خبر صاعقہ بن کر گری اور امن وسکون کے خرمن کو خاکستر کر گئی۔ انا للّٰہ وانا الیہ رجعون

قاری صاحب موصوف علماء کے اس طبقے سے تعلق رکھتے تھے جو دارالحدیث رحمانیہ (دہلی) کے فضلاء پر مشتمل تھا۔ دارالحدیث رحمانیہ کی یاد اہل علم کو اس طرح تڑپاتی ہے جیسے کلکتے کے ذکر پر کسی خاص وجہ سے غالب تڑپ اٹھتا تھا، غالب نے کہا تھا ؏

کلکتے کا جو ذکر کیا تو نے ہم نشیں
اک تیر میرے سینے میں مارا کہ ہائے ہائے

دارالحدیث رحمانیہ کی یاد بھی اسی طرح روح فرسا، برق آسا اور دلوں کو مضطرب کر دینے والی ہے۔ یہ مدرسہ دہلی میں، جب کہ دہلی شہر علم وحکمت کا مرکز اور علماء وفضلاء کا مسکن تھا، اس کی بابت لکھنؤ جا کر میر تقی میر نے کہا تھا ؏

دلّی جو ایک شہر تھا عالم میں انتخاب
رہتے تھے جہاں منتخب ہی روزگار کے
اس کو فلک نے لوٹ کر ویران کر دیا
ہم رہنے والے ہیں اسی اُجڑے دیار کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ اس ویرانی کا ذکر ہے جب مرہٹوں نے دہلی میں لوٹ مار کی انتہا کر دی تھی۔ اس کے بعد ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے دہلی پر دوبارہ قبضے اور آخری مغل حکمران بہادر شاہ ظفر کی رنگون جلاوطنی کے موقع پر دہلی میں پھر قتل و غارت ہوئی۔ پھر شدہ شدہ وہاں کی رونق بحال ہوگئی اور دہلی ایک مرتبہ پھر علم و دانش کا گہوارہ بن گیا تھا۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں جیسے طبیب حاذق اور مسیحائے دوراں اپنی مسیحائی سے وہاں ایک دنیا کو فیض یاب کر رہے تھے، پھاٹک حبش خاں میں محدثِ عصر. شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی کی مسند علم وتدریس بچھی ہوئی تھی اور علم و عمل کے اس چشمہ صافی سے ایک دنیا سیراب ہو رہی تھی اور مفتی کفایت اللہ جیسے اساطین علم مسند افتاء پر فائز تھے۔ سیاست کے میدان میں مولانا ابوالکلام آزاد جیسے عبقری افراد موجود تھے جن کی شرر بار تقریروں اور حکمت و دانش سے بھرپور مساعی سے پورا ملک (متحدہ ہندوستان) انگریز کے خلاف استخلاص وطن کے لیے متحرک تھا اور بانی پاکستان محمد علی جناح کی قیادت میں مسلم لیگ پاکستان کے قیام کے لیے سرگرم تھی۔ انہی ایام میں دہلی میں مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ قائم تھا۔ دہلی کے ایک تاجر شیخ عطاء الرحمٰن رحمہ اللہ اس کے مؤسس اور بانی تھے۔ کہنے کو یہ ایک مدرسہ ہی تھا لیکن یہ ایسا مثالی مدرسہ تھا کہ اس کے بعد اس معیار کا دوسرا مدرسہ آج تک قائم نہیں ہو سکا۔ اس کے بے مثال ہونے کی وجوہات حسب ذیل تھیں:

☆...... ایک، اس کے بانی کا بے پناہ اخلاص، جو اگرچہ صرف ایک تاجر تھے لیکن علماء وطلبائے دین سے بے حد پیار کرتے تھے۔

☆...... دوسرے، انتہائی قابل مدرسین کا اہتمام، حافظ احمد اللہ صاحب دہلوی، مولانا نذیر احمد رحمانی املوی اور مولانا عبیداللہ رحمانی مبارک پوری جیسے حضرات وہاں مسند تدریس پر فائز تھے۔

☆...... تیسرے، حافظ عبداللہ محدث روپڑی جیسے مجتہد العصر اس کے ممتحن تھے۔

☆...... چوتھے، مدرسے کے مہتمم شیخ عطاء الرحمٰن طلباء کو اپنی اولاد کی طرح عزیز رکھتے تھے اور انہی کی طرح ان سے شفقت فرمایا کرتے تھے۔

یہ اور ان جیسے دیگر اسباب وعوامل نے اس مدرسے کو ایک مثالی درس گاہ بنا دیا تھا، یہاں سے فارغ ہونے والے علماء علم و عمل کے اعتبار سے ممتاز مقام کے حامل تھے، جنہوں نے دینی علوم کے مختلف شعبوں میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔ تقریر و خطابت کے میدان میں، تدریس وافتاء کے میدان میں، تصنیف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وتالیف کے میدان میں اور تعلیم وتربیت کے میدان میں، ہر جگہ انہوں نے اپنی قابلیت کے جھنڈے گاڑے اور اپنے علم وفضل کا سکہ منوایا۔ اس کے فضلاء دارالحدیث رحمانیہ کی مناسبت سے رحمانی کہلواتے تھے۔

قاری صاحب رحمہ اللہ بھی اسی مدرسے کے فیض یافتہ تھے، فراغت کے بعد آگرہ وغیرہ میں مسند تدریس اور منصب شیخ الحدیث پر فائز رہے، قیام پاکستان کے بعد کچھ عرصہ حیدرآباد سندھ میں قیام پذیر رہے، وہاں تجارت کو ذریعہ معاش بنایا، پھر کراچی آگئے، یہاں بھی ذریعہ معاش تجارت ہی رہا اور اس کے ساتھ ساتھ تقریر وخطابت میں بڑا نام پیدا کیا۔

قاری صاحب رحمہ اللہ خطابت کے لحاظ سے بے مثال تھے، اللہ تعالیٰ نے تقریر وخطابت کا بڑا عظیم ملکہ ان کو عطا فرمایا تھا، ان کی تقریر فصاحت وبلاغت کا ایک نادر نمونہ ہوتی تھی۔

اس اعتبار سے وہ پاک وہند میں ایک نہایت ممتاز اور منفرد مقام کے حامل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حسن صوت کی نعمت سے بھی نوازا تھا، قرآنِ کریم کی تلاوت نہایت دل نشیں انداز سے فرماتے تھے۔ ان کی تقریر میں ایک طرف فصاحت وبلاغت کا دریائے بے کراں رواں ہوتا، تو دوسری طرف وجد آفریں تلاوت سے سامعین مسحور ہوتے۔ گویا ان کی تقریر فصاحت وبلاغت اور حسن تلاوت کا ایک حسین امتزاج ہوتی تھی جو سامعین پر ایک وجد اور سحر کی سی کیفیت طاری کر دیتی تھی۔

رمضان المبارک میں نہایت باقاعدگی سے تراویح میں قرآن سناتے تھے، تراویح میں آپ کی قراءت کی روانی، حسن مخارج اور حسن صوت اس قدر مسحور کن ہوتا کہ زبان وبیان کی تعبیرات اس کو الفاظ میں سمیٹنے سے قاصر ہیں۔

تقریر وخطابت اور حسن قراءت میں یکتائے زمانہ ہونے کے ساتھ ساتھ علم میں بھی نہایت پختہ تھے، اس کی ایک وجہ ایام جوانی میں مسند تدریس سے وابستگی تھی۔ دوسری وجہ آپ ایک نامور محدث کے فرزند گرامی تھے اور مشہور مقولہ ہے: اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْهِ ''اولاد باپ ہی کی راز داں ہوتی ہے۔''

آپ مولانا عبدالجبار محدث کھنڈیلوی رحمہ اللہ کے فرزند گرامی قدر تھے۔ محدث کھنڈیلوی جن کی ساری عمر حدیث پڑھنے پڑھانے میں گزری، جماعت کے سربرآوردہ علماء ومحققین میں سے تھے، ان کی علمی یادگاروں میں "التبیان فی زیادۃ الایمان" (عربی) اور ''خاتمہ اختلاف'' (اردو) کے علاوہ صحیح بخاری پر ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فاضلانہ مقدمہ ہے جو غیر مطبوع ہے۔ قیام پاکستان کے بعد اوکاڑہ میں شیخ الحدیث رہے اور وہیں آسودۂ خواب ہیں۔ رحمہ اللہ رحمة واسعة

ایک المیہ:

قاری عبدالخالق رحمانی صاحب رحمہ اللہ تجارت وکاروبار کی وجہ سے خاصے خوش حال تھے، علاوہ ازیں علمی اعتبار سے بھی غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل تھے، اور یہ دنوں ہی چیزیں ان کے لیے ایک المیے کا باعث بنی رہیں۔ جیسے کسی نے کہا ہے ؎

اے روشنئ طبع تو برمَن بلا شُدی

''اے روشنی طبع! تو میرے لیے ہی آزمائش بن گئی ہے۔''

اس کی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے:

کراچی میں مدارس ومساجد کے منتظم بالعموم وہ لوگ ہیں جو اصحابِ حیثیت ہیں اور یہ کوئی زیادہ بری بات نہیں۔ لیکن اس میں اس وقت خرابی آجاتی ہے جب وہ دولت کے گھمنڈ میں علماء ومدرسین کو کوئی اہمیت دینے کے لیے تیار نہ ہوں اور ''ہم چو ما دیگرے نیست'' کے زعم باطل میں مبتلا ہو جائیں۔ کراچی کے اکثر منتظمین مدارس ومساجد اہل حدیث میں یہ چیز پائی جاتی ہے جس کی وجہ وہ علماء کو قرار واقعی اہمیت نہیں دیتے اور جب بھی کوئی بات ان کی طبیعت کی گرانی یا ناگواری کا باعث بنتی ہے، تو وہ بہ یک بینی ودوگوش علماء کو مدرسہ مسجد سے نکال باہر کرنے میں کوئی تامل نہیں کرتے۔

قاری صاحب رحمہ اللہ کی طبع خوددار کے لیے یہ بات ناقابل برداشت تھی، اس لیے اُن کی اِن لوگوں کے ساتھ اَن بن سی رہتی تھی اور وہ خاموشی کے ساتھ ان سے الگ تھلگ رہنے پر مجبور تھے۔ یہی وجہ ہے کہ کراچی شہر کی کسی بھی بڑی مسجد میں وہ بطور خطیب یا منتظم نہیں رہے اور شہر سے باہر شیر شاہ کی جان لیس فیکٹری کی مسجد میں خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرماتے رہے، حالاں کہ وہ اپنے وقت کے بے مثال اور عظیم خطیب تھے، اسی طرح بے مثال قاری بھی۔ لیکن اصحابِ حیثیت کے مطابق ان کو ان کا مقام ومرتبہ دینے کے لیے تیار نہیں ہوئے۔ اِدھر قاری صاحب مرحوم بھی بقول غالب۔

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے، ہم اپنی وضع کیوں بدلیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر عمل پیرا رہنے پر مجبور تھے۔ یا یوں کہہ لیجیے!

واں وہ غرورِ عز وناز، یاں یہ حجاب پاسِ وضع
راہ میں ہم ملیں کہاں، بزم میں وہ بلائے کیوں

ہوسکتا ہے اب قاری صاحب کے دنیا سے چلے جانے کے بعد انہیں احساس ہو رہا ہو کہ ہم کس گوہر یکتا اور گنج گراں مایہ سے محروم ہو گئے ہیں۔ اسی قسم کی صورتِ حال کے لیے شاعر نے کہا تھا۔

اسے ناقدریٔ عالم کا صلہ کہتے ہیں
مر گئے ہم تو زمانے نے بہت یاد کیا

اللہ تعالیٰ نے ان کو طویل عمر عطا فرمائی، اندازہ ہے کہ نوے سے متجاوز ہی ہوں گے، چند سال قبل شدید بیمار ہوئے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے صحت سے نواز دیا اور پھر پہلے کی طرح متحرک اور سرگرم ہو گئے تھے، طبیعت باغ و بہار پائی تھی، جس مجلس میں ہوتے اپنی نوا سنجی اور طاقت لسانی سے مجلس میں چھائے رہتے، بیتے ہوئے واقعات، بالخصوص کسی صاحب حیثیت یا کسی صاحب علم سے نوک جھونک کی تفصیلات اس طرح بیان فرماتے کہ ان کے حافظے پر رشک آتا اور غالب کا یہ مصرع لوح حافظہ پر اُبھر آتا ع

ذکر اس پری وش کا، اور پھر بیاں اپنا...... رحمہ اللہ وغفر لہ

دو علمی امانتیں:

(ا)......: قاری صاحب مرحوم کے سسر محترم بھی ایک بلند پایہ عالم دین تھے، مولانا داؤد راغب رحمانی رحمہ اللہ۔ انہوں نے کئی کتابیں لکھیں اور کئی بڑی بڑی کتابوں کے اردو میں ترجمے کیے۔ جیسے تفسیر ابن کثیر کا ترجمہ جو الفضل الکبیر کے نام سے شائع ہوا۔ امام ابن القیم کی کتاب الروح کا ترجمہ، منتقی الاخبار کا اردو ترجمہ جو دار الدعوۃ السّلفیہ کے زیر اہتمام دو جلدوں میں شائع ہوا۔ منتقی الاخبار ہی کی شرح نیل الاوطار ہے جو امام شوکانی رحمہ اللہ کی تالیف ہے۔ مولانا راغب رحمانی رحمہ اللہ نے اس ضخیم شرح کا بھی ترجمہ کیا ہے جو ابھی تک زیورِ طباعت سے آراستہ نہیں ہوا۔ قاری صاحب موصوف کی بڑی خواہش اور کوشش تھی کہ کوئی علمی ادارہ ضخیم شرح کے ترجمے کو شائع کر دے۔ سب سے پہلے قاری صاحب نے یہ ترجمہ دار الدعوۃ السّلفیہ کے سپرد کیا، وہاں اس کی اشاعت کا بندوبست نہ ہوسکا تو پھر انصار السنۃ المحمدیہ کے رئیس مولانا عطاء اللہ ثاقب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا، لیکن وہ بھی اسے شائع نہ کر سکے، مولانا ثاقب رحمہ اللہ کی وفات کے بعد قاری صاحب رحمہ اللہ نے راقم کو دو تین مرتبہ بذریعہ خط ہدایت فرمائی کہ وہ دارالسلام کے روح رواں مولانا عبدالمالک مجاہد صاحب حفظہ اللہ سے اس کی اشاعت کی بابت گفتگو کریں۔ لیکن ہر مرتبہ راقم ان کو یہی لکھتا رہا کہ ابھی فی الحال وہ اس کی اشاعت کے متحمل نہیں، کیوں کہ انہوں نے کتب ستہ (صحاح ستہ) کے از سرنو اردو تراجم کا عظیم منصوبہ شروع کیا ہوا ہے۔ اس سے فراغت کے بعد ہی وہ کسی اور بڑے علمی منصوبے پر غور کر سکتے ہیں۔

کم وبیش ایک سال قبل ڈاکٹر محمد ادریس زبیر حفظہ اللہ بانی الہدیٰ انٹرنیشنل نے راقم کو بتایا تھا کہ اب الہدیٰ کی طرف سے اس کی اشاعت کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ اللہ کرے کہ وہاں سے اس کی اشاعت عمل میں آجائے۔ بلاشبہ یہ ایک علمی امانت ہے، اس کی اشاعت جہاں ایک طرف وافر سرمائے کی متقاضی ہے، وہاں دوسری طرف اس کے لیے شدید علمی محنت اور جگر کاوی اشد ضروری ہے۔ امید ہے کہ الہدیٰ اس علمی امانت کا علمی حق صحیح طریقے سے ادا کرے گا۔ وبیداللہ التوفیق والسداد

(۲)......: جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ قاری صاحب کے والد گرامی قدر اپنے وقت کے پختہ عالم اور عظیم محدث تھے، انہوں نے عربی زبان میں صحیح بخاری پر ایک علمی مقدمہ تحریر فرمایا تھا جو ابھی تک قلمی صورت میں ہے حالاں کہ اس کو تحریر کیے ہوئے نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ قاری صاحب موصوف کی خواہش تھی کہ کوئی صاحب علم وتحقیق اس پر نظر ثانی فرما کر اسے قابل اشاعت بنا دے۔

اس سلسلے میں شیخ الحدیث، مفتی جماعت مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ کا نام بھی تجویز کیا گیا تھا، اب معلوم نہیں کہ قاری صاحب کا ان سے رابطہ ہوا یا نہیں؟ مزید تفصیلات راقم کے علم میں نہیں۔ اس لیے نہیں کہا جا سکتا کہ مذکورہ مقدمہ کس صورت میں ہے اور کس کے پاس ہے، نیز اس پر تحقیق ونظر ثانی کا کچھ کام ہوا ہے یا نہیں؟

بہر حال یہ بھی ایک علمی امانت ہے جس کی بہ حفاظت اشاعت کا بندوبست ہونا چاہیے اور اس سلسلے میں قاری صاحب رحمہ اللہ کے ورثاء کو بھی پورا تعاون کرنا چاہیے تاکہ ان کے جد امجد کی یہ علمی امانت ضائع ہونے سے بچ جائے۔ وما علینا الا البلاغ المبین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاری صاحب رحمہ اللہ کا آبائی علاقہ کھنڈیلہ تھا جو راقم کی جنم بھومی...... جے پور...... کے قریب ایک جگہ تھی، پہلے یہ جے پور ہندو ریاست کی راج دہانی تھا۔ اب صوبہ راجستھان کا حصہ ہے۔ ہماری بڑی ہمشیر گان بتلاتی ہیں کہ قاری صاحب یا ان کے والد محترم جب کھنڈیلہ سے جے پور آتے تو ہمارے ہاں تشریف لاتے تھے۔ اس اعتبار سے ایک گونہ خاندانی اور آبائی تعلق بھی قاری صاحب مرحوم سے تھا۔ اس تعلق کو جب تک راقم والدین کی رہائش کراچی شہر میں رہی، قاری صاحب نبھاتے رہے اور ہمارے گھر تشریف لاتے رہے۔ لانڈھی منتقل ہونے کے بعد البتہ یہ سلسلہ منقطع ہوگیا۔ صرف ایک مرتبہ لانڈھی تشریف لے گئے، اس موقعے پر بڑی ہمشیرہ مرحومہ نے مونگ کی دال کا حلوہ ان کے لیے بنایا، تو ان کو بہت پسند آیا، اس کے بعد جب بھی راقم سے ملاقات ہوئی تو اس حلوے کی تعریف فرماتے، کیوں کہ مرحوم خوش پوشا کی کے ساتھ ساتھ خوش خوراک بھی تھے۔ غفر اللہ له ورحمه

اب وہ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی خوب میزبانی فرمائے اور جنت کے انواع واقسام کے کھانوں سے ان کو شاد کام اور مغفرت ورحمت کی سلسبیل سے ان کو سیراب فرمائے۔ آمین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ ایک نابغہ عصر شخصیت

(ابوحمید عبدالحنان سامرودی)

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلٰی اٰلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین وبعد!

علامہ قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ مجھے اپنے بیٹوں کی طرح چاہتے اور بہت محبت وشفقت فرماتے تھے۔ جب ان کی پُرخلوص باتیں اور پند ونصائح یاد کرتا ہوں تو ان کی بارعب شخصیت، بڑی بڑی آنکھیں، سرخ وسفید وجیہہ صورت اور گرج دار آواز کے درمیان زوردار قہقہہ ساتھ مخصوص ہنسی یاد آجاتی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ ابھی کل کی بات تو ہے۔

بڑے بڑے تاجر ورئیس ان کے سامنے زیادہ گفتگو کرنے سے گھبراتے تھے کوئی غلط لفظ ادا ہوجائے تو فوراً ٹوکتے اور اصلاح کردیتے تھے مگر جو اُن سے جتنا زیادہ قریب تھے وہ جانتے ہیں قاری صاحب نہایت رحم دل، خیرخواہ، علم دوست، مہمان نواز، فرشتہ صفت انسان، اللہ کے ولی اور عالم باعمل تھے۔ کسی کا برا نہیں چاہتے تھے نہ کسی سے حسد کرتے۔ میرے لیے تو استاد خاص، مربی ومحسن، سرپرست اور نہایت شفیق وخلیق باپ کی طرح تھے۔

اپنے گھر میں خاندان کو جب بھی مدعو کرتے تو مجھے بمع اہل وعیال ضرور بلاتے اور نواب صاحب سمیع الرحمٰن (دہلی کالونی والے) انتظام وانصرام کی ذمہ داری سنبھالا کرتے۔

میں نے جب خواہش کی تو غریب خانے پر تشریف لاتے، کھانا تناول فرماتے، ڈھیروں دعائیں دیتے، بہت ملنسار اور ہمدرد تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کراچی میں ایک مسجد اہل حدیث کے امام وخطیب کو چند بدعتیوں نے مسئلہ پوچھنے گھر سے باہر بلا کر حملہ کردیا۔ وہ شدید زخمی ہوگئے۔ جماعتی حکمت وعملی کے لیے اس موقع پر تمام اکابرین جماعت تشریف لائے۔ مولانا عبدالرحمٰن سلفی ﷿، پروفیسر ظفر اللہ مرحوم، علامہ شیخ عبداللہ ناصر رحمانی ﷿، شیخ خلیل الرحمٰن لکھوی ﷿، مفتی یوسف قصوری صاحب، پروفیسر محمد سلفی صاحب، پروفیسر محمد ابراہیم بھٹی صاحب وغیرہم اور سب نے علامہ قاری صاحب ؒ کی قیادت میں ایک تحریک چلانے کا عزم کیا اور ''اہل حدیث سپریم کونسل'' کے نام سے تحفظِ علماء اور مساجد اہل حدیث کی تحریک کا قیام اور علامہ قاری عبد الخالق رحمانی صاحب کو چیئرمین منتخب کیا گیا اور بالترتیب شروع میں ذکر کردہ تین بزرگوں کو نائب چیئرمین اول، دوم اور سوم منتخب کیا گیا تو قاری صاحب مرحوم نے مجھ ادنیٰ طالب علم کو جنرل سیکرٹری نامزد فرمایا۔ ان کی حیات مبارکہ میں ہر ماہ باری باری مختلف اہل حدیث جماعتوں کے ہاں باقاعدہ اجلاس ہوا کرتا تھا اور بڑے پیمانے پر کراچی کی مساجد اہل حدیث کے ائمہ وخطباء کا عظیم الشان اصلاحی وتربیتی اجلاس بھی منعقد ہوا اور آل کراچی بین المدارس مقابلہ حسن قرأت کا بھی انعقاد ہوا جس میں محترم نعمت اللہ خان ایڈووکیٹ سابق سٹی ناظم، سٹی ڈسٹرکٹ کراچی مہمان خصوصی کے طور پر شریک ہوئے تھے۔

قاری صاحب کی خطابت شہرہ آج بھی انڈیا پاکستان اور بنگلہ دیش تک سنائی دیتا ہے۔

بیشتر جلسوں میں اختتامی خطاب قاری صاحب کا ہوا کرتا تھا۔ موضوع پر گرفت گفتگو میں روانی دلائل کے انبار کے ساتھ ساتھ جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو سامعین پر رقت طاری ہوجاتی اور عجیب سماں بندھ جاتا تھا۔ دراصل خطابت میں آپ سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ سے بہت متاثر تھے بلکہ فراغت درس نظامی (دارالحدیث رحمانیہ، دہلی) کے بعد آپ ۱۸ سال کی عمر میں آگرہ کے مدرسہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے ان دنوں مجلس احرار آگرہ کے صدر کی حیثیت سے شاہ صاحب کے ساتھ بڑے بڑے اجتماعات سے خطاب فرماتے تھے۔

فرمانے لگے ایک دن میں صحیح بخاری کا درس دے رہا تھا کہ شاہ صاحب ملنے تشریف لے آئے۔ میں استقبال کے لیے اٹھنا چاہتا تھا کہ شاہ صاحب نے حکماً مجھے بٹھادیا کہ آپ درس بخاری جاری رکھیں اور پوری توجہ سے درس بخاری سنتے رہے۔ اسی رات میں بڑا عظیم الشان جلسہ تھا۔ شاہ صاحب جب تقریر کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوران تلاوت فرماتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ جیسے ابھی قرآن نازل ہو رہا ہے۔ کثیر خلقت کے ساتھ اکابر علماء ومشائخ بھی شاہ صاحب کی تقریر سننے آتے تھے۔ جب تقریر عروج پر تھی مجمع پر سناٹا چھا گیا گویا سب کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں تو اچانک گفتگو روک کر شاہ صاحب فرمانے لگے میں تو کوئی عالم نہیں، علماء کی صحبت میں بیٹھ کر کچھ بولنا سیکھ لیا ورنہ میری علمی استعداد یہ ہے کہ میں نے مشکوٰۃ تک مدرسہ میں پڑھا اور بس نہ میں مستند عالم ہوں نہ فارغ التحصیل ہوں، ایک طالب علم ہوں۔

اگر عالم دیکھنا ہو تو اس نوجوان کو دیکھو جس کے درس بخاری میں مجھے شرکت کی سعادت میسر آئی۔ قاری صاحب کہنے لگے مجھے بڑی شرم آئی کہ مین ان کے سامنے بچہ سا تھا میں جلدی سے ان کا پاؤں دبا کر کہا شاہ صاحب بس کریں۔

دینی حمیت اور مسلکی غیرت ایسی تھی کہ آگرہ میں تدریس کے دوران کا ایک واقعہ سنایا تو رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ آگرہ میں ایک مزار پر ہر سال بہت بڑا عرس میلا لگتا تھا ایک عمر رسیدہ مجاور کسی اور علاقے سے آیا کرتا لوگ اس کی بڑی تعظیم کرتے تھے وہ لوگوں میں تبرکات بانٹا کرتا۔ قاری صاحب کسی کو ساتھ لیے یا بتلائے بغیر ہی تن تنہا اس میلے میں جا پہنچے اور موقع پا کر فضائل ومناقب اولیاء اللہ کے موضوع پر پُر جوش خطاب فرمایا۔ لوگ بڑے خوش ہوئے اور دوسری نشست میں دوبارہ خطاب کی دعوت دی تو اب اولیاء اللہ کی علامات وصفات بیان کیں اور توحید الوہیت پر کتاب وسنت کی روشنی میں ایسی پُرزور تقریر کی کہ مجاوروں پر گویا آسمانی بجلی کے کوڑے برسنے لگے۔ ہنگامہ پھوٹ پڑا چاروں طرف سے ہزاروں افراد چلانے لگے، یہ وہابی ہے، اس کو جانے مت دینا پکڑو مارو کا شور تھا کہ ہجوم میں سے وہی بوڑھا مجاور نکلا قاری صاحب کا ہاتھ پکڑ کر پچھلے دراز ے سے نکال کر باہر لے آیا اور ایک خشک نالے کے اندر سے گزرتا سنسان راستہ دکھا کر کہنے لگا یہاں سے شہر کی طرف چلے جاؤ۔ ادھر شہر میں ہنگامہ آرائی کی خبر جنگل کی آگ کی طرف پھیل گئی تو احباب جماعت اور مدرسہ کی انتظامیہ کے افراد سخت فکر مند و پریشان ہو گئے اسی دوران کسی نے اطلاع دی کہ قاری عبد الخالق رحمانی پر حملہ ہو گیا اور وہ لاپتہ ہیں۔ سب انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ رہے تھے۔ ابھی کچھ ہی وقت گزرا ہو گا کہ قاری صاحب بخیر و عافیت وہاں پہنچ گئے تو انتظامیہ کی جان میں جان آئی ورنہ سب کہہ رہے تھے کہ قاری صاحب جذباتی ہیں جوان خون ہیں اگر کچھ ہو گیا تو ہم ان کے والد مولانا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عبدالجبار کھنڈیلوی صاحب کو کیا جواب دیں گے؟

سچ ہے جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے

مسلک پر تنقید و اعتراض کا بروقت برجستہ جواب دیتے۔ ایک بار جامعہ بنوریہ نیو ٹاؤن میں تمام مکاتب فکر کے علماء و مشائخ کا اجلاس تھا۔ اہل حدیث مکتب فکر کی نمائندگی علامہ قاری صاحب فرما رہے تھے۔ دوران گفتگو بعض مقررین نے اتحاد و یکجہتی پر داد تحسین دیتے ہوئے یوں کہہ دیا کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے درمیان تمام مکاتب فکر کے علماء موجود ہیں۔ علماء دیوبند و علماء بریلوی مکتب فکر اور غیر مقلدین بھی تشریف فرما ہیں۔

قاری صاحب کو خطاب کے لیے دعوت دی گئی تو مختصر تمہید کے فوراً بعد ابتداء میں ہی تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسے بڑے بڑے علماء اتنی فاش غلطی کا ارتکاب کرتے رہے کہ منطق کا ابتدائی طالب علم بھی ایسی غلطی نہیں کرسکتا۔

منطق کی ابتدائی کتاب میں لکھا ہے کہ کسی لفظ کی نقیض اور ضد لفظ غیر سے لانا جائز نہیں ہے۔ یعنی سفید کی ضد غیر سفید اور کافر کی ضد غیر کافر درست نہیں ہے تو مقلدین کی ضد غیر مقلدین کیسے آ سکتی ہے؟ مقلدین کی ضد محققین آتی ہے۔ تقلید آپ کو مبارک ہو تحقیق ہماری شناخت و امتیاز ہے ہمیں غیر مقلد ہونے کا طعنہ نہ دیں بلکہ اس لفظ سے ہمیں تو معارف رکھیں۔

جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے دور میں علماء کمیٹی کے رکن رہے اور تمام مکاتب فکر کے علماء کے بعد آخر میں قاری صاحب کو دعوت خطاب دی جاتی۔

ایک بار نفاذ شریعت کے سلسلہ میں فقہاء نے اپنی اپنی فقہ نافذ کرنے پر زور دیا تو فقہ جعفریہ کے رہنما نے کہا کہ اگر قرآن وسنت نافذ کریں تو ہم سب سے ساتھ ہیں اور فقہ نافذ کرنا چاہیں تو فقہ جعفریہ نافذ کریں کیونکہ فقہ حنفی تو بہت ہی گندی ہے۔

ضیاء الحق صاحب نے آخر میں قاری صاحب کو دعوت دی تو قاری صاحب نے مسلک کی بھرپور نمائندگی کرتے ہوئے فرمایا کہ جب ہم ایک عظیم ہستی پر جمع ہو جائیں تو کوئی اعتراض واختلاف باقی نہیں رہتا۔ وہ ہستی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ جب آپ سے ہٹ کر کسی بھی دوسری شخصیت کا تعین کریں گے تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اتحاد پارہ پارہ ہوجائے گا مثلاً سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہستی پر پوری امت مسلمہ کو یکجا نہیں کیا جاسکتا۔ اہل تشیع کو اعتراض ہوگا تو بعد کے فقہاء وائمہ میں سے کسی بھی امام پر سب کیسے متفق ہوسکتے ہیں۔ اس لیے فقہی وابستگی سے بالاتر ہوکر خالص دین ''قرآن وسنت'' پر سب اتفاق کرلیں اور اس کو نافذ کرنے کی سفارش کریں۔

قاری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ خطابت کے شہسوار تھے۔ وہیں درسی کتب سے تعلق باقی نہ رہنے کے باوجود پرفق پر عبور و کمال تھا بیشتر کتابیں از بر تھیں اور جامعہ دارالحدیث رحمانیہ کے ناظم تعلیمات کی حیثیت نگرانی وسرپرستی فرماتے رہے۔

ایک دفعہ کوئی پٹھان استاد منطق پڑھا رہے تھے کتاب بھی مشکل تھی اور وہ سبق بھی قدرے الجھاؤ والا تھا۔ قاری صاحب چلتے چلتے سن کر رک گئے اور کہنے لگے مولانا صاحب طلبہ کو آسان الفاظ میں حل کرکے سمجھائیں۔ یہ نئی اور مشکل اصطلاحات بچوں کو سمجھ میں نہیں آرہی ہوں گی۔ وہ مولانا غصہ میں آگئے اور کہنے لگے میرے کو ایسا ہی آتا ہے تیرے کو آتا ہے تو تو پڑھادے۔ قاری صاحب نے فرمایا: آپ سامنے آجائیں۔

پھر خود مسند پر بیٹھ کر بغیر کتاب کھولے اس پر مفصل تقریر کردی۔ خوب واضح کرکے سمجھایا آخر میں طلبہ سے کہا کتاب کھولو اور ترجمہ کرلو۔ یہ ہے آسان الفاظ میں سمجھا کر پڑھانا۔ وہ مولانا صاحب بڑے ہی نادم ہوئے، وہ سمجھ رہے تھے کہ قاری صاحب نے اعتراض کردیا انہیں کیا معلوم منطق کی یہ کتاب کیسی ہے؟

جامعہ کا سالانہ امتحان آپ خود لیتے تھے۔ تین سوالات میں پوری کتاب کا خلاصہ آجاتا۔ عموماً بیشتر جامعات میں اور خصوصاً دارالحدیث رحمانیہ کراچی میں صحیح بخاری کی آخری حدیث پر درس آپ ہی ارشاد فرماتے تھے۔

پہلے سیرت امام بخاری پر روشنی ڈالتے پھر صحیح بخاری کے مقام ومرتبہ پر محدثین کرام کی آراء نقل فرماتے اور پھر آخری باب اور آخری حدیث پر عالمانہ محققانہ خطاب سننے سے تعلق رکھتا تھا۔ موازین،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

القسط، اعمال و اقوال کا وزن وغیرہ کی تحقیق و تدقیق کے ساتھ قیادت کی ایسی منظر کشی فرماتے کہ ہر آنکھ اشکبار ہو جاتی۔

قاری صاحب ابتدا میں تعویذ وغیرہ کے ذریعے روحانی علاج کرتے مگر بعد میں تعویذ دینا چھوڑ دیا تھا اور دَم کرتے اور دعاؤں کی تلقین کرتے تھے۔ اللہ مریضوں کو دیکھتے ہی بتا دیتے کہ اس پر آسیب ہے یا کوئی اور تکلیف ہے۔ جنات کا اثر ہوتا تو علاج سے معذرت کر لیتے تھے۔

قاری صاحب حیدر آباد میں قیام کے دوران کا واقعہ سناتے تھے کہ کسی کا علاج کیا تھا وہ جنات راتوں کو تنگ کرتے۔ آگ کے شرارے کی طرح چنگاریاں اڑتی دکھا دیتی۔ بالآخر جنات کا مریض آتا تو اکثر منع کر دیتے تھے۔ کوئی بہت ہی اصرار کرتا تو علاج کر دیتے۔ میں نے وظائف اور دعاؤں کا پوچھا کہ کیا کیا پڑھتے ہیں؟ فرمانے لگے: میں باوضوء دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد دعاء کر کے اللہ سے لو لگا کر بیٹھتا ہوں تو اللہ تعالیٰ ہی دل میں جو القاء فرماتا ہے پڑھ کر دم کر دیتا ہوں۔ قاری صاحب طبیب بھی تھے کئی نایاب نسخے اور کتب وغیرہ عنایت فرمائی تھیں۔

آخری چند سالوں میں صاحب فراش تھے اور آنا جانا بہت کم ہو گیا تھا اکثر میں ہی کہیں دفعہ میٹنگ وغیرہ میں لے جایا کرتا۔

گھر والے کہیں شادی بیاہ یا کسی تقریب میں جاتے تو مجھے فون کر دیتے تھے۔ میں کئی کئی گھنٹوں قاری صاحب سے استفادہ کرتا اور ماضی کے حال احوال بڑی دلچسپی سے سنتا رہتا۔

انتقال سے چند روز قبل غشی کی سی کیفیت میں بار بار کہہ رہے تھے۔ مولوی عبد الحنان کو بلاؤ مجھے ضروری بات کہنی ہے۔ اس دن ایک تقریب بخاری میں گیا ہوا تھا کہ فون آ گیا کہ آپ کہاں ہیں جلدی آئیں قاری صاحب یاد کر رہے ہیں۔

میں حاضر ہوا تو قاری صاحب سے مصافحہ کر کے بیٹھا باتیں کرتا رہا مگر میرا ہاتھ قاری صاحب نے کافی دیر تک نہیں چھوڑا۔ بڑی محبت کرتے تھے اہل خانہ نے ۳ دسمبر ۲۰۰۶ء بروز اتوار صبح سویرے فون پر اطلاع دی تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میرے سر سے سائبان اٹھ گیا اور میں اس شدت غم کی کیفیت کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ جامعہ کے اساتذہ کے ساتھ ہم نے مل کر غسل دیا ایک مینارہ مسجد شہید ملت روڈ پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

واقع قاری صاحب کے گھر قریب تر ہے۔ جنازہ رکھا گیا تھا مسجد میں جنازہ لے کر پہنچے کہ اللہ کی رحمت برسنا شروع ہوگئی۔ موسم انتہائی پُرسکون ہوگیا۔ قاری صاحب کے گھر والوں کا اصرار تھا۔ علماء کرام اور میرے کئی اساتذہ عظام بھی تشریف فرما تھے۔ نماز جنازہ کی ذمہ داری مجھے سپرد کی گئی۔

اللھم اغفر لشیخی واستاذی ووالدی وارحمه وادخله جنة الفردوس واعذه من عذاب القبر وعذاب النار برحمتك يا ارحم الراحمين.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاری عبدالخالق رحمانی اوران کے والدین اوکاڑہ میں

(تحریر: عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث)

تلمیذ حضرت مولانا ابومحمد عبدالجبار محدث کھنڈیلوی

محترم شیخ افتخار احمد تاج دین الازہری حفظہ اللہ نے قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ پر مجلہ بحرالعوم میں جو خصوصی نمبر شائع کرنے کا عزم کیا ہے۔ وہ انتہائی قابل قدر اور اسلاف کی علمی و دینی خدمات اور ان کی سوانح کو محفوظ کرنے کے مترادف ہے۔ قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ سے میرا اور اوکاڑہ کی جماعت کا تعلق کیونکر ہوا۔ اس کی تفصیل اور قاری صاحب سے متعلقہ معلومات کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ قاری عبدالخالق صاحب کے والد گرامی قدر حضرت مولانا ابومحمد عبدالجبار سلفی کھنڈیلوی رحمہ اللہ کی اوکاڑہ آمد کا سبب یوں ہوا کہ مدرسہ دارالحدیث اوکاڑہ کی بنیاد مولانا قاضی محمد رمضان رحمہ اللہ، مولانا عبدالعزیز تلمیذ میر ابراہیم سیالکوٹی رحمہ اللہ، صوفی محمد طفیل رحمہ اللہ، میاں محمد زماں حفظہ اللہ، حاجی اللہ دتہ رحمہ اللہ و دیگر رفقاء نے فروری ۱۹۵۴ء میں رکھی۔ حسن اتفاق سے معلوم ہوا کہ حضرت مولانا ابومحمد عبدالجبار محدث کھنڈیلوی رحمہ اللہ انڈیا سے حال ہی میں اپنے بڑے بیٹے حضرت مولانا قاری عبدالخالق رحمہ اللہ کے پاس کراچی آئے ہیں جو کہ پارٹیشن کے بعد پہلے ہی سکونت اختیار کر چکے تھے۔ چنانچہ والد گرامی قدر مولانا عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ساتھیوں کی مشاورت سے حاجی اللہ دتہ رحمہ اللہ کو مولانا کھنڈیلوی رحمہ اللہ کو دارالحدیث اوکاڑہ کی مسند شیخ الحدیث کے لیے لانے کے لیے بھیجا۔ چنانچہ حاجی اللہ دتہ صاحب کراچی مولانا عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کے پاس پہنچے اور ان سے ذکر کیا کہ اوکاڑہ کی جماعت نے دارالحدیث کے نام سے جماعتی مدرسہ کی بنیاد رکھی ہے اس وقت ابتدائی طور پر جماعت کے نامور مناظر حضرت مولانا احمد دین گکھڑوی رحمہ اللہ کو بطور خطیب مقرر کرکے انجمن نے اپنے کام کا آغاز کیا تھا۔ ہم حاضر ہوئے ہیں کہ آپ اپنے والد گرامی قدر کو اوکاڑہ بھیج دیں۔ وہ دارالحدیث میں بطور شیخ الحدیث دینی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خدمت سرانجام دیں۔ قاری صاحب نے فرمایا کہ والد صاحب اب بڑھاپے میں ہیں اور میں نے ان کی خدمت کے لیے اپنے پاس بلایا ہے۔ اس لیے میں انہیں نہیں بھیج سکتا۔ اس وقت مولانا کھنڈیلوی رحمہ اللہ اپنے بیٹے عبد المالک کے پاس حیدر آباد گئے ہوئے تھے۔ حاجی صاحب نے کہا کہ اگر مولانا راضی ہو جائیں تو پھر آپ اجازت دے دیں اور مولانا کھنڈیلوی رحمہ اللہ کو ملنے حیدر آباد آئے اور ملاقات کی۔ مولانا سے اپنی اور جماعت کی خواہش پیش کی تو انہوں نے فرمایا بھائی جیسے قاری صاحب کہے گا۔ چنانچہ حاجی صاحب واپس کراچی آئے اور مولانا کا جواب ذکر کیا۔ قاری عبد الخالق صاحب نے کہا کہ میں تو اب اپنے والد صاحب کی خدمت کو مقدم سمجھتا ہوں۔ حاجی صاحب نے کہا کہ آپ ان کے بیٹے ہیں۔ ایک مجھے بھی ان کا بیٹا سمجھ لیں اور اپنا بھائی جانیں۔ آپ اجازت دے دیں میں لے جاتا ہوں اور ہم سب بیٹوں کی طرح ان کی خدمت کریں گے۔ اگر مولانا مطمئن ہوں تو ٹھیک ورنہ ہم جس طرح لے جا رہے ہیں اسی طرح واپس بھیج دیں گے۔ قاری صاحب نے اجازت دے دی۔ حاجی صاحب مولانا کو لے کر اوکاڑہ آ گئے۔ مولانا کھنڈیلوی رحمہ اللہ کے ساتھ ان کی اہلیہ (قاری صاحب کی والدہ محترمہ) اور دو بیٹیاں اور ایک چھوٹا بیٹا قاری عبد القہار تھا جسے مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ نے اسے سکول میں تیسری جماعت میں داخل کروا دیا۔ قاری صاحب کی دونوں بہنوں سے بڑی بہن سادہ اور کم گو تھی جبکہ دوسری بہن کلثوم ہوشیار تھی۔ جلد ہی مقامی خواتین میں گھل مل گئی۔

مولانا کھنڈیلوی رحمہ اللہ اور اماں جی کی سادگی:

مولانا کا یہ مختصر گھرانہ سادگی کا یہ عالم۔ اماں جی کا کچھ سامان تانبہ اور پتیل کے چند برتن ایک بکس اور پرانی کپڑے ڈال آرام کرسی اور ایک آدھ چارپائی فولڈ کی ہوئی کل اثاثہ تھا۔ جو مولانا لے کر اوکاڑہ آئے۔ پہلے دن مجھے کہا بیٹا دو آنے کا بورا لا دو۔ میں نے دو آنے لے لیے۔ تھوڑا دور جا کر سوچا کہ مولانا نے بورا کیا کرنا ہے۔ ابھی تو آئے ہیں۔ میرے علم میں لکڑی کا برادہ جو لکڑی چیرتے وقت نکلتا ہے وہ تھا۔ میں نے واپس آ کر پوچھا کہ بورا کیا ہے اور آپ نے کیا کرنا ہے۔ کہا ارے وہ جو کھانڈ ہوتی ہے وہ لا۔ پانی بنانا ہے۔ میں نے کہا اچھا ہوا پوچھ لیا ورنہ میں نے تو لکڑی والا بورا لانا تھا۔

مولانا کا تعلیمی آغاز:

مولانا نے آتے ہی مدرسہ کا نصاب ایک ورق پر لکھا۔ جو ان کی تحریر میرے پاس اب بھی موجود ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ چھ سالہ درس نظامی کا نصاب سال ہا سال تک دارالحدیث میں پڑھایا جاتا رہا۔ مولانا نے سات سال تک دارالحدیث کی مسند حدیث پر بخاری شریف کا درس دیا۔ دور دراز سے طلبہ اور فارغ علماء نے ان سے درسِ بخاری لیا۔ الحمد للہ ان کی زندگی کی آخری بخاری شریف کا درس بندہ کو اپنے نو ساتھیوں سمیت لینے کا شرف حاصل ہوا۔

اسی طرح قاری عبد الخالق رحمانی رحمہ اللہ کا بنیادی اور گہرا تعلق دارالحدیث اور اس کی جماعت سے قائم ہوگیا۔ تھوڑے ہی وقفہ سے قاری عبد الخالق رحمانی اپنے والدین سے ملنے پہلی بار اوکاڑہ تشریف لائے۔ آپ بہت بڑے متبحر عالم اور شعلہ بیان خطیب تھے۔ اوکاڑہ شہر کی جماعت کو ان سے بہت عقیدت ہوگئی۔ قاری صاحب صبح کا درس قرآن مسجد قاضی محمد رمضان میں دیتے۔ مدرسہ عارضی طور پر اسی مسجد میں قائم کیا گیا تھا اور مسجد سے ملحقہ بالائی منزل میں کھنڈیلوی رحمہ اللہ کی رہائش تھی۔ قاری صاحب بڑے نفیس خوش پوش اور خوش گفتار تھے۔ ان کی مادری زبان اردو اور پھر قوت گویائی خدا داد تھی۔ ان کے بیان سے ایک آیت کا ترجمہ ان کی زبانی ذکر کرتا ہوں۔ اپنی مخصوص طرز میں یہ آیت پڑھ کر ترجمہ کیا۔

﴿وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۲۶﴾

”جسے چاہتا ہے عزت کے جھولے دیتا ہے جسے چاہتا ہے دَر دَر سے دُر دُر کرا دیتا ہے۔“

میاں محمد زماں صاحب حفظہ اللہ جو کہ ادارہ کے بانیان میں سے ہیں۔ سابق وفاقی وزیر بھی ہیں۔ بڑھاپے کے عالم میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت سے رکھے۔ قاری صاحب کے مداحین میں سے تھے۔ ان کے ساتھ حاجی شاہ دین رحمہ اللہ اور ان کے بیٹے چوہدری عبد الحق جو کہ چند ماہ ہوئے فوت ہوگئے ہیں گریجوایٹ تھے اور بنولہ کے تیل کا کارخانہ تھا اور وہاں ٹیلیفون ہوتا تھا۔ قاری صاحب کا رابطہ انہی سے ہوتا اور وہ آپس میں بھائیوں کی طرح بن گئے۔

قاری صاحب کا وقفہ وقفہ سے والدین کی ملاقات کے لیے اوکاڑہ آنا معمول بن گیا۔ جب بھی آتے شہر میں ان کا جلسہ رکھا جاتا اور اوکاڑہ گول چوک میں ان کا خطاب ہوتا۔

مجھے ۱۹۵۵ء میں میٹرک کرنے کے بعد والد گرامی قدر مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ نے دارالحدیث میں دینی تعلیم کے لیے داخل کرا دیا اور میں دارالحدیث کے پہلے طلبہ میں شامل ہوا اور مولانا حبیب اللہ لکھوی جو کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ادارہ کے پہلے ناظم تھے۔ان سے پہلی جماعت کے اسباق شروع کیے۔ایک بار قاری صاحب نے مجھ سے پوچھا۔ارے کیا پڑھتے ہو میں نے کہا بلوغ المرام پڑھتا ہوں۔کہا کتاب لاؤ اور حدیث "لولا ان اشق علی امتی لا مرتھم بالسواك مع كل صلاة" کا ترجمہ پوچھا۔میں نے ترجمہ کردیا کہا اس کا مفہوم کیا ہے میں نے جو سمجھ میں آیا بتایا۔میرا علم اور کہاں قاری صاحب کی شخصیت۔کہا اس سے حضور ﷺ کی شفقت و رحمت معلوم ہوتی ہے کہ آپ کو اپنی امت کا کس قدر خیال ہے کہ مسواک جیسے مسئلہ میں بھی تکلیف میں نہ پڑ جائیں اور اس سے مسواک کی اہمیت بھی ظاہر ہوتی ہے۔

قاری صاحب جب بھی اوکاڑہ آتے۔میاں فضل حقؒ جو کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ناظم تھے۔ڈرائیور کو ان کے لیے گاڑی دے کر بھیج دیتے کہ قاری صاحب نے پنجاب میں جہاں کہیں جانا ہو سہولت رہے۔چنانچہ قاری صاحب لاہور گوجرانوالہ فیصل آباد ماموں کانجن علماء کو ملنے تشریف لے جاتے۔

آپ عرصہ دراز تک مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے نائب امیر رہے۔سالانہ کانفرنسوں میں پنجاب آنا ہوتا۔تو اوکاڑہ ان کا مرکز ہوتا۔ان کے ساتھ ان کے دو بیٹے طیب و طاہر ہوتے آٹھ آٹھ دس دس سال ان کی عمر تھی۔وہ یہاں اپنے دادا جان کے پاس رہتے۔قاری صاحب نے ان کو صادق آباد میں جماعت اسلامی کے ایک ادارہ میں تعلیم کے لیے داخل کرایا۔مگر وہ تعلیم حاصل نہ کر سکے۔کراچی ہی میں چھوٹا موٹا کاروبار کرتے تھے۔اب مجھے ان کے کوائف کا علم نہیں۔

قاری صاحب اور دارالحدیث:

دارالحدیث قاری صاحب کا اپنا مدرسہ تھا۔کہا کہ رمضان میں کوئی آدمی آئے میں چندہ کروادوں گا۔حاجی اللہ دتہ صاحب رحمہ اللہ اور مولانا غلام اللہ مرحوم جاتے رہے اور قاری صاحب کے توسط سے دارالحدیث کا چندہ آنا شروع ہوا جو کہ قاری صاحب کا صدقہ جاریہ ہے۔خاص کر سیٹھ مشتاق احمد صاحب، جان لیس ملز والے۔

میرا چھوٹا بھائی قاری عبداللہ یونس ماشاءاللہ بہت خوش الحان ہے۔منزل بہت اچھی ہے۔پچاس سے اوپر مصلے سنا چکا ہے۔قاری عبدالخالق رحمانی اسے اپنے ساتھ کراچی لے گئے۔کچھ عرصہ تک قاری عبداللہ یونس قاری صاحب کی نگرانی میں دارالحدیث رحمانیہ سولجر بازار میں تدریس کا فریضہ انجام دیتے رہے اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسمٰعیل مد پارہ صاحب کی کوٹھی پر قرآن مجید تراویح میں سناتے رہے۔ قاری صاحب کا پیار اور شفقت اسے حاصل رہا۔

قاری عبد الخالق صاحب کے ایک بھائی محمد کھنڈیلہ ہی میں رہے۔ شیخ کھنڈیلوی انہی کی نسبت سے ابو محمد کنیت لکھتے تھے۔ کئی بار انڈیا سے تھوڑا عرصہ ہوا فوت ہوئے۔ اپنے والدین کو ملنے کے لیے آتے رہے اور قاری صاحب کے کئی عزیز اوکاڑہ آتے رہے۔ قاری صاحب کے بھائی عبدالمالک صاحب حیدر آباد ہی میں رہے۔ یہاں اوکاڑہ آنا بھی بہت رہا۔ کئی کئی ہفتے اپنے والدین کے پاس رہتے۔ کھانے پکانے میں مہارت رکھتے تھے۔ ایک خاص ڈش بناتے جسے شکرانہ کہتے تھے۔ ماہر جلد ساز تھے دارالحدیث کی بہت سی کتابیں انہوں نے جلد کیں جو آج تک محفوظ ہیں۔ ماہر طبیب بھی تھے۔ حیدر آباد میں دینی خدمت کے ساتھ طبابت بھی کرتے پچھلے سال ان کا انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

الحمد للہ بندہ نے ۱۹۷۱ء میں اپنے مربی استاذ حضرت مولانا ابو محمد عبد الجبار سلفی محدث کھنڈیلوی سے بخاری شریف پڑھی اور ان کی سرپرستی میں دارالحدیث ہی میں تدریس کا آغاز کیا۔

استاذی المکرم مولانا کھنڈیلوی صاحب شوگر کے مریض تھے۔ بھاری جسم تھا مگر نظر بالکل ٹھیک تھی آخری وقت تک بغیر عینک کے پڑھاتے رہے۔ ایک دن سیڑھیوں سے اترتے وقت پھسل گئے کافی چوٹیں آئیں۔ زندگی کے آخری سال میں ہم نو ساتھی بندہ اور میرا خالہ زاد بھائی مولانا محمد عبداللہ اصغر (اس وقت نائب شیخ الحدیث دارالحدیث ہیں) مولانا غلام اللہ مرحوم جو کہ ہر ماہ رمضان میں قاری صاحب کے پاس جاتے۔ قاری صاحب اس سے بہت محبت کرتے یہ چندہ لینے جاتے قاری صاحب کہتے اچھا لباس پہنو سر پر ٹوپی لو اور جا کر سلیقہ سے بات کرو میں پہلے چندہ کے لیے کسی کو نہیں کہتا اور جو انکار کرے اس کی فون پر مجھ سے بات کروادو۔ پھر شیشہ میں اتارنا ہمارا کام ہے۔ چوتھے ساتھی حافظ سراج الدین اور بشیر احمد مولانا محمد صدیق سلیم جن کا کھگن پٹھاز میں تعلیمی ادارہ ہے۔ مولانا عبد اللہ سلیم، مولانا محمد دین سرگودھی، مولانا عبد اللطیف بھٹوی۔

آپ بیمار تھے ہم سب ساتھی پہلے ان کو سینک کرواتے مالش کرتے پھر ہمیں سبق پڑھاتے۔

حدیث کے ادب و احترام کا یہ عالم چارپائی پر سبق نہ پڑھاتے ہمیں حکم دیتے کہ مسند لگاؤ ہم گدی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بچھاتے تپائیاں رکھتے پھر فرماتے میرا کرتہ لاؤ وہ کریم کلر بڑا خوبصورت کپڑے کا بنا ہوا تھا۔ زیب تن کرتے پھر کہتے پگڑی لاؤ وہ باندھتے پھر فرماتے اب مجھے مسند پر بٹھاؤ پھر سبق شروع کرتے۔ حدیث کی برکت سے اس قدر بیمار لاچار ہوتے ہوئے بھی چہرے پر تازگی اور روحانیت نمایاں ہوتی میرے اندازے کے مطابق اگر اوپر سے کوئی آدمی آئے تو وہ یہ نہیں سمجھ سکے گا کہ یہ بیمار آدمی پڑھا رہا ہے۔

شیخ کھنڈیلوی رحمہ اللہ کا حلم اور عظمت اور آج کل کے معلم و متعلّم کے لیے وہ ایک نمونہ تھے۔ دوران سبق کا ایک واقعہ ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ ہم ساتھی مطالعہ سے سبق پڑھتے اور ایک دوسرے سے سبقت کی کوشش ہوتی۔ ہمارے ایک ساتھی حافظ سراج دین تھے ان کی باری تھی سبق پڑھ رہے تھے۔ ساتھیوں نے کہا کہ تو نے مطالعہ نہیں کیا۔ آج سبق تھوڑا ہوگا۔ اس نے بھی تکرار کیا۔ مولانا ہماری بات سنتے رہے۔ آگے جب سبق شروع ہوا تو حدیث آ گئی "الد الخصم" والی شیخ نے ترجمہ کیا اور کہا کہ بھائی جیسے ہمارا حافظ۔ وہ بگڑ گیا کہنے لگا مجھے قریشیوں کے ساتھ ملا دیا اور کچھ ناراضگی کا اظہار کیا۔ شیخ خاموش دیکھتے رہے۔ بولے تو کہا ارے حافظ مجھے اللہ کے لیے معاف کردو۔ ہماری آنکھوں میں آنسو آ گئے اسے ملامت کی کہ شیخ نے پیار سے ایسے کہہ دیا تو نے برا مانا۔ وہ بھی شرمندہ ہوگیا۔

شیخ کھنڈیلوی رحمہ اللہ کا طرز عمل اور ہمارے آج کے علماء مدرسین و خطباء کے لیے پیغام:

غالباً یہ ۱۹۵۶ء یا ۱۹۵۷ء کا واقعہ ہے کہ حضرت شیخ کھنڈیلوی رحمہ اللہ نے والد گرامی قدر مولانا عبدالعزیز رحمہ اللہ جو کہ اس وقت مدرسہ کے ناظم تھے۔ بتایا کہ مجھے مولانا سیّد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کا خط آیا ہے کہ آپ ہمارے پاس جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں بطور شیخ الحدیث آ جائیں (اس وقت مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے جامعہ سلفیہ کے نام سے جماعتی مدرسہ بنایا تھا) ہم آپ کو پانچ سو روپے مشاہرہ دیں گے۔ رہائش اور آنے جانے کے لیے سواری بھی۔ جبکہ یہاں دارالحدیث میں دو سو روپے مشاہرہ تھا۔ والد صاحب نے کہا کہ میں نے دل میں سوچا کہ ہم تو شیخ سے فارغ۔ بے چینی سے پوچھا کہ آپ نے کیا سوچا۔ فرمایا میں نے تو جواب بھی لکھ دیا ہے کہ میرا مرنا جینا اوکاڑہ والوں کے ساتھ اور وہ پورا ہوا۔

بیماری کے دوران مولانا سیّد داؤد غزنوی رحمہ اللہ حضرت کھنڈیلوی کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور ان کے چھوٹے سے کمرہ میں مختصر سامان اور سادگی کا عالم دیکھ کر بہت متاثر ہوئے کہ یہ ہمارے اسلاف ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تلامذہ:

استاذ الاساتذہ مولانا ابو محمد عبد الجبار محدث کھنڈیلوی رحمہ اللہ کے تلامذہ کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ آپ رنگون اور در بھنگہ انڈیا اور کھنڈیلہ اور کئی دوسرے مقامات پر درس حدیث دیتے رہے۔ میرے علم اور ملنے والی عظیم شخصیات میں مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی شارح سنن نسائی، مولانا حافظ محمد بھٹوی جنہوں نے کھنڈیلہ جا کر شیخ سے حدیث پڑھی۔ مولانا محمد اسحاق حسین خانوالا، مولانا عبد الرحیم عارف رحمانی اور سب سے نمایاں خود قاری عبد الخالق رحمانی رحمہ اللہ ہیں۔ شیخ کھنڈیلوی رحمہ اللہ کی لائبریری جو اوکاڑہ آتے وقت ساتھ لائے تھے مختصر تھی۔ البتہ شیخ نے احادیث کے نکات، رواۃ پر جرح و تعدیل اور احادیث میں تطبیق پر جو نوٹ لکھے تھے وہ آپ کی بیاض بہت ساری ضخیم کاپیوں پر مشتمل تھی۔ آپ کی وفات کے بعد مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ نے اوکاڑہ آ کر کئی دن قیام کیا اور ان بیاضوں کی ترتیب دینے کی کوشش کی مگر وہ کسی ترتیب سے درج نہ ہونے کی وجہ سے مکمل نہ کر سکے۔ پھر وہ تمام علمی مواد قاری عبد الخالق رحمانی رحمہ اللہ نے کراچی منگوا لیا کہ میں اس پر کام کروں گا۔ اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر ضرور انہوں نے کام کیا ہوگا۔

دار الحدیث اوکاڑہ کے سالانہ امتحان کے لیے کئی سال تک استاذ الاساتذہ محدث اعظم حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ تشریف لاتے رہے۔ استاذی المکرم شیخ کھنڈیلوی ان سے احادیث پر مباحثہ کرتے۔ جس پر حضرت گوندلوی رحمہ اللہ نے والدی مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ کو بتایا کہ شیخ کی احادیث پر گہری نظر ہے۔

قدر جوہر جوہری فی شناسد

کھنڈیلوی رحمہ اللہ کی وفات اور قاری عبد الخالق رحمانی صاحب:

حضرت مولانا کھنڈیلوی رحمہ اللہ کی بیماری کے آخری سال محترم قاری عبد الخالق رحمانی صاحب کا اباجی کو ملنے کے لیے آنا بہت رہا۔ آپ سے جس کسی نے حال پوچھا کہا الحمد للہ اور کبھی تکلیف کا اظہار پیش نہ کیا نہ کہا کہ ڈاکٹر کو بلاؤ یا دوا لادو۔ صبر سے بیماری برداشت کرتے رہے۔ آخر وہ گھڑی آ پہنچی جس سے کسی کو مفر نہیں۔ ۴ اگست ۱۹۶۲ء دوپہر دو بجے ان کا بیٹا قاری عبد القہار روتا ہوا نیچے آیا کہ اباجی کو کچھ ہو گیا ہے۔ میرے والد مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ اور ہم سب جلدی سے اوپر گئے اور دیکھا کہ شیخ اللہ سے جا ملے ہیں۔ والد صاحب نے کہا کہ علم کا آفتاب غروب ہو گیا ہے۔ وفات کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ اس وقت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ٹیلی گرام ہی اطلاع کا ذریعہ تھا۔ میں تار گھر گیا کہ قاری صاحب کو کراچی اطلاع کی جائے۔ کافی دیر کے بعد تار پہنچ گئی قاری صاحب گھر پر نہ تھے۔ ان کے ساتھیوں نے ان کی تلاش شروع کر دی اور ساتھ ہی فوراً جہاز کی سیٹ بک کرادی۔ قاری صاحب کو ساتھی ملے اور ان کے والد گرامی قدر کی وفات کی خبر دی۔ قاری صاحب پریشان کہ میں جنازہ میں کیونکر شرکت کر سکتا ہوں۔ ساتھیوں نے بتایا آپ تیاری کریں ہم نے رات کی جہاز کی سیٹ بک کروادی ہے۔ قاری صاحب نے لاہور پہنچ کر چوہدری عبدالحق صاحب کو فون پر بتایا کہ میں لاہور سے چھ بجے تک اوکاڑہ پہنچ رہا ہوں۔ چنانچہ قاری صاحب پہنچ گئے۔ بندہ اور مولوی غلام نے قاری عبدالخالق صاحب کے ساتھ مل کر غسل دیا اور قاری صاحب کو اپنے والد مرحوم کے سفر آخرت میں تجہیز و تکفین و تدفین میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ نے نو بجے ان کا جنازہ پڑھایا اور اوکاڑہ میں مولانا قاضی رمضان رحمہ اللہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

قاری صاحب کی والدہ کچھ عرصہ اوکاڑہ میں رہیں اور قاری صاحب کے چھوٹے بھائی قاری عبدالقہار بھی یہیں رہے۔ پھر قاری صاحب نے اپنی والدہ محترمہ کو اپنے پاس کراچی بلالیا اور آخر وقت تک ان کی خدمت کرتے رہے۔ قاری عبدالقہار یہیں پرائمری ٹیچر لگ گئے یہیں شادی ہوئی۔ دو سال ہوئے وہ بھی فوت ہوگئے۔ یوں دونوں باپ بیٹا اوکاڑہ میں مدفون ہوئے۔ ۲۰۰۶ء میں بندہ نے حج پر جانا تھا۔ تیاری تھی کہ ۶ دسمبر ۲۰۰۶ء کو قاری عبدالخالق رحمانی کی وفات کی خبر ملی۔ اللھم اغفر لہٗ وارحمہ وعافہٖ واعف عنہ

Monthly MUHADDIS Lahore
99-J Model Town, Lahore-54700
Phone 5866476, 5866396

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علم کا بحرِ بے کراں...... قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ

(شفیق الرحمٰن فرّوخ)

یہ ۱۹۸۰ء کا واقعہ ہے کہ والد گرامی قدر ملک بشیر احمد حفظہ اللہ نے میرے میٹرک کے امتحانات کے بعد کراچی میں موجود ایک دینی درس گاہ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے ایڈمیشن کرایا۔ وہ مجھے ہمارے گھر چھانگا مانگا سے کراچی لے کر گئے تھے۔ اسی قیام کراچی کے دوران میں وہ گچھی گلی نمبر ۳ میں واقع ایک آفس میں مجھے لے کر گئے اور ایک بہت ہی وضع دار، مہمان نواز، لطیف مزاج شخصیت سے میرا تعارف کرایا، یہ حضرت مولانا قاری عبدالخالق رحمانی تھے، جنہیں اب رحمہ اللہ کا ٹائٹل بھی مل چکا ہے۔

جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی میں مجھے داخل کرا کے محترم والد صاحب حفظہ اللہ تو واپس چھانگا مانگا تشریف لے آئے مگر میں الحمد للہ کراچی میں رہ کر زینہ تعلیم کے مختلف مدارج طے کرتا رہا تاوقتیکہ بحمد اللہ بندہ کراچی سے جامعہ ابی بکر الاسلامیہ سے سند تخرج، جامعہ کراچی سے ماس کمیونی کیشن کے شعبہ سے ماسٹر ڈگری، وفاق المدارس سلفیہ سے شہادۃ العالمیہ اور کراچی بورڈ سے فاضل عربی کی اسناد لے کر پلٹا۔ اسی دوران میں میری بیسیوں ملاقاتیں عزت مآب فضیلۃ الشیخ عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ سے رہیں۔

میں ان کے دفتر اور کبھی گھر میں بھی آتا جاتا رہا، وہ مجھ سے ہر ملاقات پر تعلیمی ترقی کا سوال کرتے، گزشتہ ملاقات سے موجودہ ملاقات تک کے سفر تعلیم سے متعلق گفتگو ہوتی، ان کی بے شمار نصیحتیں آج بھی مجھے ازبر ہیں، ایک بات ان کی نصیحت کے مطابق مجھ سے نہ ہو پائی اور وہ یہ تھی کہ ان کی خواہش یہ تھی کہ میں اپنی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن مجید حفظ کرلوں، جو شاید اب تک میرے نصیبے میں نہ ہو سکا، لیکن تحدیث نعمت کے طور پر اور قارئین سے اثبات واستقامت کی دعائیں اکٹھی کرنے کی خواہش کے طور پر اب خیر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے میرے تین خلفاءِ خیر انس ابوبکر اور حسن خلعت حفظ القرآن الکریم زیب جان کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس پر استقامت عنایت فرمائے اور والدین واجداد کے لیے صدقہ جاریہ بنائے کہ بتوفیق اللہ جن کی محنتیں اور دعائیں اس عمل خیر میں اہم جزو رہیں۔

۱۹۹۰ء میں راقم جامعہ ابی بکر الاسلامیہ سے سند تخرج پا کر لاہور میں واقع جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ سے منسلک ہوگیا تو والد گرامی قدر ملک بشیر احمد کے توسط سے حضرت قاری صاحب سے خط وکتابت جاری رہی اور انہیں حالات حاضرہ سے آگاہی ملتی رہی۔

مریدکے میں ہونے والے جماعۃ الدعوۃ کے ایک سالانہ اجتماع میں حضرت قاری عبدالخالق رحمانی تشریف لائے تو ان سے ان کی خصوصی قیام گاہ میں ملاقات کا موقع مل گیا۔ ہمیں اس ملاقات پر بے حد خوشی ہوئی، وہ بھی ماشاء اللہ بے حد خوش ہوئے اور بار بار مجھے باور کراتے رہے کہ تم نے ملاقات کر کے بہت اچھا کیا والد صاحب اور گھر سے متعلق حال احوال دریافت کرنے کے ساتھ ساتھ میری دینی مصروفیات کا بطور خاص استفسار کیا۔

علامہ محمد یوسف خاں کلکتوی رحمہ اللہ پر والد صاحب کی کتاب کی تدوین وترتیب اور تحقیق کے لیے راقم کراچی گیا تو جہاں علامہ یوسف رحمہ اللہ کے اہل خانہ سے ملاقاتیں رہیں وہیں اسی مناسبت سے حضرت قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کا انٹرویو بھی اس سفر کا ایک اہم حصہ تھا، جو میں نے ان کے دولت خانہ پر حاضر ہو کر ان سے کیا اور بعدازاں میرا ان سے یہ انٹرویو میرے مجلہ نداء الجامعہ لاہور کی اشاعت میں شامل ہوا اور پھر اسی انٹرویو کو والد صاحب کی کتاب علامہ محمد یوسف خان کلکتوی رحمہ اللہ میں شامل کر دیا گیا۔ حضرت قاری صاحب کی مہمان نوازی کا یہ لطف میں آخری بار اٹھا سکا۔

اس ملاقات میں قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ سے والد صاحب حفظہ اللہ کے ساتھ ان کی کئی بے تکلفی کی باتیں بھی زیر بحث آئیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ محترم والد صاحب سے گہرے دوستوں جیسے تعلقات تھے۔

۱۹۹۶ء میں میری شادی ہوئی، معہد القرآن الکریم گلستان جوہر کراچی کے بانی ومدیر ووالدی فضیلۃ الشیخ مولانا خلیل الرحمٰن لکھوی حفظہ اللہ کی دعوت پر میں کراچی پہنچا تو قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ سے بھی ملا، جب انہیں معلوم ہوا تو فوراً ایک رات کے عشائیہ کی دعوت رکھ دی اس ملاقات میں قاری صاحب کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صاحبزادے محمود صاحب سے بھی ملاقات ہوئی بعد ازاں دیر تک ٹیلی فون سے بھی رابطہ رہا۔ اس ملاقات میں قاری صاحب کی طرف سے محبت بھرے تحائف بھی ملے۔

قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کا خطاب سننے والے جانتے ہیں کہ آپ کا خطاب انتہائی مدلل اور قرآن وحدیث کے نصوص سے مرصع ہوتا، قرآن کریم کی آیات انتہائی مترنم انداز میں تلاوت فرماتے جس سے حاضرین پر سکوت طاری ہو جاتا اور اس کے گہرے نقوش مثبت ہوتے جس وجہ سے دور دراز سے لوگوں کی آپ کا خطاب سننے کی چاہت میں اضافہ ہوتا اور لوگ آپ سے دعوتی پروگرام میں شرکت کا وقت لیتے قاری صاحب رحمہ اللہ کی خوش الحانی کے ساتھ آپ کی بذلہ سنجی کا لطف بھی ہمیں اٹھانے کی سعادت ملتی، بعض اوقات فضیلۃ الشیخ مولانا خلیل الرحمٰن لکھوی حفظہ اللہ کے ساتھ بھی قاری صاحب کے دفتر میں ملاقات رہی، عموماً اس دوران ان دونوں بزرگوں کی بامزاج گفتگو مجھے خوب لگتی اور میرا دل کھل اٹھتا اور میں قاری صاحب کی حسین ظرافت پر کئی کئی روز شاداں وخرماں رہتا۔

قاری صاحب رحمہ اللہ چونکہ اپنی آخری عمر میں اپنے ہم عصر علماء وقراء میں سینئر تھے، اس لیے ان کی نظر دینی اور جماعتی کاموں میں بہت عمیق رہتی۔ دورانِ گفتگو میں کبھی جماعتی حوالے سے کسی کی کوتاہی کا تذکرہ بھی ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس پر بہت مزین ہوتے اور فرماتے اسے کہنا کہ تمہیں قاری صاحب یاد کر رہے تھے آئے گا تو اسے سمجھاؤں گا۔ گزشتہ برس قاری صاحب کی خطابت والی مسجد کے قاری صاحب نے کتاب علامہ یوسف کلکتوی کے حوالے سے مجھ سے رابطہ کیا تو میں نے انہیں یہ کتاب ارسال کر دی تو انہوں نے محبت کرتے ہوئے مجھے قاری صاحب کے خطبات پر مشتمل کتاب ارسال کر دی۔ جزاهم الله عنا خير الجزا.

اللہ سے دعا ہے کہ قاری صاحب رحمہ اللہ پر اپنی خصوصی عنایات رحمتیں اور برکتیں برسائے۔ آمین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ ایک عظیم شخصیت

(پروفیسر مولا بخش محمدی)

مولانا قاری عبدالخالق رحمانی کھنڈیل کے مشہور عالم دین محدث حضرت مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی (1897-1962) کے فرزند ارجمند تھے۔ قاری عبدالخالق رحمانی 25 نومبر 1925ء بمطابق 8 جمادی الاول ۱۳۴۴ھ میں بھارت کے کھنڈیلہ ضلع جے پور راجستھان میں پیدا ہوئے۔ قاری عبدالخالق نے مڈل تک باقاعدگی سے اسکول میں تعلیم حاصل کی۔ جس کے بعد علوم اسلامیہ مدرسہ مصباح العلوم کھنڈیلہ جے پور سے حاصل کی اور حفظ قرآن کی سعادت مدرسہ عالیہ فتح پور سے حاصل فرمائی۔ ازاں بعد آپ نے مزید علوم اسلامیہ وعلوم آلیہ کے حصول کی غرض سے دہلی کی مشہور علمی جامعہ دار الحدیث رحمانیہ کی تاریخی درسگاہ میں تعلیم حاصل کر کے دستار بندی کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ اور اسی مدرسہ کی نسبت سے آپ ''رحمانی'' کے لقب سے متصف ہوئے۔ آپ کے نامور اساتذہ کرام میں حسب ذیل حضرات کے اسماء گرامی شامل ہیں۔ ۱۔ علامہ مولانا احمد اللہؒ۔ ۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبید اللہ مبارکپوریؒ صاحب مرقاۃ المفاتیح۔ ۳۔ مولانا عبداللہ۔ ۴۔ مولانا عبدالحلیم۔ ۵۔ مولانا نذیر احمد وغیرہم جیسے فضلاء کرام شامل تھے۔ فراغت کے بعد آپ نے تقریباً آٹھ سال تک اس وقت کے مشہور اسلامی ادارے ''قاسم العلوم آگرہ'' میں شیخ الحدیث کے اعلیٰ عہدے پر فائز ہو کر درس وتدریس کا فریضہ سرانجام دیا علوم اسلامیہ کی مہارت تامہ کے علاوہ آپ ایک اعلیٰ قسم کے داعی مبلغ مقرر اور مناظر اسلام بھی تھے۔ آپ نے کچھ وقت کے لئے ایک کامیاب اور دیانتدار تاجر کی حیثیت سے بھی زندگی گذاری آپ نے کئی بار مخالفین سے مناظرے بھی کئے جن میں بھی کامرانی سے سرفراز ہوئے۔ اور تازیست آپ نے مسلک اہل حدیث کی خدمت میں کمی نہ آنے دی۔ ان کی علمی باتوں اور دل پذیر نصائح میں ایک خوشگوار مٹھاس محسوس ہوا کرتی تھی۔ وہ علم وعمل کے ساتھ افعال وکردار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے بھی مالک تھے۔ انہیں بکثرت آیات الٰہی اور احادیث نبوی از بر تھیں جنہیں بڑے سلیقہ سے برمحل پیش کرنے کا فن بھی جانتے تھے۔ ان کی دل اور زبان کا مسکن بہت قریب تھا۔ ہر وقت ان کی زبان ذکر اللہ سے تروتازہ رہا کرتی تھی۔ انہیں بڑے بڑے علمی مسائل سلیقہ اور سہل انداز میں سمجھانے کا ملکہ حاصل تھا۔ وہ جس طرح اندر کے کینے کدورت سے پاک وصاف تھے ویسے ظاہری لباس میں بھی صاف وشفاف رہا کرتے تھے۔

مولانا عبدالخالق رحمانی خوش خصال، علوم شرعیہ کے ماہر بلند پایہ عالم دین تھے آپ انتہائی رقیق القلب، پیکر صلح وصفائی مرنجان مرنج مزاج مہمان نواز انسان تھے۔ درس وتدریس کے علاوہ دعوت وتبلیغ اور فن خطابت میں آپ یگانہ روزگار تھے۔ آپ دھیمے انداز میں دل میں اتر جانے والی بات کہنے کا سلیقہ رکھتے تھے۔ آپ کو علوم اسلامیہ پر عبور تھا مدارس وغیرہ میں اعلی انتظامی صلاحیتیں انتھک محنت، ریاضت مقصد کی لگن کھری اور دوٹوک بات کہنے کا حوصلہ رکھتے تھے۔ مختصراً بلاشبہ ان کی ’’امیدیں قلیل اور مقاصد جلیل‘‘ تھے۔

آپ خوش الحان خطیب وواعظ بھی تھے۔ آپ تصنیف وتالیف کا بھی عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ قاری عبدالخالق رحمانی کی معرفت ہی سے مشہور علمی ادارے دار الدعوۃ الاسلامیہ سلفیہ لاہور تک حدیث کی مشہور کتاب منتقی الاخبار مکمل دو جلد از امام عبدالسلام ابن تیمیہ پہنچی جس کے اردو مترجم مولانا محمد داؤد راغب رحمانی (متوفی 1977ء) تھے جس کے طبع سوئم 2009ء کو بھی ہوئی ہے۔ ملاحظہ ہو ابتدائیہ منتقی الاخبار طبع لاہور۔ آپ نے بھی چھوٹی موٹی کافی کتب تحریر فرمائیں مگر زیور طباعت سے کم آراستہ ہوئیں۔ آپ کے تلامذہ کثرت سے برصغیر میں موجود تھے جن میں سے چند کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:

مولانا عبدالوہاب جو کہ مدرسہ قاسم العلوم آگرہ میں شعبہ قراءت کے مسند پر فائز تھے۔ مولانا برہان الدین بنگالی۔ مولانا حافظ محمد یوسف یو۔ پی وغیرہ جن کی تفصیل علیحدہ ایک مضمون کی متقاضی ہے۔ آپ نے خدمت دین کے ساتھ ہندوستان کے کلکتہ، مدراس، رنگوں وغیرہ میں تجارت کی غرض سے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ لیکن ان مصروفیات کے باوجود دعوت وتبلیغ، مواعظ حسنہ خطبات، مناظرے درس تدریس کا کام بھی تادم واپسیں تک جاری رکھا۔ سپاہیانہ جلال، درویشانہ جلال، کا ایک خوبصورت امتزاج رکھتے تھے۔ راقم الحروف نے زندگی میں صرف دوبار ان سے شرف باریابی حاصل کیا۔ ہر بار ان سے مل کر دل ودماغ میں شادابی سی آجاتی تھی۔ کیا دردمند دل پایا تھا۔ کہ ہمیشہ بے کل سے نظر آتے تھے۔ ہماری رسم دستار بندی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے موقع پر مدرسہ دار الرشاد پیر جھنڈو کے وسیع احاطے اور پھر ''دار الکتب'' میں جس شان کے ساتھ ملاقات کے وقت ان کے ہونٹوں کا محبوبانہ تبسم اوران کی ہنسی کا ترنم یاد آتا ہے تو آج بھی آنکھیں اشکبار ہوجاتی ہیں

یہ زندگی، زندگی نہ سمجھو کہ زندگی سے مراد ہیں بس
وہ عمر رفتہ کی چند گھڑیاں جو ان کی صحبت میں کٹ گئیں

تحریک ختم نبوت جب عروج پر تھی تو آپ نے خطیب العصر سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ۔ قاری احسان احمدؒ۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ اور علامہ یوسف کلکتوی کے ساتھ تبلیغی دوروں اور کانفرنسوں میں شرکت کرنے کے علاوہ آپ نے 1953ء میں قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں، آپ کے حضرت حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ سے اتنے قریبی اور دیرینہ تعلقات تھے کہ بعض آپ اپنی مسجد میں تراویح پڑھانے کے بعد بھی حافظ محمد اسماعیل کی قیام گاہ جو قائد اعظم مزار کے قریب تھی وہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ جہاں پر ان کی خوب علمی بزمیں سجتی تھیں اور خوب بزم آرائی ہوتی تھی۔ کراچی کی جماعت اہل حدیث کی ترقی وترویج میں جماعت غرباء اہل حدیث کی خدمات جلیلہ کے ساتھ حافظ مولانا محمد اسماعیلؒ، مولانا محمد یوسف کلکتویؒ اور مولانا عبدالخالق رحمانیؒ کے مؤثر خطابات بھی جماعت کی ترقی وترویج کا باعث بنے۔ اللہ تعالیٰ انکی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ ایک عرصہ تک مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور مولانا محمد اسماعیل سلفی وغیرہم کے دور امارت میں قاری عبدالخالق رحمانی کو جونیئر مرکزی نائب امیر جماعت اہل حدیث کے اعزاز سے بھی سرفراز کیا گیا تھا۔ جہاں پر آپ نے طائفہ منصورہ جماعت اہل حدیث کی خوب خدمت فرمائی۔ قاری عبدالخالق اپنے ہمعصر علمائے کرام سے بھی بیحد محبت کیا کرتے تھے۔ اور ان سے میل جول کے علاوہ تبلیغی کانفرنسوں میں ان کے ساتھ شرکت فرمایا کرتے تھے۔ ان علماء کرام میں حضرت علامہ سید محب اللہ شاہ راشدی متوفی 1995ء، حضرت علامہ بدیع الدین شاہ راشدیؒ، پروفیسر محمد یامین محمدیؒ، حضرت حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ، مولانا پروفیسر ظفر اللہ، حضرت مولانا محمد یوسف انور مولانا محمد یوسف کلکتوی جیسی نادر روزگار شخصیات شامل تھیں۔

دردؔ کچھ معلوم ہے یہ لوگ سب
کس طرف سے آئے اور کدھر چلے؟

حضرت قاری عبدالخالق رحمانی کراچی کی ایک ملز جانی لیس اینڈ ربڑ فیکٹری کی مسجد صحرا میں ہمیشہ خطبہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جمع ارشاد فرمایا کرتے تھے جہاں قرب وجوار سے شوق وذوق سے متعدد سامعین آپ کی تقریر دلپذیر سے استفادہ کرنے کی غرض سے باقاعدہ تشریف لایا کرتے تھے۔ وہاں پر آپ نے درس وتدریس کا سلسلہ بھی جاری کر رکھا تھا۔ جس سے علماء وفضلاء بھی استفادہ کیا کرتے تھے۔ آپ واقعتاً ''جامع المعقول والمنقول'' کہلانے کے مستحق بھی تھے۔ وہ علوم عالیہ وعلوم آلیہ پر کامل دست رست رکھتے تھے۔ آپ بلکل خشک مزاج کے عالم دین نہ تھے بلکہ بعض اوقات خوبصورت طنز ومزاح سے بھی حاضرین کو مستفید کیا کرتے تھے وہ مسلسل جدوجہد کے قائل تھے۔ ان کی آبلہ پائی ہمیشہ کوئی نہ کوئی دشت پر خار تلاش کر ہی لیا کرتی تھی۔

قاری صاحب کے والد مکرم کے متعلق جناب مولانا محمد یوسف انور صاحب ایک جگہ رقمطراز ہیں قاری عبدالخالق صاحب جس ہستی کے صاحبزادے تھے وہ تھے علمی دنیا اور مسند درس وتدریس کی زینت ونمونہ اسلاف حضرت عبدالجبار کھنڈیلویؒ (متوفی 1962ء) بڑے وجیہ وشکیل طویل القامت، مگر انتہائی متواضع شخصیت کے مالک تھے۔ وہ حضرت حافظ محمد عبداللہ روپڑی (متوفی 1964ء) کے شاگرد رشید تھے۔ ہمارے ممدوح حضرت قاری عبدالخالق رحمانی بھی اپنے والد کا عکس حسین وجمیل خوبصورت شکل وصورت توانا جسم علم وفضل کے پیکر عالم دین تھے۔ کرتا، پاجامہ، اور اچکن وقراقلی ٹوپی میں ملبوس ان کی شخصیت دیکھنے والوں کو اپنا گرویدہ بنالیتی تھی۔ (ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۴۶ شمارہ ۱۰ صفحہ ۲۳)

محترم مولانا بشیر احمد کے بقول

قاری عبدالخالق رحمانی کے برادر قاری عبدالقہار صاحب اوکاڑہ میں قیام پذیر ہیں۔ ان کے بعض اقرباء چھانگا مانگا میں بھی رہائش پذیر ہیں۔ قاری رحمانی صاحب نے دو نکاح کئے۔ پہلی اہلیہ جو کہ آپ کی چچا زاد تھیں ان سے تین بچے تھے۔ جن میں دو بیٹے اور ایک بیٹی ہوئی۔ دوسری بیوی سے چھ بچے چار بیٹے دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ قاری صاحب کے ایک داماد انارکلی لاہور میں بھی کاروبار کرتے ہیں۔ ان کا ایک بیٹا مسعود عالم حافظ قرآن اور قدرے علوم اسلامیہ پر بھی دسترس رکھتے ہیں۔ قاری صاحب زندگی کا ایک بڑا حصہ ''جان لیس اینڈ ربڑ فیکٹری'' شیر شاہ کے قریب جمعۃ المبارک کا خطبہ بڑی باقاعدگی سے پڑھایا کرتے تھے آپ ایک خوش الحانی قاری القرآن تھے اور جوانی میں آپ بلوچ پارک کراچی میں بھی تراویح پڑھاتے تھے جہاں اطراف واکناف سے کافی لوگ شرکت کیا کرتے تھے (اور ان کے لحن داؤدی سے محظوظ ہوا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے) قاری رحمانی صاحب علامہ یوسف کلکتوی متوفی 1970 کے خصوصی رفقاء اور حلقہ ثروت میں بھی شامل تھے۔ آپ کے شہید چوہدری محترم ظفر اللہ (متوفی 1997) سے بھی خصوصی تعلقات تھے۔

قاری عبدالخالق رحمانی کی نماز جنازہ مولانا عبدالحنان سامرودی نے پڑھائی۔ اس کے علاوہ بھی دو بار جنازہ کی جماعتیں ہوئیں جن میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کر کے دعاء مغفرت میں حصہ لیا انہیں ''نواب قبرستان'' کراچی میں سپرد خاک کیا گیا۔ 1970ء کو ملتان میں ایک پندرہ روزہ کانفرنس ہوئی۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کے درمیان مقابلہ تقاریر ہوا جس میں بھی قاری عبدالخالق رحمانی صاحب اول انعام کے حقدار ٹھہرے۔ (راوی مرحوم چوہدری ظفر اللہ شہید، علامہ محمد یوسف کلکتوی مصنف بشیر احمد صفحہ ۲۵۸)

آپ کا حلیہ کچھ اس طرح کا تھا

سروقد، سرخ وسفید رنگت، خوبصورت سیاہ آنکھیں جن میں شب زندہ داری کی غماز لال ڈورے، مناسب اعضاء جسم مائل بہ فربھی سلیقہ اور قرینے کی گھنی داڑھی۔ شلوار کے پائنچے ٹخنوں سے اوراٹھے ہوئے غنچہ دہن، فراخ جبین، سر پر قراقلی ٹوپی، آواز میں اپنائیت، لب ولہجہ میں سوز وگداز یہ تھے خوش الحان قاری القرآن عالم ربانی ''جامع المعقول والمنقول'' مولانا قاری عبدالخالق رحمانیؒ۔

ہاں کہاں دل صد چاک اشک خوں ہوئے
رہے ہیں سیکڑوں افلاک ان زمینوں میں

اس وقت جبکہ ملت ومذہب چاروں اطراف سے ابتلاء وآزمائش میں بری طرح گھرے ہوئے ہیں دوسری طرف ملت مسلمہ کی فرقہ بندی گروہ بازی تقلیدی بندہن، مسلک پرستی نے زبان، قلم وعلم کی تیز وتند تلخیوں وارفتگیوں نے ملت مسلمہ کا شیرازہ پارا پارا کر کے رکھ دیا ہے ایسے میں حضرت مولانا عبدالخالق رحمانی کے والد گرامی قدر مولانا عبدالجبار محدث کھنڈیلویؒ (1897-1962) بہت بھی یاد آ رہے ہیں جس نے تقریباً 1936ء میں اس وقت بھی ''خاتمہ اختلاف'' کے عنوان سے گرانقدر مایہ ناز کتاب لکھ کر امت مسلمہ کو اپنے فرائض سے آگاہ کیا تھا جس کی ابتدا میں حضرت علامہ محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ (متوفی 1987) رقمطراز ہیں کہ حضرت الاستاد مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی تغمدہ اللہ بغفرانہ مسلمانوں کی آپس کی نااتفاقی پر بہت کڑھتے تھے اور امت میں وحدت کے متمنی تھے۔ اس سلسلہ میں یہ دردمندانہ رائے رکھتے تھے کہ کم از کم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

برصغیر کے اہل تقلید اور اہل حدیث کے لئے تو یہ ضروری ہے کہ وہ فقہی اختلافات میں انتہا پسندی سے احتراز کریں اور سلف صالحین میں مختلف فیہ مسائل پر عمل کرنے کو باہمی شقاق کا سبب نہیں بننے دینا چاہیے۔ اس جذبے کے تحت حضرت الاستاذ نے بعض نمایاں اختلافی مسائل اور ان کے متفقہ بعض مباحث پر مشتمل یہ کتاب ''الانصاف لرفع الاختلاف'' تالیف فرمائی ہے پھر خاتمۃ الکتاب پر مولانا کھنڈیلوی آخری دردمندانہ گذارش کے عنوان سے امت کے خلفشار پر خون کے آنسو روتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جس کسی مسلم بھائی کو ہماری کسی بات میں شبہ ہو تو وہ قرآن وحدیث. شرح حدیث کا غور سے مطالع کرے اور ٹھنڈے دل سے تعصب مذہبی کو دور کرکے خالی الذہن ہوکر انصاف کرے تو انشاء اللہ اس پر حق ظاہر ہوجائے گا پھر آگے آخری کلمات میں تحریر فرماتے ہیں کہ مسلمان بھائیو! آج آپ کو یہ بھی خبر ہے کہ غیر مسلم اقوام تمہارے ہٹانے کے لئے اپنی جانی ومالی ''قربانیاں'' کررہے ہیں اور جگہ جگہ ان کی تبلیغی انجمنیں مدرسے اور سوسائٹیاں کام کررہی ہیں۔ لیکن افسوس تم مسلمان ہوکے آپس ہی میں لڑ جھگڑ کر اپنی قوت فنا کررہے ہو خدارا اب تو سمجھو اور علماء سوء کے دام تذویر سے بچو کیونکہ ایسے علماء مسلمانوں کو لڑا کر اپنا الو سیدھا کرتے پیٹ پالتے ہیں۔ (خاتمہ اختلاف صفحہ ۱۱۵) مجھے سعید آباد کی سیرت کانفرنس میں ایک بار قاری صاحب سے چند لمحات ملاقات کا موقع میسر ہوا۔

تقریب کے اختتام پر آپ شاہ صاحبؒ کے کتب خانے میں دیگر علماء کے ساتھ تشریف لے گئے جہاں کسی طرح میں بھی شاہ صاحب کے پہلو میں بیٹھ گیا پھر رحمانی صاحب نے جن علمی نصائح سے ناچیز کو نوازا وہ آب زر سے لکھنے کے لائق تھیں۔ آج سوچتا ہوں کہ یہ کیا لوگ تھے؟ کیا علم وعمل، تقوی وطہارت تھا۔ اس پر کیا عاجزی وفروتنی ان تمام رجال دین کی شخصیتیں اپنے اپنے رنگ میں بلاشبہ منفرد تھیں میں نے آپ کو انتہائی منکسر المزاج محبتیں بانٹنے والا عالم، خوش پوش، خوش گفتار، نفاست پسند اور دوسرے کا خیال رکھنے والا دیکھا۔ مطالعہ کتبُ کرتے وقت میں نے ان کو ادب عالیہ کا ذوق رکھنے والا پایا۔ بلاشبہ ایسے لوگوں کا وجود مسعود امت مسلمہ میں نعمت خدا سے کم نہ تھا۔ سچ ہے کہ اللہ والوں کا انداز ہی جدا ہے آج بھی کانوں میں صدائے بازگشت آرہی ہے

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں؟
بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطاب کے وقت ان کا اسلوب بڑا منفرد وجداگانہ تھا۔قرآن عظیم اور احادیث رسول خوبصورت آواز میں سنانے لگتے تو جی چاہتا کہ پڑھتے ہی چلے جائیں کانوں میں رس گھلنا شروع ہوجاتا ۔ مجھے رحمانی صاحب سے دوسری ملاقات کا شرف 1978ء کے قریب جلسہ تقریب دستار بندی مدرسہ دارالرشاد پیرجھنڈو درگاہ شریف میں اس وقت ہوا جب علامہ سید محبّ اللہ شاہ راشدی کی خصوصی دعوت پر پروفیسر ظفر اللہ شہید، پروفیسر محمد یامین محمدی، اور دیگر کئی علماء کرام وزعمائے عزام کے ساتھ قاری عبدالخالق رحمانی صاحب بھی تشریف فرما ہوئے تھے۔جس میں خاکسار۔رقم الحروف علامہ سید محمد قاسم شاہ راشدی اور دیگر چند علماء کرام کی دستار بندی عمل میں آئی گرمیوں کا موسم تھا جب میری دستار بندی کا پھیلا پھیرا تو علامہ شاہ صاحب نے دیا دوسرا پروفیسر ظفر اللہ شہید اور تیسرا حضرت علامہ قاری عبدالخالق رحمانی کے حصہ میں آیا۔میں نے دیکھا کہ ایک متشرح صورت بزرگ اسٹیج پر تشریف لائے۔خوبصورت اور پرنور چمکتا دمکتا چہرہ۔آنکھوں پر چشمہ آویزاں دستار سے فراغت کے بعد اپنی جگہ جاکر براجماں ہوئے جب تقریر کی باری آئی تو آپ نے پچھلے دیئے ہوئے موضوع سے ہٹ کر عظمت علماء کرام اور ان کی ذمہ داریاں کے موضوع پر ایک انتہائی جاندار تقریر کی تقریر کیا تھی بلاشبہ۔

از دل خیزد بردل ریزد

بہرحال مولانا قاری عبدالخالق رحمانی، کا زندگی بھر اتباع سنت معمول رہا۔ان کی زبان اور دل میں کوئی فاصلہ نہ تھا۔جس بات کو غلط سمجھا اسے برملا کہہ دیا آپ نے لانڈھی کراچی میں مؤرخہ ۳ دسمبر 2006ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔اللہ تعالی ان کی مغفرت کرے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے آپ کی شرافت، بردباری، انسان دوستی، رحمدلی کے ساتھ شگفتہ مزاجی، بذلہ سنجی جماعت اہل حدیث میں زدعام تھی۔

وہ حلیم اور وہ تواضع اور وہ طرز خود فراموشی
خدا بخشے جگر کو لاکھ انسانوں کا انسان تھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ بطور مبلغ

(عبدالمجید محمد حسین بلتستانی)

(۱)...... آگرہ (انڈیا) میں ایک بزرگ ابوالعلاء کا مقبرہ ہے جو کہ پورے ہندوستان میں خواجہ معین الدین اجمیری کے مقبرے کے بعد شرک و بدعت کا دوسرا بڑا مرکز ہے، اس کے سالانہ عرس کے موقع پر مختلف مقامات سے ہزاروں لوگ وہاں آ کر حاضری دیتے ہیں، اپنے زعم میں حج کا ساسماں پیدا کرتے ہیں۔ مزار کو عرقِ گلاب سے غسل دیا جاتا ہے، اس کا طواف ہوتا ہے، اور بھی دوسرے شرکیہ عمل ہوتے ہیں۔ قاری صاحب رحمہ اللہ نے یہ سب سن رکھا تھا، اور دل میں کڑھتے رہتے تھے، ایک مرتبہ اپنے شاگرد صلاح الدین بخاری کے ہمراہ عرس کے موقع پر نماز عصر سے قبل وہاں پہنچ گئے، بڑی مشکل سے قبر تک رسائی ہوئی، جو کچھ سنا تھا اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی لیا، بہت سے لوگ طواف میں مشغول ہیں، ایک طرف مجاور، مردوں اور عورتوں کو گردن سے پکڑ کر سجدے کروا رہا ہے، اس کھلم کھلا شرکیہ کفریہ ماحول کو دیکھ کر آپ کا دل ماہء بے آب کی مانند تڑپنے لگ گیا، اور دل ملامت کرنے لگا کہ اگر آج ان بھولے بھٹکے لوگوں کو صحیح عقیدے سے آگاہ نہ کیا تو روزِ محشر اللہ کے حضور جواب دینا پڑے گا، آپ اِدھر اُدھر ٹہلنے لگے مگر کچھ سمجھ نہ آیا کہ کیا کیا جائے، اتنے میں اذانِ عصر شروع ہوگئی اور نماز کے لیے اس مسجد میں چلے گئے جس کے صحن میں اس مقبرے کا گنبد تھا مسجد نمازیوں سے بھرپور تھی، نماز کے فوراً بعد قوالی کا اعلان کیا گیا، آپ نے موقع کو غنیمت جانا اور مسجد کے درمیانی دروازے پہ کھڑے ہو کر لوگوں سے فرمایا کہ ''میں مختصر وقت میں'' حضرت صاحب'' کے فضائل بیان کروں گا اس کے بعد آپ لوگ قوالی سماعت فرمائیں''۔ آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد عقیدہ توحید پر درس شروع کر دیا اور کتاب وسنت کی روشنی میں اس کو خوب بھرپور انداز میں بیان کیا لوگ نہایت سکون کے ساتھ ہمہ تن گوش تھے، تا آنکہ مغرب کی اذان کا وقت ہوگیا قوالی کی مجلس کینسل ہوئی تو منتظمین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قوالی نے شور مچا دیا لوگوں نے کوئی توجہ نہ کی مغرب کی نماز کی امامت کے لیے لوگوں نے آپ کو آگے کر دیا، نماز کے بعد آپ نے لوگوں سے کہا کہ ''حضرت صاحب'' کے کچھ فضائل باقی ہیں وہ بھی سنتے جائیں، پھر آپ نے اللہ کی وحدانیت اور شرک کی مذمت پر بھرپوانداز میں مدلل تقریر کی، لوگ غلط عقائد اور کفریہ نظریات سے توبہ کرنے لگے، اور پکے موحد ہونے کا عہد کیا، اس توحیدی ماحول اور گفتگو کی تاب نہ لا کر'' انٹرنیشنل تیموں اور مجاوروں'' نے مسلح ہو کر آپ پر حملہ کر دیا لوگوں نے آپ کو اپنی حصار میں لے لیا جس کی وجہ سے آپ ان کے حملوں سے محفوظ رہے اور آپ کو وہاں سے قبر کے عقب میں موجود گٹر نما نالے میں داخل کر دیا جس کو آپ نے سمٹ سمٹ کر عبور کیا باہر نکل کر آپ کو کچھ پہاڑیاں نظر آئیں انہیں عبور کر کے سڑک پہ پہنچے وہاں سے تانگے میں سوار ہو کر آپ اپنے ٹھکانے پر بہ حفاظت پہنچ گئے، اِدھر مجاورین پریشان کہ آپ کہاں غائب ہو گئے؟!!!

(۲)...... اسی قسم کا واقعہ ملتان میں پیش آیا، اہل تشیع نے توحید کے عنوان سے ایک کانفرنس کا اہتمام کیا اور اس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کو دعوت دی گئی، شیعوں نے توحید کے حوالے سے ''پنجتن پاک'' کو تھامنے کا مشورہ دیا، بریلویوں نے کہا کہ دنیا کو قبوریوں کے حوالے کر دو دیوبندیوں کا کہنا تھا کہ اس کی تکمیل تقلید بغیر ممکن نہیں، اس موقع پر جماعت اہل حدیث نے مطالبہ کیا کہ ہمارے عالم کو آخر میں گفتگو کا موقع دیا جائے جو کہ نہایت ردوکد کے بعد مان لیا گیا، علمائے اہل حدیث کی کثیر تعداد بھی وہاں موجود تھی سب خلوص دل کے ساتھ دعا میں مشغول تھے اس دوران حضرت قاری صاحب نے عقیدہ توحید پہ تقریر کا آغاز کر دیا، اللہ پاک نے آپ کے سینہ کو کھول دیا اور قریباً پاؤ پارہ کے قرآن مجید کی تلاوت کی، اللہ پاک نے اس موضوع سے متعلق ایسی آیات آپ کے ذہن میں ڈالیں کہ ان آیات مبارکہ نے مخالفین کے خودساختہ عقائد باطلہ کا استیصال کر کے رکھ دیا، آپ کو اپنی جانب سے کچھ کہنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ جبکہ اس بات کی بھی پابندی تھی کہ ایسی کوئی بات نہ کی جائے جس سے دوسرے مکتب فکر کی دل آزاری ہو، سامعین کی اکثریت نے غلط عقائد سے توبہ کر لی اور ساری زندگی عقیدہ توحید پر قائم رہنے کا عہد کیا۔ عجیب بات یہ تھی یہ جلسہ حضرت بہاؤالدین زکریا رحمہ اللہ کے مقبرے کے سامنے ایک بڑے میدان میں ہوا نہ کوئی ہنگامہ ہوا اور نہ ہی کوئی مخالفت! اس موقع پر ممتاز حنفی عالمِ دین مولانا خیر محمد جالندھری نے جلسہ کے اختتام پر کہا کہ ''اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جلسہ کی کامیابی کا سہرا اہل حدیث ''لونڈے'' کے سر پر بندھ گیا۔''

(۳)......قاری صاحب رحمہ اللہ کو حرم پاک کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو وہاں پر ممتاز سعودی عالم دین فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن حمید رحمہ اللہ نے آپ کو ہفتہ میں تین دن حرم پاک میں اسپیکر پر درس کی اجازت دی، وہاں عام طور پر دیگر علماء مغرب کے بعد درس دیتے تھے آپ نے اس وقت کو مناسب نہ سمجھا کیونکہ اس وقت لوگوں کا رش بڑھ جاتا تھا اور دیگر ممالک کے لوگ جمع ہو جاتے تھے، آپ نے اپنے درس کے لیے عشاء کے بعد کے وقت کا انتخاب کیا اس وقت حرم میں رش قدرے کم ہو جاتا، خطبہ مسنونہ کی آواز سن کر اردو دان طبقہ آپ کی طرف چلا آتا اس طرح ایک بڑا اجتماع آپ کے اردگرد جمع ہو جاتا، دوسری زبانوں کے لوگ بھی آتے اور انہماک کے ساتھ آپ کی گفتگو کو سنتے ،ایک ہفتہ بعد ایک افریقی تاجر جو اپنے ساتھیوں کے ہمراہ روز وہاں تقریر سننے آتا تھا مجمع کے وسط میں کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ ہم کئی دنوں سے آپ کی گفتگو سن رہے ہیں آپ چونکہ خالصتاً کتاب وسنت پر مبنی گفتگو کرتے ہیں جس کا ایک ایک لفظ ہمارے دلوں میں اترتا ہے لیکن ایک اشکال ہے کہ آپ نماز پڑھتے ہوئے رفع الیدین کرتے ہیں جبکہ ہم نہیں کرتے تو گزارش ہے کہ کیا بغیر رفع الیدین کے ہماری نمازیں ہو جاتی ہیں؟ اس پر قاری صاحب نے فرمایا کہ الحمدللہ ہم اہل حدیث ہیں سنت کے مطابق نماز پڑھتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہماری نمازیں ہوتی ہیں یا نہیں تو ہم آپ کی نمازوں کے حوالے سے کیسے کہہ سکتے ہیں جو خلافِ سنت پڑھتے ہیں؟ آپ اپنے سوال کو تھوڑا سا تبدیل کر لیں اور صرف یہ دریافت کریں کہ کیا رفع الیدین کا ثبوت احادیث میں ہے یا نہیں؟ ان شاء اللہ ہم آپ کے سامنے پچاسوں صحیح مرفوع احادیث پیش کریں گے اس پر وہ کہنے لگا کہ ہم حنفیوں کے پاس عدمِ رفع یدین پر کوئی حدیث نہیں؟ تو قاری صاحب نے فرمایا کہ اگر میں اس بارے میں کچھ کہوں گا تو گِلہ ہوگا، یہاں حرم شریف میں اطراف واکناف سے علمائے احناف تشریف لائے ہوئے ہیں آپ ان کی خدمت میں جائیں اور عدمِ رفع پر صرف ایک صحیح مرفوع حدیث لے کر آئیں میں یہاں بیت اللہ میں بیٹھ کر وعدہ کرتا ہوں کہ ہزاروں اہل حدیثوں سمیت رفع الیدین ترک کردوں گا اور آپ کا مسلک قبول کر لوں گا۔ دوسرے دن ایک وفد ترتیب دیا گیا جو مختلف ممالک کے لوگوں پر مشتمل تھا، یہ وفد سب سے پہلے شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ (پنڈی والے) کے پاس یہ سمجھ کر گیا کہ یہ پاکستان کے بہت بڑے عالم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں،اس وفد نے جب ان سے عدمِ رفع پر حدیث طلب کی تو وہ آگ بگولہ ہوگئے اور غصہ میں فرمایا کہ میں حنفی ہوں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک رفع الیدین درست نہیں ہے جاؤ مجھ سے بات نہ کرو لوگوں نے بہت اصرار کیا لیکن مولانا مرحوم نے کوئی جواب نہ دیا وہ وفد مایوس ہوکر واپس آ گیا۔ پھر یہ وفد ممتاز حنفی عالم دین مفتی سیاح الدین کاکا خیل والے رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عدمِ رفع پر حدیث طلب کی تو مفتی صاحب مرحوم نے فرمایا کہ اللہ پاک کے گھر میں اس قسم کی باتیں نہیں کیا کرتے،اراکینِ وفد نے اصرار کیا کہ اگر جہاں سے دین نکلا ہے وہاں بھی تحقیق نہ کریں تو کہاں کریں؟ لیکن مفتی صاحب مرحوم جواب دیئے بغیر چلے گئے۔

اس کے بعد وہ وفد مختلف علمائے احناف کی خدمت میں حاضر ہوا سب نے یہی جواب دیا کہ تم لوگ حنفی ہو تم لوگ رفع الیدین نہ کرو اہل حدیث عالم بالحدیث ہیں انہیں رفع الیدین کرنے دو،وفد سارا دن گھوم پھر کر بے نیل ومرام واپس لوٹا،رات کو جب عشاء کے بعد یہ لوگ قاری صاحب کی مجلس میں حاضر ہوئے تو قاری صاحب نے دریافت کیا اگر آپ لوگ حدیث لانے میں کامیاب ہوگئے ہیں تو پیش کریں بار بار مطالبہ کے باوجود وہ خاموش ہی رہے تو قاری صاحب نے فرمایا کہ ساری دنیا کے حنفی علما جمع بھی ہو جائیں تو بھی ایک حدیث نہیں پیش کر سکتے۔

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

اب لیجیے رفع الیدین کی احادیث باحوالہ سنتے جایئے اور اپنے مسلک کی حقانیت پر اللہ کا شکرادا کیجیے ،پھر آپ نے اتباعِ سنت پر مدلل تقریر کی جس سے متاثر ہوکر ان لوگوں نے مسلک اہل حدیث قبول کرلیا اور تقلید کی ضلالتوں سے نجات پائی۔

جب آپ منیٰ میں ٹھہرے ہوئے تھے تو بہت سے لوگ آپ کے پاس ملاقات کو حاضر ہوئے،اور عرض کیا کہ ہم نے مختلف علما کو پرکھا مگر ہماری تسلی وتشفی نہیں ہوئی ہم نے مسلک اہل حدیث قبول کرلیا ہے ہمارے لیے استقامت کی دعا فرمائیں اور ہم اپنے اپنے ملکوں میں جاکر مسلکِ حق کی تبلیغ کریں گے،اس وفد میں حاجی نور محمد (فیصل آبادی) بھی تھے جنہوں نے تحقیق کے بعد مسلک اہل حدیث قبول کیا تھا اور کافی سارے لوگوں کو بھی دعوت دے کر اہل حدیث کیا،انہوں نے دورانِ طواف مفتی سیاح الدین کاکا خیل مرحوم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو جا پکڑا اور دریافت کیا کہ اگر رفع الیدین کے نہ کرنے کا کوئی ثبوت ہو تو بتا دیں، حاجی کہتے ہیں کہ میں حیران ہوا جب مفتی صاحب نے جواب میں فرمایا کہ میں جب تنہائی میں چھپ کر نماز پڑھتا ہوں تو رفع الیدین کرتا ہوں اور سنت کے مطابق پڑھتا ہوں، تو حاجی صاحب نے کہا کہ مجھے اجازت دیں کہ میں اہل حدیث ہو جاؤں تو مفتی صاحب نے فرمایا کہ اہل حدیث ہو جاؤ تو انہوں نے مسلک اہل حدیث کو قبول کر لیا۔ یہ تھیں قاری عبدالخالق صاحب کی تبلیغی میدان میں کوششیں، اللہ پاک حضرت قاری صاحب کی ان کاوشوں کو قبول فرما کر ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، آمین۔

بنا کردند خوش رسمے بہ خاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پیکر علم وفضل قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ

(محمد یوسف انور)

وقت کا دھارا کس تیز رفتاری سے بہتا ہے۔ ۳ دسمبر ۱۹۰۶ء کو جماعت کے مقتدر و نامور اور شعلہ نوا مقرر قاری عبدالخالق رحمانی اس جہان فانی سے آخرت کے راہی ہوئے تھے۔ ۹ سال کے قریب مدت گزر چکی ہے لیکن ان کی ملاقاتوں کی حسین وخوبصورت یادیں اب بھی دل و دماغ کی دنیا میں موجزن ہیں۔ قاری صاحب جس عظیم ہستی کے صاحبزادے تھے وہ تھے علمی دنیا اور مسند درس و تدریس کی زینت نمونہ اسلاف حضرت مولانا عبد الجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ۔ ان سطور کے راقم کو دو تین دفعہ جامع مسجد قدس چوک دالگراں لاہور کے دارالعلوم میں اُن سے ملاقات ومجلس میں ملنے کی سعادت حاصل ہے جسے نصف صدی سے زائد عرصہ بیت چکا ہے مگر ان کے علم وعمل اور پاکیزہ گفتار کے اثرات آج بھی محسوس کر رہا ہوں۔ حضرت کھنڈیلوی بڑے وجیہ وشکیل طویل قد و قامت مگر انتہائی متواضع شخصیت کے مالک تھے۔ وہ حضرت حافظ محمد عبداللہ روپڑی کے شاگرد رشید تھے۔ ہمارے ممدوح حضرت قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ بھی اپنے والد کا عکس حسین، حسن و جمال بھری خوبصورت شکل وصورت، توانا جسم اور علم وفضل کے پیکر عالم دین تھے۔ کرتا پاجامہ اور اچکن وقراقلی ٹوپی میں ملبوس ان کی شخصیت دیکھنے والوں کو اپنا گرویدہ بنالیتی تھی۔ مجھے حضرت قاری صاحب سے ملنے جلنے اور اٹھنے بیٹھنے کے بہت سے موقع بچپن ہی میں میسر آتے رہے۔ میرے والد حاجی عبدالرحمان پٹوی رحمہ اللہ علمائے جماعت کا بڑا احترام کرتے۔ اکثر اوقات علماء کی میزبانی اور ان سے میل جول میں گزارتے۔ روپڑی بزرگوں حضرت العلام حافظ محمد عبد اللہ روپڑی رحمہ اللہ اُن کے معروف بھتیجے مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑی رحمہ اللہ اور مولانا حافظ عبد القادر روپڑی فیصل آباد میں ہمارے غریب خانہ پر قیام فرماتے تھے۔ قاری عبدالخالق رحمانی کا حافظ محمد اسماعیل صاحب سے قلبی تعلق اور گہرا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوستانہ تھا، حافظ صاحب کے ایما پر ہم نے غالباً ۱۹۶۰ء میں جمعیۃ شان اہلحدیث کی سالانہ کانفرنس دھوبی گھاٹ میں ان کو مدعو کیا۔ پھر فیصل آباد میں نہ صرف سالانہ کانفرنسوں بلکہ سال کے دوران بہت سے تبلیغی پروگراموں میں ان کی شمولیت رہتی اور وہ اپنے مخصوص و ولولہ انگیز اندازِ بیان سے سامعین کو محظوظ فرماتے۔

حضرت قاری صاحب کراچی میں ایک مل کی مسجد صحرا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے تھے اور وہاں کے بعض دینی مدارس کے منتہی طلبہ کی کلاسوں کو پڑھاتے بھی رہے۔ وہ ایک بے باک وخوش نوا خطیب ومقرر ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ مدرس بھی تھے۔ معقولات ومنقولات کی جملہ کتب کی تدریس کا انہیں کمال ملکہ حاصل تھا۔ اس لحاظ سے وہ واقعتاً جامع المعقول والمنقول تھے۔ وہ خود جماعت کے اعلیٰ درجہ کے مدرسہ رحمانیہ دہلی کے فارغ التحصیل تھے اور وقت کے جلیل القدر اساتذہ سے انہوں نے کسبِ فیض کیا تھا۔ بلند مرتبت علمی صلاحیتوں سے مالا مال حضرت قاری صاحب حسنِ مزاح بھی خوب رکھتے تھے۔ مادری زبان اردو میں جب باتیں کرتے تو گویا منہ سے پھول جھڑتے تھے۔ خطابت کا تو ملک بھر میں ان کا ایک سرفہرست نام تھا۔ ایک دفعہ کسی ملتان کی تنظیم نے قلعہ کہنہ کے قاسم باغ میں بڑی سطح کی توحید کانفرنس منعقد کی جس میں تمام مکاتبِ فکر میں سے ایک ایک مقرر نے تقریر کرنا تھی۔ اہلحدیث کی طرف سے قاری عبدالخالق رحمانی کو کراچی سے مدعو کیا گیا۔ دیگر مقررین میں مولانا غلام اللہ خان، مولانا شاہ احمد نورانی اور مظفر علی شمشی تھے۔ منتظمین وسامعین کا کانفرنس کے اختتام پر متفقہ فیصلہ تھا کہ قاری صاحب کی خطابت کی جولانی افضل تھی اور دلائل وبراہین بھی نرالے تھے اور لحنِ داؤدی میں قرأۃ قرآن حکیم بھی لاجواب تھی۔ علامہ اقبال کے اس شعر پر انہوں نے تقریر ختم کی ؎

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

راقم الحروف اس کانفرنس میں دوستوں کی ہمراہی میں شریک ہوا تھا۔ یہ کوئی ۱۹۸۰ء کے اواخر مارچ کے پُر بہار دن تھے۔

حافظ محمد اسماعیل روپڑی کراچی میں جناح مزار کے بالمقابل ایک خوبصورت اُٹھی قیوم منزل کے لمبے چوڑے لان میں نمازِ تراویح میں قرآن مجید سنایا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ کئی سال تک جاری رہا۔ لاتعداد لوگ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شہر کے اطراف و اکناف سے گاڑیوں پر اور بسوں کے ذریعے شریک ہوتے۔ اس کوٹھی کے مالک حاجی عبدالقیوم مرحوم ''قیوم ٹیکسٹائل ملز'' جیسے اس زمانے کے کامیاب صنعتی ادارہ کے پروپرائیٹر تھے اور حافظ محمد اسماعیل کے خاص عقیدت مند تھے۔ حافظ صاحب نماز تراویح کے بعد پڑھی جانے والی قرأت کے خاص خاص مقامات کا درس دیتے۔ حضرت قاری صاحب بھی اپنی مسجد میں نمازِ تر اویح پڑھا کر یہاں تشریف لے آتے۔ خورد ونوش کی محفل چلتی اور علمی وادبی مجلس بھی لطف دیتی۔ حافظ محمد اسماعیل مسجد رحمانیہ رنچھولائن میں خطبہ جمعہ دیا کرتے تھے۔ رمضان المبارک کے دیگر ایام میں پورا مہینہ قریباً ہر نماز کے بعد شہر کی مختلف مساجد اور قیام گاہوں پر ان کے درسِ قرآن مجید کے پروگرام ہوتے۔ رمضان المبارک کے بعد شوال کے آخر تک تبلیغی جلسوں کا انعقاد ہوتا جن میں قاری صاحب بھی تقریر کرتے اور کبھی کبھار سیّد بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ بھی حافظ صاحب کے ساتھ دوسرے مقرر ہوتے۔ اغلب خیال ہے کہ ۵۹ء کے رمضان المبارک میں حافظ صاحب کی شفقت ورافت مجھے اور میرے دوست شیخ محمد یونس (راولپنڈی) کو کراچی کھینچ لائی۔ ہم نے آدھا رمضان المبارک کراچی میں حافظ صاحب کے ہمراہ گزارا اور مندرجہ بالا تمام روح پرور دینی مناظر سے فیض یاب ہوتے رہے۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ حضرت قاری عبد الخالق صاحب اور حضرت حافظ محمد اسماعیل صاحب کی شیریں مؤثر خطابت سے کراچی میں مسلک اہل حدیث کو بڑا فروغ رہا اور پھر ان دونوں کی سرپرستی علامہ محمد یوسف کلکتوی رحمہ اللہ جیسے معتبر مناظر ومقرر اور بلند پایہ عالم دین فرماتے تھے بلکہ بیشتر جلسوں کی صدارت بھی علامہ صاحب فرمایا کرتے تھے۔ عامل روڈ پر ان کی فیکٹری تھی جہاں رمضان المبارک میں افطاریاں بھی پُرتکلف ہوتیں اور علمی مجالس بھی منعقد ہوتیں۔ تین چار روز بھارت سے شیخ الحدیث مولانا عبد السلام بستوی بھی تشریف لائے جو علامہ صاحب کے دولت کدہ پر مقیم رہے۔ ظاہر ہے کہ اس قدر اونچی علمی شخصیات کی صحبت وملاقاتوں سے ہمیں کس قدر مسرت بھری سعادت حاصل رہی۔ کہنا پڑے گا کہ آج کراچی میں جس بڑی تعداد میں اہل حدیث مسلک کے شیدا اور حاملین موجود ہیں اس خوش کن ماحول کے پیدا کرنے میں حافظ محمد اسماعیل اور قاری عبدالخالق کی عالمانہ وجاہت اور مجاہدانہ خطابت کا بہت بڑا رول اور مرکزی کردار ہے

بس یوں سمجھیے ؎

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کھے دیتی ہے شوخی نقش پا کی
ابھی اس راہ سے گیا ہے کوئی

حضرت قاری عبد الخالق روزِ اول سے مرکزی جمعیت اہل حدیث سے نہ صرف وابستہ رہے بلکہ مرکزی عہدوں پر فائز رہے۔ مرکزی کانفرنسوں میں قاری صاحب کی تقریر دلپذیر کا بڑا شہرہ رہتا۔ مولانا سیّد محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے دورِ امارت میں وہ جونیئر مرکزی نائب امیر تھے، سینئر نائب امیر مولانا خان مہدی زمان خاں ہزاروی (جو جنرل ایوب خاں کے پھوپھی زاد بھائی تھے) تھے حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ، حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا معین الدین لکھوی کے ادوار امارت میں قاری صاحب سینئر امیر رہے۔ قاری صاحب کی حیاتِ مبارکہ کے آخری سالوں میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ جیسا بے پناہ خطابت و ذہانت اور تقریری وتحریری صلاحیتوں سے مالا مال عالم دین عنایت کیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کی بخشش و مغفرت فرمائے۔ اب تو نہ وہ ذوق وشوق رہا اور نہ ہی دھواں دھار خطابت کے آفتاب رہے۔ صورتِ حال یہ ہے ؎

ویران ہے میکدہ خم و ساغر اداس ہے
تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عمدۃ البیان، فصیح اللسان

قاری عبدالخالق رحمانی بن الشیخ ابومحمد عبدالجبار محدث الزمان

(عبدالرحیم اظہر الکریمی الدیروی ناظم، المکتبۃ الکریمیہ الاسلامیہ)

عمدۃ البیان، فصیح اللسان قاری القرآن حافظ عبدالخالق رحمانی بن ابومحمد عبدالجبار محدث کھنڈیلوی بن ممتاز الحکماء حکیم دارا بخش بن جمال الدین خان ماہ نومبر ۱۹۲۵ء بمطابق جمادی الاول ۱۳۴۴ھ بروز بدھ بمقام کھنڈیلہ ضلع جے پور راجستھان (انڈیا) کے ایک علمی و دینی اور تاجر گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم اپنے زمانہ کے ممتاز علماء ومحدثین میں تھے۔ انہوں نے اپنے وقت کے عظیم محدثین و اساتذہ سے تعلیم حاصل کی جن کے چند اسماء گرامی: محدث العصر مولانا عبد الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ صاحب تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی، مولانا عبدالوہاب محدث دہلوی رحمہ اللہ، مولانا احمد اللہ دہلوی رحمہ اللہ، مولانا شرف الدین محدث دہلوی رحمہ اللہ اور مولانا حافظ عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ وغیرہ۔ محدث کھنڈیلوی رحمہ اللہ کا طریقہ تدریس نہایت پُرکشش تھا۔ اُن کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ طالب علم کے ذہن وقلب میں مسئلہ راسخ ہوجائے۔ وہ بڑے ذوق وتحقیق سے پڑھاتے۔ ان کے تلامذہ کی تعداد بھی کافی ہے۔ اُن میں آپ کا فرزند ارجمند مولانا قاری عبدالخالق رحمانی، مولانا محمد اسماعیل ذبیح رحمہ اللہ، مولانا حافظ محمد اسحاق سابق شیخ الحدیث دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور اور مولانا محمد اسحاق خائف آف کراچی قابل ذکر ہیں۔ مولانا قاری عبدالخالق رحمانی مرحوم کے والد محترم کے علاوہ اُن کے تایا حکیم مولوی عبدالغفار رحمہ اللہ، چچا مولانا حکیم عبدالستار رحمہ اللہ اور نانا جی حاجی شمس الدین رحمہ اللہ بھی قرآن وسنت کے مبلغ وداعی تھے۔ اسی طرح مولانا رحمانی مرحوم کے خسر اُستاذ الاساتذہ مولانا داؤد راغب رحمانی رحمہ اللہ سابق شیخ الحدیث بحرالعلوم سعودیہ کراچی بھی ممتاز مدرس اور محقق تھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو اپنے تلامذہ کے ساتھ ہمدردی اور محبت کرنے والے تھے۔ قاری عبدالخالق رحمانی کراچی مرحوم راقم کے والد محترم مولانا عبدالکریم سابق مدرس الجامعۃ السلفیہ فیصل آباد کے حلقہ احباب میں سے تھے۔ والد من نے بتایا تھا کہ تقریباً ۵۰ سال قبل کراچی جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں میں اپنے مخلص دوست مولانا قاری عبدالخالق رحمانی جو ایک بہترین خطیب تھے اُن کے پاس گیا اور اُن کے پاس تقریباً دو تین روز رہا۔ مولانا رحمانی مرحوم میرے حالات سے آگاہ ہو چکے تھے۔ المختصر یہ کہ انہوں نے مدرسہ رحمانیہ کراچی میں مدرس مقرر کروادیا جہاں تقریباً ۵/۴ ماہ تک تدریسی فرائض انجام دیے۔ لیکن وہاں کی آب و ہوا موافق نہ آنے کی بنا پر طبیعت زیادہ خراب ہوگئی۔ علاج و معالجہ بھی خوب کرایا پھر بھی طبیعت وصحت درست نہیں ہوئی بالآخر واپس وطن ڈیرہ آنا پڑا۔ راقم کے والد محترم یہ بھی بتایا کرتے تھے کہ محدث العصر مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ مناظرِ اسلام مولانا عبدالعزیز ڈیروی واعظ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس متحدہ ہند جو راقم کے والد محترم کے نانا جی تھے کے حلقہ احباب سے تھے۔ کیونکہ مولانا عبدالعزیز مرحوم اُس دور میں دہلی، رنگون اور آگرہ وکھنڈیلہ میں تبلیغی سلسلے میں جاتے وہاں تقاریر کرتے۔ مولانا کھنڈیلوی رحمہ اللہ نے والد محترم کو مولانا ڈیروی رحمہ اللہ کے بارے میں بیان کیا تھا کہ تمہارے نانا جی اپنے دھر کے ایک مثالی خطیب و مقرر تھے۔ اُن کا خطاب مناظرانہ ہوتا۔ مقصد یہ کہ مولانا رحمانی کے بزرگوں سے ہمارے بزرگوں کا ایک اچھا تعلق رہا۔

مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کی رسمی تعلیم مڈل تھی، انہوں نے دینی تعلیم مدرسہ مصباح العلوم کھنڈیلہ سے حاصل کرنا شروع اور مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی سے قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں جامعہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی سے جو ایک معروف مدرسہ ہے تعلیم مکمل کرنے کے بعد سند فراغت حاصل کی۔ یہ مدرسہ رحمانیہ ۱۹۲۱ء میں فصیح اللسان مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی مؤلف حسن البیان کی تحریک سے معرضِ وجود میں آیا۔ جس کے بانی دو بھائی حاجی شیخ عبدالرحمٰن رحمہ اللہ و شیخ عطاء الرحمٰن رحمہ اللہ تھے۔ ان میں حاجی عبدالرحمٰن اپنے دور میں آنریری مجسٹریٹ اور میونسپل کونسلر بھی رہے۔ یہ دونوں بھائی صاحب تقویٰ، خلیق وملنسار، اپنے پیرائے کے دکھ درد بانٹنے والے اور بڑے مرنجان مرنج بزرگوں میں سے تھے۔ یہ مدرسہ ایک مثالی اور شاندار تاریخ کا حامل ہے۔ اس مدرسہ کے اخراجات ان دونوں مخیّر بھائیوں نے برداشت کر رکھے تھے اور کافی یتیم بچوں، بیواؤں کے وظائف بھی مقرر کیے ہوئے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطیب ذیشان، فصیح اللسان قاری عبد الخالق رحمانی نے محدث العصر مولانا عبید اللہ مبارکپوری، مولانا احمد اللہ، مولانا محمد عبداللہ اور مولانا عبد الحلیم جیسے ممتاز محقق علماء و مدرسین سے تعلیم حاصل کی۔ قاری مرحوم کو مدرسہ رحمانیہ سے بہت محبت اور پیار تھا جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے نام کے ساتھ رحمانی لفظ کو پسند فرمایا تاکہ محبوب اور پسندیدہ مدرسہ سے نسبت برقرار رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ قاری عبد الخالق رحمانی کے نام سے مشہور ہوئے۔ وہ حصولِ تعلیم کے بعد متحدہ ہندوستان کے علاقہ آگرہ کے مدرسہ قاسم العلوم میں تقریباً آٹھ سال شیخ الحدیث کے اہم منصب پر فائز رہے جو ایک عظیم اعزاز ہے۔ بعد قیام پاکستان اُن کے والد محترم محدث کھنڈیلوی رحمہ اللہ پاکستان تشریف لائے اور مختلف دینی مدارس میں تدریسی فرائض احسن انداز سے انجام دیے۔ آخر میں انہوں نے اوکاڑہ میں سکونت اختیار کی اور وہاں اپنے مکان کی سیڑھیوں سے گرنے کے باعث اُن کو کافی چوٹیں آئیں جس کے سبب تین سال صاحبِ فراش رہے اور کچھ عرصہ بعد ۱۹۶۲ء کے اوائل میں فالج کا حملہ ہوا جس سے زبان بھی کافی متاثر ہوئی۔ گفتگو میں دقت پیش آنے لگی۔ بالآخر مورخہ ۴ اگست ۱۹۶۲ء بمطابق ۲ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ بروز ہفتہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. جن کی نماز محدث العصر اُستاذ المدرسین مولانا حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں جماعتی وغیر جماعتی احباب نے شرکت کی اور اوکاڑہ ہی میں مدفون ہوئے۔

مولانا قاری عبد الخالق رحمانی رحمہ اللہ نے اپنے اسلاف کی دینی وتبلیغی اور تدریسی خدمات کی یاد کو تازہ رکھتے ہوئے رضائے الٰہی سے قرآن وسنت کی شمع روشن رکھتے ہوئے مثالی امور انجام دیے اور وہ اس شعر کے مصداق ہوئے کہ ؏

کرو یاد اپنے بزرگوں کی حالت
شدائد میں جو ہارتے تھے نہ ہمت

مولانا قاری رحمانی مرحوم کے خطابات علمی، ادبی، تحقیقی، تاریخی اور تنظیمی مثالی وفکر انگیز ہوتے جو ناقابل فراموش ہیں۔ اُن کا خطاب فصیح و بلیغ انداز میں ہوتا چنانچہ کافی عرصہ قبل ملتان شہر میں اہل تشیع نے توحید کے عنوان پر ایک کانفرنس منعقد کرائی جس میں ہر مکتب فکر کے علماء کو مدعو کیا گیا تھا۔ جس میں شیعہ علماء واعظین نے پنجتن پاک کا دامن تھام لینے کو توحید سمجھا، علماء بریلوی نے اللہ رب العالمین احکم الحاکمین،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

احسن الخالقین، خیر الرازقین سے ہٹا کر دنیا کو اہل قبور اور مزارات یعنی غیر اللہ کے حوالے کر دیا۔ علماء دیو بند نے جزوی طور پر توحید بیان کر کے اُس کے اتمام کے لیے تقلید کو ضروری و واجب قرار دیا۔ اُس کانفرنس کے دوران جماعت اہلحدیث کے باشعور اور ذمہ داران افراد کو ایک نہایت سنجیدہ فکر و سوچ لاحق ہوئی کہ کانفرنس کی انتظامیہ سے رابطہ کر کے یہ طے کیا جائے کہ ہمارے اہل حدیث مقرر کو اگر آخری تقریر کرنے کا موقع دیا جائے تو اہلحدیث شریک ہوں گے ورنہ نہیں۔ آخر کانفرنس کی انتظامیہ نے اُن کا یہ مطالبہ تسلیم کر لیا۔ کانفرنس میں اہلحدیث افراد بھی کثیر تعداد میں تقاریر سماعت کرنے کے لیے پہنچ چکے تھے۔ اُس وقت بعض لوگ اس بات پر حیران تھے کہ اہل تشیع کانفرنس میں کھل کر واضح طور پر مسئلہ توحید کیسے بیان ہوگا۔ بہر حال لوگوں کے اذہان میں مختلف خیالات پیدا ہو رہے تھے۔ ساتھ ہی اہلحدیث دعا گو تھے کہ یا الٰہی ہمارے خطیب و مقرر کے خطاب کو کامیاب اور پُر کشش بنا۔ آخر وہ وقت آیا جب اسٹیج سے خطیب اہلحدیث کا اعلان ہوا تو خطیب ذیشان، فصیح اللسان قاری حافظ مولانا عبد الخالق رحمانی آف کراچی اہل تشیع کی توحید کانفرنس کے اسٹیج پر جلوہ افروز ہوئے۔ خطبہ مسنون کے بعد توحید کے عظیم عنوان پر تقریر شروع فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے قلب و سینہ میں ایسی وسعت فرمائی جس کی مثال پیش کرنا اُس وقت کے حوالے سے ناممکن ہے۔ قاری رحمانی مرحوم اپنی تقریر میں زیادہ سے زیادہ قرآن بہترین لہجے اور احسن انداز میں تلاوت فرماتے اُن کی تقریر میں شعلہ نوائی اور خطابت میں ایک خاص قسم کی خصوصیت پائی جاتی تھی۔

اُس کانفرنس میں اُس دور کے معروف علماء مولانا غلام اللہ خان آف راولپنڈی دیوبندی، محترم صاحبزادہ فیض الحسن بریلوی اور اہل تشیع سے علامہ اظہر حسن زیدی مقرر تھے۔ لیکن خطیب العصر قاری عبد الخالق رحمانی نے مسئلہ وعقیدہ توحید حاضرین و سامعین کو سمجھانے میں سب سے سبقت لے گئے کیونکہ انہوں نے قرآن وسنت سے بے شمار دلائل نہایت معقول اور جامع انداز سے پیش کیے تھے یہی وجہ ہے وہ اپنے دور کے جامع المعقول و المنقول، ممتاز خطیب اور محقق تھے۔ حاضرین و سامعین نے اہلحدیث مقرر کی تقریر نہایت دلجمعی اور سکون سے سماعت کیا اور کافی لوگ متاثر ہو کر مسئلہ وعقیدہ توحید پر غور و فکر کرنے پر مجبور ہوئے۔

قاری رحمانی مرحوم ابتداء ہی سے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ساتھ وابستہ رہے اور مرکزی جمعیت کی سالانہ کانفرنسوں میں شرکت فرماتے اور اپنی معرکۃ الآراء اور پُر جوش تقاریر سے حاضرین و سامعین کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مستفید فرماتے۔ جن میں چند کانفرنسوں کا مختصر طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔ ۱۹۶۹ء ماہ اپریل میں اہلحدیث کانفرنس بہاولپور کے بیرون شکار پور گیٹ کے وسیع میدان میں منعقد ہوئی جس میں جامع المعقول والمنقول قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ نے مثالی خطاب فرمایا تھا۔ اُس وقت مولانا پروفیسر سید ابوبکر غزنوی ایم۔ اے صدر شعبہ اسلامیات انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور بھی تشریف فرماتے تھے۔

۱۹۷۸ء میں سیرت کانفرنس خانپور زیر صدارت محترم الحاج خواجہ منظور احمد صدیقی منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس بمقام جامع محمدیہ اہلحدیث محلہ خواجگاں ہوئی۔ اسی مقام پر راقم کے ماموں مولانا مشتاق احمد ڈیروی بطور شیخ الحدیث عرصہ دس سال رہے ہے۔ اس کانفرنس میں قاری عبدالخالق رحمانی مرحوم نے توحید کو قرآنی آیات واحادیث کی روشنی میں واضح اور مدلل بیان فرمایا اور ساتھ ہی دعوت اہلحدیث کے حوالے سے بھی نہایت عمدہ گفتگو فرمائی۔

نومبر ۱۹۷۸ء میں سہ روزہ عظیم الشان اہلحدیث کانفرنس ملتان منعقد ہوئی تھی جس میں علامۃ الدہر، مفکر اسلام، قائد ملت، مجاہد اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ کے پرتاثیر و جوش خطاب کے بعد جامع المعقول والمنقول قاری عبدالخالق رحمانی نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا ایمان افروز خطاب شروع ہوا۔ جس میں انہوں نے شانِ رسالت ونبوت کے عنوان کو قرآن وحدیث کی روشنی بلیغ انداز میں بیان کیا۔ اُس وقت کچھ روز قبل ملتان سنی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں اہل حدیث پر طعن وتشنیع کی گئی تھی۔ اس اہل حدیث کانفرنس میں انہوں نے مخالفین کے خیالات وعقائد کی بہترین انداز سے تردید کی اور جماعت کو منظم ہوکر تعمیری طریقوں سے تبلیغی مساعی کو بڑھانے کی تلقین وتاکید اور نصیحت فرمائی۔ ان کے بعد آخر میں مناظر اسلام حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری رحمہ اللہ (جو راقم کے والد محترم مولانا عبدالکریم ڈیروی سابق مدرس جامعہ السلفیہ فیصل آباد کے تلامذہ میں سے تھے) کا سنت نبوی ﷺ کے عنوان پر بہترین اور مثالی خطاب ہوا جس کو جمیع حاضرین وسامعین نے دلجمعی اور غور وفکر سے سماعت کیا۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ آمین ثم آمین.

قاری رحمانی صاحب نے مجاہد ملت، محسن اہلحدیث محترم الحاج میاں فضل حق حافظ آبادی رحمہ اللہ سابق ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ہمراہ قرآن وسنت کی دعوت واشاعت اور تبلیغ کے لیے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کافی کام کیا۔ چنانچہ 1985ء میں مرکزی وفد صوبہ سندھ کے دورے پر روانہ ہوا، اُس وفد میں محسن اہلحدیث الحاج میاں فضل حق صاحب، مولانا حافظ محمد اسماعیل اسد حافظ آبادی (تلمیذ محدث العصر مولانا مشتاق احمد ڈیروی سابق شیخ الحدیث دارالحدیث محمدیہ حافظ آباد و مدرس دارالارشاد (مدرسہ پیر محب اللہ شاہ) درگاہ شریف نیوسعید آباد (سندھ)، مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد اور شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمہ اللہ شامل تھے۔ یہ تمام علماء کرام کراچی پہنچ کر مولانا قاری عبدالخالق رحمانی نائب امیر مرکزی جمعیت پاکستان کے ہمراہ سندھ کے مختلف علاقوں کا تبلیغی و تنظیمی دورہ کیا۔ چنانچہ جامع مسجد کورٹ روڈ میں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جامع المعقول والمنقول قاری عبدالخالق رحمانی منعقد ہوا جس میں تمام مقررین نے اپنے مخصوص انداز میں اتحاد و اتفاق کے عنوان پر بے نظیر خطاب ارشاد فرمائے۔ علاوہ ازیں علامہ قاری رحمانی صاحب ذوقِ اشاعت کا اس کام سے واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے والد محترم محدث کھنڈیلوی رحمہ اللہ جو اہل اسلام میں باہمی اتفاق کے حامی تھے وہ نااتفاقی اور انتشار پر بہت کڑھتے تھے وہ امت مسلمہ میں وحدت کے خواہش مند تھے۔ چنانچہ انہوں نے ایک مثالی کتاب الانصاف لرفع الاختلاف یعنی خاتمہ اختلاف تالیف فرمائی تھی۔ جو تقریباً ایک صد قبل متحدہ ہند میں طبع ہوئی تھی۔ اس کتاب کو پاکستان میں شائع کرنے کے لیے محترم قاری صاحب نے محدث زمان و محشی تعلیقات السّلفیہ علی النسائی الشیخ محمد عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ واسعہ رابطہ فرما کر یہ عظیم کام اُن کے سپرد کیا تھا۔ جس میں انہوں نے نظر ثانی فرما کر باہتمام مولانا احمد شاکر حفظہ اللہ ۱۹۷۸ء کو لاہور سے شائع ہوئی اور یہ ایک مثالی کاوش ہے۔

جامع المعقول والمنقول قاری عبدالخالق رحمانی مرحوم اپنے والد محترم کے ہم شکل وصورت تھے۔ اللہ خالق کل، مالک کل، رازق کل نے اُن کو قوی وجود اور بارعب شخصیت کے حامل عظیم عالم دین بنایا تھا۔ رب العزت نے انہیں ان میں خوش طبعی و خوش اخلاقی جیسی خصوصیات ودیعت فرمائی تھیں۔ بالفاظ دیگر وہ بَسبطة فی العلم والجسم کے مصداق عظیم انسان تھے۔ وہ ایک کاروباری و تاجر آدمی تھے جس کی وجہ سے وہ تالیف و تصنیف کا کام نہیں کر سکے۔ تاہم انہوں نے خطابت کو برقرار رکھا۔ انہوں نے مورخہ ۳ دسمبر ۲۰۰۶ء بروز اتوار بمطابق ۱۱۔ ذیقعدہ وفات پائی۔ اللھم اغفرله وارحمه وعافه واعف عنه، وادخله الجنة النعيم يا ارحم الراحمين . آمين ثم آمين

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ

(محمد رمضان یوسف سلفی، رکن ادارت صحیفہ اہل حدیث، کراچی)

وطن عزیز پاکستان میں جن علمائے اہل حدیث نے خطابت کے میدان میں شہرتِ دوام حاصل کی، توحید وسنت کے احیاء اور فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا اور مسلک اہل حدیث کی اشاعت میں لیل ونہار کی پروا کیے بغیر صبح وشام دین اسلام کی تبلیغ میں کوشاں رہے ان میں قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کا نام اور کام ابھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ قاری صاحب ماضی قریب کے بہت بڑے مبلغ، دین اسلام کے داعی، کہنہ مشق مدرس، اور عذوبتِ لسان رکھنے والے واعظ تھے۔ ان عالم دین کی زیارت اور ملاقات کا شرف مجھے جماعت غرباء اہل حدیث پاکستان کی سالانہ قرآن وحدیث کانفرنس کے موقع پر ہوا۔

یکم دسمبر ۱۹۹۷ء کو نماز عشاء کے بعد برنس روڈ پر مومن پلازہ کے سامنے اسٹیج پر قاری عبدالخالق رحمانی صاحب نے توحید کے موضوع پر بڑا دلنشین وعظ فرمایا جب وہ آیات قرآنی اور احادیث نبویہ اپنے خاص اسلوب میں پڑھتے تو سماں باندھ دیتے۔ اسٹیج پر وطن عزیز کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے بڑے بڑے نامور علماء براجمان تھے اور جماعت غرباء اہل حدیث کے امیر حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن سلفی مدظلہ العالی کرسی صدارت پر تشریف فرما تھے۔ اسٹیج کے سامنے فریسکو چوک تک ہزاروں کا مجمع تھا جنہوں نے قاری صاحب کی تقریر دلپذیر ہمہ تن گوش ہو کر سماعت فرمائی۔ میں نے بھی پہلی اور آخری بار ان کی تقریر سنی اور متاثر ہوا۔ اگلے روز دو دسمبر کو قاری صاحب حضرت الامام مولانا عبدالرحمٰن سلفی صاحب کی طرف سے علماء کو دیے گئے ظہرانے میں شرکت کے لیے تشریف لائے۔ اب میں نے ان کی خدمت میں سلام عرض کیا اور ان کے قریب بیٹھ کر ان کی باتیں سننے کا موقع ملا۔ قاری صاحب کا سراپا کچھ اس طرح تھا۔ نکلتا ہوا اونچا قد، پہلوانوں جیسا جسم، چوڑی پیشانی، آنکھوں پر نظر کا چشمہ، کھودی داڑھی، سر پر قراقلی ٹوپی، شلوار قمیص

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زیب تن، گندمی رنگ، دیکھنے میں وجاہت اور مردانہ حسن کا خوب صورت پیکر۔ گفتگو میں متانت اور سنجیدگی، گفتار و کردار میں اسلاف کی چلتی پھرتی تصویر، یہ تھے قاری عبدالخالق رحمانی۔

اب آیئے ان کے حالات اور دعوت وتبلیغ کی خدمات کی تفصیل جاننے کی کوشش کریں یہ وہ معلومات ہیں جو ہمیں میاں محمد یوسف سجاد کی کتاب تذکرہ علمائے اہل حدیث سے حاصل ہوئی ہیں۔ یہ کتاب محدث پاکستان مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ کی زیر نگرانی میں ۲ جلدوں میں شائع ہوئی تھی۔ ہمارا دوسرا ماخذ ماہنامہ صراط مستقیم کراچی ہے اس کی جلد اول کے شمارہ نمبر ۸ فروری ۱۹۹۵ء میں قاری صاحب کا انٹرویو شائع ہوا تھا بعض باتیں اس سے لی گئی ہیں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قاری عبدالخالق رحمانی صاحب کے حالات و واقعات سے پہلے ان کا خاندانی پس منظر ان کے دادا اور والد محترم کا تعارف پیش کیا جائے۔ قاری عبدالخالق رحمانی اپنے دادا کے بارے میں اپنے ایک انٹرویو میں بیان کرتے ہیں۔ میرے دادا مرحوم بہت بڑے طبیب تھے، حکیم اجمل خان کے کلاس فیلو تھے۔ ابتداء میں وہ اہل حدیث نہیں تھے کیونکہ جس علاقے میں رہتے تھے وہاں مسلمانوں میں جہالت اس قدر بڑھ چکی تھی کہ قبر پرستی سے بڑھ کر بت پرستی تک کی نوبت آ گئی تھی۔ مسلمان ہندوؤں کے بتوں کو پوجنے لگے تھے ان پر چڑھاوے چڑھاتے تھے۔ خوش قسمتی سے دادا مرحوم موحد بن گئے۔ ابتداء میں ان کا نام کچھ اور تھا موحد ہونے کے بعد انہوں نے اپنا نام دادار بخش رکھا۔ لغت میں سے انہوں نے یہ نام نکالا تھا۔ اس کے معنی اللہ بخش کے ہیں۔

راجستھان میں چھوٹی چھوٹی کئی ریاستیں تھیں۔ دادا مرحوم راجوں اور مہاراجوں کے معالج تھے۔ جب وہ خود توحید وسنت سے آشنا ہوئے تو انہیں ایک بڑا چیلنج درپیش آیا وہ یہ کہ اپنے علاقے کے نام نہاد مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح کس طرح کی جائے۔ انہوں نے اللہ کے بھروسے پر دعوت وتبلیغ کے کام کا آغاز کر دیا۔ آغاز میں ہی انہیں بڑی تکلیف اٹھانا پڑیں۔ حتیٰ کہ ماریں بھی کھائیں۔ انہوں نے اللہ کے لیے اپنے آپ کو خاک میں ملا دیا۔ وہاں ایک مکتب قائم کیا جہاں وہ ناظرہ قرآن پڑھانے کے ساتھ ساتھ قرآنی عقائد بھی طلبہ کے ذہنوں میں ڈالتے ان کا یہ طریقہ دعوت وتبلیغ کے لیے بڑا مؤثر رہا اور دیکھتے ہی دیکھتے علاقے میں توحید وسنت پھیلتی گئی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دادا مرحوم نے اپنے شاگردوں ملا داؤد اور ملا اسحاق کی خصوصی تربیت کی اور دعوت و تبلیغ کے لیے انہیں قرب و جوار کے علاقوں میں بھیج دیا۔ دادا مرحوم کی نگرانی اور ان دونوں کی قربانیوں اور مجاہدوں کے نتیجے میں ہماری قوم جو بساطی کہلاتی ہے اور دین سے بہت دور تھی، آج الحمد للہ میں سمجھتا ہوں وہاں اکثریت اہل حدیثوں کی ہے۔ آج کل کھنڈیلے میں میرے والد کے شاگرد اور بھانجے مولانا عبدالحی صاحب ہوتے ہیں۔ وہاں انہوں نے توحید و سنت کا بہت بڑا مرکز بنایا ہوا ہے۔ مولانا عبدالحی صاحب جمعیت اہل حدیث راجستھان کے امیر ہیں اور جمعیت اہل حدیث ہند کے بھی رہنما ہیں۔

(ماہنامہ صراط مستقیم کراچی فروری ۱۹۹۵ء)

قاری صاحب کے والد مکرم:

مولانا عبدالجبار محدث کھنڈیلوی رحمہ اللہ جماعت اہل حدیث کے بلند پایہ مدرس تھے۔ رجال حدیث کے متعلق مہارت تامہ رکھتے تھے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ کو محدث ہند مولانا امام عبدالوہاب دہلوی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ مولانا عبدالوہاب محدث دہلوی نے اپنے اس ہونہار، ذہین، صالح اور لائق شاگرد کی تعلیم و تربیت میں خصوصی دلچسپی لی اور انہیں دینی علوم وفنون میں یگانۂ روزگار بنادیا۔ مسائل کی تحقیق میں ان کا ذوق بڑا پختہ تھا، فتویٰ نہایت خوبصورت، متوازن اور مدلل لکھا کرتے تھے جو اختصار اور جامعیت کا حامل ہوتا۔ محدث کھنڈیلوی نے چھوٹے بڑے چند رسائل بھی تصنیف کیے۔ ان کا ایک معروف رسالہ ”خاتمۂ اختلاف“ ہے جو چند سال پہلے مکتبہ سلفیہ لاہور سے شائع ہوا تھا۔ تقسیم ملک سے پہلے مولانا عبدالجبار محدث کھنڈیلوی اپنی مادر علمی مدرسہ دارالکتاب والسنہ صدر بازار دہلی، اس کے بعد اپنے وطن کھنڈیلہ میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے اور آپ نے مسجد کلاں دہلی مدرسہ حمیدیہ دہلی اور رنگون میں بھی کئی سال درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ قیام پاکستان کے بعد آپ مسجد چینیاں والا لاہور دارالعلوم تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ لاہور اور پھر دارالحدیث اوکاڑہ میں درس و تدریس میں مصروف رہے۔ ان سے شرف تلمذ رکھنے والوں کی تعداد بلامبالغہ ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ ان کے نامور شاگردوں میں مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد حسینوی، مولانا حافظ محمد بھٹوی، مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح اور ان کے صاحبزادے قاری عبدالخالق رحمانی شامل ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبد الجبار کھنڈیلوی نے ۶۵ سال کی عمر میں ۴ اگست ۱۹۶۲ء کو اوکاڑہ میں وفات پائی۔ مولانا قاری عبد الخالق رحمانی ۱۹۲۵ء میں ہندوستان کے صوبہ راجستھان کے ضلع جے پور کے ایک شہر کھیتڑی میں پیدا ہوئے۔ عمر عزیز کی ابتدائی منزلوں میں ہی تھے کہ اپنے والد مکرم مولانا عبد الجبار صاحب کے پاس دہلی آ گئے اور نو سال کی عمر میں حفظ قرآن کی سعادت حاصل کر لی۔ ان کے استاد تھے قاری حامد حسین جو قرأت و تجوید کے بڑے ماہر تھے ان سے ہی قاری صاحب نے تجوید پڑھی۔

قاری عبد الخالق صاحب حفظ قرآن کے بعد کچھ عرصہ کھنڈیلے میں پڑھتے رہے اور آپ نے صرف و نحو کے علاوہ درس نظامی کی کچھ ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ پھر آپ نے دہلی کی طرف شدر حال کیا۔ دہلی اس دور میں علم و ادب کا مرکز تھا۔ اس بلدۂ علم میں بہت سے اصحابِ علم فروکش تھے اور انہوں نے تعلیم و قلم کی مسندیں آراستہ کر رکھی تھیں۔ دار الحدیث رحمانیہ کی بھی بڑی شہرت تھی۔ اس تعلیمی ادارے میں اٹھارہ علوم پڑھائے جاتے تھے اور اس مدرسے میں ذہین و فطین اور لائق طلبہ کو ہی داخلہ ملتا تھا۔ قاری عبد الخالق صاحب نہایت ذکی و فطین طالب علم تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے شروع میں ہی بے پناہ صلاحیتوں اور خوبیوں سے نوازا تھا۔ لہٰذا ان کے والد مکرم مولانا عبد الجبار محدث کھنڈیلوی نے انہیں درالحدیث رحمانیہ دہلی میں داخل کروادیا۔ چنانچہ قاری صاحب نے دارالحدیث رحمانیہ میں زیر تعلیم رہ کر درس نظامی کا مکمل نصاب پڑھا اور سند فراغت حاصل کی۔ انہوں نے جن عظیم المرتبت علمائے کرام سے اکتساب علم کیا ان کے نام یہ ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ پرتاپ گڑھی:

آپ مبارک پور ضلع پرتاپ گڑیوں میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام امیر اللہ تھا جو حضرت شاہ محمد یعقوب دہلوی مہاجر مکی اور مولانا سخاوت علی جون پوری سے فیض یافتہ تھے۔ مولانا احمد اللہ ان نیک اطوار عالم دین کے فرزند ارجمند تھے۔ انہوں نے قرآن مجید اور اردو کی ابتدائی تعلیم کے بعد اپنے دور کے کبار علماء سے اکتساب علم کیا۔ آخر میں شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ میاں صاحب کی زندگی کا آخری دور تھا وہ حضرت کے درس صحیحین اور دیگر کتب صحاح کے درس میں شامل ہوئے اور حضرت میاں صاحب سے سند و اجازۂ حدیث کا شرف حاصل کیا۔ دیگر اساتذہ کرام میں مولانا سلامت اللہ جیراج پوری، مولانا محمد اسحاق منطقی، مولانا تلطف حسین بہاری، مولانا محمد بشیر سہسوانی اور مولانا شمس الحق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ڈیانوی وغیرہ کے نام معروف ہیں۔

تکمیل تعلیم کے بعد مولانا احمد اللہ صاحب نے درس و تدریس کو اپنی سرگرمیوں کا محور قرار دیا اور عمر بھر تعلیم و تعلم میں مصروف رہے۔ آپ صحیح معنوں میں خدام حدیث اور شیخ الحدیث تھے۔ آپ بیس سال دہلی کے مدرسہ حاجی علی جان میں تفسیر اور حدیث پڑھاتے رہے۔ کئی سال مدرسہ زبیدیہ دہلی میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ دارالحدیث رحمانیہ میں بھی آپ کئی سال درس حدیث دیتے رہے۔ قاری عبد الخالق رحمانی صاحب نے دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں ان سے حدیث کا درس لیا۔ حضرت مولانا احمد اللہ دہلوی پرتاپ گڑھی نے ۱۹ مارچ ۱۹۴۳ء کو دہلی میں وفات پائی۔

مولانا عبد الجبار محدث کھنڈیلوی:

قاری صاحب کے والد مکرم تھے ان سے مختلف علوم کی کتابوں کی تحصیل کی۔

مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری:

محدث زماں علامہ عبید اللہ مبارکپوری رحمہ اللہ ماضی قریب کی نامور علمی شخصیت تھے۔ وہ سیرت امام بخاری کے عظیم مصنف مولانا عبد السلام مبارکپوری رحمہ اللہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ ۱۹۰۹ء کے پس و پیش مبارک پور میں پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنے وقت کے عظیم المرتبت علماء سے دینی تعلیم حاصل کی۔ ان کے نامور اساتذہ میں ان کے والد مکرم مولانا عبد السلام مبارک پوری، مولانا عبد الرحمان مبارکپوری (شارح ترمذی بنام تحفۃ الاحوذی)، علامہ حافظ محمد گوندلویؒ، علامہ عبید اللہ رحمانی نے اپنی خاندانی روایات کی پاسبانی کرتے ہوئے تحصیل علم کے بعد درس و تدریس میں اور تصنیف و تالیف کا شعبہ اختیار کیا۔ تحصیل علم کے بعد آپ نے دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں پڑھانا شروع کیا۔ ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۷ء تک آپ رحمانیہ کے شیخ الحدیث رہے۔ اس عرصے میں سینکڑوں طلباء نے ان سے اکتساب علم کیا۔ علمی طور پر ان کا پایہ بہت بلند تھا۔ مولانا عبد الرؤف رحمانی جھنڈانگری اور مولانا عبد الغفار حسن عمر پوری ان کے لائق و فائق شاگرد تھے۔ مولانا قاری عبد الخالق رحمانی کا شمار بھی ان کے نامور تلامذہ میں ہوتا ہے۔ علامہ عبید اللہ رحمانی کے علمی کارناموں کو دیکھا جائے تو اس میں مشکوٰۃ المصابیح کی ضخیم شرح مرعاۃ المفاتیح ہے جسے آپ نے کتاب البیوع تک نو جلدوں میں لکھا۔ انہوں نے یہ علمی کام مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ اور میاں باقر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طور رحمہ اللہ کے بیٹے مولانا زکریا طور کے تعاون اور خواہش پر شروع کیا تھا۔اس شرح کے علاوہ علامہ عبید اللہ مبارکپوری رحمہ اللہ کے علمی و تحقیقی فتاویٰ کا مجموعہ دو ضخیم جلدوں میں دہلی سے شائع ہو چکا ہے اس کا مقدمہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا اصغر علی امام مہدی نے تحریر کیا ہے۔اس فتاویٰ کا نقش ثانی اسلامک بک کمپنی امین پور بازار فیصل آباد سے حافظ عبد صاحب نے اگست ۲۰۱۴ء میں شائع کر دیا ہے۔مولانا عبید اللہ رحمانی مبارک پوری نے ۸۷ سال کی عمر میں ۵ جنوری ۱۹۹۶ء کو وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان میں آسودہ لحد ہوئے۔

مولانا عبداللہ صاحب:

ان سے عربی زبان وادب کی تعلیم حاصل کی۔

مولانا عبدالحلیم اور مولانا نذیر احمد:

ان اساتذہ کرام سے دیگر فنون پڑھے۔

تحصیل علم کے بعد قاری صاحب نے درس و تدریس کا کام شروع کیا۔شروع میں آپ مدرسہ قاسم العلوم آگرہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے اور آٹھ سال اس مدرسہ میں تفسیر، حدیث اور دیگر علوم و فنون کی تدریس کا فریضہ سرانجام دیا پھر وہ بعض وجوہ کی بنا پر تدریس چھوڑ کر کاروبار سے منسلک ہو گئے۔ لیکن خطبہ جمعہ اور وعظ و خطابت کو اپنائے رکھا۔وہ نہایت خوددار اور اونچے مقام و مرتبے کے حامل عالم دین تھے۔توحید و سنت کی دولت سے مالا مال اور اخلاص کے جوہر سے بہرہ ور تھے۔توحید کے موضوع پر بہت عمدہ تقریر کرتے اور قرآن و سنت کے دلائل سے غیر شرعی رسوم وعوائد کے حامل و عامل افراد کو صراط مستقیم پر لے آئے۔دل میں اللہ کے دین کی اشاعت کا جذبہ تھا۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو ہمت حوصلہ اور جواں مردی بھی عطا کی تھی۔آپ دین اسلام کی تبلیغ بلاخوف وخطر بیباکی سے کرتے اور کسی لومۃ الائم کی پروانہ کرتے۔آگرہ میں قاری صاحب نے جس طرح ابوالعلاء کے مقبرے پر جاکر وہاں توحید و سنت کی آواز بلند کی تھی وہ ان کی زندگی کا یادگار واقعہ ہے۔اسی طرح ملتان میں شیعہ کی طرف سے منعقدہ توحید کانفرنس میں قاری صاحب نے جس دھڑلے سے توحید کو بیان کیا تھا اس سے بڑے بڑے سراج مہر انگشت بدنداں رہ گئے تھے۔اس موقع پر مولانا خیر محمد جالندھری مہتمم مدرسہ خیرالمدارس جو اکابر علمائے دیوبند میں سے تھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور اس وقت بقید حیات تھے۔ انہوں نے اختتام جلسہ پر لوگوں سے کہا تھا کہ اس اجلاس کی کامیابی کا سہرا اہل حدیث لونڈے کے سر بندھ گیا ہے۔ (تذکرہ علمائے اہل حدیث، جلد دوئم، ص ۴۴۴)

قاری عبد الخالق صاحب کو حرمین شریفین سے بھی دلی محبت تھی۔ آپ جب حرمین شریفین جاتے تو وہاں حرم میں بھی ان کا سلسلہ وعظ و تبلیغ جاری رہتا۔ ان کا وعظ سن کر بہت سے لوگ اپنا عقیدہ درست کر کے عامل بالحدیث بن جاتے۔ ہمارے شہر فیصل آباد کی معروف مذہبی شخصیت مولانا محمد رمضان اثری حفظہ اللہ کے والد مکرم حاجی نور محمد مرحوم نے حرم شریف میں ان کا وعظ سن کر ہی اہل حدیث کا مسلک قبول کیا تھا۔ بلاشبہ قاری عبد الخالق رحمانی اپنے دور کی ایک عظیم شخصیت تھے۔ انہوں نے ۳ دسمبر ۲۰۰۶ء کو کراچی میں وفات پائی اور اسی شہر میں آسودہ لحد ہوئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی قبر کو جنت کا باغیچہ بنائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علامہ قاری عبدالخالق رحمانی نوراللہ مرقدہ

(محمد سلیم چینوٹی)

علامہ قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ جماعت اہل حدیث پاکستان کے ایک بلند آہنگ خطیب، بے مثال ذہانت و فطانت رکھنے والے، دردمند دل اور انسانیت کی فلاح و بہبود سوچنے والے، محتاجوں اور بے کسوں کی مدد واعانت کرنے والے مومنِ صادق شخصیت تھے۔

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا عبدالجبار محدث کھنڈیلوی رحمہ اللہ کے بڑے صاحب زادے ہونے کے ناتے اور ان کے جانشین کی حیثیت سے ان کی قدر و منزلت مزید نکھر کر سامنے آتی ہے۔ حضرت قاری صاحب کی زبان و بیان نہایت شستہ اور شفاف تھی۔ آپ کی خطابت میں شعلہ بیانی، مسلکِ محدثین کی ترجمانی اور تقریر قرآن و حدیث کے دلائل سے مزین ہوتی تھی۔

۱۹۸۹ء میں منعقدہ آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس، مینارِ پاکستان لاہور میں حضرت قاری صاحب کا خطاب سننے کا اتفاق ہوا۔ آپ کی اردو تقریر نے دل و دماغ پر گہرے نقوش ثبت کیے۔ آپ کے بیان میں ایک جوش، ایک درد اور ایک مسلکی تڑپ تھی۔ اس وقت قاری صاحب ایک چاک و چوبند اور جوشیلے مقرر تھے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی سالانہ کانفرنسوں میں ان کے خطاب کو ایک خاص توجہ اور انہماک سے لوگ سنتے تھے۔ قاری صاحب فقط ایک مسجد کے خطیب یا مدرسہ کے استاذ ہی نہ تھے بلکہ کاروبار بھی کرتے تھے اور وہ ایک کھاتے پیتے متمول رہنما تھے۔ دکھی انسانیت اور غرباء و مساکین کی خفیہ امداد و اعانت سے ان کی دل جوئی کرتے رہتے تھے۔

راقم ۱۹۹۰ء سے حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ کے قائم کردہ ادارے دارالدعوۃ السّلفیہ لاہور میں بتوفیقہ تعالیٰ کام سے وابستہ ہے۔ ہفت روزہ الاعتصام، جس میں قاری صاحب کے خطوط بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شائع ہوتے رہے اور الاعتصام اُن کا پسندیدہ جماعتی و مسلکی اخبار تھا۔ دارالدعوۃ السّلفیہ شیش محل روڈ لاہور میں بھی حضرت قاری صاحب تشریف لایا کرتے جب آپ کراچی سے یہاں لاہور آیا کرتے تھے۔ حضرت قاری صاحب کے ایک برادر اوکاڑہ میں بھی رہائش پذیر تھے۔ لاہور سے آپ اوکاڑہ ان کے ہاں بھی جاتے تھے۔

ایک دفعہ دفتر الاعتصام میں تشریف لائے تو تمام کارکنان سے فرداً فرداً تعارف بھی ہوا اور آپ کام کی نوعیت بھی دریافت فرماتے رہے۔ راقم سے بھی کام کی نوعیت اور بچوں کے احوال دریافت فرمائے۔ آپ ایک خوش طبع اور بلند آواز سے گفتگو فرماتے تھے۔ آپ کی زبان میں ایک شفافیت اور نرم دلی چہرے سے عیاں ہوتی تھی۔

علامہ قاری عبد الخالق رحمانی رحمہ اللہ کے والد گرامی شیخ الحدیث مولانا عبد الجبار محدث کھنڈیلوی رحمہ اللہ بانی دارالدعوۃ السّلفیہ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کے اساتذہ کرام میں سے ایک تھے۔ حضرت قاری عبد الخالق رحمانی رحمہ اللہ کا احترام و اکرام مولانا بھوجیانی رحمہ اللہ کے افراد بھی عقیدت سے کرتے تھے۔ ہفت روزہ الاعتصام میں وہ اپنے مضامین کے علاوہ دیگر مضامین کے بارے میں جب کوئی رائے یا تبصرہ وغیرہ ذہن میں آتا تو بصورت خط اس کا تذکرہ کرتے اور یہ خط شائع بھی ہوتا تھا۔ قاری صاحب کا رسم الخط بڑا شاندار اور صاف و شفاف تھا۔

ہفت روزہ الاعتصام کے اس وقت کے ایڈیٹر حضرت مولانا صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ، رفیقان ادارہ حضرت قاری نعیم الحق نعیمؒ، جناب علیم ناصریؒ اور مولانا محمد سلیمان انصاریؒ سے انہیں بڑی محبت تھی اور اخوتِ اسلامی کے علاوہ ان سب حضرات سے بھائیوں کی طرح سے ملتے تھے۔ بہت دیر تک ان سے جماعتی، ملکی اور ذاتی نوعیت کی گفتگو سے محفل کو گرمائے رکھتے تھے۔ ان کے بیٹھنے کا انداز اور ان کی زبان شفاف کی چاشنی آج بھی راقم کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ آپ بہت ہی پیاری اور نفیس شخصیت تھے۔

یہ چند گنے چنے الفاظ تھے جو راقم نے صفحات پر بکھیر دیے۔ حضرت مولانا افتخار احمد ازہری حفظہ اللہ ایک محبت کرنے والے اور علم دوست شخصیت ہیں۔ جب انہوں نے راقم کو فون پر ہدایت فرمائی کہ ہم ایک خاص نمبر حضرت قاری عبد الخالق رحمانی رحمہ اللہ کی شخصیت پر شائع کر رہے ہیں اور مضمون لکھنے کا فرمایا تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت قاری صاحب مرحوم ومغفور کا سراپا آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا۔ میں تو کیا مضمون لکھوں اور کیسے لکھوں کہ حضرت موصوف جیسی بلند شخصیت کی ایک ہی تقریر سماعت کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اور ایک ہی ملاقات کا شرف حاصل رہا اور چند الفاظ لکھنے کی سعادت بھی بحکم الازہری صاحب ﷾ حاصل ہوگئی ہے۔

اس خاص نمبر کی اشاعت حسب سابق کئی ایک اشاعتوں کے یقیناً شاندار ہوگی اور منجھے ہوئے قلم کار اور صاحب اکرام ومحبت مقالہ نگار حضرت کے جھرمٹ میں ہماری یہ تحریر بھی یقیناً جگہ پائے گی۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ مجلّہ بحر العلوم السّلفیہ کے ذمہ داران اہل علم کی یہ عقیدت ومحبت اور حضرت قاری عبد الخالق رحمانی ﷫ کی دینی، سیاسی، سماجی، فلاحی اور مسلکِ محدثین ﷭ کی خدمات قبول فرمائے۔ آمین۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جماعت اہل حدیث کے بطل جلیل

مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ

(حمید اللہ خان عزیز)

حضرت مولانا عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کو جماعت اہل حدیث میں بلند مقام و مرتبہ حاصل تھا۔ اپنے علم، زہد و اتقاء، محبت اور جماعتی و تنظیمی قربانیوں کے لحاظ سے آپ ایک بے مثال وجود تھے۔ آپ علم و معرفت کے بحر مواج تھے کہ جنہوں نے خطابتی دنیا میں ایک لمبے عرصہ تک تلاطم برپا کیے رکھا۔ آپ کی طویل علمی و خطابتی زندگی تاریخ اہل حدیث کا قیمتی اثاثہ ہے۔ یہ مضمون ان تفصیلات کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ بلاشبہ آپ جماعت کے بطل جلیل تھے۔ گویا: ع

سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے

اس عاجز کا تعلق چونکہ احمد پور شرقیہ (ضلع بہاول پور) سے ہے، اس لیے یاد آیا کہ حضرت مولانا عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کا یہاں کے قدیمی علمی فاروقی خاندان سے نہایت گہرا تعلق رہا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نسبی تعلق رکھنے والے فاروقی خاندان کے عظیم سلفی الفکر دانشور ممتاز سحر البیان خطیب حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالرزاق فاروق الہاشمی رحمہ اللہ کے ساتھ حضرت ممدوح محترم کے دیرینہ مراسم و تعلقات تھے، جسے انہوں نے نہایت شفقت و اپنائیت اور اخلاص کے ساتھ نبھایا۔

مولانا فاروق رحمہ اللہ میدان خطابت کے بے تاج بادشاہ تھے اور مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ بھی اپنے زمانے کے مانے ہوئے خطیب تھے۔ مولانا فاروقی مرحوم ہر سال جماعت غرباء اہل حدیث کراچی کی سالانہ کانفرنس میں تشریف لے جاتے اور لحن داؤدی میں قرآن و سنت کے لعل و گہر اگلتے۔ آپ دعوت و تبلیغ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے سلسلے میں جتنے دن کراچی رہتے، کم از کم دو دن آپ کا قیام مولانا قاری عبدالخالق رحمانی مرحوم کی رہائش گاہ پر ہوتا۔ مولانا رحمانی مرحوم اپنے اکابر کی نسبتوں کو نبھانے والے تھے۔ آپ کے والد گرامی حضرت شیخ الاسلام علامہ عبدالحق الہاشمی کے قریبی دوستوں میں ہوتا ہے۔ مولانا ہاشمیؒ کی وفات پر ممدوح محترم خاصے دل گرفتہ تھے، انہوں نے پورے فل اسکیپ صفحے پر ایک تعزیتی خط لکھا۔ جس میں مولانا ہاشمیؒ کے تقدس وللّٰہیت اور علمی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی ریاست بہاول پور میں جدوجہد اور تگ و تاز کو تاریخ اہل حدیث ریاست بہاول پور کا مستقل اور بنیادی باب قرار دیا۔ اس تعزیتی مکتوب میں انہوں نے اپنے والد گرامی شیخ الحدیث مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی مرحوم کے تاثرات اور حرم مکی میں ان کے ساتھ گزری چند نیک ساعتوں کا بھی ذکر کیا۔ افسوس ہے اب یہ تاثراتی مضمون لکھتے وقت وہ مکتوب سامنے نہیں ہے۔

خاکسار نے ''شیخ الاسلام عبدالحق الہاشمیؒ اور ان کا خاندان'' ایک کتاب مرتب کی ہے، اس میں مولانا کھنڈیلوی رحمہ اللہ کے مولانا عبد الحق الہاشمی رحمہ اللہ سے اور مولانا عبد الرزاق فاروقی رحمہ اللہ کے مولانا عبدالخالق رحمہ اللہ کے ساتھ خاندانی، علمی اور جماعتی روابط کی تفصیل آ رہی ہے۔ ان شاء اللہ

مولانا قاری عبدالخالق رحمانی مرحوم اپنی معتدل طبیعت اور متوازن مزاج کے باوصف اعتدالِ مجسم تھے۔ انہوں نے دورِ ہنگام، پُر آشوب اور افراط وتفریط کے ماحول میں دین حنیف کی احسن اور معتدل صورت گری کو واضح کیا۔ دراصل ان کی فکر وعمل ہی مسلک اہل حدیث کی دعوت و پکار تھی۔ اردو کے صاحبِ طرز ادیب اور یگانہ شاعر آغا شورش مرحوم کا منفرد اور حسین پیرایۂ اظہار ملاحظہ ہو:

اس زمین پر عصر حاضر کا فقیہ بے مثال
عظمتِ اسلام کی تصویر دکھلاتا رہا
امتِ مرحوم کو دیتا رہا درسِ حدیث
سنتِ خیر الوریٰ کے زمزمے گاتا رہا
جس طرف نکلا، جہاں پہنچا، وہیں ڈھاتا رہا
نام اس کا حشر تک تاریخ میں پائندہ ہے
اس مقدس بزم میں تابند و رخشندہ ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مولانا مرحوم کی تبلیغی خدمات کا دائرہ پورے پنجاب وسندھ کی طرح بہاول پور ڈویژن کے طول وعرض میں پھیلا۔ آپ نے اَسّی کی دہائی میں رحیم یار خان، خان پور، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان، ملتان، خانیوال، وہاڑی، بہاول پور، بہاول نگر، جلال پور پیر والہ، علی پور، بورے والا، منڈی صادق گنج اور جنوبی پنجاب کے دیگر قصبوں اور علاقہ جات میں بڑے بڑے جلسوں سے خطاب فرمایا۔ آپ نہایت نفیس الطبع ہونے کے باعث بڑی شان و شوکت کے ساتھ کانفرنسوں اور جلسوں میں جلوہ افروز ہوئے۔ مسائل پر بیک وقت گرفت کرنا گویا آپؒ کی خاص پہچان تھی۔ بڑے بڑے مفتیان کرام اور دیگر اہل علم حضرات سے فقہی مباحث پر مدلل ومفصل گفتگو فرماتے۔

قاری عبد الوکیل صدیقی خان پوری رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ جماعت اہل حدیث خان پور ضلع رحیم یار خان کی ابتدائی تنظیم سازی کے حوالے سے بعض مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے خاکسار کو بتایا کہ خان پور میں سالانہ سیرت النبیؐ کانفرنس جاری تھی کہ فن مغالطہ کے نامور ''امام'' مولوی امین اوکاڑوی نے دیوبندی شیخ حضرت درخواستی صاحب کے مدرسہ میں اہل حدیث کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا (اور یہ اُن حضرت کا تاحیات وتیرہ رہا) مولانا عبد الخالق رحمانی رحمہ اللہ کانفرنس میں خطاب کے لیے آئے تھے۔ انہیں دیوبندیوں کی طرف سے کی گئی ناروا باتیں معلوم ہوئیں تو انہوں نے اپنی تقریر میں مسلک محدثین کے حق میں تین گھنٹے دلائل دیتے رہے۔ احناف حضرات نے اُن کی تقریر کو اپنے خلاف جنگ قرار دیتے ہوئے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ سلطان المناظرین مولانا حافظ عبد القادر روپڑی رحمہ اللہ اور مولانا عبد الخالق رحمانی رحمہ اللہ بات چیت کرنے کے لیے حضرت درخواستی صاحب کے جامعہ مخزن العلوم پہنچ گئے۔ جنہیں دیکھ کر چند شر پسند عناصر پولیس کو لینے چلے گئے۔ چنانچہ مقامی ڈی ایس پی صاحب کی موجودگی میں مناظرہ طے کیا گیا۔ مولوی اوکاڑوی صاحب مولانا روپڑی مرحوم سے گفتگو کرنے سے مسلسل کتراتے رہے تھے۔ آخر کار مولانا عبد الخالق رحمانی رحمہ اللہ نے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ موضوعِ سخن ''رفع الیدین'' تھا۔ مولانا رحمانی نے مناظرہ میں ۴ گھنٹے مسلسل بڑی روانی سے اور مدلل انداز میں گفتگو کرتے رہے اور اپنی معتدل و منضبط طبیعت کے باوصف ڈی ایس پی صاحب کے دل میں گھر کر گئے۔ قرآن وحدیث کے دلائل کے سامنے مولوی امین صفدر اوکاڑوی لاجواب رہے۔ یہ ایک تاریخی مناظرہ تھا۔ جس میں الحمد للہ فتح اہل حدیث کا مقدر بنی۔ اس نادر موقع پر سلطان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

المناظرین مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

”آج کے بعد مولانا حافظ عبد الخالق رحمانی مرحوم کسی اور عالم سے مناظرہ نہ بھی کریں تو یہ مناظرہ انہیں برصغیر کے بڑے بڑے مناظرین کی صف میں لا کھڑا کرے گا۔“

یعنی انہیں مناظر ثابت کرنے کے لیے یہی ایک مناظرہ ہی کافی ہے۔ بقول شخصے:

وہ کہ تھا مجاہد مثالی
صفیں جس نے اُلٹیں شرک و بدعت کی
اس صف شکن کی یہ گھات ہے
اسی شیر کا یہ کچھار ہے

شیخ الحدیث مولانا قاری عبد الخالق رحمانی مرحوم صحیح معنوں میں مفکر اسلام تھے۔ آپ ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے اور ایسی شخصیت تھے، جو اپنی ذات میں کئی انجمنوں اور تحاریک کو سموئے ہوئے تھی۔ آپؒ واقعتاً اسم بامسمی تھے۔

آپ کی وفات پر ادارہ تفہیم الاسلام نے اراکین تفہیم الاسلام کی میٹنگ بلا کر مولانا کی دینی، تبلیغ خدماتِ حسنہ کا ذکر کر کے انہیں خراجِ تحسین پیش کیا۔ مولانا کی مغفرتِ تامہ کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ اب آخر میں ماہنامہ مجلّہ تفہیم الاسلام کی وہ تعزیتی ریفرنس ملاحظہ فرمائیں جو خاکسار نے رسالے کے سلسلہ نمبر ۲۵ (مارچ، اپریل ۲۰۰۷ء) میں لکھا تھا: جس کا عنوان تھا:

ممتاز عالم دین اور بے مثال خطیب

شیخ الحدیث مولانا قاری عبد الخالق رحمانی مرحوم

”ممتاز عالم دین اور بے مثال خطیب شیخ الحدیث مولانا قاری عبد الخالق رحمانی آف کراچی مورخہ ۱۱ ذی قعدہ الموافق ۳ دسمبر ۲۰۰۶ء بروز اتوار وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

قاری صاحب مرحوم بھارت کی ریاست جے پور میں پیدا ہوئے۔ درسِ نظامی کا آٹھ سالہ کورس دارالحدیث رحمانیہ دہلی سے ۱۸ سال کی عمر میں کیا۔

آگرہ کی ایک جامعہ میں آٹھ سال تک شیخ الحدیث رہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپؒ مولانا عبد الجبار کھنڈیلوی ؒ کے فرزند ارجمند تھے۔ جو خود اپنے دور کے بلند پایہ عالم دین تھے اور برصغیر کے نامور علماء میں آپؒ کا شمار ہوتا تھا۔ مولانا قاری عبد الخالق رحمانی مرحوم جامعہ رحمانیہ دہلی کی نسبت سے رحمانی کے لقب سے معروف تھے۔

جس دور میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان دو حصوں میں منقسم تھی، آپؒ آیات من آیت اللہ حضرت مولانا معین الدین لکھوی مرحوم کے ساتھ سینئر نائب امیر کے طور پر کام کرتے رہے تھے۔ حضرت قاری صاحبؒ کا شمار باوقار، سنجیدہ اور ساحبِ دانش علماء میں ہوتا تھا۔ آپؒ بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ بہت خوبصورت اور سلیقے سے گفتگو فرماتے تھے۔ آپؒ کا خطبہ اور تقاریر انتہائی مدلل ہوتی تھیں۔ آپؒ اردو میں خوش الحانی کے ساتھ گفتگو فرماتے اور جتنے اچھے انداز میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے، وہ بھی آپ ہی کا خاصہ تھا اور یہ آپ کے قادر الکلام مقرر ہونے کی نشانی تھی کہ سامعین میں تمام کے تمام پنجابی تقاریر کے رسیا لیکن آپ کی تقریر ہمہ تن گوش ہو کہ سنتے۔

سندھ کے علاقوں میں شاید ہی کوئی مقام ہو، جہاں آپ بغرض تبلیغ تشریف نہ لے گئے ہوں۔ پنجاب کی تمام بڑی کانفرنسوں میں بھی آپ کی شرکت لازمی ہوتی تھی، آپ کا شمار کراچی کے سرخیل علماء میں ہوتا تھا۔ ضعیفی اور بیماری کی وجہ سے کئی سال سے آپ پنجاب میں تشریف نہ لا سکے تھے اور یہی وجہ ہے کہ ہماری موجودہ نسل بہت زیادہ آپ کے مقام و مرتبہ سے آگاہ نہیں۔

حضرت قاری صاحب مرحوم عرصہ دراز تک مدارس میں پڑھاتے رہے تھے، اس باعث آپ کامیاب مدرس بھی تھے۔

آپ تمام مکاتب فکر میں یکساں مقبول تھے اور سبھی آپ کا احترام کرتے تھے۔ ساری زندگی مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ساتھ وابستہ رہے۔ محسن اہل حدیث مولانا میاں فضل حق مرحوم کے ہمراہ کتاب وسنت کی دعوت کو پھیلانے کے لیے بے پناہ کام کیا۔ خصوصاً سندھ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کو منظم کرنے میں آپ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ آپ جامعہ دارالسلام اور جامعہ اسلامیہ کے ممتحن بھی رہے اور آخر میں اہل حدیث سپریم کونسل کے چیئرمین بھی مقرر ہوئے۔ پورے ملک میں آپ کے ہزاروں شاگرد موجود ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت قاری صاحبؒ جماعۃ الدعوۃ پاکستان سے بھی بہت تعاون کرتے تھے۔ مصروفیات و علالت کے باوجود جماعت کے کام ترجیحاً دیتے اور بھرپور معاونت فرماتے۔ کراچی، حیدر آباد اور سندھ کے دیگر بڑے شہروں میں جماعۃ الدعوۃ پاکستان کے زیرانتظام کانفرنسوں میں آپ سب سے بڑے مقرر ہوئے۔

جہاد کشمیر کو مشکوک اور غلط سمجھنے والوں کو قاری صاحب مرحوم جاہل قرار دیتے۔ جماعۃ الدعوۃ کے دینی اور فلاحی کاموں پر بہت خوش ہوتے تھے۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ: اللہ کی جتنی مدد جماعت کے ساتھ ہے، اتنی کسی اور جماعت کے ساتھ نہیں۔ مولانا مرحوم پچھلے کچھ عرصے سے صاحبِ فراش تھے، لیکن اس کے باوجود دعوت کا کام تازیست کرتے رہے۔ آپ کی اچانک رحلت سے جماعتِ اہل حدیث ایک مثالی خطیب اور ہمدرد قائد سے محروم ہوگئی ہے۔ ادارہ تفہیم الاسلام حضرت مرحوم کے لیے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی علمی، تعلیمی، تدریسی اور دعوتی کوششوں کو ذخیرہ آخرت بنائے۔ ان کی کوتاہیوں سے صرفِ نظر فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

سب کہاں، کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ

(ابومجاہد ندیم)

کراچی جہاں دن ہفتوں، ہفتے مہینوں اور مہینے سالوں میں ڈھل جاتے ہیں مگر آسمان شفاف رہتا ہے، موسم برسات میں بھی بادل بغیر برسے گزر جاتے ہیں مگر ۳ دسمبر کو کراچی میں برسنے والی غیر متوقع بارش بلاوجہ نہ تھی۔

میں نے کھڑکی سے باہر جھانکا، آسمان روئے جارہا تھا، زمین پر پڑنے والے قطرے آسمان کے آنسو محسوس ہورہے تھے۔ اتنے میں موبائل کی گھنٹی بجی، دوسری جانب ابوعمار بھائی کی آواز سنائی دی، بتانے لگے قاری عبدالخالق رحمانی صاحب انتقال فرماگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

میری آنکھوں کے سامنے قاری عبدالخالق رحمانی کا سراپا گھومنے لگا، موبائل فون ٹیبل پر رکھ کر سوچنے لگا، اس دنیا میں روز انسان پیدا ہوتے اور مرتے ہیں گویا دنیا کیا ہے، موت وحیات کی تماشگاہ ہے، جہاں انسان بستے ہیں اور مرنے کے بعد لوگ انہیں بھول جاتے ہیں مگر بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو مر کر بھی لوگوں کے دلوں میں زندہ رہتے ہیں، قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کا شمار بھی انہی خوش نصیبوں میں ہوتا ہے۔

علم دین سے شغف رکھنے والے افراد اور پاک و ہند کے علماء کرام قاری عبدالخالق رحمانی کی شخصیت، علم، خطابت اور پون صدی پر مشتمل درس وتدریس سے باخوبی واقف ہیں۔

آپ ۱۹۲۱ء میں بھارت کی ریاست جے پور میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی، ۸ سالہ درس نظامی کا کورس جامعہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی سے ۱۸ سال کی عمر میں مکمل کیا پھر آگرہ کی ایک جامعہ میں ۸ سال تک شیخ الحدیث اور مدرس اول کی ذمہ داری ادا کرنے کے بعد مدراس آگئے، جہاں ذاتی کاروبار شروع کیا جس سے درس وتدریس کا سلسلہ تو عارضی طور پر رک گیا مگر دعوت وتبلیغ کا سلسلہ مسلسل جاری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رہا۔ آپ مدراس میں جامعہ دارالسلام اور جامعہ اسلامیہ کے ممتحن بھی رہے۔

قیام پاکستان کے بعد ہجرت کر کے پاکستان آ گئے اور یہاں اپنی دینی سرگرمیاں شروع کیں، تقریباً ۴۰ سال تک جامعہ دارالحدیث رحمانیہ سولجر بازار کراچی میں ناظم تعلیم رہے اور اتنا عرصہ جامع مسجد صحرا گلبائی شیر شاہ میں خطابت کرتے رہے۔ لوگ دور دراز سے آپ کا خطبہ سننے آتے، آپ اہلحدیث سپریم کونسل کے چیئرمین بھی تھے۔ کراچی سمیت ملک بھر کی اکثر جامعات کی تقریب بخاری میں درس بخاری ارشاد فرماتے، ملک کے بڑے بڑے اور نامور علمائے کرام آپ کے شاگرد ہیں۔

جہاد اور مجاہدین سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے، اپنے خطبات میں اکثر مجاہدین اور ان کی کارروائیوں کا تذکرہ کرتے اور مجاہدین کے لیے خصوصی دعائیں کرتے۔ لوگ اپنی مشکلات، کاروبار میں برکت، بیماری سے نجات وغیرہ کے لیے ان سے دعا کا کہتے مگر جب جماعۃ الدعوۃ کے ساتھیوں سے ملاقات ہوتی تو کہتے ''مجاہدین سے کہنا مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔''

جہاد سے محبت صرف زبانی نہیں تھی بلکہ اپنی جیب سے اکثر و بیشتر کثیر رقم جہاد فنڈ میں دیتے، اگر کوئی پوچھتا کہ قاری صاحب صدقہ کرنا ہے سب سے بہترین مصرف کون سا ہے تو کہتے ''جہاد'' جاؤ حسن اسکوائر پر مجاہدین کے دفتر میں جمع کروا آؤ۔ جماعۃ الدعوۃ شعبہ دعوت اصلاح کے مسئول سیف اللہ منصور بھائی بتاتے ہیں کہ جن دنوں وہ کراچی کے مسئول تھے ان دنوں وہ مولانا عبدالخالق رحمانی کے پاس گئے ان سے درخواست کی کہ حضرت آپ ایک تزکیہ کر دیں تا کہ مجاہدین کو فنڈ اکٹھا کرنے میں سہولت رہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے پاس رسید بک ہے جواب میں ہاں پا کر وہ بولے یہ لو پچاس ہزار روپے اس کو رسید کاٹ دو۔ میری طرف سے یہ تزکیہ ہے الحمد للہ رسید کی شکل میں ان کا یہ تزکیہ مجاہدین کی بہت سی سہولیات کا سبب بنا۔ یہ ان کی مجاہدین محبت کا ایک معمولی واقع تھا ورنہ وہ مجاہدین کے لیے اپنا مال اور وقت یہ سب مہیا رکھے۔

وہ آئے سال اپنے مال کا حساب لگاتے اور زکوٰۃ ہمیشہ مجاہدین کو دیتے۔ مریدکے میں ہونے والے اجتماعات اور علماء کنونشن میں ضرور شرکت کرتے اور وہاں موجود مجاہدین کے نظم و نسق کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے۔ غزوہ اخبار کا باقاعدہ مطالعہ کرتے، مجاہدین کی کارروائیاں بغور پڑھتے اور گفتگو میں سناتے۔ میں نے دو سال قبل غزوہ کے لیے انٹرویو کے سلسلے میں رابطہ کیا۔ کہنے لگے مغرب کے بعد کسی کو وقت دے چکا ہوں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا عشاء کے بعد آ جاؤں کہنے لگے اس وقت ملاقات نہیں کرتا، مگر مجاہدین کے لیے ۲۴ گھنٹے حاضر ہیں جب مرضی آ جاؤ۔

حافظ محمد سعید صاحب سے بہت محبت کرتے تھے حافظ صاحب جب بھی کراچی تشریف لاتے لازمی ملاقات کرتے، ایک مرتبہ جامعہ الدراسات میں علماء کنونشن جاری تھا کہ اطلاع ملی قاری عبد الخالق رحمانی صاحب تشریف فرما ہیں۔ بیماری کی وجہ سے کھڑے نہیں ہوسکتے تھے دو ساتھی کندھے کا سہارا دے کر اندر لائے۔ کہنے لگے مجاہدین کا پروگرام ہے معلوم نہیں پھر موقع مل سکے یا نہیں۔ ان کا جہاد پر انتہائی واضح اور دو ٹوک موقف تھا اسی پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے کہنے لگے: "الجهاد ماضٍ الى يوم القيامة" اس حدیث کا معنی ہے کہ اگر بادشاہ ظالم ہے تو اس کے ظلم کا بہانہ بنا کر جہاد ترک نہیں کرنا اور اگر بادشاہ عادل ہو تو اس کے عدل وانصاف کا بہانہ بنا کر جہاد سے رخ نہیں موڑنا، یعنی ہر حالت میں جہاد جاری رکھنا ہے۔

جہاد کشمیر کو غیر شرعی کہنے یا سمجھنے والے کو وہ عالم ہی نہیں سمجھتے تھے۔ جہاد کے موضوع پر ان کی کتاب "روح الاسلام" ہے جس میں جہاد پر اٹھنے والے سوالات کے بھی جوابات دیے گئے ہیں۔

وفات سے چند روز قبل جماعۃ الدعوۃ کراچی کے مسئول انجینئر نوید قمر سے ملاقات میں کہنے لگے حافظ سعید صاحب کو میرا خصوصی پیغام دینا کہ تم بہت اہم فریضہ ادا کر رہے ہو جس کی وجہ سے تمہارے دشمن بھی بہت زیادہ ہو گئے ہیں لہٰذا رکوع اور سجدہ میں یہ دعا "اللهم اكفينا شرهم بما شئت وكيف شئت" کثرت سے پڑھا کرو۔ اللہ تمہاری حفاظت فرمائے۔ آپ کا حافظہ نہایت ہی قوی تھا جب بھی علماء سے ملاقات ہوتی تو ان سے کتب احادیث وتفاسیر پر گفتگو کرتے اور ہر کتاب سے کوئی بحث لے کر پڑھانے اور پڑھنے والوں کا بخوبی اندازہ کر لیتے۔

ان کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں میں ہے جو ان کے لیے صدقہ جاریہ بھی ہے۔ ان کی نماز جنازہ ۱۱۔ ذیقعدہ ۱۴۲۷ ہجری بمطابق ۳ دسمبر ۲۰۰۶ء بروز اتوار کو بعد نماز عصر ایک مینارہ مسجد بہادر آباد میں قاری عبد الحنان سامرودی صاحب نے پڑھائی۔ خراب موسم اور بارش کے باوجود شہر بھر سے علماء کرام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ نماز جنازہ کے موقع پر حافظ عبد الرحمان سلفی امیر غرباء اہلحدیث پاکستان، پروفیسر عبد اللہ ناصر رحمانی امیر جمعیت اہل حدیث سندھ، مفتی محمد یوسف قصوری امیر مرکزی جمعیت اہل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حدیث سندھ، انجینئر نوید قمر مسئول جماعۃ الدعوۃ کراچی، مفتی محمد یوسف کشمیری مدیر جامعہ الدراسات الاسلامیہ، مفتی نور محمد رئیس دارالافتاء جامعہ ابی بکر سمیت نامور علماء شیوخ الحدیث اور دینی مدارس کے اساتذہ و طلباء نے شرکت کی۔

قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کی تدفین باغ نواب الدین قبرستان شفیق پورہ حب ریور روڈ میں کی گئی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ ایک نظر میں

(محمد یوسف نعیم کراچی)

نام:......عبدالخالق۔

ولدیت:......مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی۔

رحمانی:......دارالحدیث رحمانیہ دہلی (ہندوستان) کے فاضل ہونے کے باعث۔

قاری:......آپ چونکہ حافظ قرآن اور قرأت و تجوید سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے۔اس لیے آپ قاری عبدالخالق رحمانی کے نام سے جانے پہچانے جاتے تھے۔

تاریخ پیدائش:......۲۵ نومبر ۱۹۲۵ء مطابق ۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۴ھ بروز بدھ۔

مقام پیدائش:...... بھارت کے صوبہ راجستھان کے ضلع جے پور موضع کھنڈیلہ۔(جامعہ بحرالعلوم السلفیہ نمبر ص ۹۸، میر پور خاص)

مادری زبان:......اُردو۔

خاندانی پس منظر:......آپ کے باپ دادا اہل علم اور اہل اللہ میں سے تھے۔رحمانی صاحب دس بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔

عائلی زندگی:......آپ نے وقتاً فوقتاً چار شادیاں کیں اور متاہل رہے۔

خطابت:......آپ نے جامع مسجد صحرا ماڑی پور روڈ میں بلا معاوضہ جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرمایا۔آپ کی یہ خدمات ۴۵ سال پر محیط ہیں۔

نماز تراویح:......اسی طرح آپ نے ہر رمضان المبارک میں اسی خانہ خدا میں نماز تراویح پڑھانے کا اہتمام کیا اور ۲۱ ویں شب کو ختم قرآن پر آپ کی دعاؤں میں شامل ہونے کے لیے دور دراز سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لوگ حاضر ہوتے۔

افریقہ سے پیشکش کو ٹھکرادیا :...... قاری عبدالخالق رحمہ اللہ سے جامع مسجد صحرا کے متولی اور بانی نے وعدہ لیا کہ آپ تاحیات اس مسجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دیں گے جس پر رحمانی صاحب نے صاف فرمادیا اس کے بعد آپ کو کسی افریقی ملک سے پیشکش آئی تو قاری صاحب نے وعدے کی پاسداری کرتے ہوئے آفر کو ٹھکرادیا اور ۱۹۶۰ء سے ۲۰۰۵ء تک تسلسل کے ساتھ جم کر خطبہ دیتے رہے۔

ذریعہ معاش :...... کاروبار۔ اگر چہ آپ مستند عالم دین تھے اور آپ کے والد گرامی مولانا عبدالجبار اپنے وقت کے جید عالم دین اور شیخ الحدیث تھے اور انہوں نے تدریس کو ذریعہ معاش بنایا مگر قاری صاحب نے ذریعہ معاش کاروبار کو بنایا اور تاحیات اس پر کاربند رہے۔

مشاهیر سے روابط :...... کسی بھی عالم دین کے لیے یہ اعزاز اور خوبی کی بات ہے کہ اس کے پاکستان کے مایہ ناز سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خاں اور پاکستان کے وزیر دفاع اور صدر مملکت پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم جیسے لوگوں سے تعلقات بھی ہوں اور اپنے آپ کو انہوں نے دنیا داری سے بچا کر بھی رکھا ہوا ہو۔

میری (راقم الحروف) ان معروضات کے اندر جو خاصے کی چیز ہے وہ یہ جملہ ہے کہ کسی بھی شخصیت کے بارے میں کماحقہ لکھنا نہ تو مرحوم کے خاندان کے بس کی بات ہے اور نہ ہی تنہا کوئی اور لکھ سکتا ہے۔ ہاں البتہ اگر وہ شخص اپنی زندگی میں خودنوشت یا آپ بیتی یا اپنی یادداشتیں لکھ جائے تو وہی معتبر مواد ہوسکتا ہے، باقی فوت ہوجانے والوں کے محاسن بیان کرنا بھی اچھا کام ہے خود سورۃ یوسف میں اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''ہم اس قرآن کے ذریعے آپ پر بہت اچھا قصہ بیان کررہے ہیں۔'' اور وہ احسن القصص سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ ہے۔

دنیا میں گناہوں کے خارزار سے گزرتے ہوئے اپنے دامن کو بچا کر گزر جانے کی سعی تو صرف وہی کرسکتے ہیں جن کا دل تقوی سے آراستہ ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ قاری صاحب بھی ایسے ہی لوگوں میں شامل ہیں اور گزرے ہوئے لوگوں کے کرداروں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن میں بھرپور انداز سے بیان کیا۔ کئی پیغمبروں کے محمود کردار اور کئی بدبخت لوگوں کے مکروہ کردار کو اس لیے بیان کیا گیا کہ لوگ اچھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سلوک کو اپنائیں اور برے کردار سے بچیں۔

قاری عبد الخالق رحمانی رحمہ اللہ نے کوئی کتاب نہ تالیف کی نہ ترتیب دی نہ ہی ترجمہ کیا اور نہ ہی تصنیف کی بلکہ آپ کو توجہ دلانے کے باوجود بھی آپ نے اس طرف دھیان نہ دیا۔ حافظ محمد اکرم صاحب نے (امام جامع مسجد صحرا) بتایا کہ میں نے قاری صاحب کو اس طرف توجہ دلائی تو کہنے لگے دوسرے لوگوں نے جو کتابیں لکھی ہیں وہ پڑھ لی ہیں کیا؟ وہ تو پہلے پڑھ لو۔

کتب خانہ :...... قاری صاحب کے صاحبزادے محمود اعظم صاحب، قاری صاحب کی مسجد کے امام جناب حافظ محمد اکرم صاحب اور مولانا عبد الحنان سامرودی حفظہم اللہ نے قاری صاحب کے بارے میں بتایا کہ قاری صاحب مطالعاتی شخص تھے اور سینکڑوں کے حساب سے ان کے پاس کتب تھیں جن میں اکثر کتب عربی زبان میں تھیں۔ رحمانی صاحب نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں کچھ کتابیں جناب سامرودی صاحب کو تحفۃً دے دیں۔

روحانی معالج :...... قاری صاحب کیونکہ روحانی معالج بھی تھے وہ اپنے گھر میں ہی ایک دو گھنٹے کے لیے مریضوں کا علاج معالجہ کرتے اور اگر چہ وقت بچتا تو اس میں مطالعہ کرتے۔

درس بخاری :...... مجلّہ بحر العلوم السّلفیہ نمبر کے مطابق قاری صاحب نے وقتاً فوقتاً بحر العلوم السّلفیہ، میر پور خاص میں تین دفعہ درس بخاری دیا۔

بحیثیت ممتحن :...... قاری صاحب نے ممتحن کی حیثیت سے مختلف دینی مدارس میں اپنی خدمات پیش کی ہیں اور اپنے آپ کو دینی اور خالص دینی روابط کے ساتھ منسلک رکھا۔

قاری صاحب کے خطاب کا نمونہ :...... حمد وثنا کے بعد! سیرت کا سب سے اہم عنوان توحید باری تعالیٰ ہے۔ توحید کا مسئلہ اللہ کو ایک جاننا وحدہ لاشریک جاننا اور ایک اللہ کے دَر پر جھک کر رہنا اور جتنے در لوگوں نے بنائے ہوئے ہیں ان کو ٹھوکر لگا دینا۔ یہ مسلمان کا اوّلین فرض ہے بنیادی مسئلہ توحید ہے اگر اس پر قائم ہیں تو آپ کے سارے اعمال اللہ کے ہاں قبول ہیں اور اگر توحید نہیں ہے تو آپ عبادت کر کے اوندھے ہو جائیں اللہ کی لعنت اور پھٹکار ہے۔ سب سے پہلے توحید کا عقیدہ درست کرنا اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ لا الہ الا اللہ کا معنیٰ کیا ہے کہ مخلوقات میں سے کوئی مخلوق زندہ ہو یا مردہ کوئی کچھ بھی نہیں لا کی تلوار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلے چلتی ہے جو کچھ ہے میرا رب ہے۔

خطبات رحمانی :...... یہ کتاب قاری صاحب کے جمعۃ المبارک کے ۲۳ خطبات پر مشتمل ہے جسے محمد اکرم صاحب (امام جامع صحرا) نے شائع کیا اور ریکارڈ کیا تھا۔ مگر یہ مجموعہ تحقیق طلب ہے مثلاً قرآنی آیات کے اس کتاب میں حوالہ جات درج کر دیے گئے مگر کتب احادیث کے حوالوں پر کام بالکل بھی نہیں ہوا۔ اسی طرح نظر ثانی کا کام بھی تشویشناک حد تک نامکمل ہے۔ مثلاً ص ۱۶ پر لکھا ہے: اَقِیْمُ الصَّلٰوۃَ لِلذِّکْرِ ص ۲۲۱ خیر القرونی قرنی (کسی مستند کتاب میں یہ الفاظ نہیں ہیں)

امراض اور سفر آخرت :...... قاری عبدالخالق رحمانی صاحب زندگی کے آخری سال ڈیڑھ سال میں مختلف امراض کا شکار ہو گئے مثلاً شوگر اور گردوں کا مرض انسانی بساط کی حد تک قاری صاحب کا علاج معالجہ ہوتا رہا۔ لیاقت نیشنل ہسپتال میں رحمانی صاحب داخل رہے۔ لیاقت نیشنل ہسپتال میں قاری صاحب کے معالج خاص محترم ڈاکٹر عبدالمنان حفظہ اللہ نے بتایا کہ قاری صاحب بڑے صابر اور ہنس مکھ انسان تھے۔ قاری صاحب نے جس انداز سے اپنے حواس پر قابو رکھا وہ لگتے نہیں تھے کہ اتنے عمر رسیدہ ہو گئے۔ خیر

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

حافظ محمد اکرم صاحب نے بتایا کہ میں ان کے پاس اکثر و بیشتر ان کے ہاتھ پاؤں دبانے کے لیے جاتا پھر ان کے گھر والوں نے ایک دن کہا کہ آپ کافی دور سے آتے ہیں۔ لہٰذا آپ نہ آیا کریں آپ قاری صاحب کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔ لہٰذا میں نے جانا چھوڑ دیا پھر آٹھ دس دن کے بعد میرے پاس فون آیا کہ قاری صاحب وفات پا گئے ہیں۔

آخری لمحات:...... قاری صاحب کے صاحبزادے محمود اعظم نے بتایا کہ ایک رات خاندان کے وفات پانے والے لوگوں سے مخاطب تھے پھر اگلے دن صبح نماز فجر کے بعد امی سے پینے کے لیے پانی مانگا۔ پانی پینے کے بعد پھر زور سے بلند آواز سے دو دفعہ کلمہ توحید پڑھا اور اسی دوران ہی ان کی روح پرواز کر گئی۔ یہ حادثہ ۳ دسمبر ۲۰۰۶ء کو رونما ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

تجہیز و تکفین :...... قاری صاحب کی تجہیز و تکفین کے فرائض مولانا عبدالحنان سامرودی صاحب نے سرانجام دیے۔ سامرودی صاحب نے ایک دفعہ بتایا کہ مرحوم مجھے بیٹوں کی طرح چاہتے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نماز جنازہ :......الشیخ قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کی نماز جنازہ بھی قاری عبدالحنان سامرودی صاحب نے ہی پڑھائی۔ یہ غمزدہ ہجوم ایک مینارہ مسجد (بہادر آباد) میں برپا ہوا۔ یہ وہی مسجد ہے جہاں خود قاری عبدالخالق رحمانی صاحب نماز فجر کے بعد درس دیا کرتے تھے۔

تدفین :...... ہمارے موصوف جناب رحمانی صاحب کو پنجابی سوداگران دہلی کراچی کے قبرستان میں دفنا دیا گیا۔

اللهم اغفرله وارحمه انك انت الغفور الرحيم

نائب امیر :......قاری صاحب مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے تاحیات نائب امیر رہے۔ اس کے باوجود ان کا موقف تھا کہ ہر اچھا کام کرنے والی جماعت کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔

قاری صاحب اور زیارت کعبہ :......قاری صاحب نے زیارت کعبہ وطواف کعبہ، سعی صفا و مروی کے لیے عمرہ و حج کی متعدد بار سعادت حاصل کی۔

شاهی مہمان :......اور ایک مرتبہ سعودی عرب کے شاہی مہمان بھی رہے۔ قاری صاحب کے صاجزادے محمود اعظم نے بتایا کہ ایک دفعہ امام کعبہ عبداللہ بن سبیل پاکستان تشریف لائے تو ابو کی دعوت پر ہمارے گھر پر بہادر آباد میں بھی عشائیے پر تشریف لائے۔

پس ماندگان :......قاری عبدالخالق رحمانی نے پس ماندگان میں ایک بیوہ ۴ بیٹے اور ۲ بیٹیاں چھوڑیں۔

حواشی:......قاری صاحب کا جمعۃ المبارک کی خدمات پر معاوضہ نہ لینا ان اجری الا علی اللہ کے مطابق پیغمبرانہ فعل ہے اور یہ عزیمت کے زمرے میں آتا ہے۔ اگرچہ ضرورت مند علماء کے لیے رخصت ہے۔ مگر محمد شفیع ملک کی یادداشتوں کے مجموعہ، یاد ایام کے مطالعہ کے دوران ص ۲۰۲ پر ''شاہی مسجد کی امامت اور خطابت'' کے زیر عنوان لکھتا ہے (اصل میں علامہ محمد اقبال اور مولانا مودودی کے درمیان شاہی مسجد کی امامت و خطابت کے لیے ایک مراسلہ ۲۶ جولائی ۱۹۳۷ء کا مکتوب ہے۔ جس میں مودودی صاحب نے اس مسئلے میں معاوضہ لینے یا نہ لینے پر اپنا موقف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے)

''شاہی مسجد کی امامت میرے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اس سے بہتر موقع کام کرنے کا اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیا ہوسکتا ہے مگر معاوضہ لے کر امامت کرنا میرے نزدیک ناجائز نہیں تو سخت مکروہ ضرور ہے۔ مسلمانوں میں چار سو برس سے یہ مسئلہ متفق علیہ رہا ہے کہ نماز کی امامت اور قرآن کی تعلیم کا معاوضہ جائز نہیں۔'' (یادایام، مصنف، ملک محمد شفیع، بار چہارم اپریل: ۱۹۹۹ء)

مگر قاری صاحب کا یہ موقف نہیں تھا کہ مسجد کی امامت پر تنخواہ نہیں لینی چاہیے اگر ایسا ہوتا تو وہ جس مسجد کے خطیب تھے اس مسجد کے امام حافظ محمد اکرم صاحب سے کہتے کہ تنخواہ نہ لیا کریں اسی طرح اگر وہ تعلیم قرآن پر معاوضے کو ناجائز سمجھتے تو کبھی بھی ان مدارس میں ممتحن کی حیثیت سے نہ جاتے جہاں پر استاد تنخواہ دار تھے۔ لہٰذا جماعت اسلامی کے امام ابوحنیفہ جناب مودودی صاحب کے موقف پر حیرت ہے کہ انہوں نے ایک ایسا موقف اختیار کیا ہے جس پر عمل کرنے سے جماعت اسلامی کے مدرسین، خطباء اور ائمہ کرام کو مشکلات درپیش ہوں گی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جماعت اہل حدیث کی عظیم شخصیت

قاری عبدالخالق رحمانی صاحب رحمہ اللہ

(محمد اشرف توقیر)

حضرت مولانا قاری حافظ عبد الخالق رحمانی رحمہ اللہ جماعت اہل حدیث کے ایک جید عالم دین نامور خطیب مایہ ناز مفکر ممتاز سکالر اور عظیم ادیب تھے۔

حضرت قاری صاحب محدث شہیر علمی دنیا اور درس و تدریس کی ذہنیت نمونۂ اسلاف حضرت العلام مولانا عبد الجبار صاحب کھنڈیلوی رحمہ اللہ کے جگر گوشہ ہیں۔ حضرت کھنڈیلوی رحمہ اللہ جماعت اہل حدیث کے مایۂ ناز خطیب صف اوّل کے رہنما اور حضرت حافظ محمد عبد اللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ کے شاگرد رشید تھے۔ آپ کو استاذ الاساتذہ ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔

حضرت کھنڈیلوی صاحب رحمہ اللہ نے کم وبیش ۴۵ سال تک برابر پورے انہماک اور ذوق شوق سے خوب پڑھایا ہے۔ چنانچہ اس مدت میں ہزاروں شائقین علم آپ کے فیوض علمیہ سے مستفیض ہوئے۔ آپ کا طریق تدریس بہت دل آویز تھا آپ پوری کوشش فرماتے کہ بات طالب علم کے ذہن میں اتر جائے۔ جس کی وجہ سے شائق طلباء دہلی، میوات، یوپی، بہار، آسام، بنگال، پنجاب اور ملک کے دیگر علاقوں سے انتہائی طویل سفر کر کے آپ کے حلقہ درس میں شریک ہو کر اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے۔

جس عظیم شخصیت نے تقریباً نصف صدی تک پاک و ہند کے نامور مدارس میں متواتر پڑھایا ہو اس کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں نہیں ہزاروں سے متجاوز ہی ہوگی جن کا شمار کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

مگر آپ کے چند جید اور مشہور و معروف تلامذہ کا تذکرہ کر رہا ہوں جن میں حضرت حافظ محمد اسماعیل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذبیح امرتسری رحمہ اللہ (راولپنڈی)، بیہقی دوراں حضرت مولانا حافظ محمد عبد اللہ بڈھیمالوی رحمہ اللہ، حضرت مولانا حافظ ابوالقاسم بھٹوی رحمہ اللہ بھٹہ محبت (اوکاڑہ)، حضرت مولانا محمد اسحاق خائف رحمہ اللہ کراچی، حضرت مولانا عبدالرحمٰن صافوی فیروز پوری رحمہ اللہ، حضرت مولانا قاری حافظ عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ تھے۔

ہمارے ممدوح حضرت مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ ۲۵ نومبر ۱۹۲۵ء بمطابق ۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۴ھ بروز بدھ کھنڈیلہ ضلع جے پور راجستھان (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ حضرت قاری صاحب نے عصری تعلیم مڈل تک اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی اور ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ مصباح العلوم کھنڈیلہ سے حاصل کی اور قرآن کریم مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی سے حفظ کیا۔

بعدازاں آپ نے عظیم دینی درسگاہ دہلی سے سند فراغت حاصل کی۔ حضرت قاری صاحب نے اپنے والد محترم مولانا عبدالجبار صاحب کھنڈیلوی کے علاوہ شیخ الشیوخ بلند پایۂ محدث حضرت مولانا احمد اللہ صاحب رحمہ اللہ، شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا عبید اللہ مبارکپوری، شارح مشکوٰۃ حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب، حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب، حضرت مولانا نذیر احمد کے علاوہ دیگر اساطین علم وفضل سے اکتساب فیض کیا۔

حضرت قاری صاحب نے فارغ التحصیل ہونے کے بعد تقریباً آٹھ برس تک مدرسہ قاسم العلوم آگرہ میں شیخ الحدیث کے منصب جلیلہ پر فائز رہے۔ معقولات ومنقولات کی جملہ کتب کی تدریس کا حضرت قاری صاحب کو کمال ملکہ حاصل تھا۔ جبکہ علمی صلاحیتوں سے مالا مال تھے۔

درس وتدریس کے علاوہ جماعت اہلحدیث میں آپ کی ولولہ انگیز خطابت کا بھی بہت چرچا تھا۔ آپ اپنی شعلہ نوا گفتگو کو قرآن وسنت کے دلائل و براہین سے مزین فرماتے اور جب قرآن کریم کو لحن داؤدی میں پڑھتے لوگ سن کر جھوم جاتے کیونکہ آپ کی خطابت میں دریاؤں کی طغیانی سمندروں کی جولانی، آبشاروں کی رعنائی اور کوہساروں کی عظمت پائی جاتی تھی۔ گفتگو کے بادشاہ تھے جہاں بھی جاتے اور جس محفل میں بیٹھتے اس محفل کو لوٹ لیتے اور محفل کشت و زعفران بن جاتی۔ قدرت نے انہیں کمالات و اوصاف سے نوازا تھا اور بڑی باغ و بہار کے مالک تھے۔

۱۰ اکتوبر ۱۹۸۶ء بروز جمعۃ المبارک کو مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان لکھوی گروپ (چونکہ اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وقت مرکزی جمعیت اہل حدیث دو گروپوں میں تقسیم ہو چکی تھی ایک لکھوی میاں فضل حق گروپ اور دوسرا علامہ احسان الٰہی ظہیر تھا) نے مینار پاکستان لاہور کی گراؤنڈ میں آل پاکستان نفاذ اسلام کانفرنس کا انعقاد کیا جس کی صدارت مفکر اسلام ولی کامل حضرت مولانا معین الدین لکھوی رحمہ اللہ صاحب نے فرمائی۔ مہمان خصوصی محسن جماعت الحاج حضرت میاں فضل حق صاحب تھے۔ جمعۃ المبارک کا خطبہ شیخ العرب والعجم محدث زماں حضرت مولانا سیّد بدیع الدین راشدی صاحب پیر آف جھنڈا نے ارشاد فرمایا۔

نماز جمعہ سے فراغت کے فوراً بعد کانفرنس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اور جماعت کے کسی شاعر نے نعتیہ کلام پیش کیا (مجھے اس وقت کوئی یاد نہیں کہ یہ کون صاحبان تھے کیونکہ آج سے تقریباً ۲۸، ۲۹ سال پہلے کی بات ہے) اور ساتھ ہی اسٹیج سیکرٹری نے مختلف قسم کے القابات سے نوازتے ہوئے حضرت مولانا قاری عبد الخالق رحمانی صاحب آف کراچی کو دعوت دی۔ حضرت قاری صاحب مائیک پر تشریف لائے اور خطبہ مسنونہ کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ تک خطاب کیا جو انتہائی مؤثر اور دل پذیر تھا۔ یہ تھی حضرت قاری صاحب کی پہلی زیارت اور گفتگو سننے کا پہلا موقعہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عطا فرمایا تھا۔ ملک بھر میں جماعت اہل حدیث کی سالانہ کانفرنسوں میں ان کی باقاعدہ شمولیت ہوتی اور حضرت اپنے مخصوص انداز بیاں سے سامعین کو محفوظ فرماتے۔ حضرت قاری صاحب نے مسلک اہل حدیث کی تبلیغ و اشاعت میں بے پناہ کام کیا ہے۔

دعوت و تبلیغ اور شرک و بدعت کے معاملہ میں کبھی بھی لومہ لائم کو خاطر میں نہ لاتے بلکہ توحید و سنت کو بڑی بے باکی سے بیان کرتے۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں حضرت قاری صاحب نے مرکزی کردار ادا کیا اور قائدین مجلس عمل حضرت ولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب رحمہ اللہ، حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی صاحب رحمہ اللہ گوجرانوالہ، حضرت علامہ محمد یوسف کلکتوی کے ہمراہ قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ صدر پاکستان محترم جنرل ضیاء الحق نے جب اپنے دور میں اسلام کے نفاذ کے لیے جو اقدامات کیے۔ انہیں عملی شکل دینے کے لیے مفکر اسلام حضرت مولانا معین الدین لکھوی رحمہ اللہ، حضرت مولانا حکیم عبد الرحیم اشرف صاحب رحمہ اللہ، حضرت مولانا زین العابدین صاحب اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہمارے ممدوح حضرت مولانا قاری عبدالخالق رحمانی صاحب رحمہ اللہ نے بڑا مؤثر اور شاندار کردار ادا کیا۔

جب ۱۹۴۸ء میں جماعت اہلحدیث کی تشکیل نو ہوئی تو حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ پہلے دن سے مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ساتھ وابستہ رہے اور تاج دار جماعت حضرت مولانا سیّد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے دور امارت میں حضرت قاری صاحب جونیئر نائب امیر تھے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی صاحب، حافظ القرآن والحدیث شیخ العرب والعجم حضرت حافظ محمد محدث گوندلوی صاحب اور مفکر اسلام حضرت مولانا معین الدین لکھوی صاحب کے دور امارت میں سینئر نائب امیر رہے تھے۔ بلاشبہ وہ اپنی ذات میں بے شمار محاسن ومحامد کا مجموعہ تھے۔ آپ انہیں جس رخ سے دیکھنا چاہیں وہ صدر نشیں نظر آئیں گے۔ وہ دوستوں کے دوست بلکہ جگری دوست تھے نہ زندہ باد کے تمنائی اور نہ مردہ باد سے خائف۔

آخر کار جماعت کا یہ درخشندہ ستارہ ۳ دسمبر ۲۰۰۴ء کو کراچی کی زمین میں ہمیشہ کے لیے غروب ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔حضرت قاری صاحب کی رحلت سے ایسا خلا پیدا ہوا کہ جس کا پُر ہونا ناممکن نظر آتا ہے چونکہ ایسے بلند پایہ عظیم المرتبت اساطین علم وفضل جب بھی اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھارے۔ ان کے سانحہ ارتحال کے بعد ایک عظیم خلا محسوس کیا گیا اور اس خلا کو پُر کرنے کے لیے صدیوں میں بھی کوئی دوسری شخصیت پیدا نہیں ہوئی۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اللہ تعالیٰ حضرت قاری صاحب کی قبر کو نور سے منور فرمائے اور اپنی بے پناہ رحمت سے چھوٹی بڑی لغزشوں سے درگزر فرما کر اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

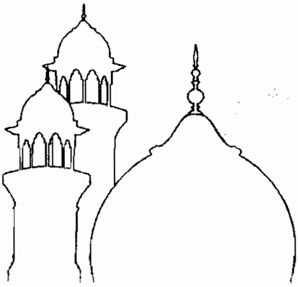

قال رسول الله ﷺ

”اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ . “

(صحیح البخاری : ۵۵۲/۵)

تاثرات

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کی یاد میں!

(تحریر: جناب بشیر احمد انصاری (ایم اے))

حضرت امام نوویؒ نے اپنی کتاب "طبقات الفقہاء" میں لکھا ہے:

"انسان کا علماء کے حالات سے واقف ہونا موجب کمال وزینت ہے۔ طلبہ اور اہل علم کا ان سے بے خبر رہنا عیب اور ننگ ہے۔ جو بیدار مغز ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ معلومات بڑی ہی مفید اور کارآمد ہے اور ان سے ناواقفیت نقص اور فساد کا سبب بنتی ہیں۔ اس لیے کہ علماء دین کے محافظ ہوتے ہیں اور دین کی ابدی سعادت کی بنیاد ہے۔ نیز وہ علم کے راوی ہوتے ہیں اور علم ہی بلند مراتب کے حصول کا زینہ ہے۔ ان کا کمال دوسروں میں بھی جن تک ان کا علم پہنچتا ہے کمال پیدا کرتا ہے' ان کی کوتاہی دوسروں کے لیے خلل اور خرابی عقل کا باعث بنتی ہے۔ پھر ایک عالم اپنے شاگرد کے لیے بمنزلہ باپ کے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے پس اگر وہ عالم کی بابت کچھ نہ جانے تو ایسا ہی ہوگا جیسے اپنے باپ کی بابت کچھ نہ جانے' بلکہ اس سے بھی زیادہ جاہل کہلائے گا۔"

استاذ عبدالعزیز البدوی نے بھی "الاسلام بین العلماء" میں لکھا ہے:

"لوگ اپنے علماء کے بغیر ایسے جاہل ہیں جنہیں انسانوں اور جنوں کے شیطان اچک لیں۔ علماء اہل زمین کے لیے اللہ کی نعمت ہیں' وہ اندھیروں میں چراغ ہدایت کی طرف راہبر اور اللہ کی زمین پر اللہ کی حجت ہیں۔ ان سے عقائد وافکار کی گمراہی ختم ہوتی ہے اور قلوب ونفوس سے شک کے بادل چھٹ جاتے ہیں۔ وہ شیطان کے لیے باعث غیظ وغضب' ایمان کے مخزن اور امت کے ستون ہوتے ہیں۔ زمین پر ان کی مثال ایسے ہے جیسے آسمان پر ستارے' خشکی وتری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں زندگی کے اندھیروں میں ان سے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔"

اس سے واضح ہوتا ہے کہ علمی طور پر فن سیرت نگاری بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ اگرچہ یہ فن بہت قدیم ہے مگر مسلمانوں نے ہی اسے بام عروج تک پہنچایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ معجزہ ہے کہ جن پانچ لاکھ اہل ایمان نے آپ کی احادیث مبارکہ روایت اور بیان کی ہیں ان سب کے حالات زندگی پوری طرح محفوظ ہو گئے ہیں۔ حقیقی بات یہ ہے کہ کسی دینی و علمی شخصیت کے حالات و خدمات کو احاطۂ تحریر میں لانا بڑی سعادت کی بات ہے کیونکہ زندہ قومیں اپنے اسلاف کی دینی و ملی اور علمی خدمات کو فراموش نہیں کرتیں بلکہ ان کی روشنی میں فکر و عمل کی صحتمند راہیں متعین کرتی ہیں۔ مولانا افتخار احمد تاج الدین الازہری الانصاری مدیر مجلّہ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ وہ ایک عرصہ سے بڑی محنت و کاوش کے ساتھ سہ ماہی مجلّہ بحر العلوم میرپور خاص کا ہر شمارہ خصوصی اشاعت کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ ان میں سیرت النبی ﷺ نمبر، توحید نمبر، شیخ العرب والعجم نمبر، جامعہ نمبر، محدث العصر نمبر و دیگر وقیع نمبر بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ اب وہ برصغیر پاک وہند کے نامور عالم دین اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سابق نائب امیر، خطیب العصر حضرت علامہ قاری عبدالخالق رحمانیؒ پر ایک خصوصی اشاعت "جامع المعقول والمنقول نمبر" کے نام سے ترتیب دے رہے ہیں۔ میں انہیں کے ارشاد پر یہ سطور زیب قرطاس کر رہا ہوں۔

مولانا قاری عبدالخالق رحمانیؒ، محدث شہیر مولانا عبدالجبار کھنڈیلویؒ کے فرزند ارجمند ہیں، مولانا کھنڈیلوی بلند پایہ عالم دین اور استاذ الاساتذہ تھے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی دینی علوم کی درس و تدریس میں گزاری۔ ان کے بے شمار تلامذہ پاک وہند میں دینی خدمت میں مصروف ہیں۔ نامور تلامذہ میں شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ، حضرت مولانا محمد اسحاقؒ شیخ الحدیث دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور، حضرت مولانا عبدالرحمٰن ضافریؒ شیخ الحدیث مولانا محمد بھٹویؒ اور حضرت مولانا محمد عبداللہ بڈھیمالویؒ قابل ذکر ہیں۔ مولانا کھنڈیلویؒ اخلاق حمیدہ اور تقویٰ و طہارت کے پیکر تھے۔ تصنیف و تالیف کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے، چنانچہ انہوں نے دو درجن سے زائد عربی اور اردو میں کتابیں لکھی ہیں۔

حضرت قاری رحمانی ۲۵ نومبر ۱۹۲۵ء کو کھنڈیلہ ضلع جے پور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک عصری تعلیم اور ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ مصباح العلوم کھنڈیلہ (جے پور) سے پائی، حفظ القرآن کی سعادت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مدرسہ عالیہ فتح پور، دہلی میں رہ کر حاصل ہوئی۔ بعد ازاں جامعہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی جیسی معروف اور مایۂ ناز درس گاہ سے سندِ فراغت حاصل کی۔ اسی جامعہ کی مناسبت سے وہ رحمانی کہلائے اور انہیں شیخ الشیوخ مولانا احمد اللہ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبیداللہ مبارکپوری جیسے اساتذہ کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحوم نے اپنی زندگی کا طویل عرصہ درس وتدریس میں گزارا اور انہوں نے کتاب وسنت کی دعوت وتبلیغ کے جو چراغ روشن کیے ہیں ان کی تابندگی سے بڑا حلقہ جگمگاتا رہے گا۔ اندازِ بیان میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خاص ملکہ عطا کیا تھا۔ تلخ سے تلخ بات بھی بڑی خوبصورتی سے کہہ جاتے اور محسوس بھی نہ ہونے دیتے۔ حق کہنے میں کبھی بھی مداہنت سے کام نہیں لیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ خطیب العصر کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے۔ یاد رہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی آل پاکستان کانفرنس میں آپ کی تقریر بڑے ذوق وشوق سے سنی جاتی تھی۔

ان کی حیات مستعار سے حق گوئی کے بہت سے واقعات ملتے ہیں۔ یہاں ایک واقعہ پر اکتفا کیا جاتا ہے جو بہت مشہور ہے اور تذکرہ علماء اہل حدیث جلد دوم میں موجود ہے۔ آگرہ میں ایک بزرگ ابوالعلاء کا مقبرہ ہے۔ ان کے سالانہ عرس پر ہزاروں افراد مختلف مقامات سے آکر حاضری دیتے ہیں اور اپنے زعم میں حج کا سماں پیدا کرتے ہیں۔ مزار کو غسل دیا جاتا ہے، طواف ہوتا ہے، قبہ پر قیام، سجود اور استغاثہ ہوتا ہے۔ قاری صاحب نے یہ سب کچھ سن رکھا تھا اور دل ہی دل میں کڑھتے رہتے تھے۔ ایک بار اپنے شاگرد صلاح الدین بخاری کو لے کر موقعہ پر عصر سے قبل وہاں جا پہنچے۔ بڑی مشکل سے قبر تک رسائی ہوئی۔ جو کچھ آپ نے سن رکھا تھا اس سے بھی بہت کچھ بڑھ کر اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آپ کا دل بے تاب اور غمناک ہو گیا۔ تن بدن میں آگ سی لگ گئی اور دل ملامت کرنے لگا کہ اگر اس موقعہ پر بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ حق نہ دکھلائی اور نبی اکرم ﷺ کی دعوت ان لوگوں تک نہ پہنچائی تو اللہ کے ہاں باز پرس ہو گی۔ آپ اِدھر اُدھر چکر لگانے لگے مگر کوئی بات سمجھ میں نہ آتی تھی کہ کیا کیا جائے۔ اتنے میں عصر کی اذان ہو گئی اور نماز کے لیے مسجد میں چلے گئے جس کے صحن میں اس مقبرے کا بڑا گنبد تھا۔ مسجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھر گئی اور نماز کے بعد مسجد میں ہی بڑے قوال اور اس کے ہمنواؤں کے پروگرام کا اعلان ہو گیا۔ آپ نے موقع غنیمت سمجھا اور سلام پھیرتے ہی مسجد کے درمیانی دروازے میں کھڑے ہو گئے اور لوگوں سے کہا کہ مختصر وقت میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت صاحب کے فضائل بیان کروں گا اس کے بعد آپ قوالی سن لیں۔ لہٰذا خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے توحید پر بیان شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی۔ قرآن وحدیث کی جھڑیاں لگ گئیں۔ لوگ نہایت دلچسپی اور ذوق وشوق سے ہمہ تن گوش ہو گئے۔ یہاں تک کہ مغرب کی اذان ہوگئی اور قوالی کا پروگرام منسوخ کرنا پڑا۔ جس پر قوال پارٹی واویلا کر رہی تھی مگر لوگوں نے کوئی توجہ نہ دی۔ نماز مغرب کی امامت کے لیے فرطِ عقیدت سے لوگوں نے آپ کو آگے کر دیا۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی پھر آپ نے لوگوں سے کہا کہ حضرت کے کچھ فضائل باقی رہ گئے ہیں وہ بھی سنتے جائیں اور پھر اللہ کی وحدانیت اور شرک کی مذمت پر بیان شروع ہوا۔ اللہ کا ایسا کرم ہوا کہ لوگ کھڑے ہو ہو کر توبہ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اب پیشانی اسی کے آگے جھکے گی جس نے انہیں پیدا کیا ہے اور بے شک اللہ ہی مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔ سب اسی کے محتاج ہیں' اس پر مجاوروں نے قاری صاحب پر قاتلانہ حملہ کر دیا' چھریاں' خنجر اور ڈنڈے استعمال کر رہے تھے۔ نا معلوم وہ کون لوگ تھے جنہوں نے آپ کو گھیرے میں لے رکھا تھا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آپ سارے حملوں سے محفوظ رہے اور نہ معلوم وہ کون تھا جس نے ہاتھ پکڑ کر آپ کو آناً فاناً غائب کر کے ایک نالے میں داخل کر دیا جو کہ مقبرے کے پیچھے کی جانب ویرانے میں نکلتا تھا۔ یہ نالہ گٹر نما تھا اور کافی دیر سمٹ سمٹ کر اس کو پار کرنا پڑا۔ باہر نکل کر آپ کو اونچی نیچی پہاڑیاں نظر آئیں' ان کو عبور کیا تو سامنے سڑک نظر آئی۔ وہاں پہنچ کر آپ نے سانس لیا۔ ایک تانگے پر سوار ہو کر اپنے مقام پر پہنچے۔ آپ کے شاگرد بخاری بھی آپ کے ساتھ رہے۔ مجاورین بے حد حیران وششدر رہ گئے کہ آخر مقرر کہاں غائب ہو گیا ہے؟

ایسے جرأتمندانہ واقعات اب ناپید ہوتے جا رہے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنی مساعی جمیلہ سے ضلالت وجہالت کے اندھیروں میں علم وعمل اور رشد وہدایت کے چراغ روشن کیے رکھے۔

محترم قاری صاحب کئی بار گوجرانوالہ کے جلسوں اور علمی تقاریب میں خطاب کے لیے تشریف لائے اور ہمیں ان سے ملنے اور ان کی گفتگو سننے کے مواقع ملتے رہے۔ وہ مجسمۂ اخلاص واخلاق اور خندہ روئی کا شاہکار تھے۔ ان کی ذات میں کسی خود پسندی اور خود زعمی کا شائبہ نہ تھا۔ بڑی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ وہ ایک ممتاز عالم دین اور اردو کے منجھے ہوئے' پختہ خیال اور خوش بیان خطیب تھے۔ وہ کئی سال تک درس وتدریس کا فریضہ بھی انجام دیتے رہے' پھر انہوں نے توحید وسنت کی دعوت وتبلیغ اپنی دینی وجماعتی زندگی کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جزو لا ینفک بنا لیا تھا۔ جب قرآن مجید پڑھتے تو سامعین مسحور ہو جاتے۔ وہ جب بھی حج وعمرہ کے لیے سعودی عرب تشریف لے جاتے تو سماحۃ الشیخ عبداللہ بن حمید رئیس شؤون حرمین شریفین رحمہ اللہ انہیں ہفتہ میں تین دن حرم مکی میں لاؤڈ سپیکر پر درس دینے کی اجازت دے دیتے۔ انہوں نے بعد نماز مغرب کی بجائے بعد نماز عشاء درس دینے کا وقت مقرر کر لیا کیونکہ اس وقت حرم کا ماحول زیادہ پرسکون ہوتا ہے۔ اردو خواں طبقہ کے لوگ بڑی تعداد میں جمع ہو جاتے ہیں۔ حقیقی بات یہ ہے کہ ان کی زندگی عالمانہ وقار اور مجاہدانہ یلغار کا حسین امتزاج تھی۔ وہ جماعتی غیرت اور مسلکی حمیت سے سرشار تھے۔

عرصے کی بات ہے کہ میں اس وقت ہفت روزہ ''الاسلام'' لاہور کا مدیر تھا۔ عمرہ سے واپسی پر کراچی میں دو روز رکنے کا پروگرام تھا۔ اس وقت لاہور سے جدہ کے لیے پروازیں شروع نہیں ہوئی تھیں۔ اس لیے کراچی جانا پڑتا تھا۔ کراچی میں حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن سلفی امیر جماعت غرباء اہل حدیث پاکستان' پروفیسر محمد یامین محمدی اور رانا محمد شفیق خاں پسروری سے بھی ملاقات ہوئی جو ان دنوں محمدی مسجد اہل حدیث میں زیر تعلیم تھے۔ پروفیسر محمدی صاحب نے ایک ملاقات میں بتایا کہ مولانا قاری عبدالخالق رحمانی ان دنوں علیل ہیں۔ میں نے کہا پھر ان کی بیمار پرسی کرنا چاہیے۔ انہوں نے جانے کے لیے حامی بھر لی۔ چنانچہ ہم قاری صاحب کی رہائش پر پہنچ گئے جو چھوٹی سی گلی میں واقع تھی۔ ملاقات ہوئی۔ ناسازی طبع کے باوجود بڑی خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ آمد کا شکریہ ادا کیا اور عمرہ کی قبولیت کے لیے دعا فرمائی۔ لاہور اور گوجرانوالہ کے احباب کے حال احوال اور جماعتی نشاطات کے بارے میں پوچھتے رہے۔ دیر تک اپنی خوبصورت گفتگو سے ہمیں محظوظ کیے رکھا۔ وقت کی مناسبت سے ضیافت بھی کی۔ جب واپسی کے لیے اجازت طلب کی تو فرمایا کہ اس ملاقات میں مجھے اپنی علالت کا بالکل احساس نہیں ہوا۔ ہم ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے دعا کرتے ہوئے چلے آئے۔

بعد ازاں ہمیں ان کی صحت یابی کی خبریں ملتی رہیں کہ وہ خوش اسلوبی سے اپنی زندگی کے روز مرہ معمولات انجام دے رہے ہیں اور حسب سابق ان کی صحت قابل رشک ہو گئی تھی۔ پھر وہ اکثر جماعت کی کانفرنسوں اور تبلیغی جلسوں کو رونق بخشتے رہے۔

اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ زندگی اور موت لازم وملزوم ہیں۔ اس عالم رنگ وبو میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سانس لینے والے ہر ذی روح کو ہر صورت موت سے دوچار ہونا ہے۔ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ یعنی ''ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔'' انسان کچھ بھی کر لے موت اپنے وقت پر آ کر رہے گی۔ اس میں لحہ بھر کی بھی تاخیر و تعجیل نہیں ہوسکتی۔ صرف خالق ارض وسماء کی ذات ہی ایسی ہے جو لازوال اور ابدی ہے۔ اس کے علاوہ ہر چیز فانی ہے۔ ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ﴾ یعنی ''روئے زمین پر جو کچھ بھی ہے سب کا سب فنا ہونے والا ہے صرف تیرے رب کی ذات جو صاحب عظمت وجلال ہے باقی رہ جائے گی۔''

شاعر نے کہا ہے

اَلْمَوْتُ كَأْسٌ كُلُّ نَفْسٍ شَارِبُوْهَا
اَلْمَوْتُ بَابٌ كُلُّ نَفْسٍ دَاخِلُوْهَا

''موت ایک ایسا جام ہے جسے ہر ایک کو اپنے لبوں سے لگانا ہی ہے اور موت ایک ایسا دروازہ ہے جس سے ہر ایک کو گزرنا ہے۔''

تو یہ لحہ قاری صاحب پر بھی ۳ دسمبر ۲۰۰۶ء کو ۸۱ سال کی عمر میں آ پہنچا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ!

ان کی نماز جنازہ ایک مینارہ مسجد شہید ملت روڈ پر ادا کی گئی۔ امامت کا فریضہ مولانا عبدالحنان سامرودی نے انجام دیا۔ کراچی کے قبرستان میں آسودہ خاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین!

اس مقام پر یہ شعر یاد آ رہا ہے

قبر کے چوکھٹے خالی ہیں انہیں مت بھولو
جانے کب کونسی تصویر سجا دی جائے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میرے دوست میرے ساتھی

حضرت علامہ قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ

(شفیق الرحمٰن فروخ)

پہلی ملاقات:

علامہ محمد یوسف خان کلکتوی رحمہ اللہ جو کہ کراچی میں مقیم تھے کے مکان پر راقم کی آمد ورفت رہتی تھی، قاری عبدالخالق رحمانی صاحب حیدر آباد سے علامہ صاحب کے مکان پر پہلی بار ملے اپنی دکھ بھری داستان بیان کی۔ علامہ کلکتوی رحمہ اللہ نے تسلی دلائی کہ اب آپ امن میں ہو اور گھبرانہ نہیں چند دن یہاں قیام کرنے کے بعد قاری صاحب نے مکہ مسجد میں قیام شروع کر دیا۔ انہی دنوں میں جمعیت اہل حدیث کراچی نے بحر العلوم سعودیہ کے لیے ایک مکان خریدا۔ راقم الحروف اور یحیٰی ٹینٹ والا کے والد صاحب کو یہاں رات سونے کے لیے کہا۔ دن کو مدرسہ چلتا رہا، میں نے وہاں یہ اپنے قیام اور ناشتہ وغیرہ کا انتظام کر رکھا تھا۔ قاری صاحب عموماً میرے پاس بحر العلوم میں تشریف لاتے اور بعض اوقات ناشتہ یہیں ہمارے ساتھ ہی کرتے۔

قاری صاحب کی سعودیہ روانگی:

قاری عبدالخالق کراچی سے کچھ عرصہ کے لیے سعودیہ روانہ ہوگئے، اس دفعہ کوئی زیادہ قانونی سختیاں نہ تھیں، آپ نے سعودی عرب کے مختلف شہروں میں مستقل قیام کی کوششیں کیں مگر اللہ کو ایسے منظور نہ تھا، بالآخر نو ماہ سعودیہ میں مختلف شہروں میں قیام کر کے واپس تشریف لے آئے۔

پاکستان واپسی:

قاری عبدالخالق رحمانی صاحب سعودیہ سے واپس ہوئے تو کراچی کی بولٹن مارکیٹ میں ایک دفتر کرایہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر لے لیا، میں روزانہ آپ سے مل کر اپنے دفتر جاتا، اس وقت قاری صاحب دوسری شادی کے لیے کوشاں تھے۔کسی دوست کی وساطت سے وسط انڈیا میں رشتہ طے ہوگیا، یہ مولانا داود راز رحمہ اللہ کی بیٹی تھیں، تاریخ مقرر ہوئی، آپ دہلی چلے گئے۔ نکاح کرانے کے بعد مجھے خط لکھا، ایک مہینہ وہاں گزارنے کے بعد دوسرا خط آیا کہ میں فلاں تاریخ کو براستہ لاہور سے خیبر میل پر کراچی پہنچوں گا، آپ دوستوں کے ہمراہ میرا ریلوے اسٹیشن پر آ کر استقبال کرنا۔ ایک دو رشتہ دار بھی اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ انہوں نے ایک مکان قاری صاحب کے لیے خرید رکھا تھا۔ انہیں مکان تک پہنچایا۔

رمضان کا مہینہ آیا تو قاری صاحب کو نمازِ تراویح کے لیے کہا گیا۔ آپ نے بلوچ پارک میں جمعیت اہل حدیث کے پلیٹ فارم سے نماز تراویح پڑھائی، اور جمعہ کا خطبہ مارٹی پور روڈ پر جان لیس اینڈ ربڑ ملز کی جامع مسجد میں ارشاد فرماتے رہے۔

جب میرا ٹرانسفر ریلوے کراچی سے ریلوے لاہور ہوگئی تو کچھ عرصہ بعد میں دوبارہ کراچی گیا، قاری صاحب کے متعلق معلومات لیں تو پتہ چلا کہ وہ گھر میں صاحب فراش ہیں۔ مگر مجھے نئے گھر کا علم نہ تھا، دفتر کا ملازم مجھے اپنے ساتھ ان کے گھر واقع بہادر آباد لے گیا، ملاقات ہوئی اور بیمار پرسی کی۔

آئندہ سال قاری صاحب کا سوات جانے کا ارادہ ہوا۔ لاہور تشریف لائے مجھے کہا کہ میرے ساتھ دو عورتیں ہیں، ایک بیوی اور ایک سالی۔ اس لیے آپ میرے ساتھ چلیں اخراجات میرے ذمہ ہیں، میں نے معذرت کر دی کہ دفتر سے چھٹی نہیں ملی۔

قاری صاحب نے کہا میں لاہور سے پنڈی کا سفر ٹرائی ڈینٹ جہاز میں کرنا چاہتا ہوں، یہ صرف پندرہ منٹ میں لاہور سے راولپنڈی پہنچتا تھا، چنانچہ جہاز کی ٹکٹیں حاصل کی گئیں اور میں نے انہیں لاہور سے الوداع کیا۔ پھر مجھے خط آیا کہ میں فلاں تاریخ کو ۱۲ بجے لاہور ریلوے اسٹیشن ہوں گا۔ وہاں سے مجھے کراچی جانا ہے۔ میں بھی اسٹیشن پر پہنچ گیا، آپ تیز گام ٹرین سے لاہور سے کراچی روانہ ہوئے۔

آپ ایک دفعہ پھر کراچی سے لاہور تشریف لائے تو تین بچے بھی ساتھ تھے، اس بار قلعہ گجر سنگھ میں کسی دوست کے پاس آپ کا قیام رہنا تھا۔

ایک دوست سے بمع ڈرائیور گاڑی لے کر پورے لاہور کی میرے ساتھ مل کر سیر کی۔ دو چار دن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رہنے کے بعد آپ واپس کراچی تشریف لے گئے۔

اس کے بعد ملاقات یوں ہوئی کہ مجھے ان کے چھوٹے بھائی قاری عبدالقہار کی بیٹی کی شادی کا کارڈ موصول ہوا۔ اس میں لکھا تھا کہ قاری صاحب شادی پر کراچی سے اوکاڑہ آئیں گے، میں پہنچ گیا۔ قاری صاحب سے ملاقات ہوگئی، خوب خوش ہوئے ایک دفعہ آپ کراچی سے لاہور تشریف لائے مجھے خط لکھا کہ ہڑپہ جانا ہے، میں نے دفتر سے چھٹی لی اور ہم لوگ ہڑپہ چلے گئے، وہاں پر آپ کی تقریر تھی، رات وہیں قیام کیا۔ صبح واپس آئے تو کہنے لگے لاہور کی سیر باقی ہے۔ ایک ٹیکسی لی، ٹیکی والے سے کہا کسی آئس بار پر لے چلو، مشروبات لیے، آئس کریم کھائی، آپ چند دن لاہور گزار کر واپس کراچی چلے گئے۔

پھر خط آیا کہ میں نے بڑی بیٹی کی شادی انارکلی میں کامران گارمنٹس والوں کے ہاں کی ہے، آپ ان سے ملیں میں ان کے حسب الحکم ان سے ملا تو انہوں نے میری بہت آؤ بھگت کی۔

پھر ایک خط آیا جس میں بتایا کہ دوسری بیٹی کی شادی آسٹریلیا کر دی ہے، قاری صاحب کا ایک بیٹا امریکہ چلا گیا۔

قاری صاحب سے بہت گہرا تعلق رہا۔ وفات کی خبر ملی تو میں کراچی نہ جا سکا، یہیں چھانگا مانگا میں ان کے لیے دعائے مغفرت کر دی۔

قاری صاحب کے یہاں عبدالملک حیدر آباد میں مقیم تھا، وہ بعض اوقات اوکاڑہ اور کبھی چھانگا مانگا اپنے بعض عزیزوں کے پاس آتے تو ملاقات ہوتی۔

ان کے والد حضرت مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں رہتے، مولانا کھنڈیلوی رحمہ اللہ کی دین اور جماعتی خدمات خود اپنی جگہ مسلمہ ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ - کچھ یادیں کچھ باتیں

(محمد یوسف نعیم)

شخصیات کے بارے میں لکھنے کا فن مسلمانوں کا کارنامہ ہے۔ اسے فن اسماء الرجال کا نام دیا گیا ہے۔ اصل میں اس کی ضرورت کا پس منظر حدیث رسول ﷺ کے رواۃ کی جانچ پڑتال تھا۔

تاہم ہمارے ہاں یہ رواج سا بن گیا ہے کہ جب کوئی عالم دین اس دنیا سے عالم بقا کی طرف چلا جاتا ہے تب ہمیں اس کی اہمیت کا احساس ہوتا ہے مگر جب تک وہ زندہ ہوتا ہے لوگ اس کی قدر نہیں کرتے فکر کا یہ رجحان معاشرے کو مردہ پرستی کی طرف لے جاتا ہے۔

میری رائے کے مطابق زندہ شخصیات پر بھی لکھا جانا چاہیے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو اور ان کا جوہر مزید نکھر کر سامنے آئے اور لوگ مزید مستفید ہوں۔

پھر کسی بھی شخصیت کے بارے میں لکھتے وقت انتہائی عدل وانصاف سے کام لینا چاہیے کیونکہ یہ خود لکھنے والے کے لیے بھی کسی امتحان سے کم نہیں ہے۔

لکھنے والے کو چاہیے کہ وہ مرحوم کی خامیوں اور کمی کوتاہی کو بیان کرنے کی بجائے اس کے کارناموں اور خوبیوں کا ذکر کرے کیونکہ عیب جوئی کرنا کوئی کارِ خیر نہیں بلکہ اسے کارِ شر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ پھر ہم میں سے کون ایسا ہے جو کمی کوتاہی سے پاک ہو۔

اس لیے دوسروں کے بارے میں لکھنے سے پہلے وہ اپنے اندر بھی جھانک لے کہ وہ خود کیا ہے۔ اور تقوے اور خدمات کی بنیاد پر وہ خود معاشرے میں کتنا مقبول ہے۔

تو آیئے ہم اپنے ممدوح قاری عبدالخالق رحمانی مرحوم کے بارے میں کچھ جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کو رحمانی اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ سے فارغ التحصیل تھے جو کہ ہندوستان دہلی میں واقع تھا وہی مدرسہ پھر سولجر بازار کراچی میں منتقل ہوا تو اس کا نام ویسے ہی برقرار رکھا گیا۔

میں قاری صاحب کو۱۹۸۲ء سے جانتا ہوں جب میں دارالحدیث رحمانیہ سولجر بازار کراچی میں نئے طالب علم کی حیثیت سے آیا تھا، قاری صاحب ایک لحیم وشحیم اور گوری چٹی رنگت کی شخصیت تھے اور اس پر سفید رنگ کا لباس انہیں مزید خوبصورت بنا دیتا تھا وہ کیونکہ عالم دین تھے اور لباس میں سنت رسول ﷺ سے خوب واقف تھے اس لیے وہ سفید رنگ کے اُجلے لباس کا اہتمام کرتے تھے۔ اور میں نے انہیں کبھی بھی دوسرے رنگ کے لباس میں نہیں دیکھا وہ نظر کا چشمہ لگاتے تھے اور گول طرز کی ٹوپی جناح کیپ کی بناوٹ والی لگاتے، ان کی داڑھی بھی سفید اور چھوٹی چھوٹی تھی۔ مگر کبھی پوچھنے کا اتفاق نہیں ہوا کہ وہ داڑھی کاٹتے ہیں یا طبعی طور پر ہی چھوٹی ہے میں نے ان کے جمعۃ المبارک کے کئی خطبات سنے وہ بے خوف قسم کے عالم دین تھے اور اپنے خطبات میں وہ حکومت کی بعض پالیسیوں پر تنقید کرتے۔ اور قرآنی آیات کو خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے۔ کراچی میں ہوتے تو جامع مسجد صحرا اہل حدیث (واقع شیر شاہ گلیائی روڈ) میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیتے وہ کبھی کبھی یہ بھی فرماتے کہ شہر کی مساجد میں مجھے کئی بار پیشکش ملی کہ میں وہاں جمعہ پڑھاؤں مگر ملز ایریا میں واقع اس مسجد میں جمعہ پڑھانے کی وجہ یہ ہے کہ اس مسجد کے متولی صاحب سے کیونکہ میرا معاہدہ ہوا تھا کہ تاحیات میں یہاں جمعۃ المبارک کا خطبہ دوں گا اس لیے کسی اور مسجد میں نہیں جاتا۔

اسی طرح ماہ رمضان المبارک میں تراویح کی نماز بھی قاری صاحب یہیں پڑھاتے اور اکیسویں شب کو جب ختم قرآن ہوتا تو ایسے رقت آمیز لہجے میں دعائیں کرتے کہ سماں باندھ دیتے اس موقعہ کراچی شہر کے دور دراز علاقوں سے لوگ رحمانی صاحب کے ساتھ دعاؤں میں شریک ہونے کے لیے آتے۔

قاری صاحب عالم دین ہونے کے باوجود کسی مدرسے کے مستقل مدرس نہیں تھے نہ ہی انہوں نے معلّمی کو بطور پیشے کے اختیار کیا۔

کراچی میں نیو چالی کے قریب ان کا رحمانی کارپوریشن کے نام سے آفس تھا۔ استاد محترم شیخ الحدیث جامعہ ستاریہ گلشن اقبال کراچی نے ایک نشست میں بتایا کہ وہ پلاٹوں کی خرید وفروخت (اسٹیٹ ایجنسی) کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کاروبار کرتے تھے۔

اس کے باوجود وہ دینی مدارس سے منسلک تھے، درس حدیث ارشاد فرماتے ممتحن کی حیثیت سے جامعہ دارالحدیث رحمانیہ میں تشریف لاتے طلبہ ان کا بہت احترام کرتے۔

جب جمعیت اہل حدیث پاکستان دو دھڑوں میں علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ اور میاں فضل حق مرحوم کے درمیان تقسیم ہوئی تو قاری صاحب میاں صاحب کے ساتھ ہو گئے مگر اس کے باوجود علامہ صاحب کے ساتھ کبھی مخالفت والی بات سامنے نہ آئی۔

۱۴ مارچ ۱۹۸۷ء کورنگی ٹاؤن محمدی مسجد پونے دس نمبر پر میرے نکاح کی تقریب تھی تو اس میں قاری صاحب تشریف لائے۔ (اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے)

مگر افسوس کہ ان کی نماز جنازہ میں مجھے شرکت کا موقعہ نہ مل سکا۔ (اللھم اغفرله وارحمه وادخله الجنة الفردوس)

میری معلومات کے مطابق الشیخ رحمانی نے کوئی کتاب نہیں لکھی اور نہ ہی ان کا کوئی بیٹا عالم دین تھا ہاں البتہ وہ خود ایک معروف عالم دین مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی مرحوم کے صاحبزادے تھے اور ان کے والد گرامی صاحبِ تصنیف تھے۔

۸ مارچ ۲۰۱۵ء کو جامع مسجد باب الاسلام گجر چوک منظور کالونی کراچی میں شیخ الحدیث محمود احمد حسن حفظہ اللہ کا درس تھا۔

درس کے بعد ہم جامعۃ الاحسان الاسلامیہ متصل جامع مسجد باب الاسلام کے دفتر میں کچھ دیر کے لیے بیٹھے تو اتفاق سے مولانا عبدالخالق رحمانی صاحب کا ذکر خیر چل پڑا۔

تو محمود احمد حسن حفظہ اللہ نے بتایا کہ بعض عرب حضرات نے رحمانی صاحب کو پیشکش کی کہ ہم آپ کو مدرسہ بنا کر دیتے ہیں، آپ تعلیمی سلسلہ جاری کریں، مگر تیار نہ ہوئے۔ پھر ایک اور واقعہ بتایا۔

کہ اردو بازار کراچی میں جہاں آج جمعیت اہل حدیث کراچی کا دفتر ہے۔ یہاں درس نظامی کی تعلیم کا ایک مدرسہ تھا اور قاری صاحب اس کے نگران تھے اس مدرسے میں بعض اساتذہ حنفی تھے تو دوران تدریس ایک دفعہ قاری صاحب نے ایک حنفی عالم کو منطق کی کتاب پڑھانے کے طریقے پر مشورہ دیا کہ آپ یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب اس طرح سے پڑھایا کریں مگر حنفی استاد کے ذہن میں یہ بات بیٹھی تھی کہ اہل حدیث اساتذہ کیا جانیں کہ منطق کیسے پڑھاتے ہیں۔

لہٰذا اس حنفی استاد نے کوئی خاص توجہ نہ دی تو قاری صاحب نے فرمایا اچھا ٹھیک ہے کل میں پڑھاؤں گا اور آپ دیکھنا لہٰذا جب کل آئی تو قاری صاحب مسند تدریس پر رونق افروز ہوئے اور منطق کی کتاب کا درس اس انداز سے طلبہ کو پڑھایا کہ حنفی عالم حیران ہوگیا اور اس کو یہ بات سمجھ میں آ گئی کہ علماء اہل حدیث بھی منطق کی کتاب پڑھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اسی طرح ایک اور دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی نشست میں حنفی عالم نے اہل حدیثوں کو بار بار غیر مقلد کہہ کر پکارا تو قاری صاحب کو یہ انداز بڑا عجیب لگا مگر صبر وضبط سے کام لیا۔

اس کے بعد جب قاری صاحب کو اظہار خیال کا موقعہ ملا تو قاری صاحب نے اس عالم کی خبر لی اور فرمایا کسی منفی چیز کی ضد مثبت ہوتی ہے۔ مقلد کا لفظ کیوں کہ منفی ہے لہٰذا اس کی ضد مثبت ہوگی اور وہ ہے محقق غیر مقلد نہیں ہوگا۔ یہ سننا تھا کہ مقلد سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔

قاری صاحب کی حاضر جوابی اور مسلکی حمیت کی یہ تو ایک ادنیٰ سی جھلک ہے اس کے علاوہ رحمانی صاحب نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہوں گے نہ جانے وہ کتنے ہوں گے۔

علامہ قاری حافظ عبدالخالق رحمانی ۳ دسمبر ۲۰۰۶ء کو اپنی حیات مستعار کا وقت پورا کر کے داعی اجل کو لبیک کہہ کر ہم سے جدا ہوگئے اور وہاں چلے گئے جہاں ہم سب کو جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خطاؤں سے درگزر فرمائے اور ان کے شایان شان انہیں جنت میں جگہ دے۔ آمین۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ - تاثرات ومشاہدات

(محمد یاسین شاد، ملتان)

دعائیہ حدیث ﷺ ہے:

((نَضَّرَ اللّٰهُ إمْرأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ))

(جامع الترمذی: ٢٦٥٦)

''اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تروتازہ (خوش وخرم) رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی پھر اسے یاد کر کے دوسروں تک پہنچایا۔''

کون خوش نصیب مسلمان ہوگا جس کے دل میں اس دعا کا مستحق بننے کی تمنا وخواہش نہ ہوگی۔ صرف عزم وہمت، حوصلے کی بات ہے۔

سیّدنا سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص علم حدیث کو طلب کرتا ہے اس کے چہرے پر تازگی کے آثار ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو میری حدیث سنے اور پھر سنائے۔ (شرف اصحاب الحدیث مترجم علامہ ابوبکر خطیب البغدادی)

امام شوکانی رحمہ اللہ کا قول ہے:

"ليس في علم انسان خير إذا كان لا يعرف علم الحديث وإن بلغ في التحقيق إلى ما ينال." (البدر الطالع: ٢/ ٢٦٣)

''آدمی کے علم میں کوئی بہتری نہیں اگر وہ علم حدیث سے نابلد ہو خواہ میدان تحقیق میں کہیں بھی پہنچ جائے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

داعی ونقیب قرآن وحدیث کا معروف ادارہ ''جامعہ بحر العلوم السّلفیہ'' میر پور خاص باب الاسلام سندھ کی جانب سے سہ ماہی ''مجلّہ بحر العلوم'' وقیع وضخیم نمبرز ''شیخ العرب والعجم''۔ ''محدث العصر'' شائع کرنے کا اعزاز پاچکا ہے۔ اب بفضل اللہ تعالیٰ ''جامع المعقول والمنقول نمبر'' قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کی خدماتِ دینیہ منظر پر لارہا ہے۔ تقبل اللہ سعیھم

۱۹۶۴ء کو ملتان شہر کے قلعہ کہنہ محمد بن قاسم پر توحید کانفرنس منعقد کی گئی تھی۔ چاروں مسالک (دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث، تشیع) اسی عنوان پر تشریف لائے۔ اہلحدیث کی طرف سے انتظامیہ میں ملتان سے شیخ انوار الحق سوداگر، مولانا شرف الحق بن مولانا عبدالحق محدث ملتانی تھے۔ متعدد علماء کرام نے توحید کو ہی خطابات کا عنوان بنایا لفاظی کے اعتبار سے کراچی سے ہی تعلق رکھنے والے رشید ترابی نے خوب داد تحسین حاصل کی۔ اُن کی گفتگو کا محور قرآن حکیم کی آیت ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ﴾ سورۃ کہف آیت نمبر ۱۱۰ تھی۔ کراچی ہی سے تشریف لانے والے مرحوم علامہ قاری عبدالخالق رحمانی کی تقریر ماحصل تھی۔ آغازِ خطاب میں سورۃ فاتحہ ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ سے کیا۔ توحید سے ہی متعلقہ آیات کثرت سے تلاوت کیں۔ خوبصورت انداز میں دہلی کی اردو زبان میں خطاب تھا۔ عمدہ مثالوں سے مضمون توحید رب العالمین کو مزین کیا۔ سرائیکی زبان وادب کے ماہر پروفیسر شوکت مغل نے بھی اسی طرح تفصیل بتائی۔ عجب اتفاق مقام کانفرنس کے نزدیک بہاؤ الحق ملتانی وشاہ عالم ملتانی کے مقبرے ہیں۔ وہیں اللہ تعالیٰ نے داعی توحید کے بہترین مقرر کو توحید بیان کرنے کا موقعہ عطا کیا۔ خواجہ عزیز الرحمٰن صدیقی، قاری عبدالخالق رحمانی کے مستقل میزبان ہوتے تھے۔ ان کے فرزند خواجہ حافظ محمد عبداللہ صدیقی نے کافی عرصہ مسجد منبر اہل حدیث اندرون پاک گیٹ ملتان ماہ رمضان المبارک میں نماز تراویح میں قرآن مجید سنایا کرتے تھے۔ اختتامی تقریب میں قاری صاحب خطاب کے لیے تشریف لایا کرتے تھے۔ خواجہ عزیز الرحمٰن کے ہاں مولانا عبدالشکور رنگپوری بھی مدعو ہوتے تھے۔ وہ بتاتے ہیں کہ قاری صاحب تفسیر حدیث فقہ فنون علوم تفسیر علوم الحدیث میں بڑے پختہ تھے۔ جو بھی سوال کیا جاتا تسلی بخش وضاحت سے جواب دیتے تھے۔ میزبان کے ہاں اکثر رنگپوری صاحب کی رفاقت ایسی تھی ایک بار بتایا کہ کراچی کی درسگاہ کے طلباء کا قاری صاحب نے امتحان لیا۔ طلباء بخاری شریف سے پوچھا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قال بعض الناس کہا ہے اس سے کون مراد ہے۔ فارغ التحصیل طلبا نے کوئی جواب نہ دیا۔ قاری صاحب نے مسند تدریس پر متعین عالم دین سے بھی یہی سوال کیا۔ متعلقہ استاد صاحب بھی اطمینان بخش جواب نہ دے سکے۔

محترم قاری عبد الخالق رحمانی رحمہ اللہ ۲۵ نومبر ۱۹۲۵ء کو قصبہ کھنڈیلہ ہندوستان پیدا ہوئے۔ ۶ دسمبر ۲۰۰۶ء کو کراچی میں وفات ہوئی۔ عرصہ ۹ سال گزر چکا ہے۔ ایک مفصل مضمون اُن کی خدمات واحوال آثار پر ماہنامہ محدث میں پڑھا تھا۔ اتفاق سے تلاش بسیار کے باوجود مل نہیں سکا۔

حالات تفصیلاً قاری صاحب کے والد محروم شیخ الحدیث مولانا عبد الجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ سب سے پہلے ۲ دسمبر ۱۹۴۹ء کو ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب نامور مؤرخ اہلحدیث نے تحریر کیے تھے۔ دوسری بار محدث کھنڈیلوی کی وفات کے بعد ۱۰ اگست ۱۹۶۲ء کو تعزیتی مضمون الاعتصام لاہور کے اداریہ میں تحریر کیا تھا۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی کی تصنیف ''دبستان حدیث'' میں مفصل مضمون ہے۔ ۱۹ جنوری ۱۹۲۳ء کے اخبار ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر میں خود نوشت سرگذشت مولانا عبد الجبار محدث کھنڈیلوی شائع ہوئی۔ مزید مختصر حالات "الانصاف لرفع الاختلاف ملقب بر خاتمہ اختلاف" طبع دوم المکتبۃ السلفیہ لاہور میں بھی شائع ہوئے۔ الاعتصام مولانا عطاء اللہ نمبر میں بھی موجود ہیں۔ "تذکرۃ النبلاء فی تراجم العلماء" از: ملک عبد الرشید عراقی سوہدرہ نے قاری صاحب اور اُن کے والد نور اللہ مرقدہ کے حالات موجود ہیں۔ قاری صاحب کے برادر صغیر قاری عبد القہار ٹیچر کو اوکاڑہ شہر میں جامعہ محمدیہ حق بازار سے متعدد مرتبہ ملاقات بھی ہوئی اور گفتگو کا بھی موقعہ ملا ہے۔ یہ مرحوم معلومات دینیہ رکھتے تھے۔ عالم دین نہ تھے۔ قاری عبد الخالق صاحب رحمانی رحمہ اللہ کی وفات کے ۹ سال بعد میر پور سندھ کے مجلّہ کا خصوصی نمبر ان کی خدمات احوال آثار پر جلد شائع کر رہا ہے۔ خود قاری صاحب کے حالات ''تذکرہ علماء اہل حدیث'' جلد دوم جامعہ رحمانیہ سابق جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ میں شائع ہوئے ہیں۔ احقر العباد نے قاری صاحب اور اُن کے والد محروم کے حالات کے لیے متعلقہ کتب کی طرف ہی اشارہ کیا ہے۔ تاکہ خصوصی نمبر میں تکرار حالات نہ آئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک ضروری وضاحت:

''تذکرہ علمائے اہلحدیث'' ۴۵۰ سے زائد علماء اہلحدیث کے حالات اختصار کے ساتھ جناب کامران اعظم سوہدروی نے مرتب کیے ہیں۔ قاری صاحب کے حالات میں ۴ عدد تصانیف کے نام تحریر کیے ہیں جب کہ یہ چاروں تصانیف اُن کے سسر محروم مولانا حافظ محمد داؤد رحمانی رحمہ اللہ سابق شیخ الحدیث مدرسہ جامعہ اسلامیہ ؟؟؟ کی ہیں۔ مولانا محمد داؤد رحمانی کی تصنیف ''غذاء الارواح المعروف بہ شرعی وظائف'' کی اشاعت قاری عبدالخالق رحمانی ذاتی توجہ سے دلچسپی سے جنوری ۱۹۷۹ء محرم الحرام ۱۳۹۹ھ کو مکتبہ الریحان کراچی سے ہوئی۔ اس کے صفحہ ۱۳ تا ۱۴ پر تعارف قاری صاحب کی تحریر سے موجود ہے۔ مزید مولانا محمد داؤد رحمانی کا ترجمہ ''نیل الاوطار'' امام شوکانی یمنی کا عربی سے اردو کسی ناشر کے ہاں انتظار اشاعت میں ہی ہے۔ دیکھیں کب نوبت اشاعت آتی ہے؟

محروم قاری عبدالخالق رحمانی آغاز سے ہی تنظیم جماعت مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سے وابستہ تھے۔ دم وفات تک ساتھ رہے۔ دوسرے کسی گروپ دھڑے میں شامل نہیں ہوئے۔ تمام مرکزی کانفرنس میں خطاب مفصل مدلل دلنشیں ہوتا تھا۔ ملتان شہر کے قدیم اہلحدیث مدارس کے سالانہ جلسوں دارالحدیث محمدیہ باغ عام خاص و دارالحدیث رحمانیہ چونگی نمبر ۱۴ ملتان ضرور تشریف لاتے تھے۔ اس راقم کو جو باتیں یاد ہیں اُن میں سے متعدد بار فتح مکہ مکرمہ کے موقع حکم نبوی ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو عربی عبارت روانی وسلاست سے پڑھا کرتے تھے کہ خانہ کعبہ میں تمام بتوں کو مسمار کردو۔ آخر میں سرزمین پاکستان میں جب تک تمام صنم کو صاف نہیں کرو گے نظام توحید یعنی نظامِ اسلام کا اصلی جزو اول قائم نہیں ہوسکتا۔ بھرپور جوش وولولہ میں بیان فرماتے تھے۔ اس انداز کی حق گوئی کم ہی دیکھنے میں آئی ہے۔

اقتباس خطاب:

جمعیت اہلحدیث مغربی پاکستان کی ساتویں سالانہ کانفرنس مؤرخہ ۲، ۳، ۴ نومبر ۱۹۶۲ء جمعہ، ہفتہ، اتوار کو لاہور باغ بیرون موچی دروازہ سہ روزہ منعقد ہوئی۔ ہفت ''روزہ الاعتصام'' لاہور شمارہ نمبر ۱۵ جلد نمبر ۱۴، ۹ نومبر ۱۹۶۲ء میں خطابات کے اقتباسات شامل اشاعت ہیں۔ از ص ۱۳۔ ''قاری عبدالخالق رحمانی''

مولانا قاری عبدالخالق رحمانی صاحب حضرت مولانا عبدالجبار صاحب کھنڈیلوی رحمہ اللہ کے بڑے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صاحبزادے ہیں۔ آپ کراچی میں قیام فرما ہیں۔ آپ نے ''مقامِ رسالت'' کے عنوان پر تقریر کی۔ اچھے مقرر اور خوش بیان خطیب ہیں۔ آپ کی تقریر میں بڑا سلجھاؤ تھا۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے مقام رسالت پر جس نہج سے اظہار خیال فرمایا وہ بڑا مؤثر تھا۔ آپ نے کہا قرآن حکیم نے پیغمبر اسلام کا جو مقام ہمیں بتایا ہے وہ انتہائی بلند ہے اور آپ کی اطاعت و تابعداری مسلمانوں کی زندگی کا ضرور جزو ہے۔ جو شخص آنحضرت ﷺ فداہ ابی وامی کی ذات اقدس اور آپ کے ارشادات مطہرہ کو کسی صورت میں کم حیثیت دیتا ہے اس کا اسلام سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔

اس شخص کا اسلام کامل و مکمل اور اللہ کے دربار میں قابل پذیرائی ہے جو رسول اکرم ﷺ کے احکام و فرامین کو سب سے اولین اہمیت دیتا ہے اور آپ کی ذات اقدس و اطہر کو تمام چیزوں سے زیادہ واجب الاحترام اور لائق محبت و الفت قرار دیتا ہے۔ آپ کی تقریر قرآنی آیات سے پُر تھی۔ آپ نے متعدد واقعات سے یہ ثابت فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ سے کتنی مودت اور کس قدر تعلق خاطر تھا اور کس طرح آپ کے ایک ایک حکم وارشاد پر جان تک کی بازی لگا دینے پر تیار ہو جاتے تھے۔

آپ نے فرمایا مسلمان کی کامیابی کا راز اسی میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فرامین کو اپنا اولین نصب العین ٹھہرا لے اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو اس کو ذلت و نامرادی کے گڑھے میں گرنے سے کوئی طاقت نہیں بچا سکے گی۔

عند ذکر الابرار تنزل الرحمة

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زوجہ قاری عبدالخالق رحمانی (مرحوم) کے تاثرات

قاری صاحب سے میری نسبت ۱۹۵۷ء میں انڈیا کے شہر دہلی میں ہوئی۔ یہ کراچی سے دہلی گئے اور مجھے دہلی سے کراچی لے کر آ گئے اور بنس روڈ پر رومان بلڈنگ میں فلیٹ پر آ گئے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم راجستھان میں حاصل کی پھر ان کے والد صاحب مولانا عبد الجبار جو کہ وہ بھی بہت بڑے عالم تھے۔ دہلی میں رحمانیہ مدرسے داخل کرادیا وہاں پر انہوں نے دل لگا کر پڑھا اور دو دو کلاس کا امتحان دیا اور یوں ۱۸ علوم وفنون فرسٹ کلاس کا امتحان دے کر پورے مدرسے سے ٹاپ کیا۔ اس کے بعد اسی مدرسے میں پڑھانا شروع کر دیا۔ میری ان کے ساتھ رفاقت تقریباً ۳۵ یا ۴۰ سال تک رہی وہ نہایت نرم مزاج تھے لیکن جب دین کی بات آتی تو وہ اپنے موقف میں سخت ہوجاتے تھے۔ کوئی بھی بڑے سے بڑا آدمی یا حکمران ہو اس کے سامنے حق بات کہتے گھبراتے نہیں تھے بلاجھجک بات کہہ دیتے تھے اور وہ ہمیشہ امر بالمعروف نہی عن المنکر پر سختی سے عمل کرتے تھے۔ وہ تاجر تھے، عالم بھی تھے اور عامل بھی تھے۔ روحانی علاج کرتے تھے۔ صرف اللہ کو راضی کرنے کے لیے بچوں سے بھی شفقت سے پیش آتے تھے اور میرے ساتھ بھی بہت نرم مزاجی بات کرتے تھے اور کبھی کبھی جولی مائنڈ بھی ہوجاتے تھے اور میرا ہر طرح کا خیال رکھتے تھے۔ بڑے بڑے عالم دین بھی اور بڑے بڑے لوگ ان کے شاگرد تھے جو کہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بستر مرگ پر مدینہ یونیورسٹی کے ایک عالم کا فون آیا تھا کہ میں آپ کا شاگرد بننا چاہتا ہوں آپ مدینہ میں آجائیں۔ انہوں نے جواب دیا میں صاحب فراش ہوں میں آ نہیں سکتا آپ آجائیں۔ وہ خوش گفتار، خوش اخلاق اور اچھے خطیب تھے۔ اللہ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی غلطیوں کو معاف فرمائے اور ان کی قبر کو نور سے بھر دے۔ آمین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میرے ابوجان

(محمود اعظم)

محترم جناب والد صاحب کی شخصیت ہمہ گیر تھی۔ ان کی شخصیت کے کئی پہلو تھے جن میں نمایاں حکمت و دانائی اور فن گویائی اپنی مثال آپ تھی۔ ان میں بیک وقت مفکر، دور اندیش کے ساتھ ساتھ ایمان کی بلندی کے عناصر بھی نمایاں تھے۔ بحیثیت باپ ہمیشہ دین و دینداری کی تلقین کیا کرتے تھے۔ اس ضمن میں ان کا سلوک جارحانہ بھی ہوجایا کرتا تھا۔ مجموعی طور پر جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شخصیت سے بہت متاثر تھے اور ان ہی کے انداز کو اپنایا کرتے تھے۔ اپنی اولاد کو کہا کرتے اگر تم مجھ کو خوش دیکھنا چاہتے ہو تو دینداری کو اپناؤ جو یہ کرے گا میں اس سے راضی رہوں گا۔ اپنی تمام تر اولادوں میں مجھ سے بہت زیادہ محبت و شفقت کرتے تھے۔ روزانہ مجھے دیکھتے ہی اپنے ہاتھ اٹھا کر میرے لیے دعائیں کیا کرتے۔ رات کو جب میں اپنے روزگار سے فارغ ہوکر گھر آتا تو سب کام چھوڑ کر مجھ سے گفتگو کرتے اور دعاؤں سے نوازا کرتے میں اگر کسی پریشانی میں آجاتا تو تہجد میں میرے لیے خصوصی دعا کرتے۔ اکثر تہجد کی نمازوں میں ان پر وجدانی کیفیت طاری ہوجایا کرتی۔ اپنے ربّ سے جب لو لگا لیتے تو ہچکیاں بندھ جایا کرتی تھیں اور طویل رکوع و سجود کیا کرتے۔ میں پاکستان میں جہاں جہاں گیا والد صاحب کا حوالہ دیتا تو لوگ محبت سے نچھاور ہوجایا کرتے۔ یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ جب تک والد صاحب حیات رہے رب کے فضل سے خوشیاں ہی خوشیاں رہیں۔ اللہ ربِ کائنات ان کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے اور بھرپور مہمان نوازی کرے اور ان کی بشری غلطیوں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس میں نبی پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت نصیب فرمائے۔

آمین ثم آمین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میرے سسر

(بہو: اُمّ عبادالرحمٰن)

میرے سسر عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ میری تو خوش نصیبی ہے کہ مجھے ایک عالم دین کی بہو ہونے کا شرف ملا۔ میں بڑے فخر سے کہا کرتی تھی کہ میرے سسر ایک عالم دین ہیں۔ آج بھی دینی حلقوں میں مجھے ان کا تعارف کروانا بہت اچھا لگتا ہے۔ ان کی زندگی میں ہمارے گھر میں بڑی بڑی دینی اور مشہور شخصیات کی آمد رہتی تھی۔ گھر میں رونق تھی۔ حتیٰ کہ امام کعبہ سے لے کر ڈاکٹر عبد القدیر خان تک ہمارے گھر آ چکے تھے۔ ان کی زندگی میں ہمیں تحفظ کا احساس ہوتا تھا۔

جہاں تک ان کے علم کا تعلق ہے تو مجھے تو ایسا لگتا تھا کہ جیسے علم کا چشمہ ہمارے گھر میں بہہ رہا ہے۔ جب جی چاہے استفادہ کرلو۔ جب بھی کوئی بات یا مسئلہ پوچھنا ہوتا تو فوراً ان کے پاس جا کر پوچھ لیتی۔

جلالی مزاج کے تھے مگر اندر سے نرم تھے۔ لوگ ان کے غصے سے ڈرتے تھے مگر مجھے ڈر نہیں لگتا تھا۔ مجھے پتا ہوتا تھا کہ غصہ ظاہری ہے۔ کبھی ان کا موڈ نہ ہوتا اور مجھے بات پوچھنی ہوتی تو میں ضد کر کے پوچھ لیتی۔ پہلے ڈانٹتے پھر بتا دیتے۔ کچھ باتیں جنہوں نے مجھے متاثر کیا اس میں سے ایک یہ کہ وہ کسی کے لیے اپنے دل میں کینہ نہیں رکھتے تھے۔ صاف دل کے تھے۔ اگر کسی سے ناراضگی ہوتی تو اس کا اظہار اس شخص سے کر دیتے مگر دل میں بغض نہ رکھتے تھے۔ ان کی ناراضگی اور محبت دونوں ظاہر ہو جاتیں۔ کھلی کتاب کی مانند تھے جو ہوتا وہ سامنے نظر آ جاتا۔

دوسری بات یہ تھی کہ بہت فراخ دل اور فیاض تھے۔ قرابت دار ہوں یا غیر کسی بھی ضرورت مند کی اس کی ضرورت کے مطابق مدد کرتے کہ اسے کافی ہو جاتا۔ ان کی زندگی میں کئی گھرانے ان کے تعاون سے چل رہے تھے۔ وہ باتوں باتوں میں احوال معلوم کرتے اور ضرورت مند کی ضرورت کی تہہ تک پہنچ جاتے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چہرہ شناس تھے، کہتے تھے میں لوگوں کو ان کے چہروں سے پہچان لیتا ہوں۔ انہیں اندازہ ہو جاتا تھا۔ قدر دان تھے، کسی بھی شخص کی خوبی/اچھائی کو پہچان لیتے تھے اور حوصلہ افزائی کرنے میں ذرا بھی بخل سے کام نہ لیتے تھے۔ میرے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا پسند کرتے تھے اور تعریف کرتے تھے اور کہتے کہ تمہارے ہاتھ کے کھانے میں بیگم (ان کی اہلیہ میری ساس) کا رنگ نظر آتا ہے۔ سادہ مگر معیاری غذا کھاتے تھے۔ بکرے کے گوشت کے سالن کی ثرید اور پلاؤ (سادہ) کے شوقین تھے۔ زیادہ چٹ پٹے اور مصالحہ دار خوراک پسند نہیں کرتے تھے۔ میٹھے کے شوقین تھے۔ ذیابیطس (شوگر) ہونے کے باوجود میٹھا شوق سے کھاتے۔ سادہ زندگی گزارتے تھے۔ سادہ لباس (سفید لٹھا) پہنا کرتے۔ محدود ضروریات تھیں۔ مطالعہ ہو یا کھانا کھانا ہمیشہ قبلہ رخ ہی رہتے۔ اپنے پوتے پوتی، نواسے نواسیوں سے بہت پیار کرتے۔ کھانا کھاتے وقت کوئی بچہ پاس آتا تو اس کو اپنے ہاتھ سے نوالے بنا کر کھلاتے۔ ہمارے بچے اب تک ان کے ہاتھ سے کھلائی ہوئی ثرید یاد کرتے ہیں اور ہمارے گھر میں آج بھی ثرید سب شوق سے کھاتے ہیں۔

میری تو دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر رکھیں اور اُن کی عبادات قبول فرمائیں اور اُن پر اپنی رحمت کا نزول فرمائیں۔ آمین

ان کے انتقال سے ۳ روز قبل فجر کے وقت میں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ بالکل صحیح تندرست صحت مند (حالانکہ وہ شدید بیمار تھے) اپنی چھڑی لے کر اور اپنی ٹوپی پہن کر سفید سوٹ پہن کر گھر کی دہلیز پر کھڑے ہیں اور میں ان کو رخصت کر رہی ہوں وہ میرے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہیں اچھا اب میں چلتا ہوں۔ میں نے یہ خواب کسی کو نہیں سنایا کہیں تعبیر قبول نہ ہو جائے مگر جو اللہ کا حکم ہوتا ہے وہی ہوتا۔ جمعرات کو دیکھے خواب کی تعبیر ۳ دن بعد فجر کے بعد ہی وقوع پذیر ہوئی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ ایک مبلغ اسلام

(ابوعمر عبدالمجید بلتستانی۔کراچی)

حضرت مولانا قاری حافظ عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کی وفات ۳/ دسمبر ۲۰۰۶ء کو کراچی میں ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت قاری صاحب کے والد گرامی برصغیر کے منفرد عالم دین حضرت مولانا عبدالجبار محدث کھنڈیلوی رحمہ اللہ تھے۔ حضرت قاری صاحب ایک بہترین قاری قرآن، محبّ قرآن وسنت، مبلغ ومقرر اور بے باک خطیب تھے۔ دعوت وتبلیغ کے جذبے سے یہ ہمیشہ سرشار رہتے تھے۔ اُجلا لباس، صاف ستھرا دماغ رکھتے اور ہمدردی ومحبت سے پیش آتے تھے۔ غریبوں، یتیموں، بے آسرا بیواؤں کی ہمیشہ امداد کرتے تھے۔ پوشیدہ طور پر ضرورت مندوں کی ضرورتوں سے باخبر رہتے ہوئے انہیں پورا فرماتے تھے۔

قاری صاحب جہاں غریبوں ویتیموں کے سروں پہ ہاتھ رکھتے تھے وہاں ایک بے مثال خطیب اور جذبہ تبلیغ ان کا اوڑھنا بچھونا تھے۔ رسوم ورواج، خلافِ قرآن وسنت امور اور مسلک اہل حدیث کی حقانیت ان کے خاص موضوعات ہوتے تھے۔ ان کی زندگی کے چند اہم واقعات سپردِ قلم کر رہا ہوں، ملاحظہ فرمائیں:

(۱)......: آگرہ (انڈیا) میں ایک بزرگ ابوالعلاء کا مقبرہ ہے جو خواجہ معین الدین اجمیری رحمہ اللہ کے مقبرے کے بعد دوسرا بڑا مرکز ہے۔ اس بزرگ کے سالانہ عرس کے موقع پر مختلف مقامات سے لوگ وہاں آکر حاضری دیتے ہیں اور اپنے زعم میں حج کا ساماں پیدا کرنے کا کہتے ہیں۔ مزار کو عرق گلاب سے غسل دیا جاتا ہے، اس کا طواف ہوتا ہے اور بھی دوسرے شرکیہ اعمال بہ کثرت ہوتے ہیں۔ قاری صاحب رحمہ اللہ نے یہ سب کچھ سن رکھا تھا اور اپنے دل میں کڑھتے رہتے تھے۔ ایک بار اپنے شاگرد صلاح الدین بخاری کے ہمراہ عرس کے موقع پر نماز عصر سے قبل وہاں پہنچ گئے۔ بڑی مشکل سے قبر تک رسائی حاصل ہوئی جو کچھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ نے سن رکھا تھا اس سے کہیں بڑھ کر آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ یہاں بہت سے لوگ طواف میں مشغول ہیں۔ مردوں اور عورتوں کو ایک مجاور گردن سے پکڑ پکڑ کر سجدے کروا رہا تھا۔

اس کھلم کھلا کفریہ وشرکیہ مناظر کو دیکھ کر آپ کا دل ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپنے لگا اور دل ملامت کرنے لگا کہ اگر آج ان بھولے بھٹکے لوگوں کو صحیح عقیدے سے آشنا نہ کیا گیا تو روزِ قیامت اللہ کے حضور ہمیں بھی جواب دینا پڑے گا۔ آپ اِدھر اُدھر چکر لگانے لگے مگر کچھ سمجھ نہ آیا کہ کیا کیا جائے! اتنے میں عصر کی اذان شروع ہوگئی اور نماز کے لیے مسجد میں چلے گئے اسی مسجد کے صحن میں اس مقبرے کا گنبد تھا۔ مسجد نمازیوں سے بھری پڑی تھی۔ نماز کے فوراً بعد مسجد میں قوالی کے پروگرام کا اعلان کیا گیا۔ آپ اس موقعے کو غنیمت جانتے ہوئے سلام کے فوراً بعد مسجد کے درمیانی دروازے میں کھڑے ہوئے اور لوگوں سے کہا کہ میں مختصر سے وقت میں ''حضرت ابوالعلاء صاحب'' کے فضائل بیان کروں گا کہ اس کے بعد آپ قوالی کے پروگرام سنیں۔ چنانچہ آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد توحید پر تقریر شروع کی اللہ نے آپ کی مدد فرمائی۔ قرآن وحدیث کے دلائل کے انبار لگا دیے۔ لوگ نہایت سکون کے ساتھ ہمہ تن گوش تھے یہاں تک کہ مغرب کی اذان کا وقت ہوگیا۔ قوالی کا پروگرام منسوخ ہوگیا۔ قوالی گانے والے میراثی شور مچانے لگے لوگوں نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ مغرب کی نماز کی امامت کے لیے لوگوں نے آپ کو آگے کر دیا۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی آپ نے لوگوں سے کہا کہ ''حضرت صاحب'' کے کچھ فضائل باقی رہ گئے ہیں وہ بھی سنتے جائیں۔ پھر آپ نے اللہ کی وحدانیت اور شرک کی مذمت پر مدلل تقریر کی۔ لوگ غلط عقائد اور کفریہ نظریات سے توبہ توبہ کرنے لگے اور اپنے موحد ہونے کا عہد کیا اس توحیدی ماحول اور گفتگو کی تاب نہ لا کر ''انٹرنیشنل تیمیوں اور مجاوروں'' نے چھروں اور ڈنڈوں سے مسلح ہو کر قاری صاحب پر حملہ کر دیا۔ اللہ کا کرنا ہوا کہ اس موقع پر کچھ نامعلوم لوگوں نے قاری صاحب کو اپنی حصار میں لے رکھا تھا جس کی وجہ سے آپ ان کے حملوں سے محفوظ رہے، اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو قبر کے عقب میں موجود گٹر نما ایک بڑے نالے میں داخل کر دیا گیا جس کو آپ نے سمٹ سمٹ کر پار کیا۔ باہر نکل کر آپ کو پہاڑیاں نظر آئیں ان کو پار کر کے آپ سڑک پر پہنچے پھر تانگے میں سوار ہو کر آپ اپنے ٹھکانے پر پہنچ گئے، آپ کا شاگرد بھی ساتھ تھا۔ اُدھر بدعتی مجاور حضرات سخت حیران وپریشان تھے کہ آپ کہاں غائب ہوگئے؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۲)......: ایک دفعہ ملتان کے شیعہ حضرات نے توحید کے نام پر ایک کانفرنس کا اہتمام کیا اور اس میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام کو دعوتِ خطاب دی گئی۔ شیعوں نے توحید کے بارے میں بتایا کہ پنجتن پاک کا دامن تھام لو، بریلویوں نے کہا دنیا کو قبروں میں سوئے ہوئے ''اولیاء'' کے حوالے کر دو، دیوبندیوں نے کہا کہ اس کی تکمیل کے لیے تقلید ائمہ کا ہونا ضروری ہے۔ اس موقع پر اہل حدیث جماعت نے مطالبہ کیا کہ ہمارے مقرر کو اختتامِ جلسہ پر تقریر کی اجازت دی جائے۔ نہایت ردّ وکد کے بعد انہوں نے یہ مطالبہ مان لیا۔ علمائے اہل حدیث اس موقع پر کافی تعداد میں آئے ہوئے تھے سب خلوصِ دل سے دعا کر رہے تھے کہ اسی دوران قاری صاحب نے عقیدۂ توحید پر تقریر شروع کی اللہ نے آپ کا سینہ کھول دیا اور قریباً قریباً ایک پاؤ پارہ کے قریب دل نواز آواز سے قرآنِ کریم کی تلاوت کی۔ اللہ نے اس موضوع سے متعلق ایسی آیات آپ کے ذہن میں ڈال دیں کہ ان آیاتِ مبارکہ نے مخالفین کے خود ساختہ غلط عقائد کا استیصال کر کے رکھ دیا۔

آپ کو اپنی جانب سے کچھ نہ کہنا پڑا اور اس بات پر پابندی تھی کہ ایسی کوئی بات نہ کی جائے جس سے دوسرے مکتب فکر کی دل آزاری ہو۔ سامعین کی اکثریت قبر پرستی اور غلط عقائد ونظریات سے توبہ کرنے لگی اور ساری زندگی عقیدۂ توحید پر قائم رہنے کا وعدہ کیا۔ عجیب بات یہ تھی کہ یہ جلسہ حضرت بہاؤ الدین زکریا رحمہ اللہ کے مقبرے کے سامنے ایک بڑے میدان میں ہوا تھا، اس جلسے میں نہ کوئی ہنگامہ ہوا اور نہ ہی مخالفت۔ اس موقع پر ممتاز حنفی عالم دین مولانا خیر محمد جالندھری مرحوم نے اختتامِ جلسہ پر کہا کہ اس جلسہ کی کامیابی کا سہرا اہل حدیث ''لونڈے'' کے سر پر بندھ گیا۔

(۳)......: قاری صاحب رحمہ اللہ کو حرمِ پاک کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو وہاں ممتاز سعودی عالم عبداللہ بن حمید رحمہ اللہ نے آپ کو ہفتہ میں تین دن حرم شریف میں لاؤڈ اسپیکر پر خطاب کی اجازت دے دی۔ وہاں عام طور پر علماء مغرب کے بعد خطاب کیا کرتے تھے۔ آپ نے اس وقت کو موزوں نہ سمجھا کیوں کہ اس وقت لوگوں کا رش بہت ہوتا تھا اور دوسرے ممالک سے آئے ہوئے لوگ جمع ہو جاتے تھے آپ نے عشاء کے بعد کا وقت منتخب کیا۔ اس وقت حرم میں رش کم ہو جاتا تھا۔

خطبہ مسنونہ کی آواز سنتے ہی اردو خواں طبقہ آپ کی طرف رخ کرتا اور اس طرح ایک عظیم اجتماع

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوجاتا۔ دوسری زبان کے لوگ بھی جمع ہوجاتے اور لوگ دلجمعی کے ساتھ آپ کی تقریر سنتے ایک ہفتہ کے بعد ایک افریقی تاجر جو اپنے ساتھیوں کے ہمراہ وہاں روزانہ تقریر سننے آتا تھا مجمع کے وسط میں کھڑا ہوکر کہنے لگا کہ ہم کئی دنوں سے آپ کا خطاب سن رہے ہیں آپ چونکہ خالصتاً کتاب وسنت پر مبنی گفتگو کرتے ہیں اس لیے اس کا ایک ایک لفظ ہمارے دلوں میں اتر جاتا ہے۔ مگر ایک مسئلہ یہ ہے کہ آپ نماز پڑھتے ہوئے رفع الیدین کرتے ہیں جب کہ ہم نہیں کرتے۔ گزارش یہ ہے کہ بغیر رفع الیدین کے نماز ہوجاتی ہے؟ اس پر قاری صاحب نے فرمایا کہ الحمد للہ ہم اہل حدیث ہیں اور سنت کے مطابق نماز پڑھتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہماری نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ تو ہم آپ کے بارے میں کیا کہہ سکتے ہیں جو خلاف سنت پڑھتے ہیں۔ آپ اپنے سوال کو ذرا سا سیدھا کریں اور صرف یہ دریافت کریں کہ کیا رفع الیدین کا ثبوت احادیث میں ہے یا نہیں؟ ان شاء اللہ ہم آپ کے سامنے پچاس کے قریب صحیح مرفوع احادیث پیش کریں گے۔ اس پر وہ بولا کہ کیا ہم حنفیوں کے پاس عدمِ رفع پر کوئی حدیث موجود نہیں؟ تو قاری صاحب نے جواب دیا کہ اگر میں اس بارے میں کچھ کہوں گا تو گلہ ہوگا۔ یہاں حرمِ پاک میں اطراف واکناف سے علمائے احناف تشریف لائے ہوئے ہیں آپ ان کی خدمت میں جائیے اور عدمِ رفع پر صرف ایک صحیح مرفوع حدیث لے کر آئیں۔ میں یہاں بیت اللہ میں بیٹھ کر وعدہ کرتا ہوں کہ ہزاروں اہل حدیث حضرات سمیت رفع الیدین ترک کردوں گا اور آپ کا مسلک قبول کرلوں گا۔ دوسرے دن ایک وفد ترتیب دیا گیا جس میں مختلف ممالک کے لوگ شامل ہوئے یہ وفد سب سے پہلے شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان ہزاروی رحمہ اللہ (پنڈی والے) کے پاس یہ سمجھ کر گیا کہ یہ پاکستان کے بہت بڑے عالم دین ہیں یہ ہماری رہنمائی کریں گے۔ ان لوگوں نے جب ان سے عدم رفع پر حدیث طلب کی تو وہ آگ بگولہ ہوگئے اور غصے سے فرمایا کہ میں حنفی ہوں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک رفع الیدین درست نہیں ہے جاؤ مجھ سے بات نہ کرو! لوگوں نے کافی اصرار کیا لیکن مولانا نے کوئی جواب نہ دیا۔ لوگ مایوس ہوکر واپس چلے آئے پھر یہ لوگ ممتاز عالم دین مفتی سیاح الدین کاکاخیل کی خدمت میں گئے۔ ان سے عدمِ رفع پر حدیث طلب کی گئی تو مفتی صاحب نے جواب دیا کہ اللہ کے گھر میں اس قسم کی باتیں نہیں کیا کرتے۔ اراکین وفد نے اصرار کیا کہ جس جگہ سے دین نکلا ہے وہاں بھی تحقیق نہ کریں تو پھر کہاں کریں۔ لیکن مفتی صاحب جواب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیئے بغیر چلے گئے۔ اس کے بعد وفد عرب حنفی علماء کے پاس گیا۔ سب نے یہی جواب دیا کہ تم حنفی ہو تم رفع الیدین نہ کرو، اہل حدیث عامل بالحدیث ہیں وہ کریں۔ وفد سارا دن گھوم پھر کر بے نیل ومرام واپس لوٹا۔ رات کو جب عشاء کے بعد یہ لوگ قاری صاحب کی مجلس میں حاضر ہوئے تو قاری صاحب نے پوچھا کہ اگر صحیح ومرفوع حدیث لانے میں کامیاب ہو گئے ہو تو پیش کرو۔ آپ نے بار بار ان سے مطالبہ کیا مگر وہ خاموش رہے۔ تو قاری صاحب نے جوش میں آ کر فرمایا کہ ساری دنیا کے حنفی علماء جمع ہو جائیں تو پھر بھی حدیث نہیں پیش کر سکتے۔

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

اب لیجیے! رفع الیدین کی احادیث با حوالہ سنتے جایئے اور اپنے مسلک کی حقانیت پر اللہ کا شکر ادا کیجیے۔ پھر آپ نے اتباع سنت پر مدلل تقریر کی جس سے متاثر ہو کر ان لوگوں نے مسلک اہل حدیث قبول کر لیا اور تقلید کی ضلالتوں سے نجات پائی۔ جب آپ منیٰ میں ٹھہرے تو بہت سے افراد ملاقات کے لیے حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ ہم نے کافی علماء کو ٹٹولا مگر ان کے علم نے ہماری رہنمائی کرنے سے انکار کر دیا اور ہم نے مسلک اہل حدیث قبول کر لیا ہے۔ ہمارے لیے استقامت کی دعا فرمائیں اور ہم اپنے ملکوں میں جا کر اس مسلک حق کی تبلیغ کریں گے۔ ان شاء اللہ

اس وفد کے ایک رکن حاجی نور محمد فیصل آبادی تھے، جنہوں نے تحقیق کر کے مسلک اہل حدیث قبول کیا اور کافی لوگوں کو دعوت دے کر اہل حدیث کیا۔ انہوں نے دورانِ طواف مفتی سیاح الدین صاحب کاکا خیل کا ہاتھ پکڑ لیا اور دریافت کیا کہ اگر رفع الیدین وغیرہ کے نہ کرنے کا کوئی ثبوت ہو تو بتا دیں۔ حاجی صاحب کہتے ہیں کہ میں حیران ہوا جب مفتی صاحب نے جواب دیا کہ جب میں تنہائی میں نماز پڑھتا ہوں تو رفع الیدین کرتا ہوں اور سنت کے مطابق نماز پڑھتا ہوں۔ حاجی صاحب نے کہا مجھے اجازت دیں کہ میں اہل حدیث ہو جاؤں۔ تو مفتی صاحب نے فرمایا کہ اہل حدیث ہو جاؤ۔

اللہ اللہ! اس تبلیغی مساعی پر قارئین سے درخواست گزار ہوں کہ حضرت قاری صاحب کے لیے دعائے مغفرت فرمائیں، اور اپنے سچے مسلک پر کاربند رہنے کی استقامت کے لیے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں کہ اس نے ایک صحیح مسلک سے ہمیں نوازا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ

(ابوحمید عبدالحنان سامردی)

علامہ قاری عبدالخالق رحمانی صاحب رحمہ اللہ کی تاریخ ولادت صحیح تو معلوم نہ ہوسکی، ان کے صاحبزادے محمود اعظم صاحب کے مطابق ۱۹۲۵ء ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی قصبہ کھنڈیلہ راجستھان میں حاصل کی۔ ۸ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر چکے تھے، جب مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں داخل ہوئے تو سب سے کم عمر طالب علم تھے اور ذہانت کا یہ عالم تھا کہ شروع سے آخر تک ہر سال کلاس میں پہلی پوزیشن حاصل کرتے رہے۔ دوران تعلیم ۱۶ سال کی عمر میں دادی کی خواہش پر خاندان میں اپنی کزن سے پہلی شادی کی۔ ان سے ایک بیٹی اور دو بیٹے طیب اور طاہر کی ولادت ہوئی۔ ۱۸ سال کی عمر میں دارالحدیث رحمانیہ سے فراغت کی سند حاصل کی۔ اسی سال آگرہ مدرسہ میں بطور شیخ الحدیث ذمہ داریاں سنبھال کر پانچ سال وہاں درس وتدریس اور دعوت وتبلیغ کے فرائض انجام دیتے رہے۔ تحریک خلافت مجلس احرار کے ضلعی صدر منتخب ہوئے اور سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری کے ساتھ ساتھ عوامی جلسوں، جلوسوں سے خطابات کا موقع ملا۔ اسی دوران مزار پر جا کر ہزاروں مجاوروں کے سامنے ردّ شرک اور حقیقت توحید کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

آگرہ چھوڑنے کے بعد درس وتدریس کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ اپنا کاروبار شروع کیا مگر دعوت وتبلیغ کا کام نہیں روکا۔ پھر مدارس میں چمڑے کی دو فیکٹریاں تھیں، کئی سال وہاں پر قیام فرمایا۔ وہاں جماعت کے ایک صاحب حیثیت بزرگ نے اپنی بیٹی سے قاری صاحب کی شادی کروادی۔ اس خاتون سے ایک بیٹی کی ولادت ہوئی۔ کسی وبائی مرض میں اس کا انتقال ہوگیا۔ بیماری کے ایام میں وہ خاتون اپنی چھوٹی بہن کے بارے میں وصیت کرگئی تھی کہ قاری صاحب اس سے نکاح کرلیں۔ چنانچہ اس سے نکاح ہوا مگر وہ بھی زیادہ عرصہ نکاح میں نہ رہی اور نہ اس سے کوئی اولاد ہوئی اس کا بھی انتقال ہوگیا۔

چونکہ پہلی بیوی سے بھی ذہنی ہم آہنگی نہ ہوسکی اور علیحدگی ہوگئی تھی اس لیے قاری صاحب کوئی مناسب رشتہ چاہتے تھے۔ اسی دوران دہلی سے مولانا داؤد راغب رحمانی صاحب کراچی تشریف لائے اور قاری صاحب سے بہت متاثر تھے۔ اپنی بیٹی سے شادی کی پیشکش کی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ ۱۹۵۷ء کی بات ہے جب قاری صاحب دہلی تشریف لے گئے۔ شادی کی مکمل تیاری تھی مگر خاندان کے بعض افراد خوش نہیں تھے۔ شدید مخالفت شروع کردی کے تقریباً ۳۵ سال کی عمر ہے۔ پہلے تین شادیاں ہوچکیں چار بچے بھی ہیں۔ جبکہ مولانا کی یہ صاحبزادی کنواری اور عمر میں بھی بہت چھوٹی تھی۔

قاری صاحب گھر کے چند افراد کے ساتھ دہلی گئے تھے وہاں کسی اور جگہ بھی رشتہ کی بات کرلی تھی کہ اگر عین موقع پر یہاں سے انکار ہوجائے تو دوسری جگہ فوری نکاح کرکے ساتھ لے کر آئیں۔ ان کے گھر کی خواتین بھی مخالفت کررہی تھیں مگر مولانا داؤد راغب صاحب رحمانی اپنے فیصلے پر ڈٹے رہے۔ بالآخر نکاح ہوگیا اور مخالفت کرنے والے آگے پیچھے بڑی آؤ بھگت کرنے لگے۔ اپنی بیٹیوں کے لیے آپ سے آپ جیسے رشتے کی درخواست کرتے رہے۔ قاری صاحب کی یہ چوتھی شادی تھی جن سے چار بیٹے اور دو بیٹیاں اللہ نے عطا فرمائیں۔ کچھ عرصہ حیدرآباد سندھ میں بھی قاری صاحب نے قیام کیا۔ وہاں جیل میں قیدیوں کو کھانا سپلائی کا ٹھیکا لیا تھا۔ پھر ٹوپی رومال وغیرہ کی دکان کچھ چلا رہے تھے۔

پھر کراچی منتقل ہوگئے۔ چوڑیاں بازار میں دفتر تھا۔ مختلف اشیاء بیرون ملک سے ہول سیل میں منگوا کر مقامی تاجروں کو سپلائی کرتے تھے۔ اس سوال کے جواب میں کہ آپ نے درس و تدریس چھوڑ کر کاروباری راستہ کیوں منتخب فرمایا؟ جواب تھا کہ معاشرہ میں علماء کرام کو لوگ حقیر سمجھتے اور ہر شخص برا بھلا کہتا اور تنقید کرتا دکھائی دیتا ہے۔ اس لیے میں رضا کارانہ طور پر خطابت یا دعوت و تبلیغ کا کام کرنا پسند کرتا تھا۔ میں نے اپنا کاروبار شروع کیا۔ یہی وجہ ہے کہ قاری صاحب کسی تاجر، سیٹھ یا کسی متکبر کی بدکلامی پر رورعایت کیے بغیر اس کا بھرپور جواب دیتے تھے۔ ایک مرتبہ پروفیسر محمد ظفر اللہ مرحوم نے جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی میں تمام علماء اہل حدیث کا اجلاس بلایا۔ سب نے اتفاق و اتحاد پر زور دیا اور اجتماعیت کی بات کی۔ مرحوم ظفر اللہ صاحب کے بڑے بھائی نور اللہ مرحوم نے کچھ سخت بات کہہ دی کہ علماء کے اپنے مفادات ہیں، ہر ایک کا اپنا ادارہ ہے۔ اس کی آمدنی پر فرق پڑے گا اس لیے کسی سے اتحاد نہیں کرتے۔ اپنی اپنی الگ دکانیں بنا رکھی ہیں۔ محترم قاری صاحب نے اپنے خطاب میں نور اللہ صاحب مرحوم کو آڑے ہاتھوں لیا کہ کس کی دکان ہے؟ کس کا مفاد ہے؟ آپ نے سب کو ایک لاٹھی سے ہانکنا شروع کردیا۔ کون تمہارے پاس چندہ لینے آیا تھا یہ الفاظ کیسے اور کیوں کہے؟ بڑی مشکل سے قاری صاحب کا غصہ کم ہوا۔

یہ عظیم انسان عالم، ادیب، خطیب، طبیب اور مشفق و مہربان مصلح اور مرجع خلائق ۳ دسمبر ۲۰۰۶ء کی صبح اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قال رسول الله ﷺ

ان الله اذا أحب عبدًا، دعا جبريل فقال:
انی یحب فلانا فأحبوه فیحبه أهلُ السماء، قال:
ثم یوضع له القبول فی الأرض.

(صحیح مسلم)

انٹرویوز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جماعت اہل حدیث کے ممتاز عالم دین استاذ الاساتذہ

قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کا ایک ایمان افروز انٹرویو

(محمد عامر نجیب۔محمد اشرف قریشی)

سوال:...... قاری صاحب انٹرویوز کے سلسلے کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ علماء اہل حدیث کے حالات زندگی سے اہل حدیث عوام واقف ہو سکے اور دین کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو سکے سب سے پہلے آپ اپنے خاندانی پس منظر کی وضاحت فرمایئے اور یہ فرمایئے کہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب:...... میں ہندوستان میں صوبے راجستھان کے ضلع جے پور اور شہر کھیتڑی میں ۱۹۲۵ء میں پیدا ہوا۔ میرے دادا مرحوم بہت بڑے طبیب تھے حکیم اجمل خان کے کلاس فیلو تھے۔ ابتداء میں وہ اہلحدیث نہیں تھے کیونکہ جس علاقے میں رہتے تھے وہاں مسلمانوں میں جہالت اس قدر بڑھ چکی تھی کہ قبر پرستی سے بڑھ کر بت پرستی تک نوعیت آ گئی تھی۔ مسلمان ہندوؤں کے بتوں کو پوجنے لگے تھے ان پر چڑھاوے چڑھاتے تھے۔خوش قسمتی سے دادا مرحوم کو شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کے دروس میں بیٹھنے کا موقع مل گیا وہاں بیٹھنے کے بعد ''صبغت اللہ'' یعنی اللہ کا رنگ چڑھ گیا اور الحمدللہ دادا مرحوم موحد بن گئے۔

ابتدا میں ان کا نام کچھ اور تھا موحد ہونے کے بعد انہوں نے اپنا نام دادار بخش رکھا لغت میں سے انہوں نے یہ نام نکالا تھا اس کے معنی اللہ بخش کے ہیں۔ راجستھان میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں تھیں دادا مرحوم راجوں اور مہاراجوں کے معالج تھے۔ جب وہ خود توحید وسنت سے آشنا ہوئے تو انہیں ایک بڑا چیلنج درپیش آیا وہ یہ کہ اپنے علاقے کے نام نہاد مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح کس طرح کی جائے۔انہوں اللہ کے بھروسے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر دعوت وتبلیغ کے کام کا آغاز کر دیا۔ آغاز میں ہی انہیں بڑی تکلیفیں اُٹھانا پڑیں حتیٰ کہ ماریں بھی کھائیں انہوں نے اللہ کے لیے اپنے آپ کو خاک میں ملا دیا۔ وہاں ایک مکتب قائم کیا جہاں وہ ناظرہ قرآن پڑھانے کے ساتھ ساتھ قرآنی عقائد بھی طلبہ کے ذہنوں میں ڈالتے ان کا یہ طریقہ دعوت وتبلیغ کے لیے بڑا مؤثر رہا اور دیکھتے دیکھتے علاقے میں توحید وسنت پھیلتی گئی۔

دادا مرحوم نے اپنے دو شاگردوں ملّا داؤد اور ملّا اسحاق کی خصوصی تربیت کی اور دعوت وتبلیغ کے لیے انہیں قرب وجوار کے علاقوں میں بھیج دیا دادا مرحوم کی نگرانی اور ان دونوں کی قربانیوں اور مجاہدوں کے نتیجے میں ہماری قوم جو بساطی کہلاتی ہے اور دین سے بہت دور تھی آج الحمدللہ میں سمجھتا ہوں وہاں اکثریت اہلحدیثوں کی ہے۔ آج کل کھنڈیلے میں میرے والد کے شاگرد اور بھانجے مولانا عبدالحیٔ صاحب ہوتے ہیں انہوں نے وہاں توحید وسنت کا بہت بڑا مرکز بنایا ہوا ہے مولانا عبدالحیٔ صاحب جمعیت اہل حدیث راجستھان کے امیر ہیں اور جمعیت اہل حدیث ہند کے بھی رہنما ہیں۔

سوال:...... آپ کے والد مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی بہت بڑے عالم اور محدث تھے۔ ان کے بارے میں اور ان کی جماعتی خدمات کے بارے میں کچھ بتائیں؟

جواب:...... جماعتی خدمات کا تو آپ اندزہ کیجئے کہ پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش میں بلا مبالغہ آپ کے شاگرد اور شاگردوں کے شاگرد ہیں جو آج بھی اپنے اپنے دائرہ کار میں توحید وسنت کے فروغ میں مشغول ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ فیصل آباد میں ایک بڑا جلسہ تھا وہاں والد صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ والد مرحوم کا بہت احترام کیا کرتے تھے وہ کھڑے ہوئے والد صاحب کی طرف اشارہ کرکے مجمع سے مخاطب ہوئے کہ جو حضرت شاگرد ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اتنے ہاتھ کھڑے ہوئے کہ گننا مشکل ہوگیا گنتی ادھوری چھوڑ کر داؤد غزنوی نے پھر فرمایا کہ اب وہ ہاتھ کھڑا کریں جو حضرت کے شاگردوں کے شاگرد ہیں پھر سینکڑوں ہاتھ کھڑے ہوگئے یہ دیکھ کر داؤد غزنوی رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی کے بعد میں حضرت صاحب کو استاد پنجاب کا لقب دیتا ہوں۔

کچھ اسی طرح کی کیفیت میں نے بنگلہ دیش میں دیکھی اس وقت وہ پاکستان سے علیحدہ نہیں ہوا تھا مشرقی پاکستان کہلاتا تھا۔ دنیاپور کے علاقے میں جلسہ ہوا ہزاروں کا مجمع تھا۔ لوگوں میں بڑا دینی رجحان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیکھنے میں آیا سب کی داڑھیاں تھیں۔ وہاں میں نے ٹوٹی پھوٹی بنگلہ اور آسان اردو میں تقریر کی تاکہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ سمجھ لگے بنگلہ زبان بولنے سے وہاں کے لوگ بڑے حیران بھی ہوئے۔ تقریر ختم ہوئی تو ایک جم غفیر اسٹیج پر اُمڈ آیا بڑے بڑے علماء خطباء مدرس مجھے استاد زادہ کہہ کر ملتے معانقہ کرتے اور بتاتے کہ میں آپ کے والد کا شاگرد ہوں میں نے ان سے فلاں جگہ پڑھا ہے میں نے ان کے ہاتھ سے فلاں جگہ سند حاصل کی تھی۔ مجھے بڑی حیرانگی بھی ہوئی کہ بنگلہ دیش میں بھی اتنی بڑی تعداد میں میرے والد کے تلامذہ موجود ہیں جو دعوت وتبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔

سوال:...... والد صاحب نے کن اساتذہ سے تعلیم حاصل کی؟

جواب:...... والد صاحب کے نامور اساتذہ میں مولانا عبدالوہاب دہلویؒ، مولانا عبدالوہاب (نابینا) دہلویؒ، حافظ عبداللہ روپڑیؒ، مولانا احمد اللہ دہلویؒ، مولانا عبدالرحمٰن پنجابی شاہ پوریؒ، مولانا عطاء اللہ لکھویؒ، مولانا عبدالقادرؒ، مولانا عبدالرحمٰن ولائیتیؒ، مولانا شرف الدین (پنجابی) دہلویؒ شامل ہیں ان اساتذہ سے حدیث میں فارغ التحصیل ہوئے۔ علاوہ ازیں مشہور محدث مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ (شارح جامع ترمذی) کے ممتاز شاگردوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔

بیس سال کی عمر میں درس نظامی سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے درس وتدریس کا آغاز کیا اور آخری دم تک پورے انہماک کے ساتھ تدریس کا مقدس کام کرتے رہے اس دوران جن مختلف مدارس میں آپ نے درس وتدریس کے فرائض انجام دیئے ان میں مدرسہ اشاعۃ القرآن والسنۃ کھنڈیلہ، مصباح العلوم کھنڈیلہ، مدرسہ حمیدیہ دہلی، مدرسہ دارالسلام دہلی، مسجد کلاں دہلی، جامعہ اہلِ حدیث رنگون (برما)، دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ (بہار) دارالحدیث مسجد چینیاں والی لاہور، دارالعلوم تقویۃ السلام لاہور، مدرسہ دارالحدیث اوکاڑہ ضلع ساہیوال شامل ہیں۔ والد مرحوم کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ تحریر وتالیف سے بھی شغف تھا۔ اخبار "اہل حدیث" امرتسر، تنظیم اہل حدیث روپڑ، اخبار محمدی دہلی اور الاعتصام لاہور میں مختلف موضوعات پر آپ کے بہت سے مضامین شائع ہوتے رہے جن کو اگر یکجا کیا جائے تو پوری جلد تیار ہوسکتی ہے۔ علاوہ ازیں آپ کی تقریباً "نو کتابیں اور رسائل علیحدہ سے طبع ہوئے، مقدمہ صحیح بخاری" عربی زبان میں آپ کی صحیح بخاری سے متعلقہ مباحث پر تفصیلی اور علمی کتاب ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سوال:...... آپ نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

جواب:...... ابا جی رحمہ اللہ اس وقت دہلی میں پڑھاتے تھے۔ میں چھوٹا ہی تھا جب ان کے پاس آ گیا تھا نو سال کی عمر میں الحمدللہ میں پورا قرآن حفظ کر لیا تھا۔ مشہور قاری حامد حسین قراءت وتجوید میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے، بہترین کلام پڑھتے تھے، اعلیٰ درجے کی ان کی قراءت تھی، حنفی مسلک تھے۔ قرآن بھی میں نے انہی سے حفظ کیا اور قراءت تجوید بھی میں نے انہی سے سیکھی۔ اس کے بعد کچھ عرصہ مجھے کھنڈیلا کے مدرسہ میں ہی رکھا گیا وہاں میں نے کچھ ابتدائی کتابیں پڑھیں اس کے بعد ابا جی رحمہ اللہ نے دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں مجھے داخل کرا دیا اور پھر میں نے وہیں درس نظامی مکمل کیا اس دور میں دارالحدیث رحمانیہ بے نظیر درسگاہ تھی اٹھارہ علوم وہاں پڑھائے جاتے تھے۔ پورے ہندوستان کے بڑے علماء اس میں تعلیم دیتے تھے کوئی ایسا ویسا وہاں پڑھانے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ طالبعلموں کی بھی وہاں چھٹائی ہو جاتی تھی وہاں صرف محنتی طالبعلم ہی چل سکتا تھا طلبہ کو بڑی سہولتیں مہیا تھیں۔ اٹھارہ علوم کا جامعہ تھا امتحان لینا بھی اتنا آسان نہیں تھا کون ہے جو اٹھارہ علوم کا امتحان لے؟ ہمیشہ نگاہ مولانا عبیداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ پر پڑتی کیونکہ وہ تمام دینی علوم وفنون کے ماہر تھے آٹھ سال تک وہی میرا بھی امتحان لیتے رہے اٹھارہ انیس سال کی عمر میں درس نظامی سے فارغ ہو گیا تھا۔

سوال:...... قاری صاحب جس وقت آپ نے تعلیم حاصل کی اس وقت مدارس میں کیا کوئی اور نصاب پڑھایا جاتا تھا؟

جواب:...... جس نصاب کے تحت ہم نے تعلیم حاصل کی ہے آج کل کے علماء کرام کو ان علوم کے نام تک نہیں معلوم، اس وقت اٹھارہ علوم پڑھائے جاتے تھے۔ منطق، فلسفہ، ریاضی، علم حیات، علم ابود، علم قواضی، علم اقلیدس وغیرہ۔ لیکن اب تو میں کہتا ہوں درس نظامی رہا ہی نہیں۔ درس نظامی تو وہ تھا ان اٹھارہ علوم پر مشتمل تھا جو اس وقت پڑھائے جاتے تھے۔ اب تو درس نظامی کا صرف نام ہی باقی ہے۔ بالکل پھس پھسا نصاب ہے اور دن بدن مزید پھس پھسا بنایا جا رہا ہے۔ ہلکے سے ہلکا نرم سے نرم آسان سے آسان کیا جا رہا ہے اور درس نظامی کی جو کتابیں ہیں وہ نکالی جا رہی ہیں۔ ایسی کتابیں رکھ دی گئی ہیں جس سے نہ علم حاصل ہوتا ہے نہ قابلیت بڑھتی ہے یہی وجہ ہے کہ درس نظامی سے فارغ تو سینکڑوں کی تعداد میں ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لیکن مولانا عبداللہ روپڑیؒ، مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ، مولانا اسماعیل سلفیؒ کوئی نہیں پیدا ہو رہا۔

سوال:...... اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جواب:...... عیش عشرت، سستی، محنت سے بھاگنا، نہ طلبہ کے اندر شوق ہے اور نہ اساتذہ محنت کرنا چاہتے ہیں۔ آج علم کو دنیا کمانے کا ذریعہ سمجھا جانے لگا ہے۔ آپ یقین جانیئے جس وقت ہم تعلیم حاصل کر رہے تھے تو یہ سوچا بھی نہیں تھا کہ پڑھنے کے بعد کیا کریں گے۔ صرف تعلیم کی طرف انہماک تھا۔ اس قدر انہماک کہ:

مریں گے ہم کتابوں پر
ورق ہوگا کفن اپنا

لیکن اس کے باوجود بھی الحمدللہ آج تک کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ دنیاوی اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ خوشحال رکھا۔ میں اپنا کاروبار کرتا ہوں اسی کے ذریعے کماتا ہوں یہ بھی اللہ کا خاص احسان ہے کہ اگرچہ میں کاروبار کے ذریعہ روزی کما رہا ہوں لیکن دینی سرگرمیاں ترک نہیں کیں۔ کسی مولوی کو اگر کسی اور ذریعے سے روزی ملنے لگے تو وہ دین کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔ اس کی مولویت ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن الحمدللہ میں نے ایسا نہیں کیا۔

سوال:...... درس نظامی سے فراغت کے بعد آپ کچھ عرصہ درس وتدریس بھی کرتے رہے؟

جواب:...... جی ہاں! اصل میں والد محترم کی خصوصی ہدایت تھی کہ فراغت کے بعد درس وتدریس ضرور کرو۔ درس وتدریس نہیں کرو گے تو علم جے گا نہیں نکل جائے گا۔ اس لیے میں تقریباً پانچ چھ سال تک قاسم العلوم آگرہ میں درس تدریس کرتا رہا۔

سوال:...... آپ درس وتدریس چھوڑ کر کاروبار کی طرف کیوں آئے؟

جواب:...... جب میں نے محسوس کیا کہ معاشرے میں علماء کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ حالانکہ میں نے بڑی خودداری سے اپنے دن گذارے تھے۔ لیکن پھر بھی میں دیکھتا تھا کہ لوگ علماء کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ مجھ سے یہ بات برداشت نہ ہوئی چنانچہ مجبوراً میں نے اس لائن کو چھوڑا اور اپنا کاروبار شروع کیا۔ مجھے اس بات کا احساس ہے کاروبار شروع کرنے کے بعد میں درس وتدریس کا کوئی ٹھوس کام نہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرسکا۔ اگرچہ آج بھی یہاں مدارس میں ہر سال امتحان لیتا ہوں۔ ختم بخاری کرواتا ہوں۔ دیگر اساتذہ مجھ پر دباؤ بھی ڈالتے ہیں کہ آپ کم ازکم بخاری کا ہی درس دے دیا کریں لیکن کیا کروں۔ اس کے لیے یکسوئی چاہیے۔ اس کے لیے مطالعے کے اوقات چاہئیں جو مجھے میسر نہیں آتے۔

آگرہ سے درس وتدریس چھوڑ کر میں کلکتہ آگیا اور چمڑے کا کاروبار شروع کیا کچھ عرصے بعد مدراس چلا گیا وہاں بھی یہی کام کرتا رہا وہاں میری فیکٹری بھی تھی اس کے بعد ۱۹۵۳ء میں پاکستان ہجرت کرلی۔

سوال:...... پاکستان آکر کیا محسوس کیا؟

جواب:...... تحریک پاکستان کے دوران مسلم لیگ کے بڑے بڑے رہنماؤں کی تقریریں سنیں وہ قرآن ہاتھ میں لے کر کھڑے ہوتے تھے اور سوال کرتے تھے کہ اس کو ووٹ دو گے یا ترنگے کو۔ سب جواب دیتے تھے کہ ترنگے سے ہمارا کیا واسطہ ہم تو قرآن کو ووٹ دیں گے۔ کہتے تھے کہ اگر قرآن کو ووٹ دیتے ہو تو پاکستان کو ووٹ دو پاکستان میں اسی قرآن کو نافذ کریں گے یعنی قرآن ہاتھ میں لے کر ووٹ مانگتے تھے۔ لیکن پاکستان بننے کے بعد پتہ چلا کہ دھوکہ ہوا ہے سراسر فریب ہوا ہے۔ وہی قانون قوم پر مسلط کردیا گیا جو انگریز کا قانون تھا۔ کتاب وسنت کے نام پر یہ ملک بنا لیکن آج تک وہ قانون یہاں چل رہا ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ بیت الخلاء میں پھینکنے کے لائق ہے۔ وطن چھوڑا، گھر بار چھوڑا، اپنی عزتیں برباد کیں، لاکھوں جانوں کی قربانیاں دیں کیا اس وجہ سے کہ انگریز کا قانون چلتا رہے۔ آج ملک پر جو ذلت کا عذاب مسلط ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم نے اللہ کے دین کے ساتھ غداری کی ہے۔ اللہ سے کیا ہوا وعدہ ایفا نہیں کیا۔

سوال:...... آپ کی نظر میں کیا وجوہات ہیں کہ سینتالیس سال گزرنے کے باوجود پاکستان میں اسلامی نظام نافذ نہ ہوسکا؟

جواب:...... اس کی وجہ یہی ہے کہ ابھی تک کوئی حکمران ایسا نہیں آیا کہ جس کا تعلق مدینے سے ہو۔ جو بھی آیا اس کا تعلق یورپ سے ہے امریکہ سے ہے یہود ونصاریٰ سے ہے انہی کی گود میں پلے ہوئے لوگ ہیں۔

سوال:...... جن لوگوں کا تعلق مدینے سے ہے وہ تو آتے ہی نہیں سیاست میں؟ ان کے ہاں تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

موجودہ سیاست شجر ممنوعہ ہے؟

جواب:...... وہ سیاست میں نہیں آتے یہ بھی ہماری بدبختی ہے۔ اصل بات یہ بھی تو ہے کہ "امراء کم اعمالکم" تمہارے امراء جو ہیں وہ تمہارے اعمال ہیں۔ اگر قوم کے اعمال کتاب وسنت کے مطابق ہوتے اور دینی غیرت وحمیت موجود ہوتی تو کٹ مرتے لیکن یہود ونصاریٰ کے پروردہ حکمرانوں کو برداشت نہ کرتے لیکن آج تو قوم کی حالت یہ ہو چکی ہے کہ جانتے بوجھتے دہریوں کو ووٹ دے کر منتخب کر لیتی ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ ہمارے اپنے اعمال کی خرابی ہے کہ ہم پر لادین حکمران مسلط ہو جاتے ہیں۔

سوال:...... قاری صاحب کیا آپ تحریک پاکستان کے حامی تھے؟

جواب:...... جی ہاں! ہمارا ووٹ اسی پلڑے میں تھا کیونکہ نعرہ ہی اتنا پرکشش تھا۔ قرآن وسنت کے نفاذ کا نعرہ، لیکن بعض علماء تحریک پاکستان کے حوالے سے جن خدشات کا اظہار کرتے تھے ان کے دلائل کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ کہا تو یہ جا رہا ہے کہ علیحدہ ملک حاصل کرنے کے بعد وہاں اسلام نافذ کریں گے لیکن ایسا نہیں ہوگا۔ مولانا ابوالکلام آزاد کا کہنا یہ تھا کہ پاکستان بن جائے گا لیکن وہاں ٹوڈیوں (یعنی انگریزوں کے حکم کے تابع لوگوں) کی حکومت ہوگی۔ ان کی بات کس قدر صحیح تھی ابھی تک ایسے ہی لوگوں کی حکومت چلی آ رہی ہے۔ یہی وجوہات تھیں جس کی وجہ سے مختلف مکاتب فکر کے بعض علماء نے اس کی مخالفت کی لیکن جب پاکستان بن گیا تو مولانا ابوالکلام آزاد سمیت سب نے اس کی تائید کی سب نے اسے تسلیم کیا۔ اور مولانا کہتے تھے اب بن گیا ہے تو اسے مضبوط بناؤ اور جس مقصد کے لیے اس سرزمین کو حاصل کیا ہے اسے پورا کرنے کی جدوجہد کرو۔

سوال:...... لیکن خود مولانا ابوالکلام آزاد وہیں رہے۔ ہندوستان کے وزیر تعلیم بھی بنے۔

جواب:...... ہاں بالکل! وہ تو وہاں مسلمانوں کا سہارا تھے۔ وہاں کروڑوں مسلمان تھے وہ ان کا سہارا بنے۔

سوال:...... قاری صاحب کس شخصیت سے بہت زیادہ متاثر ہیں؟

جواب:...... میں علم وعمل سے متاثر ہوتا ہوں۔ میرے نزدیک معیار یہی ہے۔ کسی اور چیز سے متاثر نہیں ہوتا۔ اس اعتبار سے مولانا عبداللہ محدث روپڑیؒ ہیں۔ میں ان کے زیر تربیت رہا۔ انہوں نے آٹھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سال تک میرا امتحان لیا ہے اس لیے میں جانتا ہوں کہ ان کا کیسا علم تھا کیسا عمل تھا۔ ان کے علاوہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور مولانا محمد گوندلویؒ کو بھی قریب سے دیکھا دونوں کے علم وعمل سے متاثر ہوا ہوں۔

سوال:...... بھٹو دور میں دیگر علماء کی طرح آپ پر بھی نظر رکھی جاتی تھی؟

جواب:...... جی ہاں! اس زمانے میں مجھ پر سی آئی ڈی والے متعین ہو گئے تھے۔ میں الحمدللہ کھل کر بات کرتا ہوں اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا اس زمانے میں بھی حکومت کے خلاف کھلی تقریریں کیا کرتا تھا۔ سی آئی ڈی کے اہلکار میری تقریریں نوٹ کرتے تھے اور بعد میں آ کر مجھ سے کہتے تھے کہ قاری صاحب ہم آپ کی تقریریں سنتے ہیں اور بہت متاثر ہوتے ہیں۔ اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ کوئی ایسی بات اوپر تک پہنچائیں جو آپ کے لیے تکلیف کا باعث ہو۔ اس لیے براہ مہربانی آپ نام لے کر حکومت کی مخالفت نہ کیا کریں۔ نام لیے بغیر اگر آپ مخالفت کریں تو ہمارے لیے اس بات کو گول کرنا آسان ہو جائے گا۔ بصورت دیگر بہت مشکل ہوتا ہے لیکن میں اپنی روش ترک نہ کی اور عادت کے مطابق کھل کر تقریر کرتا رہا۔ لوگ میری ہر تقریر کے بعد تعجب کیا کرتے کہ ایسی تقریر کرنے کے بعد بھی باہر گھوم رہا ہے اسے گرفتار کیوں نہیں کیا گیا۔

سوال:...... قاری صاحب اس وقت ملک کو درپیش مسائل سنگین صورت اختیار کر رہے ہیں کیا اس کی وجہ یہ نہیں کہ ملک پر عورت کی حکمرانی ہے؟

جواب:...... بالکل سب سے بڑی وجہ یہی ہے۔ عورت کی حکمرانی ہرگز حرام ہے۔ وہ لوگ حد درجے احمق اور بے وقوف ہیں جو عورت کو حکمران بنائیں اور اس سے بڑھ کر کوئی بے غیرت قوم نہیں ہے جس کی حکمران عورت ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا بھی یہی فرمان ہے کہ وہ قوم کبھی کامیاب ہو ہی نہیں سکتی جس نے کسی عورت کو اپنا حکمران بنایا۔ ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے حکمران دینی اعتبار سے تم سے بہتر ہوں اور تمہارے غنی اور مالدار لوگ سخی ہوں اور تمہارے معاملات مردوں میں طے ہوتے ہوں تو پھر زمین کی پشت اس کے پیٹ سے بہتر ہے۔ یعنی تمہیں حق ہے دنیا میں جینے کا، اور فرمایا واذا کان امراء کم شرارکم اگر تمہارے امراء حکمران بدترین ہوں بدبخت ہوں واغنیاؤ کم خلاء اور تمہارے مالدار لوگ بخیل ہوں وامور کم الی نساؤ کم اور تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حوالے ہو جائیں۔ اسمبلیوں میں عورتیں، پولیس میں عورتیں فلاں جگہ عورتیں، حکمران عورت، وزیر اعظم عورت جب معاملات عورت کے سپرد ہو جائیں تو وبطن الارض خیر من دارھا۔ تمہیں زمین کی پشت پر جینے کا کوئی حق نہیں تمہارا مر جانا بہتر ہے۔

سوال:...... قاری صاحب بعض صوفی قسم کے حضرات اس حدیث کا مفہوم یہ لیتے ہیں کہ ایسے حالات میں مر جانا چاہیے یا رہبانیت اختیار کر لینی چاہیے اور جنگلوں میں نکل جانا چاہیے۔

جواب:...... کیا مطلب خودکشی کر لینی چاہیے؟ نہیں اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ تمہیں ایسے حالات میں جینے کا کوئی حق نہیں تم اس نظام سے ٹکرا جاؤ اس کے خلاف جدوجہد کرو یا اس نظام کے باطل کو اکھیڑ پھینکو یا اس جدوجہد میں اپنی جان دے دو۔ رہبانیت کا اسلام سخت مخالف ہے۔

سوال:...... قاری صاحب دین کا کام کریں تو زمانہ بڑی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ ایسے میں کیا طرز عمل اپنایا جائے جو استقامت کا سبب بنے؟

جواب:...... اگر کوئی آپ پر طعن و تشنیع کرتا ہے آپ کی حوصلہ شکنی کرتا ہے اس سے آپ کو خوش ہونا چاہیے۔ اسی مسئلہ پر پچھلے دنوں اختر محمدی صاحب سے بات ہو رہی تھی۔ میں نے انہیں اپنی زندگی کا واقعہ سنایا۔ قیام پاکستان سے قبل کی بات ہے صبح کا وقت تھا میں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی خدمت میں بیٹھا تھا۔ میں انہیں ابا جی کہا کرتا تھا کیونکہ میرے ساتھ دارالحدیث رحمانیہ میں ان کے پوتے "رضاء اللہ" پڑھا کرتے تھے وہ ابا جی کہتے تھے مجھے بھی اس کی عادت پڑ گئی تھی۔ اس وقت میں نے سوال کیا ابا جی میں کسی سے دشمنی نہیں کرتا نہ کسی سے بغض رکھتا ہوں لیکن میں نے کم عمری میں اتنے علوم حاصل کر لیے ہیں کہ اب لوگ مجھ سے حسد کرنے لگے ہیں جلتے ہیں مجھ سے۔ ابا جی جواب میں فرمانے لگے پھر تو مٹھائی کھلاؤ۔ مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ میں اس مسئلے پر پریشان ہوں اور ابا جی فرما رہے ہیں کہ مٹھائی کھلاؤ۔ میری نظروں کا سوال پڑھتے ہوئے ایک بھنگی کی طرف اشارہ کیا جو سامنے نالی صاف کر رہا تھا۔ فرمانے لگے کہ یہ بھنگی غلاظت صاف کر رہا ہے کیا اس سے کوئی حسد کرے گا۔ میں نے کہا ہرگز نہیں اس پر کون حسد کرے گا۔ فرمانے لگے حسد اسی سے کیا جاتا ہے جو صاحب کمال ہو خوبیوں کا مالک ہو۔ تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کمال دیا ہے خوبیاں عطا کی ہیں۔ جس کی بناء پر کم ایمان والے لوگ آپ سے جلتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی ایک دعا بھی ہے۔

((اللھم اجعلنی محسودا ولا تجعلنی حاسدا))

"فرمایا کہ یا اللہ مجھے محسود بنا کہ لوگ مجھ پر حسد کریں لیکن میں کسی پر حسد نہ کروں۔"

یہی بات میں نے قیام پاکستان کے بعد حافظ عبداللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ سے کی۔ اس وقت میں اپنا کاروبار شروع کر چکا تھا۔ میں نے کہا کہ دیکھیں میں اپنی روزی اپنے ہاتھ سے کماتا ہوں اور ساتھ ساتھ جتنا ممکن ہوتا ہے زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس کے باوجود لوگ خواہ مخواہ مجھ سے حسد کرتے ہیں مجھ پر اعتراضات کرتے ہیں۔ کبھی کبھی دلبرداشتہ ہو کر سوچتا ہوں کہ کیوں نہ سرے سے مولویت کو کھرچ کر پھینک دوں۔ حافظ صاحب فرمانے لگے اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ کے یہاں مجرم ہو گے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کام کی صلاحیت دی ہے۔ اپنی صلاحیت کے مطابق دین کی خدمت کرنا ضروری ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ لوگ تم پر اعتراض کرتے ہیں کوئی ایسا کہتا ہے کوئی ویسا کہتا ہے۔ اس سلسلے میں تم لوگوں کو دوش نہ دو جب کبھی بھی تم پر کوئی اعتراض کرے تمہیں کسی سے کوئی گلہ ہو تو فوراً اپنے قلب کو دیکھو اس کی تطہیر کرو اپنے آپ کو ٹٹولو کہ تم دین کا جو کام کر رہے ہو اس میں رضائے الٰہی کے علاوہ کوئی اور مقصد تو نہیں۔ اپنے اندر کامل طریقے سے خلوص پیدا کرو دینی کام کا مقصود صرف رضائے الٰہی ہونا چاہیے۔ اگر تم اپنے قلب کی تطہیر کرتے رہے اس کو صاف کرتے رہے تو تمہاری مخالفت کرنے والے لوگ تمہارے قدموں میں آئیں گے۔ حافظ صاحب کا یہ جواب اعلیٰ درجے کا جواب ہے۔ مخالفتوں سے دلبرداشتہ ہونے والوں کے لیے اس میں استقامت کا سامان ہے۔

سوال:...... آج کے طالب علم اور آپ کے دور کے طالب علم میں کیا فرق ہے؟

جواب:...... سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ آج کے طالب علم میں حصول علم کا شوق نہیں ہے لگن نہیں ہے۔ اکابر علماء نے حصول علم کے لیے بڑی تکلیفیں برداشت کی ہیں۔ وہ اپنے استادوں سے کھرچ کھرچ کر علم حاصل کرتے تھے۔ اباجی مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ بتاتے تھے کہ میں نے سنا کہ پنجاب میں ایک بڑے عالم دین ہیں۔ حدیث کے ماہر، میں ان کے پاس گاؤں پہنچ گیا۔ طلباء کو درس دے رہے تھے۔ میں نے کہا کہ آپ کے پاس پڑھنا چاہتا ہوں۔ فرمانے لگے کہ مجھے پڑھانے میں تو کوئی اعتراض نہیں لیکن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بات یہ ہے کہ یہاں گاؤں میں جتنے طلباء کے کھانے پینے کا انتظام ہوسکتا تھا وہ ہوگیا ہے۔اب مزید ایک فرد کی بھی گنجائش نہیں ہے۔میں نے کہا کہ آپ اس کی فکر نہ کریں اپ مجھے صرف کتابیں دے دیجئے اور پڑھائیے۔ چنانچہ کتابیں لے لیں اور پڑھنا شروع کر دیا۔اباجی فرماتے ہیں کہ طلباء جس وقت کھا کر اُٹھ جاتے تھے میں ان کے بچے ہوئے روٹی کے کنارے وغیرہ چن لیتا اور پانی سے کھا کر گذارہ کرتا۔پھر میرے شوق کو دیکھ کر طلبہ نے کچھ ایثار کیا اور اپنے اپنے کھانے میں سے ایک ایک نوالہ میرے لیے چھوڑ دیا کرتے تھے۔اسی طریقے سے انہوں نے پورا سال وہاں تعلیم حاصل کی۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ بتایا کہ دوران تعلیم ان کا جوتے کا ایک پیر گم ہوگیا۔ایک پاؤں میں جوتا ہوتا ایک میں نہیں۔خیال آیا کہ اس ایک جوتے کو بھی پھینک دیں لیکن پھر سوچا چلو اس طرح ایک پاؤں تو محفوظ رہے گا۔اکابر علماء نے اس طرح تعلیم حاصل کی ہے۔کھانے پینے پہننے اوڑھنے سے لاپرواہ ہوکر۔ وہ اساتذہ کو کھرچتے تھے۔آج کے جو طلبہ ہیں وہ اساتذہ کو کھرچنا جانتے ہی نہیں۔ بس گردنیں ہلائے جاتے ہیں ہاں میں ہاں ملائے جاتے ہیں۔اس دور کے اساتذہ کا بھی یہ عالم تھا کہ حافظ عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ کے بارے مجھے خود تجربہ ہوا کہ جب تک ان کی خدمت میں بیٹھے رہتے تھے آخرت یاد آتی رہتی تھی۔اس وقت ایسے علماء تھے کہ گویا انہی کے بارے میں اقبال نے کہا ہے کہ

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

ان علماء کی صحبت میں بیٹھنے سے اتنے علمی فائدے ہوتے تھے جو بڑی ضخیم کتابیں پڑھنے سے بھی نہیں ہوسکتے تھے۔اس وقت اساتذہ کا بھی ایک معیار تھا۔کافی پرانی بات ہے۔شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ بندھیانی رحمہ اللہ میرے اباجی کے خاص شاگرد تھے۔ بہت بڑے عالم دین تھے فرمانے لگے پورے پاکستان میں تین آدمی ہیں جن کو بخاری پڑھانے کا استحقاق حاصل ہے۔ایک آپ کے والد مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ، دوسرے مولانا محمد گوندلوی رحمہ اللہ اور تیسرے حافظ عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ (تینوں اس وقت حیات تھے) فرمانے لگے کہ ان کے علاوہ اگر کوئی چوتھا آدمی بخاری شریف پڑھائے گا تو گویا منہ چڑائے گا بخاری شریف کا۔آج ہر کوئی بخاری لیئے بیٹھا ہوتا ہے۔اس کو پڑھانے کے لیے کیسے علم کی ضرورت ہے کیسی مہارت کی ضرورت ہے یہ اہل علم ہی جانتے ہیں۔اب وہ تینوں اس دنیا سے چلے گئے تو اندھیرا نظر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آتا ہے۔ چوتھا آدمی ان کے شاگردوں میں ہوں گے ضرور مگر علم نہیں۔

سوال:......موجودہ دور میں آپ کس کو بخاری شریف پڑھانے کا استحقاق دیں گے؟

جواب:......ایسے علماء آج بھی ہوں گے لیکن میرے علم میں نہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن مسجد مبارک لاہور کے خطیب ہیں پہلے کرکٹر تھے۔ ڈبل ایم اے تھے دین کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے تھے۔ میں نے کہا کہ تم اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو بڑی جلدی دینی علم کیچ کرو گے۔ میں نے انہیں ٹیوٹر رکھنے کا مشورہ دیا چنانچہ انہوں نے مولانا عبدالرشید سے پڑھا۔ جب بخاری پڑھنے کا وقت آیا میں نے کہا کہ بخاری اس سے پڑھو جو بخاری کے شایان شان اسے پڑھا سکتا ہو۔ مولانا کہنے لگے کہ پھر آپ ہی بتایئے کس سے پڑھوں۔ اس وقت میری نظر سوائے مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کے کسی اور پر نہ ٹھہری وہی بخاری پڑھانے کا حق رکھتے تھے۔ لیکن اب وہ بھی اس دنیا میں نہیں۔

سوال:......قاری صاحب مدینہ یونیورسٹی کا معیار کیسا ہے؟

جواب:......قاری صاحب مدینہ یونیورسٹی سے صرف قابل طلبہ ہی استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ وہاں جا کر عربی بولنا اور لکھنا سیکھ لیتے ہیں۔ لیکن جنہوں نے پاکستان میں ہی درس نظامی صحیح سے نہ کیا وہ مدینہ یونیورسٹی سے بھی ویسے کے ویسے آ جاتے ہیں۔ مولانا عبداللہ ناصر رحمانی ہیں دارالحدیث رحمانیہ سے انہوں نے درس نظامی کیا۔ ماشاء اللہ بہت لائق تھے ہر سال فرسٹ آتے تھے میں ان کا امتحان لیا کرتا تھا۔ اسی طرح مولانا عبدالغفار اعوان ہیں یہ لوگ قابل تھے مدینہ یونیورسٹی میں پڑھ کر اور زیادہ قابلیت پیدا ہوگئی۔

سوال:......قاری صاحب بیرون ملک کہاں کہاں جانا ہوا؟

جواب:......انگلینڈ کے مختلف شہروں میں تبلیغی اجتماعات میں شرکت کے لیے گیا ہوں۔ بنگلہ دیش گیا ہوں اور ہندوستان کا تو شاید ہی کوئی شہر ہو جہاں میں نے توحید وسنت بیان نہ کیا ہو۔

سوال:......قاری صاحب اہل حدیث جماعت میں انتشار وافتراق موجود ہے۔ اس انتشار کی زیادہ ذمہ داری جماعتی رہنماؤں پر عائد ہوتی ہے، علمائے کرام پر عائد ہوتی ہے یا عوام اہل حدیث پر؟

جواب:......سبھی اس کے ذمہ دار ہیں۔

سوال:......زیادہ ذمہ دار کون ہیں؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جواب:...... کہتے ہیں کہ جیسی روح ویسے فرشتے۔

سوال:...... اس انتشار وافتراق کا کوئی قابل عمل حل ہے؟

جواب:...... سب سے بڑی چیز اجتماعیت ہے اس کی بڑی برکات ہیں لیکن ہماری بدنصیبی یہ ہے کہ جماعت کے اندر اجتماعیت اور تنظیم نہیں ہے۔ عجیب حالت ہے اگر کہیں تین آدمی بھی ہیں تو ڈیڑھ ایک طرف اور ڈیڑھ دوسری طرف ہر جگہ دھڑے بندی ہر جگہ تضاد پھر دعویٰ بھی یہ ہے کہ ہم جماعت ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہم میں جماعت نہیں۔ (یعنی جماعت کی خصوصیات نہیں) سب منتشر ہیں کوئی سربراہ نہیں ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ سب سے پہلے خود کو منظم کیا جائے۔ اطاعت امیر ہو علماء کی عزت ہو۔

سوال:...... آپ نے منظم کرنے کے لیے کیا کوشش کی ہیں؟

جواب:...... اب تو خیر نیوٹرل ہو کر بیٹھا ہوا ہوں لیکن میں نے اتحاد کے لیے بڑی کوششیں کی ہیں کلیدی عہدوں پر فائز رہا امیر رہا سینئر نائب امیر رہا۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں کھل کر بولنے والا آدمی ہوں دوٹوک بات کہنے کا عادی ہوں میں کہتا رہا کہ جماعت کا وجود نہیں ہے جماعت بنایئے ایک دفعہ ایک صاحب کہنے لگے کہ فلاں اہل حدیث جماعت کی اتنی شاخیں ہیں میں نے کہا کہ فی شاخ ایک لاکھ روپے دیتا ہوں ثابت کرو۔ کوئی شاخ نہیں دوچار آدمی اس کے پیچھے لگے ہیں دوچار اس کے پیچھے لگے ہیں۔ میں نے کہا کہ جماعت اسے کہتے جس کا کوئی ہدف ہو جس کی کوئی منزل ہو اور اس منزل پر پہنچنے کے لیے سب مل کر تگ ودو کر رہے ہوں اگر کوئی غداری کرے، انحراف کرے اس مقصد سے تو وہ ختم ہو جائے یا پامال ہو جائے لیکن جماعت کا کچھ بال بیکا نہ ہو سکے اسے جماعت کہتے ہیں جماعت اسلامی ہے اس سے میں ہزار اختلاف کروں تاہم یہ ماننا پڑتا ہے کہ وہ ایک جماعت ہے۔ مولانا اصلاحی، ڈاکٹر اسرار احمد، مولانا عبدالغفار حسن، حکیم اشرف سمیت کتنے ہی رہنما اس سے علیحدہ ہوئے لیکن جماعت اسلامی کو کوئی فرق نہیں پڑا۔ مولانا اصلاحی کے بارے میں لوگ کہتے تھے کہ مولانا مودودی کے بعد مولانا اصلاحی جماعت سنبھالیں گے یعنی اتنے آگے کی شخصیت بھی جماعت سے علیحدہ ہوئی تو جماعت کو کوئی فرق نہیں پڑا بلکہ وہ خود مٹ گئے۔

اس کو جماعت نہیں کہتے کہ آپ نے جماعت بنائی کسی ایک کی نیت خراب ہوئی وہ جماعت سے علیحدہ ہوا اور جماعت کو دولخت کر دیا اس کا کچھ نہیں بگڑا اور جماعت ختم ہوئی۔ میں نے جماعت کو منظم کرنے کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بڑی کوششیں کیں بڑی دفعہ ناکامیوں کا منہ دیکھا۔ میں سمجھتا ہوں ہمیں اپنے مقاصد میں اس وقت تک کامیابی نہیں ہوگی جب تک کہ تنظیم قائم نہ ہو جائے۔

اس کے لیے بڑی روحانی واخلاقی تربیت کی ضرورت ہے۔عوام کو یہ بتایا جانا چاہیے کہ ترک تقلید کا مقصد علماء کی گستاخی ہرگز نہیں۔انہیں ادب کا فلسفہ سمجھانا چاہیے۔علماء کی عزت احترام سکھانا چاہیے۔ حالت یہ ہے کہ علماء سے استنجا کرنا سیکھنے والوں نے ان پر اعتراضات اور تنقید کرنا اپنا محبوب مشغلہ بنایا ہوا ہے۔ دو چار اکٹھے ہو گئے اور علماء پر تنقید واعتراضات شروع کر دیئے۔ اس لیے کہتا ہوں کہ بڑی ٹریننگ اور تربیت کی ضرورت ہے اور تربیت کے لیے بڑی جدوجہد کی ضرورت ہے۔

ایک مرتبہ سعودی عرب کے سفارتخانے میں علماء کا اجلاس تھا اس میں یہی مسئلہ زیر بحث تھا کہ اتحاد کس طرح ہو۔مختلف لوگ مختلف آراء پیش کر رہے تھے میرا نمبر آیا تو میں نے قرآن کی یہ آیت پڑھی:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝﴾

(الانفال : ۱)

کہ اللہ سے ڈر جاؤ اور آپس میں مصالحت کرلو اصلاح ذات البین کرلو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔ میں نے کہا ان سب احکامات کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔سب سے اولین چیز اللہ کا خوف ہے اس کی خشیت ہے خشیت الٰہی کی موجودگی میں اصلاح ذات البین ہوگی تو پھر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی فضا پیدا ہوگی۔ ورنہ وہ کہا ہے نا کہ تم مسلمان ہو تو اللہ کو ایک مانو اور اللہ کو تم نے اس وقت تک ایک نہیں مانا جب تک کہ تم سب ایک نہ ہو گئے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کی جب فضا پیدا ہو جائے گی تو تمہارے ایمان پر مہر لگ جائے گی کہ تم مومن ہو۔اب اس کے برعکس لیجئے کہ اگر ایمان نہیں ہے تو خدا اور رسول ﷺ کی اطاعت بھی نہیں ہوگی۔ اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے تو لاکھ تم اطاعت کا دعویٰ کرتے پھرو اصلاح بھی نہیں ہوگی۔تم آپس میں ایک نہیں ہوگے انتشار ہوگا دھڑے بندیاں ہوں گی تم ایک دوسرے سے جدا ہوگے۔تنظیم نہیں ہوگی ہزار دعویٰ کرو اطاعت کا سب جھوٹ ہوگا اور اگر تم ملے ہوئے نہیں ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم میں اللہ کا خوف اور ڈر نہیں ہے۔

سوال:...... قاری صاحب ہمارے معاشرے میں شرک وبدعات موجود ہیں، فحاشی وعریانی موجود

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے ظلم اپنی ہر شکل میں یہاں موجود ہے۔ پورا معاشرہ کرپٹ ہو چکا ہے ایسے میں اگر ہم اللہ کے دین کا کام کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اپنی جدوجہد کا مرکز ومحور کس علاقے کو بنانا چاہیے؟

جواب:...... یہاں کریں جدوجہد اور کہاں جانا ہے۔ پاکستان کو اپنی جدوجہد کا مرکز ومحور بنائیں ''مریدکے'' کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ کشمیر میں جہاد ٹھیک ہے وہاں بھی مظالم ہو رہے ہیں۔ لیکن سب سے پہلے تو یہاں ہماری جدوجہد کی ضرورت ہے یہاں آدھی صدی ہونے کو آئی لیکن کتاب وسنت کے نفاذ کے جس مقصد کے تحت ملک بنایا تھا نہ صرف وہ مقصد حاصل ہو سکا بلکہ اس کے برعکس چلا جا رہا ہے۔ یہاں لوگوں کی جان، مال، عزت، آبرو محفوظ نہیں ہے۔ کراچی میں روزانہ پندرہ پندرہ افراد دہشت گردی کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں۔ سب سے پہلے تو یہاں جہاد کی ضرورت ہے اس نظام کو بدل کر کتاب وسنت کا نظام لانے کے لیے سخت ترین جدوجہد کی ضروت ہے۔

سوال:...... قاری صاحب مسلک اہل حدیث کائنات کا سچا مسلک ہے لیکن اس کی تبلیغ کرتے ہوئے بعض لوگ بڑے متشدد ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے لوگ قریب ہونے کے بجائے الٹا مسلک سے دور ہو جاتے ہیں۔ جماعت کے مبلغین کو آپ کیا نصیحت فرمائیں گے؟

جواب:...... میری نصیحت یہ ہے کہ جیسا قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ادعوا الی سبیل ربك بالحكمة کہ دعوت وتبلیغ کے کام میں حکمت کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑیں۔ تبلیغ کے اصول ہیں بے اصولی تبلیغ سے برعکس نتائج حاصل ہوتے ہیں اور بے اصولی تبلیغ باعث ثواب ہونے کے بجائے وبال بن جاتی ہے۔ بعض افراد کی تو کچھ ایسی سوچ بن گئی کہ وہ اپنے کو اونچا سمجھتے ہیں دوسروں کو حقیر جانتے ہیں بس میں جنت کا ٹھیکیدار ہوں باقی تم سب جہنمی ہو یہ ایک عجیب سلسلہ چل رہا ہے ایسوں کی تبلیغ بھی موثر نہیں ہوتی۔ تبلیغ کے لیے تو اپنے آپ کو مٹی میں ملانا پڑتا ہے۔ عاجزی انکساری کو اپنا شعار بنانا پڑتا ہے۔ ہمیشہ دوسرے کی قدر کرنا چاہیے۔ اگر کوئی آپ سے بڑا ہے تو اس کا احترام کریں اور سوچیں کیونکہ اس کی عمر مجھ سے زیادہ ہے اس لیے اسے نیکیوں کا زیادہ موقع ملا ہے۔ اور اگر کوئی چھوٹا ہو اس کا بھی احترام کریں اور خیال کریں کہ اس کی عمر کم ہے اس کے گناہ بھی کم ہوں گے میری عمر زیادہ ہے میرے گناہ بھی زیادہ ہوں گے اس لیے یہ میرے لیے قابل قدر ہے۔ اگر آپ نے تبلیغ کرتے ہوئے اپنے آپ کو اونچا کرلیا تو پھر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سمجھ لیں کہ آپ کی تبلیغ نتیجہ خیز نہیں ہوگی۔

سوال:...... قاری صاحب اکثر ایسا ہوتا کہ اگر کوئی دین کا کام کرنے لگے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ شہرت چاہتا ہے لیڈری چاہتا ہے وغیرہ وغیرہ کیا کوئی ایسا پیمانہ ہے جس سے یہ پتہ لگایا جاسکے کہ فلاں شخص جو ہے یہ شہرت کے لیے جدوجہد کر رہا ہے اور فلاں خالص اللہ کی رضا کے لیے کر رہا ہے؟

جواب:...... "ان بعض الظن اثم" گمان کرنا گناہ ہے۔ بدگمانی حرام ہے کسی کو کسی کے متعلق یہ گمان نہیں کرنا چاہیے کہ یہ مخلص نہیں یا یہ دین کا کام شہرت کے لیے کر رہا ہے بدگمانی قطعاً جائز نہیں۔ اور دوسری بات کہ جو آدمی دین کا کام کر رہا ہے یا اپنے مفاد کے لیے کر رہا ہے۔ ایسے میں شیطان یہ بات ذہن میں ڈالتا ہے کہ تو تو اپنے مفاد کے لیے کام کر رہا ہے اس سے بہتر ہے کہ چھوڑ ہی دے اس کام کو۔ نہیں بلکہ ایسے انسان کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ انسان کی نیت پر موقوف ہے۔لوگوں کے کہنے پر موقوف نہیں ہے کیونکہ کسی کے ریاکار کہنے سے ریاکار نہیں ہوجایا کرتے۔ اگر آپ کے اپنے دل میں ریاکاری ہے تو پھر آپ ریاکار ہیں۔اگر آپ سڑک پر کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہے ہیں ساری دنیا آپ کو دیکھ رہی ہے لیکن آپ کے اندر زرہ برابر ریاکاری نہیں آپ خالص اللہ کے لیے نماز پڑھ رہے ہیں تو پھر آپ ریاکار نہیں۔ لیکن اگر آپ سات کوٹھڑیوں کے اندر چھپ کر نماز پڑھیں اور آپ کے دل میں یہ خیال ہو کہ لوگ آپ کی تعریف کریں اور کہیں کہ فلاں کتنا نیک ہے کہ چھپ چھپ کے نمازیں پڑھتا ہے۔ بس پھر آپ کے سارے عمل بیکار ہوگئے آپ ریاکار ہوگئے۔

مطلب یہ کہ ریاکاری کا تعلق نیت سے ہے انسان کے اپنے دل سے ہے۔ اگر آپ کے دل میں ریاکاری ہے تو آپ ریاکار ہیں لیکن لوگوں کے کہنے سے ریاکار نہیں رسول ﷺ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ اتنی نیکی کرو اتنی نیکی کرو کہ لوگ تمہیں ریاکار کہیں صحیح حدیث ہے۔

سوال:...... قاری صاحب انتشار وافتراق کی بڑی وجہ انانیت ہے۔ انانیت کو کیسے ختم کیا جاسکتا ہے؟

جواب:...... انانیت اس وقت ختم ہوسکتی ہے جب دل میں اللہ کا خوف پیدا ہو۔ متقی پرہیز گار آدمی کے پاس انا نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی وہ تو اللہ کے ڈر اور خوف سے کانپتا رہتا ہے لرزتا رہتا ہے اور ایمان والوں کی یہی شان بتائی گئی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سوال:...... قاری صاحب اہل حدیث مدارس میں عصری علوم بھی ساتھ پڑھائے جانے چاہییں یا نہیں؟

جواب:...... عصری علوم کی اہمیت بھی اپنی جگہ مسلم ہے۔ مختلف زبانیں بھی سکھائی جانی چاہیے بالخصوص انگلش سکھانی چاہیے بین الاقوامی زبان ہے ہر ملک میں سمجھی جاتی ہے اس زبان کا جاننے والا دنیا کے بیشتر علاقوں میں تبلیغ کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر جب میں انگلینڈ گیا اگر چہ وہاں اردو بولنے والے بھی اچھی خاصی تعداد میں تھے لیکن اگر انگریزی میں مہارت ہوتی اور انگریزی میں تقریر کرتا تو زیادہ فائدہ مند ہوتا۔

اسی طرح امریکہ سے ایک مرتبہ میرے پاس ایک صاحب آئے کہنے لگے کہ ہمیں ایسے عالم دین کی ضرورت ہے جو انگریزی میں تقریر کر سکتا ہو۔ لیکن پورے پاکستان سے کوئی ایسا عالم دین نہیں ملا جو انگریزی پر بھی عبور رکھتا ہو۔ اس لیے عصری تعلیم کی بھی ضرورت ہے لیکن ضرورت کو دین کے تابع رکھنا چاہیے۔

سوال:...... قاری صاحب ابھی آپ نے علامہ اقبال کے ایک شعر کا مصرعہ پڑھا تھا کہ ”نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں“ بعض اس میں شرک کا پہلو نکالتے ہیں کہ تمام تر اختیارات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے مومن کیسے تقدیر بدل سکتا ہے؟

جواب:...... اصل میں نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں اس کا مطلب یہ ہے مومن جب توجہ دیتا ہے۔ اس کی دینی اور اسلامی تربیت کرتا ہے تو اس کے بعد اس کا اخلاق، اس کا کریکٹر، اس کے اعمال تبدیل ہو جاتے ہیں“ اور اعمال نیک ہو گئے تبدیل ہو گئے تو گویا اس کی تقدیر بدل گئی۔

سوال:...... قاری صاحب صراط مستقیم کے توسط سے اہل حدیث عوام کو کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب:...... پیغام یہ دینا چاہتا ہوں کہ جماعت کے اندر انتشار ہے۔ اس کو منظم کرنے کے لیے جدوجہد کرنا چاہیے اور علماء کی قدر و منزلت کرنی چاہیے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کشمیر کے جہاد کو غیر شرعی کہنے والے کو عالم نہیں سمجھتا

استاذ العلماء قاری عبدالخالق رحمانی سے ہفت روزہ غزوہ کا تفصیلی انٹرویو

غزوہ:...... قاری صاحب اکثر مدارس میں آپ درس تکمیل بخاری ارشاد فرماتے ہیں، دینی مدارس کے نصاب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس میں تبدیلیاں ہونی چاہئیں آپ کیا سمجھتے ہیں یہ نصاب جو ہمارے مدارس میں پڑھایا جا رہا ہے تسلی بخش ہے اور علماء کی کھیپ تیار کرنے کے لیے بہترین ہے یا اس میں واقعی تبدیلی ہونی چاہیے؟

قاری عبدالخالق رحمانی:...... جو علم حاصل کر کے عالم بنا جاتا ہے اسے درس نظامی کہا جاتا ہے۔ ہم نے درس نظامی میں جو کتابیں پڑھیں مثلاً فقہ، اصول فقہ، ایک علم اوقلاس، اور علم عروض، علم قوامی، منطق اور فلسفہ کی جو کتابیں پڑھیں ہیں آج کل کے علماء ان کتابوں کے نام سے بھی واقف نہیں ہیں۔ اور وہ درس نظامی جو ہمیشہ سے چلا آ رہا تھا اور علماء اس کو حاصل کرتے تھے اس کی بڑی برکات تھیں لیکن اب وہ تبدیل ہوتے ہوئے بالکل پھسپسا رہ گیا ہے۔ آج کل جو نصاب ہے وہ بالکل آسان ہے فلسفہ بالکل نکال دیا ہے۔ نئی نئی آسان کتابیں جو آج کل شائع ہو رہی ہیں وہ سرسری سی پڑھا دیتے ہیں۔ لیکن وہ ٹھوس قابلیت جو پہلے نصاب سے علماء کو حاصل ہوتی تھی وہ چیز اب نہیں ہے لیکن وہ جو کہتے ہیں کہ نصابی تبدیلی ہونی چاہیے نصاب میں تبدیلی اس طریقے سے نہیں کرنی چاہیے کہ تمام علوم نکال دیئے جائیں۔

مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ جس کا میں ممتحن ہوں وہاں میں نے نصاب تعلیم بنایا ہوا ہے اس میں الحمد للہ علوم وفنون جو پہلے تھے بقدر ضرورت سارے رکھے ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ نئی چیزیں بھی بقدر ضرورت شامل کی گئی ہیں۔ منطق اور فلسفہ سے قرآن وحدیث سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے مگر مدارس میں اسے بالکل ختم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر دیا گیا ہے۔ مگر ہم نے یہاں منطق اور فلسفہ بقدر ضرورت رکھا ہے، طلباء کو اس سے آشنا کر دیتے ہیں۔

غزوہ:...... عالم باعمل بنانے کے لیے دینی مدارس کا ماحول اور تربیت کا نظام بہت ضروری ہے آپ کیا سمجھتے ہیں آج کل کے مدارس میں یہ تربیت کا نظام موجود ہے؟

قاری عبدالخالق رحمانی:...... صرف علماء کی نگرانی طلباء کی نگرانی، ان کے کردار اور اخلاق کی نگرانی ان کے دن اور رات کی نگرانی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اب اس کو پوری طرح کماحقہ بعض مدارس میں پورا کیا جاتا ہے، اکثر مدارس غافل ہیں۔ علمائے کرام کی نگرانی اور تربیت کے لیے ایک ایسا عالم ہونا چاہیے جو خود بھی پختہ عالم ہو اور دیگر علماء کی نگرانی بھی کر سکتا ہو۔ اب نگران علماء کا ملنا بڑا دشوار ہے پہلے کے لوگ جو مدارس کے اندر انتظامات کرتے تھے نیک دل اور اخلاص کے ساتھ لیکن اب وہ نیک دلی نہیں رہے۔ اللہ معاف کرے اب تو اکثر ایسی ہے جنہوں نے مدارس کو کاروبار بنایا ہوا ہے۔ چند آدمی بٹھا کر مکتب کھول لیا اور رسید چھاپ کر چندہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے مدرسے ان سب کو ختم کر کے ایک جامعہ بنا دیا جائے اور اس میں صلاحیت والے علماء کو اکٹھا کر کے کماحقہ کتاب وسنت اور علوم دینیہ کی خدمت کی جائیں تو یہ سب سے زیادہ مناسب ہے۔

غزوہ:...... امریکہ کے حالیہ الیکشن میں بش کو دوبارہ کامیابی ملی ہے بش کی اس کامیابی کے بعد آپ دنیا بھر کے مسلمانوں کی عالمی صورت حال کو کس نگاہ سے دیکھ رہے ہیں؟

قاری عبدالخالق رحمانی:...... بش کی کامیابی ہمارے گناہوں کی شامت ہے۔ حافظ محمد سعید نے اپنے خطبہ میں بیان کیا تھا جو میں نے غزوہ میں پڑھا تھا کہ ”جو پریشانیاں اور مصیبتیں ہم اٹھا رہے ہیں ہمارے گناہوں کی شامت ہیں، جن کی وجہ سے دین سے بے بہرہ اور نہایت ہی برے کردار کے مالک، اور اللہ کو نہ ماننے والے اور منافقانہ طریقہ پر اسلام کا نام لینے والوں کو حکمران بنا دیا گیا ہے۔“ کیونکہ جیسی روح ہو ویسے فرشتے بھی ہوتے ہیں۔ بش جیسا ظالم بدمعاش، بدترین کافر جس نے ساری دنیا کے اندر فساد مچا رکھا ہے اسے پھر کامیابی ملنا اللہ کا عذاب ہے اور یہ ہمارے گناہوں کی شامت ہے۔

اللہ قرآن میں بار بار فرماتے ہیں کہ یہود ونصاریٰ کو دوست مت بناؤ مگر عالم اسلام کے ۵۶ ممالک کے حکمران ان کی غلامی کر رہے ہیں۔ کافروں کے پاس عزت تلاش کر رہے ہیں۔ کبھی امریکہ کی گود میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیٹھتے ہیں کبھی انڈیا کی گود میں بیٹھتے، اللہ کو ناراض کر کے امریکہ اور انڈیا کو خوش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ غیروں کو خوش کر رہے ہیں جبکہ اسلام اور اہل اسلام سے قطع تعلقی کر رہے ہیں اسے ہی اللہ کا عذاب کہتے ہیں۔

غزوہ:...... پرویز مشرف صاحب تقسیم کشمیر پر آپشن دیتے ہیں آپ کیا کہیں گے؟

قاری عبدالخالق رحمانی:...... یہ تو بے عقلی کی بات ہے انتہائی دشمنی ہے کشمیریوں کے ساتھ، پاکستان اور مجاہدین کی ساری جدوجہد تو اس لیے تھی کہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دیا جائے اور کشمیر کو آزاد کرایا جائے نہ یہ کہ کشمیر کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے شہداء کے لہو پر پانی پھیر دیا جائے۔

غزوہ:......اس موقع پر آپ پرویز مشرف کو کیا مشورہ دیں گے؟

قاری عبدالخالق رحمانی:......مشرف صاحب کی جو کیفیت ہے اللہ ان پر رحم کرے کفر کی گود میں چلے جا رہے ہیں اپنوں اور اپنے ہم مذہب لوگوں کا انہیں کوئی خیال نہیں وہ امریکہ کو خوش کرنے میں بالکل ہی اندھے ہو چکے ہیں میں تو یہی کہوں گا کہ مشرف صاحب اپنے آپ کو سنبھالیں اور مسلمان بنیں، میں ہمیشہ یہ دعا کرتا ہوں کہ ''یا اللہ یہ جو حکمران طبقہ ہے اس کو پکا سچا مسلمان بنا دے تا کہ یہ لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کر سکیں۔''

غزوہ:...... قاری صاحب ان دنوں کچھ سیاستدان بھارت جا کر پاکستان کو یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ کنٹرول لائن کو مستقل سرحد تسلیم کر لیں، مسئلہ کشمیر حل ہو جائے گا؟

قاری عبدالخالق رحمانی:......ان کو کیا کہا جائے وہ تو پاکستان کی ہر چیز کے مخالف ہیں وہ تو اسلام کو مانتے ہی نہیں اور نہ وہ قومی نظریئے کے قائل ہیں اور جو دو قومی نظریئے کو نہ مانے تو کیا وہ مسلمان ہے؟ وہ تو ہندو ہے...... اب چاہے وہ کوئی بھی ہو۔

غزوہ:...... قاری صاحب بعض علماء کی طرف سے موجودہ دور میں ہونے والا جہاد جو کشمیر، افغانستان اور عراق میں جاری ہے اس پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ جہاد درست نہیں مسلمانوں کا کوئی ایک امیر یا خلیفہ نہیں اور خلیفہ کے بغیر جہاد نہیں ہوتا؟

قاری عبدالخالق رحمانی:...... (ہنستے ہوئے) یہ ان کی نادانی اور علم کی کوتاہی ہے۔ وہ ساری مثالیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شریعت کے اندر موجود ہیں جن میں نبی کریم ﷺ کے زمانے میں بغیر امیر کے بھی جہاد ہوتا رہا ہے۔ ابوبصیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی موجود ہے جنہیں معاہدے کی وجہ سے واپس کر دیا گیا تھا انہوں نے اپنا الگ گروپ بنا کر کافروں کو لوٹتے رہے اور ان سے لڑتے رہے۔ ان کا کونسا امیر تھا۔ معلوم ہوا کہ جہاں جہاد کی ضرورت ہے وہاں بغیر امیر اور خلیفہ کے بھی جہاد ہو سکتا ہے۔

غزوہ:...... کچھ علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ کشمیر کا جہاد شرعی نہیں اور وہاں قتل ہونے والے مجاہد شہید نہیں ہیں؟

قاری عبدالخالق رحمانی:...... کون علماء...... وہ عالم ہی نہیں ہے جو اس قسم کی بات کرے کہ جو نوجوان کشمیر میں شہید ہو رہے ہیں وہ تو بہت اونچے درجے والے اللہ کے مقبول بندے ہیں اللہ ان کے درجات بلند کرے۔ آمین

غزوہ:...... بعض علماء نے خطبہ جمعہ کے دوران یہ بھی کہا ہے کہ شہید کا غائبانہ نماز جنازہ بدعت ہے؟

قاری عبدالخالق رحمانی:...... یہ ان کی اپنی ذاتی رائے ہے۔ جنازہ تو ایک دعا ہے اور شہید کو خراج تحسین دینے کے لیے پڑھا جا سکتا ہے کیونکہ دعا ہر طرح سے کی جا سکتی ہے۔

غزوہ:...... بہت سے اہل علم موجودہ جہاد کو مصلحت کی بنا پر روک دینے کا مشورہ دیتے ہیں آپ کیا کہیں گے؟

قاری عبدالخالق رحمانی:...... جو لوگ یہ باتیں کرتے ہیں وہ عالم ہی نہیں ہیں، محمد ﷺ کی تو ساری زندگی ہی جہاد میں گزری ہے۔ قرآن جہاد سے بھرا پڑا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ اگر تم جہاد نہیں کرو گے اور جہاد میں خرچ نہیں کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔

غزوہ:...... یہ بھی کہا جاتا ہے کشمیر میں ۱۲ سال ہو گئے فتح کیوں نہیں ملی؟

قاری عبدالخالق رحمانی:...... اللہ نے مجاہدین کو تو خوب فتح دی ہوئی ہے اگر مجاہدین اس سات لاکھ فوج کو جو کشمیر میں مقرر ہے ان کا مقابلہ نہ کریں تو یہ فوج آپ کے ملک پر حملہ کر دے۔ مجاہدین نے اس حملے کو روک رکھا ہے یہ ان کی فتح ہے اور وہ وقت دور نہیں جب یہی مجاہدین انڈیا کو کشمیر سے نکال باہر کریں گے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غزوہ:...... جہاد افغانستان کے حوالے سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس کا کیا فائدہ ہے؟

قاری عبدالخالق رحمانی:...... امریکہ جہاد افغانستان کی وجہ سے جتنا پریشان ہے اتنا عراق میں بھی نہیں ہے۔ افغانستان میں مجاہدین امریکیوں کی لاشوں پر لاشیں گرا رہے ہیں۔ الحمد للہ...... اللہ کی مجاہدین کے ساتھ بہت زیادہ مدد ہے۔

غزوہ:...... یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ جب پاکستان کی فوج ہے تو پھر ہمیں جہاد کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

قاری عبدالخالق رحمانی:...... پاکستان کی فوج جہاد کرے نہ کرے ان کا اپنا مسئلہ ہے جہاد تو ہر مسلمان پر فرض ہے۔ پاکستان کی فوج جہاد کرے گی تو یقیناً قرآن وسنت پر عمل کرے گی نہیں کرے گی تو اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں اور آئندہ بھی بھگتیں گے ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔

غزوہ:...... یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اپنے ملک میں آگ لگی ہوئی ہے اور تم باہر کی آگ بجھانے کی بات کرتے ہو پہلے یہاں جہاد کرو؟

قاری عبدالخالق رحمانی:...... الحمد للہ ہم یہاں بھی ہر قسم کا جہاد کر رہے ہیں، تبلیغ کر رہے ہیں، باقی یہاں لوگ پوری طرح اسلام پر عمل نہیں کرتے تو کم از کم اپنے آپ کو مسلمان تو کہتے ہیں اب ہم مسلمانوں سے تو جہاد نہیں کریں گے۔ انہیں تو یہی کہیں گے مسلمان ہو تو جہاد کرو کہہ رہے ہیں اور کہتے رہیں گے۔

غزوہ:...... آپ کی نظر میں مسلمانوں کے اجتماعی مسائل کا حل کس طرح ممکن ہے؟

قاری عبدالخالق رحمانی:...... اس کا حل صرف کتاب وسنت پر عمل کرنے سے ممکن ہے ہم کوئی اپنی طرف سے حل نہیں نکال سکتے، یہ حضور ﷺ کو کمال حاصل تھا کہ جتنے مسائل بھی قیامت تک کے لیے پیدا ہونے والے ہیں وہ سب میرے محمد ﷺ کے ذریعے حل ہو چکے ہیں۔

غزوہ:...... جہاد اور مجاہدین کے حوالے سے علماء کو کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟

قاری عبدالخالق رحمانی:...... مریدکے میں جو علماء کنونشن ہوتا ہے میں ہر کنونشن میں پہنچتا ہوں مگر اب علالت کی وجہ سے نہیں جا سکتا۔ میں نے مریدکے میں بھی کہا تھا یہاں جو ہزار بارہ سو علماء کرام جمع ہیں اگر یہ سارے صدق دل سے جہاد کی تبلیغ کریں تو پوری طرح سے کامیابی حاصل ہو مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ علماء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کسی نہ کسی طرح سے آ جاتے ہیں مگر ان کے دل میں جہاد کی فرضیت اور ضرورت پورے طریقے سے موجزن نہیں میں کہتا ہوں کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ جہاد اسلامی فریضہ ہے تو پھر مجاہد بن کر صدق دل سے مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو جاؤ اور جہاد کی تبلیغ کرو ان شاء اللہ کامیابی ہی کامیابی ہے۔

غزوہ:...... موجودہ دور میں جماعۃ الدعوۃ کے کردار کو آپ کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟

قاری عبدالخالق رحمانی:...... جماعۃ الدعوۃ کا کردار سب سے اونچا ہے، جماعۃ الدعوۃ کے رفاہی، تبلیغی کام اور بے شمار تعلیمی ادارے، ہسپتال وغیرہ ان کاموں میں اللہ کی جتنی مدد جماعۃ الدعوۃ کے ساتھ ہے کسی اور کے ساتھ نہیں، جماعۃ الدعوۃ اسلام کی خدمت پر کروڑوں روپے خرچ کر رہی ہے۔ اب جماعۃ الدعوۃ میں اللہ نے ایسے لوگوں کو کھڑا کر دیا ہے جو مخلص ہیں اللہ انہیں کوئی کمی نہیں ہونے دیتا۔ مجھے یاد ہے مرید کے اجتماع میں الشیخ ابوعبدالعزیز نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ مجاہدین جو کشمیر میں جہاد کر رہے ہیں ان پر ساڑھے تین کروڑ روپے ماہانہ خرچ ہو رہے ہیں۔ (یہ بات کئی سال قبل کہی گئی تھی) اور ہمیں کچھ معلوم نہیں کہ یہ کہاں سے آتا ہے سب اللہ پورا کرتا ہے اور جتنی ضرورت پڑتی ہے اللہ دیتا ہے۔ بس شرط یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ قدم آگے بڑھاؤ اللہ جماعۃ الدعوۃ والوں سے اور دین کا کام لے۔ (آمین)

غزوہ:...... عید کے موقع پر قارئین غزوہ کو کیا پیغام دیں گے؟

قاری عبدالخالق رحمانی:...... اسلام کے لیے ہر طرح کی جانی و مالی قربانی دینا ہر مسلمان پر فرض ہے، اس جہاد میں جو بھی مدد کے طریقے ہیں ان میں شامل ہونا چاہیے اور جو نوجوان جہاد میں شامل ہیں یا شہید ہو چکے ہیں ان کے ورثاء سے ہر طرح کا حسن سلوک کرنا چاہیے، اور اللہ نے جس قدر صلاحیتیں دی ہیں ہم دولت وغیرہ جہاد کی راہ میں ہی خرچ کریں۔

غزوہ:...... قاری صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے علالت کے باوجود ''غزوہ'' کے قارئین کے لیے وقت نکالا اور ہمارے سوالات کے جواب دے کر بہت سے لوگوں کے اشکالات کو دور کیا۔ اللہ رب العزت آپ کو صحت عطا فرمائے اور آپ سے مزید دین کا کام لے۔ (آمین)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگر منظّم انداز میں دعوت کا کام ہو تو اسلام امریکہ کا سب سے بڑا مذہب بن سکتا ہے

(علامہ قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کا ایک فکر انگیز انٹرویو)

(عامر نجیب)

سوال:...... قاری صاحب آپ کا دورہ امریکہ کس نوعیت کا تھا؟

جواب:...... میرا یہ دورہ اگرچہ نجی دورہ تھا، میرا بیٹا امریکہ میں رہائش پذیر ہے۔ اس کی دعوت پر وہاں گیا تھا لیکن موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جتنا میرے سے ممکن ہو سکا تبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔ سب سے پہلے شکاگو پہنچا اور سب سے زیادہ تر بیٹے کے گھر میں ہی قیام رہا۔ شکاگو کے علاوہ نیویارک نیوجرسی، ہوسٹن اور بعض دیگر شہروں میں جانا ہوا ان شہروں میں جمعے بھی ہوئے اور مختلف تبلیغی پروگرام بھی۔

سوال:...... آپ تبلیغی دوروں پر برطانیہ بھی جا چکے ہیں۔ تبلیغی سرگرمیوں کے حوالے سے برطانیہ اور امریکہ کے حالات میں کوئی فرق محسوس ہوا؟

جواب:...... برطانیہ میں میری کئی تقریریں، جلسے اور خطبات جمعہ وغیرہ ہوئے وہ لوگ مل کر بیٹھتے تھے دین کے لیے اپنا وقت نکالتے تھے، وہاں خطبہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کا ہوتا تھا لوگ بڑی دلچسپی سے سنتے تھے فجر اور عشاء کے بعد دروس کا اہتمام بھی وہاں ممکن تھا لیکن امریکہ کے حالات برطانیہ سے بالکل مختلف ہیں۔ وہاں لوگوں کے پاس کوئی ٹائم نہیں ہوتا۔ میرے مشاہدے کے مطابق وہاں کسی جلسے کا اہتمام کرنا اور متعین تاریخ اور وقت پر ایک جگہ اکٹھے ہو جانا انتہائی مشکل امر ہے، وہاں تو حال یہ ہے کہ لوگ جمعہ کی نماز پڑھنے بھاگے بھاگے آتے ہیں مساجد میں پندرہ سے بیس منٹ سے زائد دورانیئے کا خطبہ نہیں ہوتا اور نماز کے بعد دس منٹ کے اندر اندر مسجد خالی ہو جاتی ہے، دینی امور میں لوگوں کی دلچسپی بہت محدود ہے یا وہاں کی زندگی ہی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس قدر مصروف ہے لوگوں کا زیادہ تر وقت کام میں گزرتا ہے۔

سوال:...... اپنی جماعت کے افراد سے بھی ملاقاتیں ہوئیں جماعت کی کیا صورت حال آپ کے مشاہدے میں آئی؟

جواب:......شکاگو میں تو غالباً کوئی اہل حدیث مسجد نہیں۔ احناف کی مساجد ہیں لیکن ادھر کسی قسم کا تعصب نہیں پایا جاتا۔ میں شکاگو میں نے احناف کی مسجد میں خطبہ جمعہ دیا۔ وہیں اہل حدیث حضرات بھی نظر آئے جو بعد میں آکر مجھ سے ملے۔ ان سے جو معلومات حاصل ہوئیں وہ یہی تھیں کہ برصغیر پاک وہند سے تعلق رکھنے والے اہل حدیث کی وہاں کوئی جماعتی سرگرمیاں نہیں ہیں البتہ عرب پورے امریکہ میں دعوت وتبلیغ کا بڑا موثر کام کر رہے ہیں۔ پاکستان میں تو ہم بڑے بڑے دعوے سنتے تھے لیکن امریکہ میں کسی اہل حدیث جماعت کا کوئی اثر ورسوخ نظر نہیں آیا۔

سوال:...... مقامی لوگوں میں اسلام فروغ پا رہا ہے؟

جواب:...... وہاں باشعور اور تعلیم یافتہ لوگ ہیں وہ لوگ از خود ریسرچ کر کے مسلمان ہو رہے ہیں۔ عرب لوگ دعوت وتبلیغ کے کام میں سب سے زیادہ سرگرم ہیں۔ عربی تو ان کی اپنی زبان ہے ہی انگلش بھی وہ لوگ خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ ہوسٹن سے کچھ فاصلے پر ایک مقام ہے وہاں جانا ہوا تو وہاں ایک بہت بڑی عالیشان مسجد تھی وہ عربوں کی قائم کردہ تھی اور اس کے آس پاس سارے عرب مسلمان آباد تھے۔ وہاں پاکستانی اور ہندوستانی مسلمان اگرچہ اچھی خاصی تعداد میں ہیں لیکن وہ سب اپنے کام دھندوں میں لگے ہوئے ہیں۔ دینی امور سے انہیں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے اگر کوئی کام کر بھی رہا ہے تو وہ نہایت محدود پیمانے پر حالانکہ وہاں دعوت کے حالات انتہائی سازگار ہیں۔ کالے اور گورے از خود تحقیق کر کے مسلمان ہو رہے ہیں۔ اگر وہاں مزید منظم انداز میں دعوت کا کام ہو تو اسلام امریکہ کا سب سے بڑا مذہب بن سکتا ہے۔

سوال:...... پاکستان اور امریکہ کے حالات میں آپ کو کیا فرق محسوس ہوا؟ وہ کون سی خوبی ہے جس نے امریکہ کو دنیا کا طاقتور ترین ملک بنایا ہوا ہے؟

جواب:...... پاکستان اور امریکہ کے حالات میں بہت نمایاں فرق ہے۔ پاکستان میں عوام پر ظلم ہو رہا ہے،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان کا استحصال ہو رہا ہے۔عوام کو جائز حقوق حاصل نہیں ہیں ناانصافیوں اور حق تلفیوں کا شکار ہیں۔ وہ مراعات جو ایک حکومت عوام کو دینے کی پابند ہے نہیں دی جارہیں۔ جائز کام کرانے کے لیے دفتروں کے چکر کاٹنے پڑتے ہیں رشوتیں دینا پڑتی ہیں۔شہروں کی بلدیہ نا اہل ہے۔ پانی، بجلی، سیوریج ٹیلی فون کا انتظام انتہائی ناقص ہے۔ کئی کئی گھنٹے بجلی غائب ہوجانا معمول کی بات ہے۔ سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔گلی محلوں میں جگہ جگہ کوڑا کرکٹ پڑا رہا ہے۔ سرکاری سطح پر صحت وصفائی اور تعلیم کا کوئی معیاری انتظام نہیں ہے جب کہ امریکہ میں حالات اس کے برعکس ہے وہاں سرکاری سطح پر عوام کے ساتھ کوئی ظلم روا نہیں رکھا جاتا۔عوام کو پورے پورے حقوق دیئے جاتے ہیں۔ ایسی صاف ستھری اور کشادہ سڑکیں ہیں جن پر گاڑی چلتی ہے تو پتہ نہیں چلتا کہ گاڑی چل رہی ہے۔ کہیں کوئی گڑھا یا ٹوٹ پھوٹ نہیں ہوتی۔ میں نے تین ہزار میل کا سفر بائی روڈ طے کیا لیکن کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ جگہ جگہ آرام دہ ہوٹلز، ٹوائلٹ کا صاف ستھرا انتظام ہے۔ میں نے کسی بھی مقام پر وہاں لوڈ شیڈنگ نہیں دیکھی کسی کی زبان پر شکایت کے الفاظ نہیں سنے کہ ہمیں پانی کا مسئلہ ہے یا ہمارا گٹر بند ہو جاتا ہے یا ہمارے گھر کے سامنے کچرا پڑا رہتا ہے، انتظامیہ صفائی نہیں کرتی وغیرہ۔ وہاں حکومت کی طرف سے ایک عام آدمی کو بھی بہت سی آسانیاں مل رہی ہیں اگر کوئی بے روزگار ہے تو اسے بے روزگاری کا الاؤنس ملتا ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ امریکی قوم کے طاقتور ہونے کی کیا وجوہات ہیں تو وہ وہاں جا کر واضح طور پر نظر آجاتی ہیں، وہ ایک منظم قوم ہے۔نظم وضبط کی پابند ہے۔ بڑے سے بڑا افسر بھی قانون شکنی نہیں کرسکتا ہر ایک کے دل میں قانون کا احترام ہے قانون پر ہر طرح سے عمل ہوتا ہے۔

سوال:...... امریکہ میں دہریت کو بھی فروغ حاصل ہوا ہے، لوگ دین ومذہب سے بدظن ہیں، اس کے متعلق آپ کے مشاہدات کیا ہیں؟

جواب:...... وہاں انتہائی درجے کی بے حیائی ہے اگر اس ماحول کو الفاظ میں بیان کیا جائے تو بے ہودہ گوئی ہی کہلائے گی۔ان کی زندگی میں روحانیت ختم ہوچکی ہے، کام اور تفریح ان کی زندگی ان ہی دو چیزوں سے عبارت ہے، تفریح کے لیے وہ کسی قسم کی مذہبی تعلیمات کا خیال نہیں رکھتے اور جائز وناجائز کی بحث میں نہیں الجھتے۔ برطانیہ اور امریکہ میں عیسائیت بھی دم توڑ رہی ہے۔ اکثر گرجے بند پڑے ہیں کچھ کھنڈر بن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چکے ہیں اور آئے دن فروخت ہو رہے ہیں۔لوگ مذہبی اعتبار سے مادر پدر زندگی بسر کر رہے ہیں البتہ وہاں جو یہودی ہیں وہ بڑی سختی سے اپنے مذہب پر کاربند نظر آتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ وہاں جو دین ومذہب سے دور لوگ ہیں انہیں ہر طرح کی تفریح کے باوجود (سکون واطمینان حاصل نہیں ہو رہا۔ وہ سکون واطمینان کے متلاشی ہیں۔ ایسے میں اگر ہم اسلام کو امن کے راستے اور ایک امن پسند دین کو حیثیت سے پیش کریں تو بے شمار لوگ اسلام کی طرف رجوع کریں گے۔ وہ یقیناً ایک ایسے مذہب کے متلاشی ہیں جو ہر طرح کے حالات میں ان کی تسلی بخش رہنمائی کر سکے۔ ان کے شعور کی سطح بلند ہے اور عیسائیت ان کے تمام سوالات کے اطمینان بخش جوابات دینے سے قاصر ہے۔عیسائیت کی اس کمزوری نے ہی انہیں دین ومذہب سے بدظن کر دیا ہے۔

سوال:...... قاری صاحب! آپ امریکہ کی ترقی کا مشاہدہ کیا، ان لوگوں کے نظم وضبط اور قانون کے احترام کو دیکھا، آپ کیا سمجھتے ہیں امریکہ کو کس طرح فتح کیا جا سکتا ہے؟

جواب:...... امریکہ میں اس وقت دعوت کا میدان کھلا ہے، کوئی روک ٹوک نہیں ہے اگر مسلمان اس میدان میں اٹھ کھڑے ہوں اور صحیح معنوں میں دعوت کا کام کریں تو خود اہل امریکہ اسلام کے محافظ بن جائیں گے وہاں جہاد کا طریقہ یہی ہے کہ آپ سب سے پہلے ان کے سامنے اپنی دعوت پیش کریں۔ اگر وہاں پر دعوت وتبلیغ کا کام موثر انداز میں انجام دیا جائے تو حیرت انگیز کامیابیاں حاصل ہو سکتی ہیں۔ اس کے باوجود کہ اس وقت امریکہ میں دعوتی کام موثر انداز میں نہیں ہو رہا جس طرح کہ ہونا چاہیے لیکن بڑی تعداد میں حق کے متلاشی تحقیق کر کے اسلام قبول کر رہے ہیں۔ اگر مسلمانوں کی جماعت مضبوط ہو امریکہ کو فتح بھی کیا جا سکتا ہے مسلمان صرف مال واسباب پر نہیں بلکہ اللہ کی نصرت پر بھروسہ کرتا ہے۔

سوال:......قاری صاحب امریکہ میں آپ کو تبلیغ کا موقع ملا وہاں کے حالات پاکستان سے مختلف ہیں۔ وہاں تبلیغ کے لیے کس صلاحیت کی خاص طور پر ضرورت محسوس ہوئی؟

جواب:...... وہاں تبلیغ کے لیے انگریزی زبان پر عبور حاصل ہونا ضروری ہے، اس صلاحیت کے بغیر آپ خواہش، اخلاص اور علم رکھنے کے باوجود تبلیغ کا کام نہیں کر سکتے۔ دورہ امریکہ کے دوران مجھے بار بار اپنی اس کمزوری کا احساس ہوتا رہا کہ میں انگلش نہیں جانتا۔ اگر مجھے انگریزی پر عبور حاصل ہوتا تو میں اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دورے میں کئی گنا زیادہ بہتر تبلیغ کر سکتا تھا۔ متعدد مرتبہ مقامی لوگوں سے گفتگو کا موقع ملا لیکن براہ راست گفتگو نہیں کی جا سکی ترجمان کے سہارے سے گفتگو کی گئی ایسی گفتگو یقیناً وہ نتائج نہیں دے پاتی جو نتائج براہ راست گفتگو دیتی ہے۔

وہاں جو مختلف لوگوں سے ملاقات ہوئی ان کا اصرار تھا کہ ایسے علماء امریکہ بھیجے جائیں جو انگریزی زبان پر بھی مکمل عبور رکھتے ہیں۔ اب میں انہیں کیسے بتاتا کہ ہماری جماعت میں انگریزی زبان پر عبور رکھنے والے علماء تیار کرنے کا کوئی اہتمام ہی نہیں بلکہ انگریزی بولنے اور پڑھنے کو معیوب سمجھا جاتا ہے۔

سوال:...... قاری صاحب امریکہ میں جو مسلمان گھرانے آباد ہیں یقیناً انہیں اپنی اولاد کی تربیت کا مسئلہ درپیش ہوگا کیا امریکی معاشرے میں اسلامی اقدار کی پاسداری بہت مشکل نہیں؟

جواب:...... مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں۔ اگرچہ وہاں موجود مسلمان گھرانوں کا سب سے بڑا مسئلہ یہی ہے کہ وہ کس طرح اپنی اولاد کو امریکی معاشرے کی تمدنی گندگیوں سے محفوظ رکھیں۔ بہت سے گھرانے پوری طرح امریکی معاشرے کے رنگ میں رنگ چکے ہیں لیکن بہت سے مسلمانوں نے اس معاشرے میں رہ کر بھی اپنی اولاد کی اسلامی تربیت کی ہے اور ایسے گھرانے بھی ہیں جس کا ایک ایک فرد نماز کا پابند تھا اور قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرتا تھا۔

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

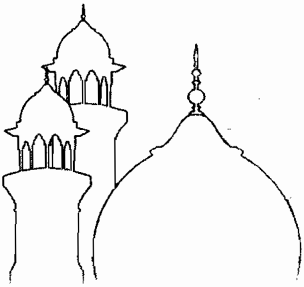

﴿ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾

(النحل: 125)

خطبات

١٩٢

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

توحید باری تعالیٰ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمُ . اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم .

﴿وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗۤ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ﴾ (الاحقاف: ۵)

حمد وثناء کے بعد! سیرت کا سب سے اہم عنوان توحید باری تعالیٰ ہے توحید کا مسئلہ اللہ کو ایک جاننا وحدہ لاشریک جاننا اور ایک اللہ کے دَر پر جھک کر رہنا اور جتنے دَر لوگوں نے بنائے ہوئے ہیں ان کو ٹھوکر لگا دینا۔ یہ مسلمان کا اولین فرض ہے بنیادی مسئلہ توحید ہے اگر اس پر قائم ہیں تو آپ کے سارے اعمال اللہ کے ہاں قبول ہیں اور اگر توحید نہیں ہے تو آپ عبادت کر کر کے اوندھے ہو جائیں اللہ کی لعنت اور پھٹکار ہے۔ سب سے پہلے توحید کا عقیدہ درست کرنا۔ اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں لا الہ الا اللہ کا معنیٰ کیا ہے کہ مخلوقات میں سے کوئی مخلوق زندہ ہو یا مردہ کوئی کچھ بھی نہیں لا کی تلوار سب سے پہلے چلتی ہے جو کچھ ہے میرا رب ہے۔

﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰکِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىکُمْ ۚۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾

(یونس: ۱۰۴)

اے محمد! آپ کہہ دیجیے کہ اگر آپ میرے دین کے بارے میں شک کرتے ہیں (اگر تم میرے دین کے بارے میں شک کرتے ہو کہ میرا دین کیا ہے میرا مسلک کیا ہے میرا مذہب کیا ہے) میرا مذہب یہ ہے لا اعبد الذی اللہ کے سوا تم جن کی عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کرتا میں تو اس اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرتا ہوں جس کے قبضے میں مارنا اور جلانا ہے۔ عبادت کے لائق تو وہی ہو سکتا ہے جو مارتا ہو اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جلاتا ہو۔ یہ مارنے اور جلانے کی قوت صرف اللہ ہی کی ہے وہی معبود ہے۔ جس کی یہ قوت طاقت نہیں ہے وہ تو خود مجبور ہے محتاج ہے وہ عبادت کے لائق نہیں۔ جن کے پاس تم جاتے ہو جن سے مرادیں مانگتے ہو اور جن کی عبادت کرنے میں لگے ہوئے ہو ان میں کوئی ہے جس کے ہاتھ میں مارنا جلانا ہے اگر اس کے ہاتھ میں ہوتا تو وہ خود کبھی نہ مرتا۔ خود مر گیا مٹی ہو گیا اس کو اپنی خبر نہیں وہ تمہاری کیا مدد کرے گا۔

﴿ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ۝ ﴾ (الاحقاف : ۵)

اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جو ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی پکار کو نہ سنیں نہ جواب دیں جو کچھ پکار رہے ہیں اس کو خبر بھی نہیں اموات غیر احیاء۔ یہ جو مُردے پڑے ہوئے ہیں قبر میں ان کے اندر زندگی کی رمق بھی نہیں ان کو اپنا پتہ نہیں۔ قیامت کے دن وہ ان کی عبادت سے انکار کریں گے۔ یا اللہ انہوں نے تو ہماری عبادت نہیں کی۔ ان کو کیا خبر کون آیا کس نے کیا کہا۔

﴿ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ۝ ﴾ (یونس : ۱۰۶)

اے محمد ﷺ کبھی ایسوں کو نہ پکارنا جو نہ نفع کے مالک ہیں نہ نقصان کے مالک۔ کوئی قوت اور طاقت نہیں نفع یا نقصان پہنچانے کی۔ ﴿ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ اگر آپ نے ایسا کیا بالفرض والتقدیر آپ تو معصوموں کے معصوم ہیں آپ سے کبھی ایسے ممکن ہو سکتا ہے اللہ رب العالمین نے حضرت محمد ﷺ جیسے لاڈلے دلارے نبی کو بھی یہ کہا کہ اگر تم بھی شرک کرو تو تمہارا نام رسالت و نبوت میں سے نکال کر ظالموں میں لکھ دوں گا۔ یہ ہے توحید کی اہمیت اور شرک کتنا زہر آلود ہے اس کو ظاہر کرنے کے لیے اللہ نے یہ فرمایا۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ حضور ﷺ سے ایسا سرزد ہو جائے۔

﴿ وَتِلْكَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَيْنٰهَاۤ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ۝ ﴾ (الانعام : ۸۳)

قرآن مجید تو توحید سے بھرا پڑا ہے یہ مشرک تو قرآن و حدیث سے کوسوں دور ہیں۔ جھوٹے قصے من گھڑت واقعات اِدھر اُدھر کی کرامتیں بیان کر کے یہ اپنی جیب بھرتے ہیں لوگوں کو گمراہ کرتے دھوکہ دیتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔قرآن نے تو ہر چیز کو صاف صاف بیان کر دیا ہے۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ جلیل القدر انبیاء کرام کا ذکر کیا ہے ان کے فضائل مناقب اور ان کے محامد بیان کیے اور اس کے بعد فرمایا کہ پیارے تھے لاڈلے تھے اور اونچے مقام پر تھے اگر یہ بھی شرک کرتے تو ان کے اعمال خبط ہو جاتے۔ان کے کیے کرائے پر پانی پھیر دیتا۔فرمایا:

﴿قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ قُلْ لَا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۝﴾ (الانعام : ٥٦)

''اے نبی ﷺ! آپ فرما دیجیے کہ اللہ نے مجھے اس بات سے منع کر دیا کہ میں اللہ کے سوا کسی کی عبادت کروں۔ان سے کہہ دیجیے کہ اگر میں تمہاری بات ماننے لگ جاؤں تو میں گمراہ ہو جاؤں گا۔''

﴿وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝﴾ (الانعام : ١٧)

''اے محمد ﷺ! اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچے تو اللہ کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر اللہ ارادہ کرے کوئی بھلائی پہچانے کا تو اس کو کوئی روکنے والا نہیں۔''

وہ مالک اور مختار ہے جو چاہے کرے آڑے آنے والا کوئی نہیں۔فرمایا:

﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝﴾ (الزمر : ٣٨)

''اے محمد ﷺ! ان سے پوچھیں بتاؤ اے مشرکو مجھے کچھ تکلیف دینے کا ارادہ کرے،تو ہے کوئی ان معبودوں میں سے جو میری اس تکلیف کو دور کرے اگر اللہ ارادہ کرے اپنی رحمت کا،تو ہے کوئی جو اللہ کی رحمت کو روک لے۔سب بھیک مانگتے ہیں محتاج ہیں کسی کے پلے کچھ نہیں ہے۔مختار کل صرف اللہ کی ذات ہے آپ کہہ دیجیے مجھے تو اللہ کی ذات کافی ہے۔بھروسہ کرنے والے اس پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سورہ فاطر میں ارشاد فرمایا:

''اگر اللہ تعالیٰ کسی پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے تو کوئی ہے جو روک دے۔''

﴿ يَاأَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ ﴾

اے لوگو اللہ کی رحمت کو یاد کرو اللہ نے تمہیں جو دے رکھی ہیں۔''

اللہ کے سوا کوئی خالق ہے جو تم کو آسمان سے روزی دے۔ اللہ رب العالمین ہی سب کو روزیاں دے رہا ہے۔

﴿ أَمَّنْ هٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَلْ لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَّنُفُورٍ ۝ ﴾

(الملك: ٢١)

اللہ تم کو روزی دے رہا ہے اگر وہ روک لے تو ہے کوئی جو تم کو روزی دے۔''

اس لیے محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لوگو اگر تم کو سوال کرنا ہو تو اللہ سے مانگو اگر مدد طلب کرنی ہو تو اللہ سے مدد طلب کرو نہ کوئی سوال کا پورا کرنے والا ہے نہ کوئی دینے والا ہے سوائے اللہ کے۔ اللہ کے سوا کسی کو دینے والا سمجھے تو وہ مشرک اور کافر ہے جو داتا اور کریم ہے اللہ کے سوا جو کسی کو داتا کہے وہ بے ایمان ہے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ یہ سبق اللہ رب العالمین نے پانچ وقت نماز میں دیا ہے کوئی نماز فرض سنت نفل ہوتی ہی نہیں جب تک کہ سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ ''لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ'' حضور ﷺ نے فرمایا جس نماز میں فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز نہیں ہوتی نہ فرض نہ نفل نہ جہری نہ سری نہ جنازہ جب تک کہ سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے سورہ فاتحہ کی یہ آیت ﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ ﴾ اے اللہ ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں یہ تم ہر رکعت میں کہتے ہو اے مشرک نماز میں تو کہہ کر گیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے اس کے سوا کسی سے مدد نہیں مانگتے۔ یہاں سے جا کر قبر پہ کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا دے جو کچھ دینا ہے داتا کی نگری میں آ گیا اللہ سے وعدہ کر کے آیا اور داتا کی نگری جا رہا ہے وہ تو خود محتاج تہی دست اس کے پلے کیا ہے۔ مانگنا ہے تو اللہ سے مانگو مدد مانگی ہے تو اللہ سے مانگو۔ کوئی دینے کے لائق نہیں کوئی مدد کرنے کے لائق نہیں۔ اگر تمام کے تمام انسان اور تمام جن اکٹھے ہو جائیں تمہیں نفع دینا چاہیں تو ذرہ بھی نفع نہیں دے سکتے اگر تمام انسان اور جن جمع ہو جائیں اور تمہیں نقصان پہنچانا چاہیں تو ذرہ برابر نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر جتنا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ چاہے۔ تکلیف اللہ کی طرف سے آتی ہے اور دور بھی وہی کرتا ہے۔ مومن پر تکلیفیں آتی ہیں۔

﴿ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴾ (العنکبوت : ۲)

کیا تم نے گمان کرلیا ہے کہ اللہ تم کو ویسے ہی چھوڑے گا اور تمہاری آزمائش نہیں ہوگی۔ ہم نے تم سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے اور تمہیں بھی آزمائیں گے ہم تمہیں آزمائیں گے۔ بھوکا مار کے مالوں میں نقصان دے کر۔ تمہارے عزیزوں کو وفات دے کر۔ یہ بھی آزمائش ہے کہ عزیز اپنے سامنے چلے گئے۔ بیٹا چلا گیا بھائی چلا گیا باپ چلا گیا۔ کیا تم صبر کرتے ہو یا ہائے واویلا کرتے ہو۔ خوشخبری سنا دیجیے ان لوگوں کو کہ جن پر کوئی مصیبت دکھ تکلیف آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ان کے اوپر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔ اگر کوئی عزیز رخصت ہوجائے تو صبر کرے اللہ کی حمد وثنا بیان کرے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کثرت کے ساتھ پڑھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مومن کے لیے تو فائدہ ہی فائدہ ہے جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اس پر اسے اجر ملتا ہے اگر کوئی انعام ملتا ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ اللہ صبر کرنے والے کو بے حساب دے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہر نیکی کرنے والے کو ناپ تول کر دیں گے لیکن جو صبر وشکر کرنے والے ہیں اللہ ان کو بے حساب دے گا۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں تھیں اللہ نے دو بچے دیے وہ بھی لے لیے۔ آخر ایک بیٹا ابراہیم دیا چاند سے مکھڑے والا حضور ﷺ اس کو پیار سے محبت سے سینے سے لگاتے۔ اچانک آپ کا بیٹا بیمار ہوگیا آپ تشریف لے گئے ابراہیم کو آپ ﷺ نے گود میں رکھا اس بچے کا آخری وقت تھا نزع کا وقت ابراہیم ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

((ان العين تدمع وقلب يحزن وانا يابراهيم لمحزونون))

”فرمایا آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں دل غمگین ہے اور میں اے ابراہیم تیری جدائی میں غمگین ہوں۔“

کوئی غم آجائے یا فوت ہوجائے اس میں بھی آپ ﷺ نمونہ ہیں اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فضیلت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمُ . اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ .

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۛ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾﴾ (الفتح: ۲۹)

خطبہ مسنونہ کے بعد!

"محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں۔ تو انہیں دیکھے گا رکوع اور سجدے کر رہے ہیں، اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں۔ پس ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدے کے اثر سے ہے۔ ان کی یہی صفت تورات میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا، پھر اپنی جڑ پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور شائستہ اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔"

سورۃ الفتح کی آخری آیت جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ آیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت، ان کی منقبت اور جلالت میں نازل کی گئی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ نفوس قدسیہ، وہ پاکیزہ حضرات ہیں، وہ عالی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مرتبت لوگ ہیں کہ قرآن مجید نے جا بجا ان کی تعریف و توصیف کی ہے۔غور فرمایئے! جن کی تعریف و توصیف خود رب ذوالجلال کرے، ان کی عظمت اور فضیلت کے اندر کوئی شک ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے مقدس ساتھی ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں نہایت سخت ہیں، مضبوط چٹان ہیں، کفر ان سے ٹکرائے تو پاش پاش ہوجائے۔ آپس میں بڑے رحم دل ہیں، ایک دوسرے پر نچھاور ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کے غم خوار ہمدرد ہیں، ایک دوسرے کے مددگار ہیں، دکھ درد میں کام آنے والے ہیں۔ یہ اوصاف، منقبت اور جلالت اللہ تعالیٰ بیان فرما رہا ہے۔ اسے افسانہ مت سمجھئے، بلکہ اپنے دل میں نوٹ کیجیے اور یہ اوصاف اپنے اندر پیدا کیجیے تاکہ وہ لاڈ اور پیار جو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو دیا وہ آپ کو بھی ملے۔

اے محمد ﷺ آپ ان کو دیکھتے ہیں کہ کبھی رکوع میں ہیں تو کبھی سجدے میں ہیں۔ اللہ کے فضل اور اس کی رضا کی تلاش میں ہیں اور اللہ کے سامنے سجدے کرنے کی وجہ سے ان کے چہروں پر آثار نمایاں ہیں۔ سجدوں کے نشانات ان کے چہروں پر ہیں۔ چہروں پر سجدوں کے نشانات سے مراد جو بعض لوگوں کے چہروں پر کالے کالے نشانات بن جاتے ہیں، وہ مراد نہیں ہیں۔ چہروں پر نشانات اور آثار سے مراد خشیت الٰہی، وہ اخلاق، وہ شرافت اور وہ حسن خلق ہیں جو اللہ کے آگے جھکنے کی وجہ سے چہرے پر آجاتے ہیں۔ ایک بدکردار اور بے حیا انسان اور ایک مغرور آدمی کے چہرے میں اور ایک متواضع، نیک اور اللہ والے کے چہرے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کی جو مقدس جماعت ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے کی وجہ سے ان کے چہرے نور سے تاباں ہیں۔ ان کے چہروں پر اللہ کا نور دکھائی دیتا ہے۔ جو لوگ اخلاص کے ساتھ اللہ کے آگے جھکتے ہیں، سجدے کرتے ہیں ان کے اوپر ایک قسم کا نور پیدا ہوجاتا ہے۔ وہ نور انہی کو نظر آتا ہے جن کو اللہ نے اس نور سے نوازا ہوتا ہے۔ انہی کو دکھائی دیتا ہے۔

ان کی یہ مثال تورات میں اور انجیل میں بھی بیان کی گئی ہے۔ جیسے کہ ایک کھیتی ہے۔ اس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اس کے بعد وہ بڑھی، پھر اس کے ڈنٹھل مضبوط ہوئے اور اپنے تنوں پر کھڑی ہوگئی۔ کاشتکار اپنی اس لہراتی ہوئی کھیتی کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور کافر اس کھیتی کو دیکھ کر غضبناک ہوتا ہے۔ یہ مثال انجیل میں بیان کی گئی ہے صحابہ کرام کی۔ شروع میں محمد ﷺ اکیلے تن تنہا آواز بلند کی، پھر دو ہوئے، پھر چار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوئے، چھ ہوئے، بارہ ہوئے اور پھر بڑھتے بڑھتے سارے عرب میں چھا گیا، پوری دنیا میں چھا گیا۔ اب ایمان دار اس ترقی کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور کافر غصے سے غضبناک ہوتے ہیں، آپے سے باہر ہوتے ہیں۔ دیکھئے یہی چیز قیامت تک چلے گی۔ صحابہ کرام کے تقدس، ان کی پاکیزگی، ان کے عالی مرتبت اور ان کی منقبت اور جلالت دیکھ کر جو لوگ جلتے ہیں قرآن کی رو سے وہ لوگ کافر ہیں۔ ہزار اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوں لیکن صحابہ کرام کے نام سے اگر جلن ہے، صحابہ کرام سے بغض اور عداوت ہے صحابہ کرام کے متعلق اگر بدگمانی ہے تو قرآن کہتا ہے کہ وہ کافر ہے۔ کفر کی نشانی یہ ہے کہ صحابہ کرام کو دیکھ کر جلیں۔ مسلمانوں کی ترقی کو گوارا نہ کرسکیں۔

آج آپ دیکھیں کفر کی یہی حالت ہے۔ اگر پرتھوی میزائل تیار ہو جائے تو کسی کو کوئی فکر نہیں ہوتی۔ نہ یہودیوں کو نہ نصرانیوں کو کہ یہ پیشاب پینے والی قوم کہ یہ دھوتی باندھ اور چوٹی رکھنے والی ناپاک قوم یہ بزدل قوم، یہ دس پرتھوی بھی بنالے اور دس ایٹمی دھماکے بھی کرلے، یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہے۔ کفر مطمئن ہے۔ لیکن اگر اسلامی بم تیار ہو گیا اور اسلامی ایٹمی دھماکہ ہو گیا تو کفر کی دنیا میں آگ لگ گئی۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ دھماکہ ہماری مملکتوں میں ہوا ہے۔ اب ہماری خیر نہیں ہے۔ یہ اسلامی بم نہ آنے پائے، اسلامی ایٹمی قوت نہ بننے پائے۔ یہ غوری نہ آئے، یہ غزنوی نہ آئے۔

آپ یاد رکھیے کہ دنیا کے اندر اب مسلمان حد سے زیادہ پامال ہو چکے ہیں، مظلوم ہو چکے ہیں۔ اب یہ لٹیرے یہ منافق اور بے ایمان جنہوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے اقوام متحدہ اور کیا کیا جماعتیں بنا رکھی ہیں کہ ہم تمہاری نصرت اور مدد کریں گے۔ یہ بے ایمان مسلمانوں کو کچلنے کی تدبیریں کر رہے ہیں۔ لیکن اب مسلمان بیدار ہو چکے ہیں۔ اب ان کے سامنے جا کر احتجاجی درخواستیں نہیں پیش کریں گے۔ اب ساری دنیا میں جہاد کا علم بلند ہو گیا ہے۔ یہ جہاد کا علم ایسا ہے جو روکے نہیں رکے گا۔ اب بڑی سے بڑی کفر کی کوئی قوت اور طاقت ایسی نہ ہوگی جو کچلی نہ جائے گی اور اسلام کا جھنڈا لہرائے گا، محمد رسول اللہ ﷺ کا نام اونچا ہوگا، خدا کا کلمہ بلند ہوگا۔ اب کفر کی کوئی طاقت کبھی سامنے نہیں آئے گی۔ اب وقت آ گیا ہے اسلام کی برتری کا، اسلام کی عظمت کا، اب وقت آ گیا ہے محمد رسول اللہ ﷺ کے نظام کے دنیا میں قائم ہونے کا۔ اب یہ سیلاب ہے جس پر امریکہ بند نہیں باندھ سکے گا، اب وہ خود پامال ہوگا، اس کے ٹکڑے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ٹکڑے ہوں گے (ان شاء اللہ)۔ بھارت سسکیاں لے رہا ہوگا۔

مسلمانوں کی ترقی، مسلمانوں کی عظمت اور مسلمانوں کی برتری دیکھ کر کافروں کو غیض وغضب ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں سے اور نیک اعمال کرنے والوں سے دو شرطیں لگائی ہیں۔ ایمان ہو اللہ پر اور اس کے رسول پر، یقینی ایمان ہو، ایمان کامل ہو ایسا ایمان ہو جیسا صحابہ کرام کا ایمان تھا کہ جب اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے تو (اللہ اللہ) گردنیں کٹ گئیں، مصائب و آلام، ایسے ایسے لرزہ خیز مظالم، انسانیت سر پیٹ کر رہ گئی لیکن جادہ استقامت سے قدم ڈگمگائے نہیں، ایسا ایمان اور دوسری شرط نیک اعمال ہے کہ ایمان کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام سے خطاب کر کے کہتا ہے کہ اگر یہ لوگ ایمان لے آئیں ایسا ایمان جیسا صحابہ کرام کی جماعت تم ایمان لائے ہو تو یہ دنیا والے کامیاب ہو جائیں گے۔ ایسا ایمان لاؤ۔ ایسا ایمان نہیں کہ ایمان لانے کے بعد بھی تم نیچے ہو۔ ایسا ایمان لاؤ جیسا صحابہ کرام ایمان لائے، پھر نیچے جانے کا کوئی مسئلہ ہی نہیں، پھر پرواز ہی پرواز ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں سے محمد ﷺ کے سچے غلاموں اور آپ کی اطاعت وفرماں برداری کرنے والوں سے مغفرت کا اور درگزر کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہاں بھی ان کو اونچا کردے گا اور جب دنیا سے جائیں گے تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو بہترین مقام عطا فرمائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ یہ پہلا مقام ہے، پہلی آیت ہے جو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی عظمت، ان کی منقبت وجلالت اور ان کے اوصاف بیان کر کے ہمیں ہدایت کا راستہ بتایا ہے۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢١٨﴾﴾ (البقرۃ: ۲۱۸)

"ایمان لانے والے ہجرت کرنے والے، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بہت مہربانی کرنے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کی تعریف کر رہے ہیں کہ یہ تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر سچا ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑ دیے اور جنہوں نے اللہ کے راستے میں جہاد کیے،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جان و مال لے کر اللہ کے راستے میں اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے لیے نکل گئے، محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کو اونچا کرنے کے لیے جان و مال لے کر نکل گئے، یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ کی رحمت ہے جو اپنا سب کچھ اللہ اور اس کے رسول کے لیے قربان کر دیں۔ جان بھی دے دیں، مال بھی دے دیں، ایسے لوگوں کے لیے اللہ کی رحمت ہے۔ یہ امیدوار ہو سکتے ہیں۔ جھوٹی امیدیں لگائے بیٹھے ہیں ہم لوگ، بلاوجہ کی امیدیں، بزدل ہم لوگ کچھ نہ کرنے والے۔ دیکھو ان صحابہ کرام کو سچے طور پر ایمان لائے، اپنا گھر بار لٹا دیا اور اپنے جان و مال لے کر اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ یہی وہ لوگ ہیں صحابہ کرام جو اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور یقیناً ان کو اللہ اپنی رحمت سے نوازے گا۔

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝﴾ (التوبۃ: ۷۱)

"مومن مرد عورت آپس میں ایک دوسرے کے مدد و معاون اور دوست ہیں، یہ بھلائیاں سکھاتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ نمازوں کو پابندی سے بجالاتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ بہت جلد رحم فرمائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ عزت و غلبے والا حکمت والا ہے۔"

اللہ رطب اللسان ہے، اللہ کس طریقے سے اپنے پیاروں کے اوصاف بیان کر رہا ہے۔ فرمایا کہ یہ مومن مرد اور عورتیں صحابیات کو بھی ساتھ لے لیا۔ یہ صحابہ و صحابیات کون ہیں؟ ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ مؤمن مرد ہوں یا عورتیں ہوں وہ ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ ایک دوسرے کو مارنے کاٹنے والے، ڈاکے ڈالنے والے، چوریاں کرنے والے، ستانے والے اور ان کو لوٹنے والے نہیں ہیں۔ یہ تو بدعت کار، مرتد، کافر اور بے ایمان لوگ ہیں، جہنمی لوگ ہیں۔ مؤمن تو وہ لوگ ہیں، مسلمان تو مرد ہو یا عورت، وہ تو ایک دوسرے کے مددگار ہیں، ایک دوسرے کے ہمدرد و غمگسار ہیں، ایک دوسرے کی عزت اور جان و مال کے محافظ ہیں۔ صحابہ کرام اور صحابیات کی تعریف ہو رہی ہے کہ وہ لوگ نیکیاں پھیلاتے اور لوگوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو برائیوں سے روکتے ہیں۔ نماز قائم کرتے، زکوٰۃ دیتے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت وفرماں برداری کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے گا۔ یقیناً یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم فرمائے گا۔ بے شک اللہ غالب ہے، حکمت والا ہے۔

قرآن بھرا پڑا ہے صحابہ کرام کی عظمت سے، ان کے تقدس سے، ان کے اوصاف حمیدہ سے اور خصائل جمیلہ سے۔ پاک ہیں وہ لوگ، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ان اوصاف کو سن کر نوٹ کرتے جائیں اور اپنی زندگی سنوار لیں۔ صحابہ کی متابعت کے اندر آ جائیں اور اپنی زندگی کو بنا لیں اور اللہ کے لاڈ پیار کے مستحق بن جائیں۔ صحابی اسے کہتے ہیں کہ جس نے ایمان کے ساتھ حضور ﷺ کی زیارت کر لی، آپ کے چہرہ اقدس پر نگاہ ڈال لی۔ جس کو یہ شرف حاصل ہو گیا وہ پانسے کا سونا بن گیا۔ وہ تمام مخلوق میں سب سے زیادہ ممتاز ہو گیا۔ اس کا درجہ، اس کا مقام سب سے اعلیٰ اور افضل ہو گیا۔

((اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ .))

”صحابہ سب کے سب عدول ہیں۔“

صحابہ کرام سارے کے سارے اول سے انتہا تک صاحب فضل، صاحب شرف و مجد اور صاحب فضیلت کسی میں فرق نہیں۔ درجات تو ہیں، لیکن شرف اور فضل میں فضیلت اور پاکبازی میں، زہد و اتقاء میں، اخلاص اور صدق و صداقت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ مراتب میں فرق ہے۔ پوری امت کا اجماع ہے کہ انبیاء کے بعد ساری مخلوق میں ساری کائنات میں سب سے افضل، سب سے اعلیٰ اور سب سے بلند رتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ پھر اس کے بعد عشرہ مبشرہ کا درجہ ہے۔ یہ چار بھی عشرہ مبشرہ میں ہیں جن کو حضور ﷺ نے دنیا میں جنتی کہا، جنت کی بشارت دی۔ ان چار کے علاوہ چھ اور ہیں۔ ان کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے یعنی وہ دس صحابہ کرام جن کو دنیا میں ہی جنت کی بشارت دے دی گئی، ان کے درجات ہیں۔ پھر ان کے بعد جتنے صحابہ کرام ہیں سب کے سب مراد ہیں۔ حضور ﷺ نے ان کے درجات کی طرف اشارے بھی کیے ہیں اور اپنی زندگی میں مختلف طریقوں سے بتا دیا کہ میرے بعد کس کا درجہ ہے، اس کے بعد کس کا درجہ ہے۔ حضور ﷺ نے اشارہ کر دیا اپنے قول زریں میں بھی حضور ﷺ نے اشارات

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر دیے ہیں مثلاً حضور ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ))

''تمام زمانوں میں بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے۔ اس کے بعد اس سے کم تر اس کے بعد اس سے کم تر۔''

قرنی میرا زمانہ بہترین زمانہ ہے۔ میرا زمانہ کون سا زمانہ ہے؟ یہ حضور ﷺ کا زمانہ اور آپ کا دور ہے اور خلفاء راشدین کا دور ہے۔ اس لیے کہ ''قرنی'' میں چار حروف ہیں اور اس میں ہر خلیفہ کے نام کا آخری حرف موجود ہے۔ پہلا حرف ''قاف'' ہے اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام کا آخری حرف ''قاف'' ہے۔ دوسرا حرف ''ر'' ہے اور دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، آخری حرف ''ر'' ہے۔ تیسرا حرف ''نون'' ہے اور تیسرے خلیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، آخری حرف ''نون'' ہے۔ چوتھا حرف ''ی'' ہے اور چوتھی خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، آخری حرف ''ی'' ہے۔ معلوم ہوا کہ میرا زمانہ جو کہ بہترین زمانہ ہے وہ خلفاء راشدین کا زمانہ ہے۔

پھر خلفاء راشدین کے مراتب بھی بتا دیئے کہ سب سے پہلا رتبہ، سب سے پہلا مقام اور سب سے پہلا نمبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے کہ سب سے پہلے ''قاف'' ہے۔ دوسرا حرف ''را'' ہے جس سے پتا چلا کہ دوسرا نمبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ تیسرا حرف ''نون'' ہے جس سے پتہ چلا ہے کہ تیسرا نمبر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہے۔ چوتھا حرف ''ی'' ہے جس سے پتا چلا کہ چوتھا نمبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ یہ مراتب حضور ﷺ نے اپنے اس ارشاد گرامی میں اشارتاً بتا دیے ہیں۔ اس کے بعد تمام صحابہ کرام برابر ہیں۔ سب مقدس ہیں سب پاکیزہ ہیں۔ جس طرح حضور ﷺ تمام صفات، کمالات اور تمام خوبیوں کے جامع ہیں اسی طرح سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی سیرت اور اپنے کردار کے اعتبار سے ایسے اعلیٰ وارفع مقام پر فائز ہیں کہ ان سے بہتر کوئی مخلوق نہیں ہے۔ صحابہ کرام سے بہتر کوئی انسان نہیں ہے۔ سب سے اعلیٰ مقام سب سے اعلیٰ رتبہ انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے اعلیٰ رتبہ سب سے اعلیٰ مقام حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا ہے۔ کسی انسان کا ان سے بڑھ کر کوئی رتبہ نہیں چاہے کوئی کتنا ہی اونچے سے اونچا کیوں نہ ہو، سب ان کی خاک پا ہیں۔ خیر البشر، سرور دو عالم، فخر دو عالم کے جمال جہاں آرا سے ان لوگوں نے اپنی آنکھیں روشن کی ہیں۔ یہ وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نفوس قدسیہ ہیں جنہوں نے براہ راست حضور ﷺ سے استفادہ کیا ہے اور آپؐ کے اسوہ حسنہ کو اپنی زندگی کا شعار بنایا ہے۔ انہوں نے اپنی جان، اپنا مال اور اپنی اولاد ہر چیز اللہ کے نام پر اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت پر قربان کردی۔

اگر صحابہ کرام کی قربانیاں نہ ہوتیں، اگر ان کی کاوشیں نہ ہوتیں، انہوں نے جو مصیبتیں جھیلی ہیں اگر وہ نہ جھیلتے تو آج یہ دین ہمارے ہاتھوں میں نہ ہوتا۔ صحابہ کرام ہمارے محسن ہیں۔ ان کے احسان کی وجہ سے آج کتاب وسنت زندہ ہیں۔ اللہ نے صحابہ کرام کو کتاب وسنت کی زندگی کا ذریعہ بنایا ہے اور قیامت تک کتاب وسنت زندہ وتابندہ رہیں گی۔ جب تک خدا کی خدائی ہے تب تک کتاب وسنت بھی زندہ وتابندہ ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت ان شمس وقمر (سورج چاند) اور ہدایت کے سرچشموں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو نہیں مٹا سکتی۔ جو مٹانے کی کوشش کرے گا خود مٹ جائے گا، خود بھسم ہو جائے گا۔ اس سے بڑی عظمت صحابہ کرام کی یہ ہے اور ان کی عظمت کی اس سے بڑی دلیل کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ رب العالمین، رب ذوالجلال والاکرام نے قرآن پاک میں جگہ جگہ ان کے اوصاف بیان کیے ہیں۔ ان کی تعریف وتوصیف کی ہے اور کھلے طور پر ان سے جنت کے وعدے کیے ہیں۔ جگہ جگہ ان کی تعریف وتوصیف کی ہے، قرآن ان کی تعریف سے بھرا پڑا ہے۔

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ﴾

”محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں۔“

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھی ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ ان کی صفت کر رہا ہے ان کی تعریف بیان کر رہا ہے کہ وہ کافروں کے مقابلے میں بڑے سخت ہیں اور آپس میں بڑے رحم دل ہیں۔ اے ہمارے حبیب آپ ان صحابہ کرام کو دیکھیں گے کہ کبھی رکوع میں ہیں، کبھی سجدے میں ہیں، اللہ کے فضل اور اس کی رضا مندی کو تلاش کر رہے ہیں۔ اللہ کی رضا مندی اور اس کے فضل کو تلاش کرنے میں مصروف ہیں۔ سجدوں کے نشان ان کے چہروں پر موجود ہیں۔ توریت کے اندر ان کی یہ مثال بیان کی گئی ہے اور انجیل میں ان کی مثال یہ بیان کی گئی ہے جیسے کہ ایک کھیتی ہے کہ جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کچھ بڑھی، اس نے تقویت حاصل کی، پھر کچھ موٹی ہوئی اور وہ کھیتی اپنے تنوں پر کھڑی ہوگئی۔ اب کاشتکار اس کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے کہ اس کی کھیتی لہلہانے لگی ہے اور کافر اس لہلہاتی ہوتی کھیتی کو دیکھ کر غصے میں آ گیا۔ ان کی مثال ایسی ہے کہ شروع میں تھوڑے تھے، کمزور حالت تھی، اکیلے محمد رسول اللہ ﷺ کفر کے نرغے میں کھڑے ہوئے تھے۔ ایک ساتھی ہوا، پھر دو ہوئے، پھر چار ہوئے اور پھر بڑھتے بڑھتے محمد رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں سمیت پورے عرب پر چھا گئے۔ ایک وقت آیا کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرام کے ساتھ حج کرنے کے لیے تشریف لائے اور پھر پورے عالم پر چھا گئے۔ کافر صحابہ کرام کی اس عظمت و جلالت کو دیکھ کر غیض وغضب میں آ گئے۔ جو لوگ صحابہ کرام کی اس عظمت و جلالت کو دیکھ کر غیض وغضب میں آ گئے۔ جو لوگ صحابہ کرام کی عظمت، جلالت، بزرگی اور ان کی فضیلت کو دیکھ کر غضب و غصے میں آ جائیں قرآن کہتا ہے کہ یہ کافر ہیں۔ ان پر اللہ کی لعنت ہے جو صحابہ کرام کی عظمت کو دیکھ کر جلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان ایمانداروں صحابہ کرام کے گروہ سے جو کہ صاحب ایمان ہیں اور نیک عمل کرنے والے ہیں، مغفرت کا اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ اللہ۔

ان کی عظمت اور فضیلت میں کچھ شبہ ہے؟ رب ذوالجلال تعریف کر رہا ہے کہ کافروں کے مقابلے میں سخت ہیں کیا مطلب؟ کافروں سے درشتی اخلاق سے پیش آتے ہیں کیا؟ نہیں۔ کافروں کے مقابلے میں سختی کے معنی یہ ہیں کہ کفار کی تہذیب، ان کے تمدن، ان کی معاشرت اور ان کے کلچر کو قبول نہیں کرتے۔ جب ان کی تہذیب، ان کا تمدن، ان کی معاشرت، ان کا کلچر، ان کا طور طریقہ اور ان کی صورت و سیرت ان کے سامنے آتی ہے تو ان کی اسلامی شدت اور صلابت سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتی ہے۔ وہ تہذیب جو محمد رسول اللہ ﷺ نے ان کو دی، وہ تمدن جو میری سرکار نے ان کو دیا، وہ کلچر جو میری سرکار نے ان کو دیا ہے وہ اسی پر جمے ہوئے ہیں۔ کفر کو ٹھوکر لگاتے اور اس کی ہر تہذیب کو کچلتے ہیں۔ کسی کی تہذیب و تمدن کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مسلمان تو چٹان ہے کہ ساری چیزیں اس سے ٹکرا کر نکل جاتی ہیں اور وہ اپنے مقام پر جما ہوا ہے۔ وہ ہر رو کے ساتھ بہہ جانے والا نہیں ہے۔ وہ ایسا بے غیرت اور بے شرم نہیں ہے کہ جدھر کا کوئی بہاؤ ہوگیا اسی میں بہنے لگا، یہودیوں کی سی صورت بنالی، عیسائیوں کا بھی چولا بدل لیا، تہذیب و تمدن کافروں کا اختیار کرلیا۔ حاشا وکلا۔ مسلمان جہاں جاتا ہے اپنے آپ کو ممتاز رکھتا ہے۔ وہ اپنی تہذیب و تمدن اور اپنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طور طریقے کبھی نہیں بھولتا۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے کمانڈر انچیف ہیں، فتوحات کرتے کرتے انہوں نے کفار کی تہذیب کو پامال کردیا۔ ٹھوکر لگادی، چھا گئے کفر پر، ان کا نام سن کر کفر کانپنے لگا، یہودیت ونصرانیت لرز گئیں۔ یہ وہ نہیں تھے جیسے آج کل کے لوگ ہیں بے غیرت، بے ہودے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نصرانی بن جائیں، یہودی بن جائیں ان کے چولے اختیار کرلیں، شاید ہم ترقی کر جائیں گے، ہم کامیاب ہوجائیں گے۔ حاشا وکلا۔ بے غیرت ہیں، بے شرم ہیں یہ لوگ، ذلیل ہیں اور ذلیل ہورہے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فتوحات کرتے کرتے اسلام کے جھنڈے لہراتے لہراتے ایک عجمی بادشاہ کے ہاں پہنچے کہ جسے زیر کرچکے تھے، جزیہ دینے پر مجبور کردیا تھا کہ یا تو مسلمان ہوجایا ہمارے ماتحت رہ جذیہ دے، اس کے مہمان ہوئے۔ اس نے اپنے محل میں آپ کی دعوت کی۔ اعلیٰ درجے کے قالین بچھے ہوئے، کمخواب کے پردے لٹکے ہوئے، اس زمانے کا جوان کا بہترین تمدن تھا اس کا مظاہرہ کیا۔ اعلیٰ درجے کی دعوت کی، زرق برق لباس پہنے غلام کھانا کھلارہے ہیں۔ کھانا کھاتے کھاتے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ایک نوالہ زمین پر گرجاتا ہے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اس نوالے کو زمین پر سے اٹھاتے ہیں اور جھاڑ کر کھالیتے ہیں۔ یہ سنت طریقہ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اگر کبھی ایسا ہوجائے کہ کوئی نوالہ کوئی لقمہ زمین پر گر پڑے تو اس کو ضائع نہیں کرنا اس کو اٹھالو، اگر اس پر کوئی چیز لگ گئی ہو تو اس کو جھاڑلو اور صاف ستھرا حصہ کھالو۔ جب مسلمان کسی برتن میں کھانا لے کر بیٹھتا ہے تو اللہ کی رحمت اور برکت نازل ہوتی ہے۔ نہیں معلوم کہ کس حصے میں برکت ہے۔ ہوسکتا ہے کہ جو حصہ نیچے گرگیا ہے اسی میں برکت ہو اور کھانے والا برکت سے محروم رہ جائے۔ صدقے جائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا نکات بتادیے ہیں۔ یہ سنت طریقہ ہے کہ اگر کوئی نوالہ وغیرہ ہاتھ سے چھوٹ جائے تو اس کو اٹھالو اور اگر کوئی چیز لگ گئی ہے تو اس کو جھاڑلو اور صاف ستھری چیز کھالو۔ انہوں نے اس نوالے کو اٹھایا اور جھاڑ کر کھالیا۔

جو زرق برق لباس پہنے ہوئے غلام کھانا کھلا رہے تھے وہ کہنے لگے کہ حضرت یہ آپ نے کیا کیا؟ یہ تو بادشاہ اور عمال حکومت وغیرہ یہاں نہیں ورنہ آپ کی بڑی انسلٹ ہوتی۔ ہمارے ہاں ہماری تہذیب اور تمدن میں نیچے گری ہوئی چیز کو اٹھا کر کھانا بڑا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ تم نہیں،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تمہارے بادشاہ نہیں، تمہارے عمال حکومت ہی نہیں بلکہ ساری دنیا اگر ایک طرف ہو کر میری اس حرکت کو جو میں نے کی اور تم نے دیکھی ہے، ساری دنیا کے لوگ ایک طرف ہو کر اس کو معیوب اور برا بھی سمجھیں تو

((فَلَا أَتْرُكُ سُنَّةَ نَبِيِّيْ ﷺ .))

''اللہ کی قسم میں اپنے محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کبھی ترک نہیں کروں گا۔''

اللہ اللہ۔ صحابہ کرام کا مقام دیکھئے آپ، ایک تو یہ کہ سنت پر عمل کرتے تھے دوسرے یہ کہ سنت کے خلاف جو چیز ہوتی تھی اس سے نفرت کرتے تھے۔ اس سے گھن کرتے تھے۔ چہ جائیکہ کہ سنت کے خلاف عمل کریں، خلاف سنت کام سے نفرت اور گھن کرتے تھے۔ دوسرا جملہ بولتے ہیں۔

((اَ اَتْرُكُ سُنَّةَ نَبِيِّ لِهٰذِهِ الْحُمَقَآءَ))

''کیا میں اپنے نبی کی سنت ان گدھوں ان بے وقوفوں کی وجہ سے چھوڑ دوں؟''

یعنی سنت کے خلاف کرنے والے لوگ میری نگاہ میں گدھے اور بے وقوف ہیں۔ اللہ اللہ۔ یہ تھا وہ مقام جس نے دنیا میں ان کو تخت و تاج کا مالک بنا دیا۔ بڑے بڑے شاہان مملکت ان کی جوتی کے تلے آ گئے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے تھے تو اللہ ان کا ہو گیا۔ ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ دیا اور اللہ کے دشمنوں کی طرف نگاہ اٹھائی تو ذلیل سے ذلیل تر ہو گئے، رسوا ہو گئے۔

اللہ اللہ، اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کا وصف بیان کر رہے ہیں کہ وہ اپنی تہذیب، اپنے تمدن، اپنی پیش معاشرت اور اپنے کلچر کو قبول کیے ہوئے ہیں اور کفار کی تہذیب، ان کے تمدن، ان کی معاشرت اور ان کے کلچر سے نفرت کرتے ہیں۔ کفار کے مقابلے میں سخت ہیں، ایک مضبوط چٹان ہیں، ہر وقت کفر کے مقابلے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ ان پر نہ کوئی دھمکی اثر کرتی ہے نہ کوئی سختی اثر کرتی ہے اور نہ ان پر کوئی چیلنج اثر کرتا ہے۔ ایک چٹان ہیں اور مقابلے کے لیے تیار ہیں اگر کفار مقابلے میں آئے تو اس کا قلع قمع کر کے رکھ دیتے ہیں۔

﴿ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ﴾

''کافروں کے مقابلے میں سخت اور آپس میں بڑے رحمدل ہیں۔''

ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں، ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، ایک دوسرے کا حال پوچھتے ہیں،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں کسی سے انتقام نہیں لیتے۔ کسی کی چغلی نہیں کرتے، کسی کا مذاق نہیں اڑاتے، مسلمانوں کا اکرام و احترام کرتے ہیں۔ آپس میں بڑے رحمدل ہیں، ایک دوسرے کی بڑی عزت کرتے ہیں، ایک دوسرے کا خیال کرتے اور مدد کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے دکھ درد کا خیال کرتے اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (الحشر: ۹)

''اپنی ضرورتوں کو پس پشت ڈالتے اور اپنے بھائیوں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں۔''

اور ہم، ہم کافروں کو تو سینے سے لگا رہے ہیں اور اپنے بھائیوں کو کاٹ رہے ہیں، ہم پر اللہ کی لعنت نہ ہو تو کیا ہو۔

﴿رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾

''آپس میں بڑے رحم دل ہیں۔''

اللہ تعریف کر رہا ہے اور جن کی اللہ یہ صفت بیان کر رہا ہے ان پر تو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی مہربان ہوا، اللہ تعالیٰ نے ان کو عزت بخشی اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا لاڈ پیار دیا۔ آپس میں کس قدر رحم دل تھے؟ آپ سنتے رہتے ہیں، صحیح بخاری کی حدیث ہے۔ ہجرت مدینہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات قائم کی۔ ایک ایک انصاری اور ایک ایک مہاجر کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کا بھائی عبد الرحمٰن بن عوف بنایا تو یہ اپنے دینی بھائی عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے میری اور آپ کی مواخات قائم کر دی ہے، ہم دونوں دینی بھائی ہو گئے اب میرے میں اور تمہارے میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیے۔ یہ میرا جتنا بھی مال ہے، آدھا تمہارا آدھا میرا۔ میری جو بھی جائداد ہے منقولہ و غیر منقولہ آدھی تمہاری آدھی میری اور یہ میری دو چہیتی بیویاں ہیں ان میں سے کسی کو پسند کر لو، میں طلاق دے دیتا ہوں عدت گزرنے کے بعد تم نکاح کر لینا ایک تمہارے پاس رہے گی ایک میرے پاس رہے گی۔ اللہ اللہ۔ جو چیز ان کے دل میں تھی وہ چیز اُن کے دل میں بھی تھی۔ حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمت کرے، اللہ آپ کو مبارک کرے آپ کی اولاد بھی، آپ کی جان بھی، آپ کا مال بھی اور آپ کی بیوی بھی، مجھے تم مارکیٹ کا راستہ بتاؤ میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تجارت کر کے اپنی روٹی کمانا چاہتا ہوں۔ اللہ اللہ۔ وہ اتنے رحم دل کہ اپنی بیوی تک پیش کر رہے ہیں، آدھا مال دے رہے ہیں اور یہ اتنے رحمدل کہ کوئی چیز نہیں لے رہے اور مارکیٹ کی طرف جا رہے ہیں۔ یہ بھی تو رحمدل تھے نا۔ اور چند دنوں بعد حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ آئے، حضور ﷺ منبر پر کھڑے ہو کر چندہ کر رہے تھے جہاد کے لیے تو اشرفیوں کا توڑا لے کر آئے اور آپ ﷺ کے دامن میں چھن چھن کر کے گرا دیا۔ اللہ کے راستے میں چندہ دیا۔ یہ وہ اوصاف تھے صحابہ کرام کے جن سے ان کی دنیا بھی خوب بنی، بڑی عزت ہوئی، اقتدار، ملک، حکومتیں ان کی پھیل گئیں۔ جھنڈے لہرائے اسلام کے اور اللہ کا لاڈ پیار بھی حاصل ہوا۔

کبھی رکوع میں ہیں کبھی سجدے میں ہیں اور اللہ کی رضا، اس کی مغفرت اور اس کے فضل کو تلاش کر رہے ہیں۔ صحابہ کرام کی کیفیت کیا تھی؟

"بِاللَّيْلِ رُهْبَانٌ وَّبِالنَّهَارِ فُرْسَانٌ"

''دن کو گھوڑے کی پیٹھ پر ہوتے ہیں اور رات کو مصلے کی پیٹھ پر ہوتے ہیں۔''

اللہ اللہ، کیسی مقدس ہستیاں تھیں، کیا نفوس قدسیہ تھے، سبحان اللہ۔ ان سے بڑھ کر دنیا میں کوئی مخلوق ہوگی؟ ان سے بڑھ کر کوئی اللہ کا پیارا ہوگا؟ جن کی اللہ نے قرآن پاک کے اندر جگہ جگہ صفتیں بیان کی ہیں؟

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان کی سچی محبت عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلائے۔ اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے جو اوصاف قرآن مجید کے اندر بیان کیے ہیں اور جن کی وجہ سے ان کو پیار کیا ہے اور انہیں دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے سرفراز کیا ہے، ہم بھی انہی اوصاف، انہی خصائل اور اوصاف حمیدہ کو اپنے اندر لانے کی کوشش کریں اور اپنی انا کو اور جو کافرانہ زندگی ہم نے اختیار کر رکھی ہے اس کو لات ماریں اور اسلامی اور ایمانی زندگی جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور اس کے رسول نے بتائی ہے، اسے اختیار کریں۔ تاکہ ہماری بھی دنیا و آخرت سنور جائے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو نیک اعمال کی توفیق دے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمُ . اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ .

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝۱۵۵ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝۱۵۶﴾

(البقرة: ١٥٥، ١٥٦)

حمد وثنا کے بعد!

ہر مسلمان کے ایمان اور اسلام کا تقاضا یہ ہے اس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت دنیا کی تمام چیزوں کی محبت سے زیادہ ہو لیکن محبت دل کے اندر رہنے والا ایک عمل ہے کیسے پتہ چلے کہ اس کے دل میں اللہ اور رسول ﷺ کی محبت ہے اس کے اظہار کے لیے اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں فرض کر دیں ایک جہاد دوسری صدقہ اور خیرات۔ اللہ کے راستہ میں سب سے زیادہ انسان کے دل میں اپنی جان کی محبت ہے جو شخص سر بکف ہو کر اپنی جان کو اللہ کی راہ میں پیش کر دیتا ہے اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دیتا ہے پھر یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ اس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت دنیا کی ساری محبتوں سے زیادہ ہے۔ جان کی محبت کے بعد انسان کے دل میں مال کی محبت زیادہ ہوتی ہے جو شخص اپنے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ انسان فطرتاً بڑا بخیل ہے لیکن جن کے دل میں اللہ کی محبت ہے وہ انتہائی فیاض اور اللہ کی راہ میں بڑے مخیّر اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا بڑا مزہ آتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آپ دیکھئے ان کی دونوں محبتیں جان کی محبت اور مال کی محبت انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کے مقابلہ میں ٹھکرائی۔ اگر اسلام کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں گے تو شروع سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آخر تک آپ کو ساری تاریخ رنگین اور خوشین معلوم ہوگی کیسے کیسے جانباز کیسے کیسے مجاہد کیسے کیسے اپنی جان کو قربان کرنے والے اسلام میں پیدا ہوئے کہ عقل حیران ہوتی ہے ایک ہوتو کہیں حضرت خبیب ہیں کافر پکڑ کر لے گئے ہیں اللہ کے راستہ میں شہید ہورہے ہیں کیسے مظلومانہ طریقہ پر ظالموں نے گرفتار کیا ہوا ہے تختہ دار پر چڑھایا ہوا ہے اور نیزوں وتلواروں سے چھید رہے ہیں ان کو اور دریافت کر رہے ہیں کہ اب تم کو اچھا لگتا ہوگا کہ تمہاری جگہ محمد ﷺ ہوں اور تم گھر میں آرام سے بیٹھے رہو جن کی وجہ سے تم کو یہ مصیبت اٹھانی پڑ رہی ہے کہا تم ہوش میں بات کرو مجھے تمہاری یہ بات بھی گوارہ نہیں کہ میرے آقا و مولیٰ محمد ﷺ جس مقام پر ہیں ان کے پاؤں میں کانٹا چبھے اور میں گھر میں آرام سے بیٹھا رہوں یہ تو ایک جان ہے۔ اگر ہزار جانیں ہوں تو محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت میں قرباں ہیں ایک ایک جوڑ کاٹ کر بے رحمی سے کافر ان کو شہید کردیتے ہیں کہیں حضرت زید ہیں ان کو کافر پکڑ کر حرم سے باہر لے جاتے ہیں قتل کرنے کے لیے آپ سے بھی یہی سوال ہوتا ہے اب تم پسند کرتے ہوگے کہ تمہاری جگہ محمد کی گردن ماردی جائے اور تم گھر میں آرام سے بیٹھ جاؤ فرمایا اللہ کی قسم مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میرے سرکار کو ایک کانٹا چبھے اور میں گھر میں بیٹھا رہوں۔ ان کو بھی کافر بڑی بے دردی اور بے رحمی سے شہید کرڈالتے ہیں۔

اسلام میں سب سے بڑی مجاہدہ سب سے بڑی شہید ہونے والی ہماری ماں حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا ہیں یہ فضیلت عورتوں کو حاصل ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے شہید ہونے والی ایک عورت ہے بدبخت ابوجہل نے ران میں نیزہ مار کر بری طرح شہید کردیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کیا کچھ کم ہے محراب میں کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے ہیں اور بدبخت غلام آتا ہے یہودیوں کا پٹھو پالا پوسا ہوا ٹریننگ دیا ہوا اور عین نماز کی حالت میں حملہ کرتا ہے خنجر سے پورا پیٹ پھاڑ ڈالتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر لاتے ہیں ان کو دودھ پلایا جاتا ہے سامنے پیٹ سے نکل جاتا ہے کس بے دردی کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اسی محرم میں شہید کردیا جاتا ہے۔ کافروں نے شہید کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا مجھے مارنے والا کون ہے؟ بتایا گیا کہ کافر ہے تو فرمایا الحمد للہ میں کافر کے ہاتھ سے شہید ہوا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کچھ کم ہے کہ چالیس دن تک تقریباً بھوکا پیاسا رکھا گیا وہ عثمان غنی جو ذوالنورین کی ہیں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام دنیا میں تشریف لائے کسی کی دو بیٹیاں کسی ایک کو نہیں دی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گئیں یہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں کہ سیّد الانبیاء کی دو بیٹیاں ان کو دی گئیں جنھوں نے جب لوگ پانی کے لیے مدینہ میں ترس رہے تھے تو انہوں نے کنواں خرید کر وقف کر دیا۔ آج ایک ایک بوند کے لیے ترسایا جارہا ہے بھوکے پیاسے ہیں محاصرہ کر لیا ہے عبد اللہ ابن سبا کی اولاد نے یہودی کی اولاد نے جس سے شیعہ مذہب نے جنم لیا ہے اس نے باہر رہ کر مسلمانوں کو گزند پہنچانے کی کوشش کی لیکن بس نہیں چلا پھر اندر آیا منافقت کے ساتھ مسلمان ہوا۔ منافق بن کر مسلمان کو زَق پہنچانے کی کوشش کی اور اندر آ کر اس نے علی کا پہلا نمبر نکال کر شیعہ مذہب کی بنیاد ڈالی اور مسلمانوں میں ایسی تفریق ڈالی جو آج تک موجود ہے۔ یہ بدبخت گھیرا ڈالنے والے عبد اللہ ابن سبا کے پٹھو تھے۔ عثمان رضی اللہ عنہ حقیقی معنی میں بھوکے پیاسے تھے۔ جن کو بھوکا پیاسا بیان کیا جاتا ہے وہ افسانہ ہے جھوٹ ہے حقیقی معنی میں بھوکے پیاسے تھے تو عثمان رضی اللہ عنہ تھے جب ان کو شہید کیا گیا تو وہ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے ان کی گردن قرآن پاک پر گری خون قرآن پر گرا قیامت کے دن قرآن کھڑا ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی گواہی دے گا۔

سیّد الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کیسی بے دردی سے شہید کیا گیا وحشی نے دھوکہ سے نیزہ مار کر شہید کیا پھر ان کا کلیجہ نکال کر چبایا گیا آنکھ ناک کان کاٹے گئے اس سے بڑھ کر کیا ظلم ہوسکتا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے چچا کی لاش کے پاس آئے تو دیکھ کر صبر کا یارا نہ رہا غشی طاری ہونے لگی اور فرمایا کہ آج میرے چچا پر کوئی نوحہ کرنے والا بھی نہیں۔ انصاری عورتوں نے عرض کیا اگر آپ اجازت دیں تو اتنا نوحہ کریں کہ کشتیاں چلا لیں فرمایا نہیں نہیں فرطِ غم میں بات نکل گئی۔ ستر صحابہ کو دھوکہ سے لے گئے کہ ہمیں تبلیغ کی ضرورت ہے ان کو ایک ایک کر کے شہید کر دیا ان میں سے ہر ایک ایک علاقے کی تبلیغ کے لیے کافی تھا۔

میرے بزرگو اور دوستو کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجیے شروع سے لے کر آخیر تک پوری تاریخ رنگین نظر آئے گی نامعلوم کتنے شہداء ہیں اور کتنے مظلوم ہیں اور یہ ایک حسین کو پیٹ رہے ہیں نہ معلوم کتنے حسین آئے کس کس حسین کو پیٹو گے کس کس کا نوحہ کرو گے کس کس کا تعزیہ نکالو گے یہ نوحہ کرنا گریبان نوچنا گالوں پر طمانچے مارنا اسلام میں حرام ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ حسین کو کس نے شہید کیا وہی لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے انہوں نے گھیر کر مار ڈالا ماتم کنانا حسین ہی اصل قاتلانِ حسین ہیں قتل حسین کی وجہ سے جو ان کو کلنک کا ٹیکہ لگا ہے۔ اگر اس پر رو رو کر بحر اٹلانگ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بنادیں پھر بھی کلنک کا ٹیکہ دھل نہیں سکتا افسانہ بنالیا ہے ساری دنیا میں اودھم مچادیا ہے۔لوگوں کو بزدل بنادیا ان کے اندر سے شجاعت ختم کرڈالی طرح طرح کی بدعات خرافات اور شرکیہ اعمال میں لوگوں کو مبتلا کردیا ہے جن چیزوں کو حسین رضی اللہ عنہ دنیا میں مٹانے آئے تھے حسین کے نام پر کفر وشرک کو فروغ دیا جارہا ہے اس سے بڑھ کر امام حسین پر کیا ظلم ہوگا۔ ایک آتا ہے وہ کچھ واقعہ بیان کرتا ہے جھوٹ کا مطلب کیا ہے جو مختلف ہو۔تو کچھ کہے میں کچھ کہوں یہ کچھ کہے ہر ایک کی راگنی الگ ہے ہر ایک نے اپنے اپنے جھوٹ گھڑ رکھے ہیں آپ نوٹ کرلیں جس کو دیکھیں الگ الگ ایک جھوٹ لے کر آتا ہے۔ اگر سچی بات ہوتو سب ایک بات کہیں سب معاملہ جھوٹا ہے تو ہر ایک الگ ہے۔

سنت میں اور بدعت میں کیا فرق ہے؟ سنت یہ ہے جو پوری دنیا میں ایک ہے جس ملک میں جائیں ایک ہے کوئی اختلاف نہیں اور بدعت اس کو کہتے ہیں جس میں اختلاف ہی اختلاف ہو مثال کے طور پر انہوں نے ایک بدعت ایجاد کررکھی ہے اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں اب اس بدعت کو دیکھئے ہر مسجد کی الگ بدعت ہے کوئی شعر پڑھ رہا ہے کوئی السلام علیک یارسول اللہ کہہ رہا ہے کوئی الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہہ رہا ہے ہر ایک کا ڈھنگ ہر ایک کی بدعت الگ ہے صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کراچی میں کچھ اور طریقے سے حیدر آباد میں اور طریقہ سے فیصل آباد میں کچھ اور طریقہ سے پڑھتے ہیں یہی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بدعت ہے خرافات ہے۔

عبداللہ بن سبا یہ یہودی تھا اس نے شیعہ مذہب ایجاد کیا ان شیعوں نے سب سے پہلے امام حسن کو زہر دیا تھا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اب لے دے کر امام حسین رضی اللہ عنہ رہ گئے تھے ان کے پیچھے پڑ گئے ان کو بھی ختم کرکے خاندان نبوت کو صاف کردینے کا منصوبہ بنایا چنانچہ ان کو خطوط پر خطوط لکھتے رہے تقریباً تین سو خطوط لکھے مگر جب امام حسین رضی اللہ عنہ آئے نہیں۔ یہ مکہ میں تھے تو پھر کوفہ سے ان کو لے کر آئیں اور کسی نہ کسی طریقہ سے ان کو ختم کریں۔ چنانچہ ڈیڑھ سو شیعہ مکہ سے لے کر چلے کربلا کی طرف جب مسلمانوں نے سنا کہ یہ شیعہ خاندان نبوت کو لے کر آرہے ہیں اور انہوں نے ہمیشہ خاندان نبوت کے ساتھ غداری کی ہے کہیں ان کے ساتھ بھی غداری نہ کریں لہٰذا نگرانی کے لیے ایک فوج آئی عمر بن سعد کی جو نگرانی کرے کہ کوئی گڑبڑ نہ کریں یہ جو تقیہ کرکے وفادار بن کر چل رہے ہیں کہیں ان کے ساتھ غداری نہ کریں عمر بن سعد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا لشکر ساتھ ساتھ رہا جب کربلا میں پہنچے تو عمر بن سعد کا لشکر کچھ دور ہو گیا شیعوں کو موقع مل گیا۔ انہوں نے خاندان نبوت کا صفایا کر دیا جب عمر بن سعد کے لشکر کو پتہ چلا کہ جس چیز کا ڈر تھا وہ ہو گیا وہ پلٹے دیکھا تو سب معاملہ ختم ہو چکا تھا۔ انہوں نے ڈیڑھ سو شیعوں کو پکڑا اور ان کو ذبح کر دیا ان کی قبریں وہاں کربلا میں موجود ہیں۔ واقعہ تو یہ ہے انہوں نے کیسا طوفان برپا کر رکھا ہے کیسے کیسے افسانے بنا رکھے ہیں سب جھوٹ اور بکواس ہے۔ اس کے ساتھ شرکیہ کفریہ باتیں بت پرستی خرافات واہی تباہی باتیں اسلام اور مسلمانوں کو زک پہنچانا ان کا وتیرہ بن چکا ہے ان کا رویہ ہے جہاں کہیں مسلمانوں کو زک پہنچتی ہے سب شیعہ کا ہاتھ ہے۔ لہٰذا ان سے خبردار رہو ان کی کسی چیز سے متاثر نہ ہونا یہ سب جھوٹ ہے افسانے ہیں سب بناوٹی باتیں ہیں یہ جتنے بھی ماتم کناں ناں حسین ہیں سب قاتلان حسین ہیں۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے ان کو سزا دے رکھی ہے قتل حسین کے بعد کوفے میں آئے تو ہائے حسین ہائے حسین کرنے لگے امام زین العابدین بیمار تھے ان کو مار نہ سکے انہوں نے دیکھا ارے یہ کون لوگ ہیں جو ہائے حسین ہائے حسین کر رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو لے کر آئے اور قتل کیا ہے اور ہائے حسین ہائے حسین کر رہے ہیں ان کے دل سے بددعا نکلی یا اللہ ان شیعوں نے خاندان نبوت کو مذاق بنا لیا اللہ ان پر ایسا عذاب نازل فرما کہ قیامت تک یہ روتے ہی رہیں ان پر اللہ نے ایسا عذاب نازل فرمایا ہے کہ ان کی کوئی مجلس رونے سے خالی نہیں ہوتی۔ چوبیس گھنٹے روتے ساری عمر روتے ہیں روتے روتے دنیا سے جاتے ہیں اور ساری عمر روتے رہیں گے۔ یہ امام زین العابدین کی بددعا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب کے سب عدول ہیں سب اللہ کے سب پیارے اور لاڈلے ہیں۔ عبداللہ بن سبا نے جو فرقہ بنایا اس نے ان کے اندر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دشمنی کا بیج بویا تبرا اسی نے نکالا ہے جس مسلک کے اندر گالی دینا ثواب ہو، نیکی ہو اس سے بڑھ کر کوئی گندا مذہب ہوگا ایک کافر بھی ابوبکر صاحب عمر صاحب کہے گا عزت سے نام لے گا لیکن یہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں نعوذ باللہ گالیاں دیتے ہیں فحش گالیاں دیتے ہیں ایسی گالیاں دیتے ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہے گا اللہ کی پھٹکار اور لعنت ہے اس پر۔ یہ بدترین اللہ کی مخلوق ہے میرے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے سردار ہیں تمام مخلوق کے سردار ہیں اور بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ میرے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے افضل اور سب سے اعلیٰ ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کی امت تمام امتوں سے افضل اور اعلیٰ ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام مخلوقات سے افضل اور اعلیٰ ہیں جس نے ایک نگاہ میرے سرکار پر ڈال لی وہ تو کندن ہوگیا اس کے درجات بلند ہوگئے وہ پاسے کا سونا ہوگیا اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا ہے جو ان کی محبت سے خالی ہے۔

جس کے دل میں ان کی محبت نہیں وہ ایمان سے خالی ہے جو ان کی محبت دل میں رکھتا ہے وہ حقیقی مومن ہے جو ان کی محبت سے خالی ہے وہ کافر ہے بے ایمان مرتد ہے اللہ کی لعنت ہے اس پر۔ عرض کرنے کا میرا مقصد یہ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی جانیں دی ہیں تصدق اور قربان ہوئے ہیں شروع سے لے کر آخر تک اسلام کی تاریخ رنگین ہے۔ شہید ہونا اللہ کے راستہ میں جان دینا یہ کوئی بری بات نہیں ہے جو حسین رضی اللہ عنہ کو پوجے جارہے ہو کتنے حسین گزر گئے ہیں جو کافروں کے مقابلہ میں شہید ہوئے۔ یہ تو آپس کی لڑائی میں مارے گئے ہیں۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے گھیر کر مار دیا ہے اللہ رب العالمین نیک ہدایت دے۔ اللہ رب العالمین ان کو اسلام کی توفیق دے اور ان کے دل میں اسلام کی عزت بٹھائے۔ اللہ اپنی محبت دے اپنے رسول ﷺ کی محبت دے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی محبت دے تاکہ ان کے اندر اسلام اور ایمان کی رمق آئے اللہ رب العالمین ہم کو سیدھا اور سچا راستہ دکھائے اللہ تعالیٰ ہم کو سچا اور پکا مسلمان بنا کر اپنی سچی محبت عطا فرمائے اپنے رسول کی محبت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت عطا فرمائے۔ آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علم کی فضیلت

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمُ. اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا﴾ (بنی اسرائیل : ۷۰)

حمد و ثنا کے بعد! بے شک ہم نے بنی آدم کو مکرم معزز بنایا۔ اس کو تری خشکی پر سوار کرایا اور پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا اور بہت ساری مخلوقات پر فضیلت بخشی۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سب سے زیادہ خوبصورت شکل میں پیدا کیا جتنی مخلوق ہے اللہ تعالیٰ کی اس میں سب سے خوبصورت انسان ہے انسان اللہ کی قدرت کا شاہکار ہے کیسی مناسبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انسان کا جسم بنایا کیسے اعضاء رکھے کہیں دو دو عضو رکھے کہیں ایک ایک عضو رکھا۔ جو دو د؛ اعضاء رکھے ان میں مناسب فاصلہ رکھا جہاں دو کی ضرورت تھی دو دیے جہاں ایک کی ضرورت تھی ایک دیا اور ایسا ڈھانچہ ایسی صورت بنائی جس کی مثال کسی اور مخلوق میں نہیں ملتی۔ یہ شرف انسان کو علم اور عمل کی بنیاد پر بخشا گیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ نے مسجود ملائکہ بنایا اور یہ تعظیمی سجدہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو مگر ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا وہ کافر تھا بے ایمان۔ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا اس کی وجہ کیا کہ آدم کا علم ملائکہ سے زیادہ تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے جلیل القدر نبی تھے قرآن کا اکثر حصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے ان کو علم حاصل کرنے کے لیے سفر کا حکم دیا۔ نبی ہیں جلیل القدر ہیں ان کو حکم ہوا علم حاصل کرنے کے لیے جاؤ۔ بخاری و مسلم کی روایت ہے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ کسی نے آ کر پوچھا کہ حضرت دنیا میں سب سے بڑا عالم کون ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے فرمایا کہ سب سے بڑا عالم میں ہوں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں سب سے بڑا عالم ہوں۔ اللہ کو یہ بات ناپسند ہوئی اور کہا تم نے اپنے آپ کو سب سے بڑا عالم کہا ہے ہمارا ایک بندہ خضر ہے مجمع البحرین میں جاؤ اس سے علم سیکھو۔ یا اللہ کس طرح جاؤں۔ فرمایا ایک مچھلی لے لو اس کو پکالو اور اپنے توشہ دان میں رکھ لو چل پڑو۔ جب مجمع البحرین میں پہنچو گے تو یہ مچھلی زندہ ہو جائے گی اور سمجھ لینا کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں مجھے آنا ہے۔

حضرت یوشع بن نون حضرت موسیٰ کے ساتھی تھے۔ انہوں نے ان کو ساتھ لیا اور چل پڑے راستہ میں ایک چٹان آئی دونوں اس پر سر رکھ کر سو گئے اچانک یوشع بن نون نے دیکھا کہ وہ مچھلی زندہ ہو کر دریا میں چلی گئی اور جہاں سے گئی وہاں سے پانی میں سرنگ سی بن گئی یہ منظر انہوں نے دیکھا اور پھر سو گئے جب بیدار ہوئے تو موسیٰ علیہ السلام کو بتانا بھول گئے اور آگے چل پڑے جب مجمع البحرین سے آگے نکل گئے سارا دن چلتے رہے ساری رات چلتے رہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ وہ توشہ دان لاؤ بہت بھوک لگی ہے تو اب یوشع بن نون کو وہ واقعہ یاد آیا انہوں نے کہا کہ شیطان نے مجھے بھلا دیا میں بتانا بھول گیا تو پھر وہیں سے واپس لوٹے اور مجمع البحرین پہنچے تو دیکھا کہ سفید کپڑے پہنے ہوئے ایک بزرگ ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا یہاں سلام کہنے والا کون ہے تو انہوں نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں، کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ ہو۔ انہوں نے کہا ہاں حضرت خضر نے پوچھا یہاں کیسے آئے ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ نے جو علم آپ کو عطا کیا ہے وہ میرے پاس نہیں ہے اور جو مجھے اللہ نے علم دیا ہے وہ آپ کے پاس نہیں لہٰذا میں آپ سے علم سیکھنے آیا ہوں۔

حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ تم میرے ساتھ رہتے ہوئے صبر نہیں کر سکو گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا جب تک میں کچھ نہ بتادوں تم نے کچھ پوچھنا نہیں۔ میں بتادوں گا دونوں چلے دریا کے ساحل پر پہنچے کشتی بانوں سے بات چیت کی۔ انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا۔ انہوں نے ان کی عزت کی اور بغیر کسی اجرت کے بٹھا لیا۔ کشتی روانہ ہوئی کچھ آگے جا کر حضرت خضر علیہ السلام نے اس کشتی کا تختہ اکھیڑ دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بول اٹھے کہنے لگے یہ کیا کیا۔ انہوں نے ہمیں بغیر اجرت کے سوار کیا ہمارے اوپر احسان کیا اور آپ نے ان کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کشتی توڑ دی کیا لوگوں کو غرق کرو گے آپ نے بڑا خطرناک کام کیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا میں نے کہا تھا کہ تم صبر نہیں کرسکو گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے مجھ سے بھول ہوگئی غلطی ہوگئی مجھے معاف کردیں اور تنگی نہ کریں۔ پھر آگے چلے اور دیکھا ایک لڑکا دوسرے ہم عمر لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس کو قتل کردیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بول پڑے یہ کیا کیا ایک بے گناہ کو قتل کردیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ میں نے منع کیا تھا سوال کرنے سے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اچھا اب اگر میں آپ سے سوال کروں تو اپنے ساتھ مت رکھیے گا۔

پھر آگے چل پڑے ایک بستی میں آئے ان بستی والوں سے کھانا طلب کیا۔ انہوں نے انکار کردیا بہت بخیل لوگ تھے۔ بستی میں چلتے ہوئے انہوں نے دیکھا کہ ایک دیوار گرنے والی تھی۔ اس کو ہاتھ کے اشارے سے سیدھا کردیا یہ ان کی کرامت تھی۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام بول پڑے کہا بخیلوں سے کوئی اجرت لے لیتے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ اب ہمارا تمہارا معاملہ ختم اب میں آپ کو آگے ساتھ نہیں رکھ سکتا۔ اب حضرت خضر علیہ السلام نے ان تین واقعات کے بارے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتایا کہا کہ میں نے کشتی کا تختہ توڑا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ دریا کے پار ایک ظالم بادشاہ ہے جو صحیح سالم کشتی غصب کرلیتا ہے تو میں نے اس کشتی میں نقص ڈال دیا۔ اب یہ کشتی غصب نہیں کرے گا اور جس لڑکے کو میں نے قتل کیا اس کے والدین نیک تھے مومن تھے مجھے ڈر لگا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو ماں باپ کو کفر و سرکشی میں مبتلا کردے گا۔ اولاد انسان کے لیے باعث نجات بھی ہوتی ہے اور باعث ہلاکت بھی ہوتی ہے۔ میں نے اسے قتل کردیا اور اللہ سے استدعا کی کہ اس کی جگہ اللہ ان کو اور بچہ دے دے جو نیک مہربان اور شفیق ہو اور جو دیوار سیدھی کی اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دیوار یتیم بچوں کی تھی اور اس دیوار کے نیچے خزانہ دفن تھا۔ میں نے چاہا یہ بچے جب جوان ہوجائیں تو یہ خزانہ ان کو مل جائے کیونکہ اگر وہ دیوار گرجاتی تو خزانہ ضائع ہوجاتا۔ بہرحال انسان کا مرتبہ اور مقام علم کی وجہ سے ہے اس کا کمال اور فضیلت علم کی بنا پر ہے۔

((طلب العلم فريضة على كل مسلم))

''علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔''

علم حاصل کرنا فرض عین عبادت ہے اور فرض کفایہ بھی ہے۔ فرض عین ہر ہر آدمی پر فرض اور فرض

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کفایہ یہ کہ چند آدمیوں پر فرض انہوں نے کرلیا تو سب کی طرف سے ادا ہوگیا۔ علم حاصل کرنا فرض عین ہے کون سا علم؟ وہ علم جس کے ذریعہ سے طہارت کے مسائل معلوم ہوں، پاکی ناپاکی کیا ہے؟ نماز کیسے ادا کرنا ہے، حج زکوٰۃ کیسے ادا کرنا، کاروبار کیسے کرنا ہے، حلال کمائی کی کیا حیثیت ہے انسان کو جو حالات پیش آتے ہیں ان کا علم حاصل کرنا ضروری ہے اگر علم حاصل نہ کریں تو گنہگار ہوں گے۔ حلال حرام جائز ناجائز اچھا برا جاننا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے انسان کا کمال اور فضیلت علم کی وجہ سے ہے۔ انبیاء کرام سب سے بڑے عالم تھے اس لیے سب سے زیادہ افضل اکمل تھے اور محمد رسول اللہ ﷺ تمام انبیاء سے افضل اور تمام انبیاء سے زیادہ علم والے تھے اس لیے سب سے اعلیٰ اور سب سے افضل، سب سے باکمال تھے اور حضور ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے اولین و آخرین کا علم دیا ہے اس لیے حضور ﷺ سب سے افضل ہیں۔ دمشق کی مسجد میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص آیا اس نے کہا کہ میں مدینہ سے آیا ہوں۔ چالیس دن کا سفر ہے۔ اس نے کہا میں صرف اس لیے آیا ہوں کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کے پاس حدیث ہے جو آپ رسول اللہ ﷺ سے رواَیت کرتے ہیں میں وہ حدیث حاصل کرنے کے لیے آیا ہوں۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے وہ حدیث سنائی۔ آپ نے فرمایا:

((من سلك طريقا سلك الله من طريق الجنة))

جس کسی شخص نے ایسا راستہ اختیار کیا جو علم حاصل کرنے کے لیے وہ راستہ اختیار کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستہ پر ڈال دے گا اور فرمایا فرشتے طالب علم کے قدموں تلے پَر بچھاتے ہیں اور فرمایا کہ عالم کے لیے آسمان و زمین کی جتنی چیزیں ہیں استغفار کرتی ہیں یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں استغفار کرتی ہیں اور فرمایا کہ ایک عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی ستاروں پر ہے۔ حضور ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا ایک عالم کا اور ایک عابد کا فرمایا کہ عالم کی فضیلت ایک عابد پر ایسی ہے کہ عالم پر اللہ اور فرشتے اور زمین آسمان کے رہنے والے درود بھیجتے ہیں اللہ کا درود بھیجنا کیا ہے نزول رحمت اور فرشتوں و زمین و آسمان والوں کا درود کیا ہے استغفار کہ وہ عالم کے لیے بخشش مانگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم دین حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرت النبی ﷺ اور جہاد

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمُ . اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .

﴿قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَ اَبْنَآؤُکُمْ وَ اِخْوَانُکُمْ وَ اَزْوَاجُکُمْ وَ عَشِیْرَتُکُمْ وَ اَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَ مَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ط وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۴﴾﴾ (التوبة : ٢٤)

حمد و ثناء کے بعد! جب رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے تشریف لے آئے وہاں مستقل طور پر اسلامی حکومت قائم ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے جہاد کو فرض کر دیا اور حضور ﷺ کی پوری مدنی زندگی مجاہدانہ زندگی تھی۔ بچہ بچہ مجاہد تھا۔ نو سال کی مدت میں حضور ﷺ نے چوراسی جنگیں کافروں کے ساتھ لڑیں۔ جن میں ستائیس جنگوں میں حضور ﷺ بنفس نفیس شریک ہوئے۔ یہ مجاہدانہ زندگی کا نتیجہ تھا کہ اسلام مدینہ سے نکل کر چار دانگ عالم میں پھیل گیا۔ کہاں افریقہ کے تپتے ہوئے صحرا کہاں قیصر و کسریٰ کی حکومتیں کہاں اندلس۔ ساری دنیا میں مسلمان چھا گئے۔ ان کا رعب اور ہیبت طاری ہوگئی۔ یہ ساری جہاد کی برکت تھی مسلمان جب تک مجاہد بنے رہے ان کی یہی کیفیت رہی یہی انداز رہا۔ جب انہوں نے اسے ترک کر دیا نامرد ہوگئے چوڑیاں پہن لیں ذلیل سے ذلیل تر ہوگئے۔

﴿قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَ اَبْنَآؤُکُمْ وَ اِخْوَانُکُمْ وَ اَزْوَاجُکُمْ وَ عَشِیْرَتُکُمْ وَ اَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَ مَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ط وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ (التوبة : ۲٤)

یہ آیت جو تلاوت کی گئی ہے اس سے بہت سارے مسائل ثابت ہوتے ہیں سینکڑوں مسائل نکلتے ہیں۔ اے محمد علیک الصلوٰۃ والتسلیم تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور بیٹیاں اور تمہاری بیویاں اور تمہارے خاندان اور قبیلے والے اور تمہارے وہ مال جو تم نے پائی پائی کر کے جمع کیے ہیں اور تمہاری وہ تجارتیں جن کے ماند پڑ جانے سے تم ڈرتے ہو اور وہ کوٹھیاں، مکانات جو تمہیں بہت پسندیدہ ہیں۔ اللہ نے دنیا کی کوئی چیز چھوڑی اس آیت میں اللہ نے پوری زندگی کی چیزوں کا احاطہ کر لیا انسان جب پیدا ہوتا ہے پھر جب بڑا ہوتا ہے تو شادی کرتا ہے بیوی ہوتی ہے بیٹے بیٹیاں ہوتی ہیں خاندان قبیلے والے ہوتے ہیں اپنے اور سسرال والے ہوتے ہیں اس کے بعد کاروبار کرتا ہے دھندے کرتا ہے مال جمع کرتا ہے پھر کوٹھیاں بنگلے بناتا ہے مکان بناتا ہے پھر مر جاتا ہے یہی تو ہے دنیا۔

فرمایا کہ یہ دنیا کی مرغوبات جس کی محبتیں تمہارے دلوں میں سمائی ہوئی ہیں یہ ساری محبتیں اگر اللہ اور اس کے رسول سے اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ ہیں تو پھر انتظار کرو کہ اللہ کا عذاب آئے اور تہس نہس کر دیے جاؤ۔ بڑی عجیب آیت ہے تین محبتیں بیان کی ہیں اللہ کی محبت اس کے رسول کی محبت جہاد فی سبیل اللہ کی محبت یہ تینوں محبتیں آپس میں لازم وملزوم ہیں۔ اللہ کی محبت ہوگی تو یقیناً اللہ کے رسول کی محبت بھی ہوگی اور اگر کسی کے دل میں اللہ کی محبت نہیں ہے تو رسول کی محبت نہیں ہوگی اور اگر رسول کی محبت نہیں ہے تو اللہ کی محبت بھی نہیں ہوگی۔ یہ آپس میں لازم وملزوم ہیں ایک گمراہ فرقہ ہے مرتد اور کافر فرقہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ ہے چکڑالویوں کا فرقہ منکرین حدیث کا فرقہ وہ کہتا ہے ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے حدیث کی کوئی ضرورت نہیں۔ حدیثوں کا انکار کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا دشمن یہ بدترین فرقہ ہے یاد رکھیے جیسے کتاب اللہ پر ایمان لانا ضروری ہے ٹھیک اسی طرح احادیث مبارکہ پر حضور ﷺ کے تمام فرمان پر ایمان لانا قطعاً ضروری ہے جیسے قرآن کا ماننا فرض ہے اسی طرح احادیث رسول اللہ ﷺ کو ماننا فرض ہے جیسے قرآن کا منکر کافر ہے بالکل اسی طرح احادیث رسول اللہ ﷺ کا منکر بھی کافر ہے۔ جھوٹا دعویٰ ہے بکواس کرتے ہیں ان کا نہ اللہ پر ایمان ہے نہ رسول اللہ پر ایمان ہے۔

احادیث رسول ﷺ کیا ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ (النحل : ٤٤)

"اے محمد ﷺ! ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا تا کہ آپ اپنے عمل سے قول اور احادیث سے اس کو بیان کر دیں۔"

قرآن سے اگر احادیث کو الگ کر دیا جائے تو قرآن مجید ایک کوٹھی بن کر رہ جائے گا قرآن مجید کچھ سمجھ نہیں آئے گا قرآن مجید اور احادیث مل کر ایک ہیں۔ قرآن قرآن بنتا ہی احادیث سے ہے۔ اگر احادیث نہیں تو قرآن سمجھ نہیں آئے گا۔ اس کی مثال سمجھ لیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ "نماز قائم کرو۔" جو لوگ کہتے ہیں ہمیں احادیث کی ضرورت نہیں تو ﴿اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ کا کیا معنی ہے کولہے ہلانا کیا کسی نے کولہے ہلا دیے تو نماز ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ نماز کیا ہے جس میں قیام ہو رکوع ہو سجدے ہوں اتنے فرض ہوں اتنے نفل ہوں یہ دعائیں پڑھی جائیں نماز کے آداب سکھائے گئے ہیں کیا قرآن مجید میں کہیں ہے۔ فرمایا: ﴿وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ﴾ سجدہ کرو اللہ کو اور سجدہ کے معنی کیا ہیں کہ پیشانی کو زمین پر رکھ کر ٹانگیں اوپر کر دیں۔ آپ نے بتایا کہ پیشانی زمین پر کیسے رکھنی ہے اور سجدہ کیسے کرنا ہے۔ فرمایا کہ سجدہ کرو زمین پر پیشانی رکھو تو سات اعضاء سجدہ میں گر جائیں۔ دو پاؤں دو گھٹنے دو ہاتھ اور ایک پیشانی اور یہ وہ مقام ہے کہ بندہ اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ سجدہ کی حالت میں بندہ جتنا عاجز ہوتا ہے۔ کسی اور حالت میں نہیں ہوتا۔ جتنا نیچا ہوگا اتنا اللہ کے نزدیک اونچا ہوگا۔ فرمایا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کی پیشانی اللہ کے قدموں میں ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سجدہ میں جاؤ تو خوب دعائیں کرو سجدے میں اللہ تعالیٰ تمہاری ہر دعا قبول کرے گا۔

﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ﴾ (النساء : ٣)

"فرمایا نکاح کرو دو دو سے تین تین سے چار چار سے۔"

نکاح کا معنی جماع کرنا۔ ان منکرین حدیث سے پوچھو کہ دو دو تین تین چار چار سے جماع کرتے جاؤ نکاح ہو گیا تمہارا۔ قرآن میں کہاں ہے نکاح کیسے کرو۔ آپ ﷺ بتائیں گے کہ نکاح کا معنی کیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ آپ ﷺ کے اخلاق کیا تھے؟ فرمایا کیا تو نے قرآن نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پڑھا پورا قرآن آپؐ کا اخلاق تھے۔ محمد رسول اللہ ﷺ چلتا پھرتا قرآن تھے۔ گویا آپؐ قرآن کی چلتی پھرتی تصویر تھے وہ لوگ جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن پر ہمارا ایمان ہے۔ انجان لوگ ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ منکرین حدیث بدترین لوگ ہیں ان کے گھروں میں بے حیائیاں ہوں گی پردے نہیں ہوں گے۔ ایک سرکاری دفتر تھا جس میں بہت لوگ کام کرتے تھے ان کا ایک سربراہ تھا جو منکرین حدیث تھا اور وہ ان لوگوں کو بہکاتا تھا۔ محدثین کے بارے میں بکواس کرتا تھا اس کے ماتحت اس سے تنگ تھے۔ انہوں نے کہا کہ تم کسی عالم سے بات کرو ہمارے ساتھ چلو۔ ہم سنیں گے ہمیں پتہ چل جائے گا کون حق پر ہے۔ وہ اس کو لے کر میرے پاس آ گئے میں نے کہا چلو گفتگو کرو اس نے کہا کہ میرے ساتھ جو گفتگو کریں قرآن سے کرنا میں حدیث کو نہیں مانتا۔ میں نے کہا اچھی بات ہے میری بات سن لو کہ جب مجھ سے گفتگو کرو تو حدیث سے کرنا میں قرآن کا منکر ہوں کیونکہ حدیث میری روح ہے۔ حدیث میری جان ہے۔ میں حدیث پر ایمان لایا ہوں۔ وہ حیران ہو گیا۔ کہنے لگا استغفر اللہ تم قرآن کے منکر ہو۔ میں نے کہا لاحول ولا قوۃ تمہاری شکل پر تم حدیث کے منکر ہو مسلمان ہو کر اس نے کہا کہ میں دلیل دوں گا۔ کہنے لگا قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اس لیے حفظ ہو جاتا ہے اور کوئی کتاب حفظ نہیں ہو سکتی۔ میں نے کہا کہ علامہ اقبال کی بانگ درا اور بال جبریل لوگوں کو یاد ہیں۔ یہ بھی اللہ کی کتاب ہے۔ کہنے لگا کہ اس کو پڑھا جاتا ہے تو بڑی لذت آتی ہے۔ میں نے کہا یہ بھی کوئی بات ہے میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک جگہ جمع تھے اور ہیر رانجھا ان کو سنائی جارہی تھی۔ قریب ایک عورت چھت پر بیٹھی سن رہی تھی اس کو اتنا وجد آیا کہ وہ نیچے گر گئی۔ میں نے کہا یہ بھی اللہ کی کتاب ہے۔ جو بھی دلیل دے میں اس کو توڑ دیتا۔ میں نے کہا کہ سن لو کہ قرآن مجید یہ اللہ کی کتاب ہے اس کے اوپر دنیا کی کوئی دلیل قائم نہیں ہو سکتی۔ سوائے ایک دلیل کے نہ دنیا اس کو توڑ سکی ہے نہ قیامت تک اس کو توڑ سکے گی اور وہ دلیل یہ ہے کہ میرے محمد رسول اللہ ﷺ نے کہا ہے کہ یہ اللہ کی کتاب ہے۔ اس کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں توڑ سکتی۔ قرآن پر ایمان لانے کے لیے پہلے حدیث رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا ہوگا۔ اگر اس پر ایمان نہیں تو قرآن پر بھی ایمان نہیں۔ اللہ کی محبت اسی وقت ہو سکتی ہے جب محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت ہوگی۔

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء : ۸۰)

"جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جس نے حضور ﷺ کی اطاعت نہیں کی اس نے اللہ کی اطاعت کہاں کی وہ تو اللہ کے دشمن ہیں۔ جب اللہ اور اس کے رسول کی محبت دل میں ہوگی تو اس کے دل میں جہاد فی سبیل اللہ کی محبت ضرور ہوگی۔ اگر کوئی شخص دنیا سے اس حالت میں چلا گیا کہ اس کے دل میں یہ امنگ پیدا نہیں ہوئی یہ جذبہ پیدا نہیں ہوا کہ یا اللہ یہ موقع اگر آ گیا تیرے کلمہ کو بلند کرنے کا اور تیرے محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کو اونچا کرنے کا تو میں اپنی جان قربان کردوں گا۔ اگر یہ جذبہ پیدا نہ ہوا اور اس حالت میں مرگیا تو منافق ہوکر مرے گا۔ دیکھئے محبت اللہ کے رسول کی دل میں دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ نہ ہو تو صحیح طور پر مسلمان نہیں ہے محبت تو دل میں ہوتی ہے کیسے پتہ چلے کہ دل میں محبت ہے تو اللہ نے دو چیزیں فرض کردیں سب سے پہلے جہاد فی سبیل اللہ جو کوئی شخص سر بکف ہو اپنی جان و مال لے کر اللہ کے راستہ میں نکل کر کھڑا ہو گیا اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لیے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کو بلند کرنے کے لیے تو یہ ثابت ہو گیا کہ واقعی اس کے دل میں اللہ اور رسول کی محبت ہے اور دوسرے نمبر پر محبت فرض کردی۔ مال کی زکوٰۃ فرض کردی صدقات خیرات فرض کیا۔ اس وقت پتہ چلتا ہے محبت کا جب ہاتھ سے کوئی چیز نکلے تو پھر ثابت ہوگیا کہ اس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جہاد قیامت تک جاری رہنے والا ہے جب سے مجھے اللہ نے مبعوث کیا ہے اس وقت سے لے کر قیامت تک جاری رہنے والا ہے ایک منٹ یا ایک منٹ کے کروڑویں حصے میں ایسا وقت میری امت پر نہیں آنا چاہیے کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ نہ کر رہی ہو نہ تو کسی ظالم حکمران کی حکومت اس کو باطل کرسکتی ہے اور عادل حکمران کی انصاف پسند حکومت بھی اس کو باطل نہیں کرسکتی۔

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ ٱنفِرُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ٱثَّاقَلْتُمْ إِلَى ٱلْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُم بِٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا مِنَ ٱلْءَاخِرَةِ ۚ﴾ (التوبۃ: ۳۸)

''اے ایمان والو تمہیں کیا ہوگیا ہے جب تمہیں کہا جاتا ہے اللہ کے راستہ میں نکلو اپنی جان مال لے کر کافروں کے مقابلہ میں اور ان کافروں کا قلع قمع کردو تو تم زمین کے ساتھ چمٹ کے رہ جاتے ہو کیا یہ دنیا کی زندگانی پر راضی ہوکر بیٹھے ہو جو آخرت کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔''

نکلو اللہ کے راستہ میں اگر نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں نیست و نابود کردے گا اور تمہاری جگہ ایسے لوگوں کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ لے کر آئے گا جو تمہاری طرح بزدل نہیں ہوں گے قرآن مجید بھرا پڑا ہے۔

﴿اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝﴾ (التوبة: ٤١)

نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل امیر ہو یا غریب ہو نکلو اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے ﴿كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ﴾ جنگ ہی ہے جس سے مسئلے حل ہوتے ہیں اسی جہاد کے ذریعے اسلام کا جھنڈا لہرایا اور ساری دنیا پر چھا گیا لوگو تمہارے اوپر جہاد فرض کر دیا گیا۔ اگرچہ تمہیں وہ ناگوار معلوم ہوتا ہو بہت ساری باتیں تمہیں مکروہ بری لگتی ہیں مگر وہ تمہارے لیے بہتر ہوتی ہیں اور بہت ساری باتیں تم کو محبوب ہوتی ہیں اچھی لگتی ہیں لیکن وہ تمہارے لیے بری ہوتی ہیں کیوں؟ اللہ کو ہر چیز کا علم ہے تمہیں کچھ علم نہیں۔ تمہیں کیا معلوم کس چیز میں بھلائی ہے اور کس چیز میں برائی ہے اللہ ہی جانتا ہے۔

﴿وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ﴾ (النساء: ٧٥)

"کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں جہاد نہیں کرتے لڑتے نہیں حالانکہ کمزور مرد اور عورتیں اور بچے بلبلا بلبلا کر دعائیں کر رہے ہیں اے ہمارے رب اس بستی سے ہم کو نکال ان بستی والوں نے بڑے ظلم ڈھائے ہیں اور ہمارا کوئی حمایتی کھڑا کر دے کوئی مددگار بنا کر بھیج دے۔"

کشمیر میں مسلمان عورتیں مرد بچے بلبلا رہے ہیں ہزاروں کی تعداد میں قتل کر دیے عصمتیں برباد کر دی گئیں نوجوانوں کو سرعام ذبح کر دیا گیا۔ بچوں کو نیزوں پر لٹکا دیا گیا کیسے کیسے مظالم ہو رہے ہیں۔ ایسی حالت میں کچھ خیال نہیں کچھ غیرت نہیں کہ تم ان کمزوروں کی مدد کرو جب جہاد فرض کر دیا گیا تو بزدل پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں۔ ذلیل ہوتے رسوا ہوتے سب سے بڑی ذلت و رسوائی جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کرنے میں ہے۔ اگر تم نے جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کر دیا تو ہر قسم کی ذلت و رسوائی ہوگی۔ آپس میں خانہ جنگیاں ہوں گی۔ وہ مسائل ملک میں پیدا ہو جائیں گے تو پھر ان کو سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ بچہ بچہ مجاہد بن جائے تو پھر آپس میں محبتیں ہوں گی پھر کفر کے مقابلے میں ڈٹیں گے۔ اب جبکہ جہاد فی سبیل اللہ نہیں ہے اسلام اور ایمان ملک میں نہیں ہے آپس میں لڑ رہے ہیں مر رہے ہیں آپس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں کاٹا چھائی ہو رہی ہے ڈکیتیاں کر رہے ہیں اللہ کا عذاب آیا ہوا ہے جہاد کو ترک کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ملک کے سربراہ بے دین مشرک ہیں۔ ظالموں کی حکومت ہے اپنی کرسی مضبوط کرنے کے لیے ایک ایک آدمی کو کروڑوں روپے دیے جا رہے ہیں عوام بھوکی مر رہی ہے۔ آپ ﷺ نے پیشگوئی فرمائی میری امت والے ڈرنے والے سمجھے جائیں گے اس طریقہ سے لوگ ان کے اوپر دوڑیں گے جیسے بھوکے دستر خوان پر دوڑتے ہیں ان کے حصے بخرے کریں گے۔ مسلمانوں کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ کوڑے کرکٹ کی طرح ہو جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا اس وقت مسلمان تعداد میں کم ہوں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا بہت زیادہ ہوں گے۔ سرکار کیا وجہ ہے کہ ذلیل کیوں ہو جائیں گے۔ فرمایا ان میں وھن پیدا ہو جائے گا پوچھا گیا کہ وھن کیا ہے؟

فرمایا: "حب الدنیا وکراھیة الموت" دنیا کو محبوب جاننے لگیں گے اور موت سے بھاگنے لگیں گے۔ موت کو برا سمجھیں گے جو قوم موت سے ڈرتی ہے اس کو جینے کا کوئی حق نہیں وہ پامال ہو کر رہے گی وہ برباد اور ذلیل ہو کر رہے گی اور جو موت سے نہیں ڈرتے وہ دنیا میں فائز المرام ہوں گے۔ عزت ان کی ہوگی سب کے سردار ہوں گے۔ مروت ان کی ہوگی حکومت ان کی ہوگی دھاک ان کی بیٹھے گی رعب اور دبدبہ ان کا ہوگا کافر ان سے کانپیں گے اور لرزیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب فوج بھیجتے تھے تو کافروں کی بڑی بڑی حکومتوں کو چیلنج کرتے تھے۔ اسلم تسلم . مسلمان ہو جاؤ صحیح سالم رہو گے ہمارے بھائی بن کر رہو گے۔ حکومت دولت اور مال داری ہمیں نہیں چاہیے ہم صرف اللہ کے کلمہ کو بلند دیکھنا چاہتے ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام اونچا دیکھنا چاہتے ہیں۔ آؤ جھک جاؤ اللہ کی توحید کی طرف محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی کی طرف صحیح سالم رہو گے اور اگر نہیں تو پھر ایسے لوگوں کو تمہاری طرف بھیج رہا ہوں جو موت سے محبت کرتے ہیں جیسے تم شراب سے محبت کرتے ہو۔ شہادت ان کا مقصود ہے آپ تاریخ کو اٹھا کر دیکھئے مسلمانوں کی عزت حکومت ثروت اس وقت تک رہی جب تک جہاد ان میں رہا۔ اندلس تک حکومت افریقہ تک حکومت دنیا کے کناروں تک "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ" کی گونج جہاں تک مسلمان گئے قلع قمع کرتے گئے ایک رعب تھا ایک دبدبہ تھا کافر مسلمان کا نام سن کر کانپتے تھے۔ اللہ رب العالمین نے تو وعدہ کیا ہے کہ ہم تو مومنین کی مدد کریں گے اس سے بڑھ کر کے مومنین کی مدد کیا ہوگی۔ غزوۂ بدر میں پانچ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہزار فرشتے بھیجے گئے۔غزوۂ خندق ہے۔فرمایا:

﴿اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا﴾ (الاحزاب: ۱۰)

مدینہ کے اوپر سے مدینہ کے نیچے سے اور دائیں بائیں تمام طرف سے کافروں نے گھیرلیا۔تمام یہود نصاریٰ اور کفار مل گئے بارہ ہزار کا لشکر لے آئے اور یہ تہیہ کرکے آئے کہ آج مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے۔مسلمانوں کی تعداد تین ہزار تھی۔کافروں کو دیکھ کر آنکھیں کج ہوگئیں اور کلیجے منہ کو آگئے لیکن مسلمان ڈٹے رہے۔حال یہ ہے کہ بھوکے ہیں پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہیں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آئے اور عرض کیا بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہیں۔صدقے جاؤں اس قائداعظم مرشداعظم نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا تو دو پتھر باندھے ہوئے ہیں۔اس بھوک کے عالم میں بھی مدینہ کے چاروں طرف خندق کھود ڈالی تاکہ مدینہ پر حملہ نہ ہوسکے جب خندق کھود رہے تھے تو ایک پتھر آگیا جو کسی سے ٹوٹ نہیں رہا تھا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کو بتایا آپ تشریف لائے اور اس پتھر پر کدال ماری اور اس کو توڑ دیا اور اس پتھر سے چمک نکلی۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ قیصر و کسریٰ کے خزانے تمہارے قدموں میں ڈال دیے گئے۔حضور کی سچائی کو دیکھئے کہ پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہیں کفار نے مدینہ کا گھیراؤ کیا ہوا ہے۔بھوکے مر رہے ہیں۔راشن نہیں ہے۔بڑی پریشانی میں خندق کھود رہے ہیں۔ایسی کمزور حالت میں حضور ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی کہ جمے رہو قیصر و کسریٰ کے خزانے تمہارے قدموں میں آئیں گے جہاد فی سبیل اللہ پر ڈٹے رہو۔ایک وقت آئے گا ان بڑی بڑی حکومتوں کے خزانے تمہارے ہاتھ آئیں گے۔پھر وہ وقت آیا کہ مسلمانوں نے کسریٰ کو فتح کیا۔ایران کے بادشاہ کے جو کنگن تھے وہ ایک بدو کو پہنائے گئے ایمان ہو تو یہ یقین آئے گا۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا﴾ (الاحزاب: ۹)

"اے ایمان والو اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب کہ تمہارے اوپر تمام طرف سے لشکر چڑھ آئے تو ہم نے ایک تیز آندھی بھیجی اور فرشتوں کو بھیجا جن کو تم دیکھ نہیں رہے تھے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ پر بھروسہ کریں اور جہاد کو اختیار کریں تو اللہ کا وعدہ آج بھی ہے کہ وہ مدد کرے گا سارا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اگر تم نے بددلی اختیار کی تو ذلت ہے نکمت ہے اس سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ کرو اللہ پر توکل کرو یہ کافر مشرک کبھی قریب نہیں آئیں گے۔ اللہ کے بن جاؤ اللہ تمہارا بن جائے گا اللہ کو چھوڑ دیا تو اللہ نے بھی چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جہاد کی تیاری اور جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رمضان باعث رحمت و برکت ہے

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمُ ۔ اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرۃ: ۱۸۳)

خطبہ مسنونہ کے بعد! اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے، رب العالمین کا اپنے بندوں پر بے پایاں احسان ہے کہ اس وقت ماہ مقدس اپنی تمام تابانیوں تمام رحمتوں تمام برکتوں اور عظمتوں کے ساتھ ہمارے سروں پر سایہ فگن ہے۔ اللہ کی رحمتیں جھوم جھوم کر برس رہی ہیں۔ مغفرتیں عام ہیں اور گناہ گار نادم و پشیمان ہو کر توبہ کرنے والے، آئندہ کے لیے اپنے راستے کو سیدھا کرنے والے جہنم سے آزاد ہو رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ عالیہ آپ سن رہے ہیں، بڑا عالی شان خطبہ ہے، تمام مسائل تمام احکام اس میں آ گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تمہارے اوپر ایسا مہینہ سایہ ڈال رہا ہے جو بڑی عظمتوں والا مہینہ ہے جو بڑی برکتوں والا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں ایک رات آ رہی ہے اگر جاگ کر تم نے اس کی عبادت کر لی تو ہزار ہا مہینے کی عبادت سے افضل تم کو اللہ ثواب دے گا۔ اس مہینے کے روزوں کو اللہ نے تمہارے اوپر فرض قرار دیا ہے اور راتوں کو قیام کرنا بطور نفل کے رکھا ہے۔ اس مہینے میں اگر کسی شخص نے نفلی عبادت کی تو اس کو فرض کے برابر ثواب ملے گا اور اگر کسی نے فرض پر عمل کیا تو اس کو ستر فرضوں کے برابر ثواب ملے گا۔ یہ صبر کا مہینہ اور صبر کا اجر جنت ہے۔ یہ غم خواری کا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں مؤمن کے رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو یہ اس کے لیے اس کے گناہوں کی بخشش اور جہنم سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آزادی کا باعث ہوگا اور اس کے لیے بھی روزہ دار کے مثل اجر ہے اور اس کے اجر سے بھی کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

اس میں ایک رات ایسی آرہی ہے کہ اس میں جاگ کر عبادت کرنا ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے۔ ہزار مہینے نہیں ہزار ہا مہینے سے بہتر اور افضل ہے۔ کتنی بہتر ہے؟ یہ اللہ ہی جانے۔ لاکھوں ہے، کروڑوں ہے، اربوں ہے، اللہ کے ہاں کچھ کمی ہے کیا؟ جیسی آپ کی نیت ہے، جیسا آپ کا اخلاص ہے اور جیسی آپ کی محنت اور توجہ ہے اسی اعتبار سے اللہ رب العالمین زیادہ سے زیادہ دیں گے۔ حضور (ﷺ) نے فرمایا کہ اس رات کو طاق راتوں میں تلاش کرو۔ وہ کوئی متعین رات نہیں ہے کہ فلاں رات ہے۔ بلکہ حضور ﷺ نے فرمایا:

((فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَ وَاخِرِ فِي الْوِتْرِ)) (صحیح بخاری)

"پس تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔"

آخری عشرے کی طاق راتیں اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں شب، ان پانچ راتوں میں اسے تلاش کرو۔ پانچوں راتیں جاگو، کوئی نہ کوئی تو ہوگی۔ جس کو مل گئی، سبحان اللہ اس کا بیڑا پار ہے۔ یہ وقت پھر نہیں آئے گا، اس کو غنیمت سمجھ لو اور جان لگا دو اپنی، اسی مہینے میں اللہ کے مقبول بندے بن جاؤ۔

اس مہینے کے روزے فرض ہیں۔ اگر کوئی شخص روزوں کا منکر ہے تو وہ مرتد اور بے ایمان ہے، کافر ہے۔ اگر اسی حال میں مر جائے تو نہ اس کی نماز جنازہ ہے، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ بلکہ بغیر کفن دفن اور نماز جنازہ کے کسی کھڈے میں ڈال دیا جائے گا۔ ایسا ناپاک ہے بے روزہ۔ اور آپ دیکھ رہے ہیں، اخبارات میں آرہا ہے کہ فلاں جگہ روزہ خوروں کا اجتماع تھا، اللہ کی لعنت نہیں آئے تو اور کیا آئے گا۔ اگر ان پر نہیں تو اور اللہ کی پھٹکار کن پر آئے گی؟ طرح طرح کے بہانے بنا لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ تو دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے۔ بدنصیب، بدقسمت، ملعون ومردود۔ اللہ نے اس مہینے کے روزوں کو فرض قرار دیا اور راتوں کے قیام کو بطور نفل کے رکھا۔

اس مہینے میں جو کوئی نفلی عبادت کرے گا تو اس کو فرضوں کے برابر ثواب ملے گا اور ایک فرض کی ادائیگی پر ستر فرضوں کی ادائیگی کا ثواب اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے اور یہ صبر کا مہینہ ہے، صبر ہی صبر ہے اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مہینے میں۔ صبر کے معنی رک جانے کے ہیں۔ روزہ دار اس مہینے میں ہر چیز سے رک جاتا ہے۔ کھانے سے، پینے سے، لوگوں کو ایذا دینے، ہر چیز سے رک جاتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی مرضی کے مطابق چلتا ہے اور جو شخص اللہ کی رضا کے لیے ہر چیز سے رک گیا، اپنی خواہشات کو اپنے پاؤں تلے مسل ڈالا وہی جنت کے مستحق ہیں۔

﴿ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ ﴾

النازعات: ۴۰۔۴۱)

”ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا، اسی کا ٹھکانا جنت ہوگا۔“

اگر کوئی شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا کہ مجھے اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونا اور مجھے جواب دینا ہے کہ ادھر سب سامنے آجاتا ہے، اگر کوئی اس سے ڈر گیا اور اپنی خواہشات نفسانی کو اپنے پاؤں تلے مسل دیا، من مانی نہیں کی، جو دل میں آیا وہ نہیں کیا، اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے ماتحت چلا، اپنی من مانی کو اپنے پاؤں تلے مسل دیا۔ آج مسلمان جو جی میں آیا کر رہا ہے، جس طرح اللہ نے بتایا کہ صورت تمہاری ایسی ہو، سیرت ایسی ہو، اخلاق ایسے ہوں، اعمال ایسے ہوں تو بجائے اپنی گردن جھکا کر اس پر عمل کرے اور اپنی خواہشات کو پاؤں تلے مسل دے لیکن وہ جیسے جی میں آئے ویسے کر رہا ہے۔ یہ جہنمیوں کی علامت ہے اور جس نے اپنی من مانی، خواہشات نفسانی کو پاؤں تلے مسل دیا، اس کا ٹھکانا جنت ہے۔ اس کے برعکس:

﴿ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ ﴾

(النازعات: ۳۷۔۳۹)

”جس شخص نے سرکشی کی ہوگی، اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی، تو بے شک اسی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔“

جو شخص سرکش ہوگیا اور اللہ اور رسول کے احکام کو پس پشت ڈال دیا اور اس دنیوی زندگانی کے اوپر ریجھ گیا اور جو اس دنیا میں ہو رہا ہے وہ بھی کر رہا ہے، تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ وہ جہنمی ہے جو سرکش ہے، جو من مانی کر رہا ہے، جیسے دنیا چل رہی ہے وہ بھی چل رہا ہے۔ یاد رکھنا، قرآن کی رو سے تین قسم کے لوگ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ایک تو ہیں سابقون الاولون یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں قرآن کہتا ہے۔

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبة : ۱۰۰)

''جولوگ سبقت کرنے والے اول والے ہیں، مہاجرین اور انصار میں سے اور جو نیک کاموں میں ان کی پیروی کرنے والے ہیں، اللہ ان سب سے خوش ہے اور وہ سب اللہ سے راضی ہیں۔ان کے لیے اس نے وہ نہریں تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔یہ ہے پوری پوری کامیابی۔

سابقین اولین جو سبقت کرنے والے ہیں نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں انصار اور مہاجرین، اللہ کے نیک بندے یہ نیکیوں کی طرف سبقت کر رہے ہیں، آگے بڑھ رہے ہیں۔اتنے نیک کہ دنیا کدھر جا رہی ہے، کوئی کیا کر رہا ہے، تمام چیزوں کو ٹھوکر لگا کر صرف یہ دیکھتے ہیں کہ نیکی کیا ہے، اللہ رسول کا حکم کیا ہے۔ آگے بڑھ رہے ہیں، ایک دوسرے سے سبقت کر رہے ہیں۔دو آدمیوں پر اللہ تعالیٰ بڑا راضی ہوتا ہے۔ دونوں آدمی نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ایک کہتا ہے کہ میں آگے بڑھ جاؤں دوسرا چاہتا ہے کہ میں آگے بڑھ جاؤں۔دنیا کے اعتبار سے تو آگے بڑھنے کی سب کی تمنا ہے، کوشش بھی کر رہے ہیں، اگر کسی نے پانچ لاکھ کی کوٹھی بنائی ہے تو میں دس لاکھ کی بناؤں۔عورتوں میں مردوں میں دنیوی اعتبار سے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی بڑی تمنا، خواہش اور کوشش ہے۔لیکن دینی اعتبار سے نہیں۔کوئی آگے بڑھنا نہیں چاہتا۔انصار اور مہاجرین نیکیوں کے معاملے میں آگے بڑھنے والے ہیں۔جب اعلان ہوا کہ اللہ کے راستے میں دو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر کا آدھا مال لے کر آ گئے۔انہوں نے یہ خیال کیا کہ آج میرے پاس مال بہت ہے میں زیادہ سے زیادہ اللہ کے راستے میں خرچ کروں گا۔میں نیکی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھوں گا۔ریا کاری نہیں اللہ کی رضا کے لیے آگے بڑھوں گا۔گھر کا آدھا مال لے کر آ گئے۔اگر دو مل تھے تو ایک مل لے گئے۔اگر دو سیر زیور تھا تو ایک سیر لے گئے، اگر دو کروڑ روپیہ تھا تو ایک کروڑ لے گئے۔معمولی بات ہے کیا؟ آج چالیسواں حصہ دیتے ہوئے لوگوں کی جان نکلتی ہے۔ادھر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ تو آگے ہی بڑھنے والے تھے وہ تو ہمیشہ ہر معاملے میں آگے رہنے والے تھے۔ وہ گھر کا سارا مال ہی لے آئے۔ جھاڑو لگا دی اور جھاڑو بھی سامان ہی میں رکھ دیا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پوچھا عمر کیا لائے ہو؟ کہا حضور آدھا لے آیا ہوں آدھا چھوڑ آیا ہوں۔ ابوبکر تم کیا لے کر آئے ہو اور کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ بولے، ترکت اللہ ورسولہ حضور اللہ رسول کی محبت جو دل میں ہے وہ چھوڑ کر آیا ہوں اور کچھ نہیں سب لے آیا ہوں۔ نیکیوں میں سبقت کرنا، ایک دوسرے سے آگے بڑھنا اللہ کو بہت پیارا ہے۔ دونوں پر اللہ تعالیٰ نگاہ رحمت رکھتے ہیں. شفقت، مہربانی اور اللہ کا کرم ہوتا ہے دونوں پر۔ کہ دیکھو کیسے پیارے ہیں مجھے راضی کرنے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ یہ سبقت کرنے والے، نیکیوں میں آگے بڑھنے والے انصار اور مہاجرین اور دوسرے وہ لوگ جو ان کی دیکھا دیکھی ان کے پیچھے چلنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا یہ اللہ سے راضی ہوگئے۔ ڈپلومہ مل گیا۔ اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے باغات اور ایسی جنت تیار کی ہوئی ہے جس کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس میں رہیں گے۔ کتنی بڑی کامیابی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائی ہے؟

یاد رکھیے پہلا درجہ سابقین کا ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھ رہے ہیں، کچھ نہیں دیکھتے کہ کون کیا کر رہا ہے، من میں اور جی میں کیا آرہی ہے؟ سب کو اپنے پاؤں تلے مسل دیا۔ خواہشات نفسانی کو، لوگوں کی ریت کو، لوگوں کے کرنے کرانے کو، سب کو لات مار دی۔ بس یہ دیکھا کہ اللہ اور رسول کی رضا کس میں ہے اور آگے بڑھے اور وہی کام کر رہے ہیں۔ دوسرا درجہ متبعین باحسان کا ہے کہ خود تو اتنا داعیہ پیدا نہیں ہوا کہ ایک دم سب چیزوں کو چھوڑ کر آگے بڑھ جائیں لیکن جب دیکھا کہ لوگ آگے بڑھ رہے ہیں تو ان کو دیکھ کر دل میں جذبہ اور شوق پیدا ہوا اور ان کے پیچھے لگ گئے۔ کرنے والوں کو دیکھ کر رہا نہیں گیا پھر وہی کرنے لگے۔ وہ نیکی میں آگے بڑھے تو یہ بھی پیچھے پیچھے چلے۔ یہ دونوں اللہ کے لاڈلے اور بڑے پیارے ہیں۔ فرسٹ نمبر اور سیکنڈ نمبر۔ اور تیسرا درجہ، اللہ مجھے اور آپ کو بچائے۔

تیسرا درجہ مغفلین کا ہے۔ اللھم لا تجعلنا منھم یا اللہ ہم کو بچانا ان مغفلین سے۔ یہ غافل لوگ ہیں، منافقین ہیں۔ غفلت والے لوگ ہیں کہ نہ تو خود داعیہ پیدا ہوا کہ نیکیوں کی طرف آگے بڑھیں اور نہ جانے والوں کرنے والوں کو دیکھ کر ہی ان میں کوئی جذبہ پیدا ہوا۔ نہ خود کیا نہ کرنے والوں کو دیکھ کر کیا،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بالکل غافل ہیں، کوئی پرواہ نہیں، اِس کان سے سنا اُس کان سے نکال دیا۔ یہ منافقین ہیں، اللہ مجھے اور آپ کو بچائے۔ (آمین)۔

یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔

﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (الزمر: ۱۰)

"صبر کرنے والوں کو اللہ بے حساب اجر دے گا۔"

"وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ"

یہ غم خواری کا مہینہ ہے۔ ہمدردی کرنے کا، صدقہ وخیرات کرنے کا مہینہ ہے۔ عزیز واقارب کو سب سے پہلے دیکھنے کا مہینہ ہے۔ جو لوگ مانگتے نہیں پھرتے لیکن حالت ان کی پتلی ہے اور دیکھنے میں معلوم ہوتا ہے کہ غنی ہے۔ ایسے لوگوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر دو۔ لقمہ دو لقمہ مانگنے والے تو اپنا پیٹ بھر لیں گے جمع کر لیں گے لیکن یہ جو سوال سے بچتے ہیں، حالت ان کی پتلی ہے۔ گھر میں آمدنی تو ہے دو ہزار روپے کی اور خرچ ہے دس ہزار کا۔ ان لوگوں کو دو۔ کسی سے مانگتے نہیں لیکن پریشان ہیں، بدحال ہیں، جوان لڑکیاں گھر میں ہیں، اہل وعیال پورا ہے اور آمدنی ہے نہیں۔ ایسے لوگوں کو تلاش کر کے اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر دو۔

((وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ))

"یہ مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ مؤمن کی روزی میں برکت دیتا ہے۔"

بڑی برکت ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ مؤمن کی روزی میں، ہر آدمی ماشاء اللہ اچھا کھاتا ہے۔ اچھے طریقے سے سحری کرتا ہے، افطاری کرتا ہے۔ کیسی برکتیں اللہ نے دے رکھی ہیں۔ ماشاء اللہ فراوانی ہی فراوانی ہے اس مہینے میں۔ مؤمن کا رزق بڑھ جاتا ہے۔ برکتیں ہوتی ہیں، رحمتیں ہوتی ہیں۔ اصل چیز برکت ہے بیلنس نہیں ہے۔ قرآن کریم بیلنس کا ذکر نہیں ہے برکت کا ذکر ہے، برکت، برکت، برکت۔

﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ﴾

(الاعراف: ۹۶)

"اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان وزمین کی برکتیں کشادہ کر دیتے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگر تم ایمان اختیار کرلو، مؤمن بن جاؤ، اللہ رسول پر پکا ایمان ہو تمہارا اور تقویٰ کی زندگی اختیار کرو، متقی بن جاؤ، اللہ کے اوامر واحکام پر عمل کروا اور اللہ نے جن چیزوں سے منع کر دیا ہے ان سے باز رہو۔ تقویٰ اسے کہتے ہیں، تقویٰ کا معنی کیا ہے؟ اللہ کا ڈر اللہ کا ڈر جس کے دل میں ہوگا تو کیا وہ مادر پدر آزاد ہوگا؟ وہ جو اللہ نے حکم دیا ہے وہ کرے گا۔ جس سے منع کیا ہے اس سے رک جائے گا۔ یہ متقی ہے۔ تو اگر آپ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئیں اور تقویٰ کی زندگی اختیار کریں تو اللہ فرماتے ہیں تو ہم آسمانوں زمینوں سے تمہارے لیے برکتوں کے خزانے کھول دیں گے۔ یاد رکھنا برکت اصل چیز ہے۔ اگر آپ نے پانچ روپے کمائے اور اللہ نے اس میں برکت ڈال دی تو اللہ آپ کے سب کام کر دیں گے۔ ایسی برکت ہوگی سب کام ہو جائیں گے۔ اور اگر آپ نے پانچ لاکھ روپیہ کمایا اور اللہ نے اس سے برکت اُٹھالی تو وہ عذاب ہے تیرے لیے۔ ہائے ہائے ہی کرتا رہے گا پریشان ہی رہے گا۔ اصل چیز برکت ہے اور یاد رکھنا برکت نمازی کو حاصل ہوتی ہے۔ بے نمازی کی روزی میں کبھی برکت نہیں ہوتی چاہے لاکھ روپیہ کمالے۔ ہائے ہائے کرے گا، پریشان رہے گا۔ اور جو نمازی ہوتا ہے اس کو سکون ملے گا۔

﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿٢٨﴾﴾ (الرعد: ۲۸)

”خبردار! اللہ کے ذکر سے دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔“

اللہ نماز پڑھنے والوں کو اطمینان قلب دیتا ہے، سکون ملتا ہے ان کو۔ اور اگر آپ کروڑ پتی بھی ہیں لیکن سکون نہیں ہے تو اس دولت پر اللہ کی لعنت ہے۔ سکون وطمانیت نہ دولت سے ملے گا، نہ قوت سے ملے گا۔ یہ اللہ کے ذکر سے اور نماز سے ملے گا۔ سکون چاہتے ہو، برکت چاہتے ہو اور رحمت چاہتے ہو تو نماز کے پابند ہو جاؤ۔ اپنی غفلتوں سے توبہ کرلو، اپنے گھروں کے اندر ایسا نظام بناؤ کہ تمہارے بیٹے، بیٹیاں، بہوئیں، تمہارے نوکر سب پنج وقتہ نماز کے پابند ہوں۔ اس میں کسی قسم کی غفلت نہیں برتو۔ اولاد کا لاڈ پیار اپنی جگہ اس سے تمہیں کوئی منع نہیں کرتا لیکن جو اللہ کے دین پر لاڈ پیار کرتا رہے کہ وہ بیٹا ہے، بیٹی ہے یا بہو ہے، اور وہ اللہ کا دین چھوڑے بیٹھا ہے؟ وہ اللہ کا دین چھوڑے بیٹھا ہے اور تو پھر ان سے پیار کر رہا ہے تو تجھ پر اللہ کی لعنت ہوگی۔ جو اللہ اور رسول کے مخالف ہیں ایمان دار ان سے محبت نہیں کرتا۔

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْٓا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ﴾ (المجادلہ : ۲۲)

''اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو تو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائے گا، گو وہ ان کے باپ، ان کے بیٹے ان کے بھائی یا ان کے کنبہ قبیلہ کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔''

چاہے ان کے باپ ہوں، ان کے بیٹے ہوں اور چاہے ان کے خاندان قبیلے والے ہوں ایمان دار آدمی اللہ اور اس کے رسول کے مخالف سے محبت نہیں رکھتا۔ تیرا بیٹا وہی ہے جو اللہ رسول کا فرماں بردار ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ یا اللہ یہ میرا بیٹا ہے اس کو بچالے، کہا یہ تیرا بیٹا ہی نہیں ہے۔ یہ تو کافر ہے، یہ تو دین اسلام سے نکلا ہوا ہے، یہ تیرا بیٹا کہاں ہے؟ تیرا بیٹا وہ ہے جو تیرے رب کے حکم پر چلے۔ یاد رکھنا تیرا بیٹا وہی ہے، تیری بیوی وہی ہے جو اللہ اور رسول کے حکم پر چلے۔ خود بھی پابند ہو جا، اولاد کو پابند بنا۔ یہ اللہ کی رحمت کا مہینہ عجیب ہے اپنے آپ کو بدلنے کا، اپنے کریکٹر کو بدلنے کا، اپنی زندگی میں انقلاب لانے کا یہ مہینہ ہے۔ بدل جا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلَ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ))

''اگر کوئی شخص کسی روزے دار کو افطار کرا دے تو افطار کرانے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا روزہ دار کو اس کے روزے کا ملے گا۔ اور کسی کے اجر کو کم نہیں کیا جائے گا۔ کہ کاٹ کر کسی کو دے دیا جائے۔ روزے دار کو بھی پورا دیا جائے گا اور افطار کرانے والے کو بھی پورا دیا جائے گا۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول ﷺ ہم میں سے ہر ایک آدمی تو ایسا نہیں ہے جو کسی کو افطار کرا سکے؟ اپنی افطاری کے لیے اس کے پاس کچھ نہیں ہے تو کسی کو کیا افطار کرائے گا؟ صدقے جاؤں محمد ﷺ کے آپ تو سب کے والی تھے امیروں کے بھی اور غریبوں کے بھی۔ آپ نے فرمایا:

((يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مُذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شُرْبَةِ مَآءٍ))

''یہ ثواب اللہ اس کو بھی دے گا جو کسی کو دودھ کا ایک گھونٹ یا ایک کھجور یا اگر یہ بھی نہیں تو پانی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے ایک گھونٹ سے ہی افطار کرا دے۔"

((وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شُرْبَةً لا يَظْمَعُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ))

"اور جو کسی روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو میرے حوض سے پانی پلائے گا کہ پھر جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔"

حوض کوثر کا پانی جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور بڑا معطر عجیب قسم کا حوض کوثر کا پانی ہوگا۔ اس کو اللہ میرے اس حوض کوثر کا پانی پلائیں گے۔

کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو اس مہینے میں غافل ہیں؟ کتنے محروم قسمت ہیں وہ لوگ جو اس مہینے میں بھی اپنے آپ کو نہیں بدلتے۔ ڈھیٹ ہیں، بے حیا ہیں جہاں تھے وہیں ہیں۔ وہی صورت بنی ہوئی ہے وہی سیرت ہے اور وہی اخلاق ہیں۔ اللہ مجھے اور آپ کو معاف فرمائے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ مہینہ پھر آیا اور لعنت برسا کے چلا گیا۔ اللہ بچائے، اللہ محفوظ رکھے۔ یہ مہینہ ان کے لیے رحمت ہے جو اللہ کی رحمت کو اپنے عمل، اپنے کردار، اپنی سیرت اور اپنے کریکٹر سے اپنے قریب کر لیں۔ انقلاب لے آئیں، بدل جائیں۔ اس مہینے میں جہاں پہلے تھے وہاں نہ رہیں تب تو یہ مہینہ باعث رحمت ہے ورنہ اللہ کی لعنت اور پھٹکار ہے۔ اللہ مجھے اور آپ کو بچائے، اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کا ڈر دل میں پیدا کر کے اپنے آپ کو یکسر بدل لیں۔

((وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَّ اٰخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ))

"فرمایا کہ یہ مہینہ ہے جس کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔"

اس کے تین دھاکے ہیں۔ پہلا دھاکہ رحمت کا، جن لوگوں نے پہلے دھاکے کی قدر کی، معافیاں مانگ لیں، اپنے آپ کو بدل لیا، ماشاء اللہ بڑے خوش قسمت ہیں۔ دوسرا دھاکہ مغفرت کا ہے۔ اگر اب تک کوئی کوتاہی رہ گئی تو اب بھی اپنے آپ کو بدل لیں اور معافی مانگ لیں۔ تیسرا دھاکہ ہم جیسے گناہ گاروں کے لیے جو جہنم کے کنارے آ لگے ہیں۔ بڑے پاپی، بڑے مجرم ہیں ہم لوگ، یہ تیسرا دھاکہ ہمارے لیے ہے۔ اس دھاکے کے اندر بھی اگر کوئی ہوش میں آ گیا، رحمت اور مغفرت کے دھاکے گزرنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے بعد اب تو سنبھل جائے اب توبہ کرلے، اب اپنی صورت وسیرت اللہ کے حکم کے مطابق بنالے۔ اس دھاکے کے اندر اپنی غفلتوں کا پردہ چاک کر کے، اللہ کے آگے رو دھو کر، اللہ سے معافیاں مانگ کر اپنے آپ کو بدل لیا، جہاں تھا وہاں نہیں رہا، تو اللہ ایسے لوگوں کو اس دھاکے میں جہنم سے آزاد کرتا ہے۔ اللہ ہمیں بھی ان میں سے کردے، اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے۔ اللہ تعالیٰ شیطان کے حملے سے محفوظ فرمائے۔ انسان خود شیطان ہوتا ہے تو ہی شیطان حملہ کرتا ہے۔ اللہ ہمیں شیطانیت سے بچائے جنوں میں بھی شیطان ہیں اور لوگوں میں بھی شیطان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس شیطانیت سے بچائے۔ اللہ ہمارے دلوں کو نرم کردے، اللہ اپنا تقویٰ دے، اللہ رب العالمین اپنا ڈر دے، اللہ رب العالمین ہمارے اندر نیکیوں کا جذبہ پیدا کرے اور اللہ رب العالمین گناہوں سے نفرت پیدا فرمادے۔ آمین۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ﴾ (المجادلہ : ۲۰)

”بے شک اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہی لوگ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔“

اے مخالفو! تم کیا سمجھے بیٹھے ہو، جو اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل ہیں۔ وہ ذلیلوں کے ذلیل ہیں، عزت انہی کی ہے۔ اللہ ہمیں اپنے اور رسول کے احکام کی اطاعت وفرماں برداری کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کریں اللہ کہنے والے اور سننے والوں کو سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ رب العالمین ہم سے راضی ہوجائے اور ہم کو معاف فرمادے۔ آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صلہ رحمی اور فضائل رمضان

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ . اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ .

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرة : ۱۸۳)

حمد وثنا کے بعد! اللہ رب کریم کا بہت بڑا احسان ہے کہ اللہ رب العالمین نے صحت اور تندرستی عطا فرما رکھی ہے۔ انسانی مشین کا کوئی پرزہ ذرا ڈھیلا ہو جائے تو معاملہ الٹا ہو جاتا ہے۔ ہمیشہ اللہ سے یہ دعا کرتے رہنا چاہیے۔

"اللهم انى اسئلك العفو والمعافاة فى الدنيا والآخرة ."

"اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے معاف کر دے اور دنیا و آخرت میں عافیت دے۔"

اگر آپ کو دنیا اور آخرت میں عافیت مل گئی تو سب کچھ مل گیا۔ صدقے جائیں میرے رب العالمین کے، حدیث میں آتا ہے کہ جب انسان یہ دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو بندہ پر پیار آتا ہے۔ ہمارے پاس کوئی سوال کرنے کے لیے آئے ایک دفعہ دو دفعہ تو ہم تنگ آ جاتے ہیں اس کو جھڑک دیتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا:

﴿وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ (الضحى : ١٠)

"کہ سائل کو جھڑکنا نہیں۔"

﴿قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ﴾

(البقرة : ٢٦٣)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھلی بات کہہ دینا۔

اللہ رب العالمین کی شان دیکھتے ہو کہ وہ مانگنے سے خوش ہوتا ہے نہ مانگیں تو وہ ناراض ہوتا ہے۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ (المؤمن : ٦٠)

"جو تکبر کرتے ہیں اور میرے سامنے جھک کر مجھ سے بھیک نہیں مانگتے میں ان کو جہنم میں داخل کروں گا۔"

اللہ کے سامنے بھیک مانگنا گڑگڑانا عاجزی کرنا یہ اللہ کو بہت پسند ہے۔ اللہ سے صحت اور عافیت مانگئے۔ حضور ﷺ کا خطبہ استقبالیہ بڑا عجیب خطبہ ہے اس میں رمضان المبارک کے فضائل بھی آ گئے اور اس میں رمضان المبارک کے مسائل واحکام بھی آ گئے فرمایا۔

"یاایھا الناس قد اضل کم"

اے لوگو تم پر ایسے مہینے نے سایہ ڈالا ہے جو بڑی عظمت والا ہے بڑی برکتوں اور رحمتوں والا مہینہ ہے۔ اس میں ایک رات آ رہی ہے جس میں جاگ کر عبادت کرنا ہزار مہینے سے زیادہ افضل ہے جس کے روزوں کو اللہ نے فرض قرار دیا ہے اور راتوں کو قیام کرنا، تراویح پڑھنا، تہجد پڑھنا، عبادت کرنا ذکر الٰہی کرنا یہ بطور نفل کے رکھا ہے اللہ تعالیٰ اس مہینے میں دینے پر آیا ہوا ہے۔

بدنصیب ہیں وہ لوگ جو اپنی جھولی اللہ کے سامنے نہ پھیلائیں اپنے گناہوں کی معافی نہ مانگیں اپنا راستہ سیدھا نہ کرلیں۔ اللہ کی رضامندی کے خلاف جو راستہ بنایا ہوا ہے اس سے توبہ نہ کرلیں۔ جس نے اس مہینے میں نفل عبادت کی اس کو فرض عبادت کے برابر ثواب ملتا ہے اور جس نے فرض پورا کیا اس کو ستر فرضوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔ یہ مہینہ صبر کرنے کا ہے ہر چیز سے صبر کھانے پینے سے صبر، شہوت سے صبر، غیبت، چغلی سے صبر، اپنے ہاتھ کان ہر چیز کو اللہ کی نافرمانی سے ہٹانا اللہ کی اطاعت پر لگانا یہ بھی صبر ہے یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے۔ صبر کی جزاء جنت ہے۔

صبر کرنے والوں کو اللہ بے حساب اجر دیتا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ کل قیامت کے دن اللہ ہر ایک کو ناپ کر تول تول کر دے گا مگر صبر کرنے والوں کو لپ بھر کر دے گا۔ یہ مہینہ صبر اور غمخواری کا ہے نرمی آ جائے طبیعت میں رحم پیدا ہو جائے، کسی بھوکے ننگے محتاج کو دیکھ نہ سکے یہ ہمدردی کا مہینہ ہے، تمام لوگوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو دیکھو اقرب کو اپنے آس پاس کے لوگوں کو کوئی بھوکا ننگا نہ ہو۔ وہ آدمی بے غیرت ہے جو خود تو خوب کھاتا پیتا ہے اور پڑوس میں کوئی بھوکا مر رہا ہے اس کا خیال نہیں۔

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا﴾ (النساء: ٣٦)

سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت کی، کسی کو شریک کیا، کسی کو نفع نقصان کا مالک سمجھ لیا، کسی اور کو حاجت روا یا مشکل کشا سمجھ لیا تو پھر تمہاری کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہاں بھی برباد اور آخرت میں ابدی جہنم ہے۔ سب سے پہلے اپنے عقیدہ کو درست کر لینا ایمان اسی میں ہے اسلام اسی میں ہے یہ پیشانی سوائے اللہ کے کسی کے آگے نہ جھکے یہ ہاتھ سوائے اللہ کے کسی کے سامنے نہ اٹھیں، کسی کی نذر و نیاز نہ ہو کسی سے سوال نہ ہو کسی سے فریاد نہ کرے یہ سب اللہ کے حقوق ہیں۔ فریاد اسی سے کی جاتی ہے۔ حاجت روا مشکل کشا وہی ہے اس کے علاوہ سب بھوکے ننگے ہیں کسی کے پلے میں کچھ نہیں۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ﴾ (فاطر: ١٥)

اے لوگو! تم سب کے سب اللہ کے محتاج ہو خواہ کوئی نبی ہو، اولیاء ہو، بزرگان دین ہوں، کالے ہوں گورے ہوں مشرق میں ہو مغرب میں ہوں تم سارے کے سارے فقیر ہو اس کے محتاج ہو۔ سب دروں کو ٹھوکر لگا دو صرف ایک در پر جھکو۔ دوسری چیز ماں باپ کے ساتھ احسان کرو ہمدردی کرو غمخواری کرو، بندوں میں پہلا حق ماں باپ کا ہے۔ اگر ماں باپ راضی نہیں ہیں اور ماں باپ کی فرمانبرداری نہیں کرتے ان کے دل کو ٹھنڈا نہیں کرتے۔ جتنی نمازیں پڑھ لو جتنے روزے رکھ لو کتنی راتوں کو عبادت کر لو تمہارے منہ پر ماری جائیں گی اللہ کی رضا ماں باپ کی رضا میں ہے۔ ماں باپ راضی ہیں تو اللہ بھی راضی ہے اور ماں باپ ناراض ہیں تو اللہ بھی ناراض ہے۔ اللہ تعالیٰ ماں باپ پر جان نچھاور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایسے بھی بدبخت ہیں کہ خود بنگلوں میں رہتے ہیں اور ماں باپ کو معمولی سی جھونپڑی میں یا کچے مکان میں رکھا ہوا ہے۔ کیا حال ہوگا ان کا یہ اپنی نمازوں پر روزوں اور عبادت پر اترا رہے ہیں تو یہ شیطان کا دھوکہ ہے پہلے ماں باپ کو راضی کرو ان کے قدموں میں آؤ خود بھی جھکو اور بیوی کو بھی جھکاؤ بچوں کو جھکاؤ ان کو سر کا تاج بناؤ تم نیچے بیٹھو ان کو بلند رکھو۔ اگر تم اپنی عبادت کو روزوں کو اللہ سے قبول کرانا چاہتے ہو تو ماں باپ سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معافی مانگ لو ان کو راضی کر لو۔

﴿وَّبِذِی الْقُرْبٰی﴾ قرابت مندوں کا خیال کرنا، اول خویش بعد درویش پہلے اپنے پھر دوسرے۔ دوسرے آ کر لے جا رہے ہیں سیٹھ صاحب کی سخاوت کی مشہور ہو رہی ہے لیکن بھائی وہ بے چارہ پریشان ہے اس کا خیال کر لو تو کہتے ہیں انہوں نے کبھی آ کر سلام نہیں کیا۔ بیوی بچے اس کے ادب نہیں کرتے اگر تو نے اپنے مقصد کے لیے زکوٰۃ خیرات دی تو تیرے اوپر اللہ کی لعنت ہے۔ زکوٰۃ خیرات اللہ کے لیے دے اگر تیرا بھائی ضرورت مند ہے تو خود اس کے پاس پہنچ۔ تیری خالہ پھوپھی ماموں قرابت مند جو بھی عزیز و اقارب ہیں ان کے ساتھ غمخواری کرو ہمدردی کرو تمہاری ذمہ داری ہے قرابت مندوں کو خود تلاش کرو۔

قرابت داروں کے لیے حضور ﷺ نے فرمایا:

((صل عن من قطعیة))

جو رشتہ دار تجھ سے قطع تعلق کرے تو اس کے ساتھ مل جا۔ اگر کوئی قرابت دار تجھ سے برائی کرے تو اس کے ساتھ اچھائی کر۔ فرمایا تو رشتہ دار سے مل جائے گا تو میں مل جاؤں گا اور جس سے کٹ جائے گا تو میں کٹ جاؤں گا صلہ رحمی کا خیال کرو اپنی اکڑ کو ختم کرو شب قدر آ رہی ہے اس میں اللہ سب کو معاف کریں گے لیکن کوئی قطع رحمی کرے گا اس کو اللہ معاف نہیں کریں گے۔ والیتمی اور یتیموں کا خیال کرو اگر یتیم کے سر پر اللہ کے لیے شفقت سے ہاتھ پھیرو گے تو اس کے سر پر جتنے بال ہیں اتنی نیکیاں ملیں گی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں اور جو یتیموں کی کفالت کرتا ہے اس کا خیال کرتا ہے جنت میں ایسے ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔ یتیموں کا خیال کرو جن کے سر سے سایہ اٹھ گیا ہے ان کو احساس نہ ہونے دو اپنے بچوں کی عید تو خوشی سے منا رہے ہو۔ یتیموں کا حصہ پہلے رکھو۔ والمساکین، مسکینون سے غمخواری کرو احسان کرو، مسکین اس کو کہا جاتا ہے جو بھیک نہیں مانگتا پھرتا لقمہ دو لقمے۔ فقیر بھیک مانگتا پھرتا ہے لیکن مسکین سوال کرنے سے بچتا ہے، اجلا پوش ہے اس کو شرم آتی ہے کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے لیکن حالت بڑی خراب ہے۔

﴿لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا﴾

(البقرة: ۲۷۳)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان فقیروں کو دو جو اللہ کے راستے میں رکے ہوئے ہیں جو ان کی حالت سے ناواقف ہوتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ تو غنی ہیں لیکن غور کرو گے تو پتہ چل جائے گا کہ یہ ضرورت مند ہیں ان کی علامتوں سے پتہ چل جائے گا یہ مستحق ہیں اس کی علامت کیا ہے کہ وہ چمٹ کر سوال نہیں کرتا ایسے لوگوں کو تلاش کر کے دو یہ دینے کا مہینہ ہے ضرورت مندوں کو دو۔

"والجار ذی القربی"

''اور قریبی پڑوسی کا خیال کرو۔''

حضور ﷺ نے فرمایا کہ پڑوسی کا اتنا حق بتایا اللہ نے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کہیں اس کو وارث نہ بنا دیا جائے۔ فرمایا وہ شخص مسلمان ہی نہیں جس کے ظلم اور تکلیف سے پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ پڑوسی کا خیال ضرورت مند ہے تو ضرورت پوری کرو ہر طرح سے ہمدردی کرو۔

"والصاحب بالجنب"

''پہلو کے ساتھی کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔''

پہلو کا ساتھی کون ہے اگر تمہارے ساتھی کوئی سفر میں شریک ہو گیا راستہ میں چل رہے تھے کوئی ساتھ ہو گیا اس کو بھی محروم نہ کرو۔

"وابن السبیل"

اور مسافر آدمی ہو اس کے اسباب منقطع ہو گئے ہوں تو اس کو گھر تک پہنچانے کے لیے مدد کرو۔

"شَہْرُ الْمَوَاسَاتِ"

یہ غمخواری کرنے کا مہینہ ہے اور مہینہ ایسا ہے کہ مومن کی روزی زیادہ اور بابرکت ہو جاتی ہے اس مہینہ میں ہر چھوٹا بڑا امیر غریب اچھے سے اچھا کھاتا ہے برکت ہوتی ہے اس مہینہ میں کسی نے روزہ دار کو افطار کرایا تو اس کے گناہ اللہ معاف کر دیتے ہیں اور اس کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں کتنا بڑا اجر ہے افطار کرانے کا اور اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا روزہ دار کو ملے گا کسی کے اجر میں کمی نہیں کی جائے گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں ہر ایک ایسا نہیں ہے کہ روزہ دار کو روزہ افطار کرا سکے تو فرمایا یہ ثواب تمہیں ایک گھونٹ دودھ کا پلا دو مل جائے گا ایک کھجور کھلا دو اس پر بھی مل جائے گا اگر یہ بھی نہیں تو پانی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا گھونٹ پلا دو ثواب مل جائے گا۔ یہ مہینہ ایسا ہے کہ اس کا پہلا عشرہ رحمت دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔ یہ دن اگر ہم نے غفلت سے گزار دیے تو ہم سے بڑھ کر بد بخت کون ہوگا۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ان اوقات کو، ان گھڑیوں کو غنیمت سمجھ کر اپنے رب کو راضی کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہے ہیں، ہر چھوٹے بڑے گناہ سے نفرت کر رہے ہیں اور ہر چھوٹی بڑی نیکی سے محبت کر رہے ہیں، غلط راستے کو سیدھا کر رہے ہیں۔ اگر اس مہینے میں بھی اپنے آپ کو ٹھیک کر کے اپنے رب کو راضی نہ کرے کوئی آدمی تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ اس مہینے سے بڑھ کر کون سا مہینہ آئے گا اپنی اصلاح کے لیے؟ اللہ اللہ۔ حضور ﷺ کا خطبہ عالیہ۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((یٰاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِیْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِیَامَهٗ فَرِیْضَةً وَقِیَامَ لَیْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِیْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَیْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَةً فِیْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰی فَرِضَةً كَانَ كَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَةً فِیْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ یُزَادُ فِیْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنُ مَنْ فَطَّرَ فِیْهِ صَآئِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقُ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّنْقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْءٌ .)) (شعب الایمان للبیهقی)

''اے لوگو تمہارے اوپر ایک ایسا مہینہ سایہ ڈال رہا ہے جو بڑی عظمتوں والا مہینہ ہے جو بڑی برکتوں والا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں ایک رات آرہی ہے اگر جاگ کر تم نے اس کی عبادت کرلی تو ہزار مہینے کی عبادت سے افضل تم کو اللہ ثواب دے گا۔ اس مہینے کے روزوں کو اللہ نے تمہارے اوپر فرض قرار دیا ہے اور راتوں کو قیام کرنا بطور نفل کے رکھا ہے۔ اس مہینے میں اگر کسی شخص نے نفلی عبادت کی تو اس کو فرض کے برابر ثواب ملے گا اور اگر کسی نے فرض پر عمل کیا تو اس کو ستر فرضوں کے برابر ثواب ملے گا۔ ایک پیسہ خرچ کرو گے تو ستر پیسے کا، سات سو پیسے کا (ابھی آئے گا، آگے بیان آرہا ہے) یہ صبر کرنے کا مہینہ ہے (یہاں تک خطبہ آپ سن چکے ہیں، اس کی تشریح آپ کے سامنے آچکی ہے، باقی ماندہ حصہ آج شروع ہوتا ہے)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ غم خواری کا مہینہ ہمدردی کرنے کا مہینہ ہے۔ اللہ کے راستے میں صدقہ وخیرات کرنے کا مہینہ ہے۔ یوں تو محمد رسول اللہ ﷺ ہمیشہ ہی سخیوں کے سخی تھے لیکن اس مہینے میں حضرت جبریل علیہ السلام آتے تھے اور ہر رات آپ ﷺ سے قرآن کا دور کرتے تھے۔ اس وقت تو آپ کی شان ہی بہت بڑھ جاتی تھی، سخاوت کی فیاضی کی۔ اس قدر سخی ہوتے تھے اس مہینے میں کہ صحابہ کرام کہتے ہیں کہ تیز اور تند ہوا سے بھی زیادہ سخاوت ہوتی تھی آپ ﷺ کی۔ جب تیز اور تند ہوا چلتی ہے تو ہر چیز کو چھو کر گزر جاتی ہے۔ یہ رمضان کا مہینہ جب آتا تو محمد رسول اللہ ﷺ کی فیاضی سے آپ کی سخاوت سے ہر ایک مستفید ہوتا۔

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۶۱﴾ (البقرة: ٢٦١)

''مثال ان لوگوں کی جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایک دانے کی مثال ہے۔ وہ دانہ بو دیا گیا، پھوٹ کر اس نے اپنی سات بالیاں نکالیں اور ہر بالی میں سو سو دانہ ہے۔ (اللہ اللہ) اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی وسعت والا ہے۔''

ایک نیکی کرو گے تو سات سو گنا ثواب دے گا اللہ۔ کیا کریم ہے یا کیا رحیم ہے؟ ایک نیکی کا سات سو گنا؟ ایک روپیہ خرچ کرو گے تو سات سو روپے کے برابر ثواب۔ پھر رمضان میں اس سے ستر درجے بڑھالو۔ اللہ نے فرمایا کہ اللہ کی ذات عالی میں اس سے بھی زیادہ وسعت ہے۔ وہ دینا چاہے تو کون روک سکتا ہے اس کو۔ ستر کو ستر لاکھ کر کے بھی اگر اللہ تعالیٰ دے تو وہ دے سکتا ہے۔ انسان کی اپنی طلب پر اپنی نیت پر موقوف ہے۔

﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۲۶۲﴾ (البقرة: ٢٦٢)

''جو لوگ اپنے مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں نہ ایذا دیتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ ان پر نہ تو کچھ خوف ہے اور نہ وہ اداس ہوں گے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دو شرط ہیں قبولیت کی ایک تو یہ کہ جو خرچ کر رہے ہیں خرچ کر کے اس پر احسان نہ جتلائیں۔ ورنہ رائگاں جائے گا، قطعاً۔ صرف اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرو اور کوئی مقصد نہ ہو۔ اگر دے کر احسان جتا دیا تو گیا معاملہ۔ احسان جتانا بہت بڑا گناہ ہے یاد رکھ لینا۔ عام طور پر لوگوں کے اندر یہ بیماری ہوتی ہے کہ جب کسی کے ساتھ کوئی سلوک کیا تو اس کو جتا دیتے ہیں۔ ارے تم کیا بات کرتے ہو؟ میں نے تم کو فلاں وقت یہ دیا، یہ کیا اور میں نے تمہارے ساتھ یہ کیا؟ جتا دیتے ہیں۔ جتا کر جو کیا تھا رائگاں گیا بلکہ گناہ اس کے سر پر آ گیا۔ فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ .))

(صحیح مسلم)

"تین قسم کے آدمی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ ان سے کلام کرے گا نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا، نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ایک اپنا کپڑا ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا، دوسرا احسان کر کے جتانے والا اور تیسرا جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔"

حضور فرماتے ہیں، تین آدمی ایسے مغضوب اور معتوب ہیں کہ اللہ کی نظر رحمت نہیں ہوگی ان پر تین آدمی۔ پہلا شخص اپنے پائجامے، اپنی پتلون، اپنے تہہ بند کو اپنے ٹخنوں سے نیچا رکھتا ہے۔ ٹخنے ڈھانپ لیتا ہے۔ وہ اتنا بڑا مجرم کہ اللہ اسے نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا اور حدیث میں آتا ہے بخاری شریف کی روایت ہے کہ جو شخص اپنے تہہ بند، اپنی پتلون اور اپنے پائجامے سے اپنے ٹخنے ڈھانپ لے تو قیامت کے دن وہ ٹخنے جہنم میں جلائے جائیں گے۔

((مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ)) (صحیح بخاری)

"کپڑے کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا (تو وہ ٹخنے) جہنم میں ہوں گے۔"

جس کو دیکھو کپڑا ٹخنے سے نیچے ہے۔ پتلون تو ٹخنوں سے نیچے ہوئے بغیر ہو ہی نہیں سکتی، کیونکہ وہ تو کافروں کا لباس ہے۔ وہ تو لازمی ٹخنے سے نیچے ہوتی ہے بلکہ پائجامے بھی ٹخنے سے نیچے ہوتے ہیں۔ پھر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگ بے وقوف ہوتے ہیں نا وہ یہاں آتے ہیں تو اپنی پتلون، اپنے پائجامے کو نماز کے وقت موڑ لیتے ہیں۔ حماقت ہے یہ ان کی۔ خالی نماز کے وقت نہیں ہر وقت ٹخنے کھلے رہنے چاہئیں۔ بہت بڑا گناہ ہے یہ۔ عام طور پر یاد رکھ لینا نوٹ کر لینا اس بات کو، اگر یہ چیز ہے تو چھوڑ دیں۔ ٹخنے سے نیچے پائجامہ کرنے والا اس کو بھی تجربہ کر لینا تمہیں ڈیپریشن شروع ہو جائے گی۔ بے چینی شروع ہو جائے گی۔ ٹخنے کھول لو سکون مل جائے گا۔ تجربہ کر لینا۔ روزی میں برکت ہوگی، سکون ملے گا۔ ٹخنے ڈھانپ کر دیکھ لینا کتنی بے چینی شروع ہو جاتی ہے اور ٹخنے کھول کر دیکھ لینا کہ کیسا سکون ملتا ہے۔ دو چیزیں شعار ہیں۔ اسلام، دین اور ایمان کا دو چیزیں شعار ہیں۔ ان دو چیزوں کا ہمیشہ خیال کر لینا۔ اپنی حد کو اپنی انا کو خاک میں ملا دینا اور یہود و نصاریٰ اور کافروں کی تقلید میں تم نے جو کچھ کر رکھا ہے اس کو لات مارنا اور تھوکنا۔ دو چیزیں شعار ہیں، اسلام کی علامت اور نشانی ہیں۔ ایک داڑھی اور ایک ٹخنے سے اوپر پائجامہ۔ یہ مسلمان کے دو شعار ہیں۔ آدمی اس سے پہچانا جاتا ہے کہ سرور دو عالم کا غلام ہے، یہ مدینے والی سرکار سے اس کا تعلق ہے، یہ مسلمان ہے۔ پہچانا جاتا ہے صورت دیکھ کر اور ٹخنے دیکھ کر۔ اگر داڑھی ہے اور ٹخنے سے اوپر پائجامہ ہے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ اللہ کا پیارا ہے اس کا تعلق سرور دو عالم سے ہے۔ یہ مسلمان ہے اور اسلام کے شعار پر عمل کرتا ہے۔

اپنے ٹخنے سے نیچے پائجامہ، پتلون اور تہہ بند رکھنے والا اللہ کے نزدیک اتنا مغضوب اور معتوب ہوگا قیامت کے دن کہ اللہ اس کو نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا اور قیامت کے دن یہ ٹخنے جہنم کی آگ میں جلائے جائیں گے۔ ہر وقت ٹخنے کھول کر رکھو، صرف نماز میں موڑنا نہیں ہر وقت کھول کر رکھو اور دیکھو زندگی کا لطف اور محمد رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا مزہ چکھو۔

فرمایا دوسرا آدمی، دوسرا آدمی کون ہے جسے اللہ نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا؟ وہ جو اپنا سودا بیچتا ہے جھوٹی قسمیں کھا کھا کر۔ بہت برا آدمی ہے یہ۔ جھوٹی قسمیں کھا کھا کے، میں اللہ کی قسم، میں خدا کی قسم! اتنے میں تو اپنی خرید بھی نہیں ہے۔ تو تو جھک مارنے کے لیے بیٹھا ہے یہاں، اتنے کا خریدا نہیں ہے اس سے نیچے کا دے رہا ہے۔ تو جھک مارنے بیٹھا ہے؟ بکواس، کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ اس قسم کی باتیں کرنے والے کا کوئی یقین نہیں کرتا، کوئی وقار نہیں ہے مارکیٹ کے اندر جھوٹے آدمی کا۔ سچا آدمی جو ہوگا اس کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عزت ہوگی مارکیٹ میں۔ فرمایا دوسرا آدمی وہ جو اپنا سودا جھوٹی قسمیں کھا کر بیچتا ہے۔

تیسرا آدمی وہ ہے جو احسان کر کے جتاتا ہے۔ اس لیے اللہ رب العالمین نے شرط لگائی کہ اللہ کے راستے میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں اور احسان نہیں جتاتے اور نہ کوئی ایذا دیتے ہیں۔ تکلیف بھی نہیں دیتے آنے والوں کو، اللہ کے راستے میں لینے والوں کو کوئی تکلیف بھی نہیں دیتے۔ ان کو کوئی طعن و تشنیع کریں اور نہ کچھ کہیں کہ چلے آتے ہو، شرم نہیں آتی تم لوگوں کو، تم ایسے ہو تم ویسے ہو، یعنی جو دیا ہے وہ ایذا دے کر رائگاں کر دیا۔ اللہ کی رضا کے لیے دو کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ اور نہ کسی پر احسان جتاؤ۔ یہ مہینہ صدقہ و خیرات کرنے کا مہینہ ہے، اپنے عزیزوں کے ساتھ اپنے اقارب کے ساتھ، اول خویش بعد درویش۔ سب سے پہلے اپنے قرابت مندوں کو دیکھو اس مہینے میں، تمہارا فرض ہے اپنے قرابت مندوں کی خبر لو، اپنے قریب کے رشتے داروں کی، دور کے رشتے داروں کی۔ صلہ رحمی کرو، صلہ رحمی کرنا فرض ہے۔ اللہ فرماتے ہیں جو رشتہ داری کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو رشتہ داری کو کٹ کرے گا میں اس سے کٹ جاؤں گا اور جس سے اللہ کٹ جائے اس کی خیر ہے؟ صلہ رحمی فرض ہے۔

آج دو پیسے ہوگئے تو لوگ اپنی قوم برادری، رشتے داروں سے الگ ہوجاتے ہیں۔ کوئی پوچھتا بھی ہے کہ فلاں تمہارا کیا ہے تو کہتا ہے ہمارا کوئی رشتہ دار نہیں ہے ہمارا کوئی تعلق نہیں ان کے ساتھ۔ دو پیسے ہوگئے، ایسے لاٹ صاحب بن گئے کہ اب غریب آدمیوں سے عزیز و اقارب سے نسبت رکھنا، شناسائی رکھنا اور تعلق رکھنا بھی اپنے لیے عار سمجھتا ہے۔ لعنت ہے ایسے لوگوں پر اللہ کی پھٹکار ہے۔

اللہ نے تجھے دو پیسے دیے ہیں، جھک جا، متواضع و منکسر ہو جا، اپنی حقیقت کو مت بھول۔ ہندوستان میں تھا گنیا، تیلی، نیچی ذات کا، یہاں آیا۔ دو پیسے ہوگئے تو سید کا بورڈ لگایا۔ حرام ہے اپنی نسل کو بدلنا حرام ہے۔ اللہ اللہ۔ اپنے عزیزوں، قرابت مندوں کا خیال کرو، ان کے پاس جا جا کر، خود نیچے ذلیل ہو کر نیچے متواضع ہو کر ان کی خدمت کرو۔ ماں پیٹ کا بھائی ہوتا ہے، ہمارے سامنے مثالیں موجود ہیں، ماں پیٹ کا بھائی ہوتا ہے، ایک کی کوٹھی بنی ہوئی ہے پچاس لاکھ روپے کی اور دوسرا بھائی پیر کالونی میں رہتا ہے جھونپڑی میں، سگا بھائی اور دوسرے لوگ آرہے ہیں تو کچھ دے بھی رہا ہے ان کو، ارے تیرا سگا بھائی اور وہ کس حالت میں ہے تو نے کبھی خبر لی ہے اس کی؟ ارے صاحب کیا خبر لیں، اس کی بیوی تو کبھی آئی ہی نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہمارے پاس، سلام کرنے تک نہیں آئی۔ وہ کبھی نہیں آیا ہمارے پاس۔ فلاں رشتے دار ہمارے پاس نہیں آیا، ارے تیرے پاس آئے یا نہ آئے، آنے والوں کو احسان جتا جتا کر دے گا؟ تیرا تو دینا ہی رائگاں ہے، باعث لعنت ہے۔ تو خود جا، خود پہنچ ان کے پاس، وہ نہیں آتے تو تو خود جا۔ ان کی خبر گیری کر، ان کا خیال کر۔ تو اس وقت اعلیٰ سے اعلیٰ درجے کی افطاری کر رہا ہے، اچھے کھانے کھا رہا ہے اور تجھے یہ بھی پتہ ہے کہ تیرے بھائی، تیرے رشتے دار تیرے قریبی تیرے دور کے، ان کا کیا حال ہے۔ وہ کس کیفیت میں ہیں، کس حالت میں ہیں۔ ان کو جا کر دریافت کر پوچھ، ان کی خبر گیری کر، ان کی ضرورتوں کو پورا کر بار بار قرآن مجید میں آیا ہے:

﴿وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ﴾ (الاسراء: ٢٦)

”قرابت داروں کو ان کا حق دو۔“

بار بار آیا ہے۔ لوگوں نے کچھ سمجھا ہی نہیں ہے۔ ایک آیت نازل ہوئی۔

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران: ٩٢)

”نیکی کی حقیقت کو تم اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ اپنا محبوب مال اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔“

اصل نیکی کیا ہے؟ اپنے محبوب مال کو اپنے پیارے مال کو اللہ کے راستے میں خرچ کرو۔ یہ کھانا خراب ہو گیا ہے، دو تین دن کا پڑا ہوا ہے، جاؤ اللہ کے راستے میں دے آؤ۔ یہ ٹھنڈی روٹیاں دے آؤ کسی کو، یعنی دل سے اتری ہوئی چیزیں دیتے ہو اللہ کے راستے میں۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ﴾ (البقرة: ٢٦٧)

”لوگو اگر اللہ کے راستے میں خرچ کرو تو پاکیزہ چیزیں، عمدہ چیزیں اور بڑھیا چیزیں خرچ کرو۔“

((اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا .)) (صحیح مسلم)

”اللہ تعالیٰ خود پاکیزہ ہے اور پاکیزہ اور طیب مال کو پسند کرتا ہے۔“

اللہ کے راستے میں خدا کے راستے دے رہے ہو تو عمدہ چیز دو۔ آیت نازل ہوئی کہ تم حقیقت نیکی کو اس وقت پاؤ گے جب تم اپنے محبوب مال کو اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ اللہ۔ یہ تھے مسلمان، آئے اور محمد رسول اللہ ﷺ سے فرمایا، کہنے لگے کہ سرکار، اللہ رب العالمین نے اپنے محبوب مال خرچ کرنے کو کہا ہے، تو یہ مسجد نبوی کے سامنے میرا باغ ہے یہ لاکھوں روپے کی ملکیت کا باغ جیسے یوں سمجھ لو کہ یہ ایک انڈسٹری تھی، بہت بڑی فیکٹری تھی، کہا کہ یہ باغ جس میں ہر طرح کے پھل ہیں اور لاکھوں روپے کی ملکیت کا یہ باغ ہے، حضور مجھے یہ سب سے محبوب اور پیارا مال ہے۔ میں اس باغ کو اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ نقطے کی بات ایک تو میں نے یہ بتائی اور دوسری نقطے کی بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھی بات ہے یہ باغ تم اگر اللہ کے راستے میں دینا چاہتے ہو اپنا محبوب مال تو یہ باغ اپنے رشتے داروں پر خرچ کردو، رشتے داروں کو دے دو۔ لاکھوں روپے کا باغ سب اپنے رشتے داروں میں تقسیم کردیا۔ رشتے داروں کا یہ حق ہے۔ اس کو معمولی نہ سمجھو، پہلے خویش بعد درویش۔ دیکھو کون ہے تمہارا بھائی، دیکھو کون ہے تمہاری بہن، دیکھو کون ہے تمہارا چچا اور ماموں، دیکھو قریب کا اور دور کا رشتہ دار کون ہے؟ دیکھو ان کی کیا حالت ہے؟ ان کی ضروریات پوری کرو، ان پر خرچ کرو، ان کی خبر لو۔ صلہ رحمی کا ڈبل ثواب ہے۔ ایک اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا اور دوسرا صلہ رحمی کرنے کا، ڈبل ثواب ہے۔

﴿يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝۳۵﴾ (التوبة : ۳۵)

”جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان کی پیشانیاں، ان کے پہلو اور کمریں داغ دی جائیں گی یہ ہے جسے تم اپنے لیے خزانہ بنا رہے تھے، پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔“

جو لوگ اپنے مالوں کو جمع کر کے رکھتے ہیں اور اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، قیامت کے دن ان کے یہ مال ان کے یہ سونے چاندی، یہ روپیہ پیسہ تختیوں کی شکل میں جہنم میں گرم کیا جائے گا اور وہ آگ کی تختیاں جہنم میں تپائی ہوئی ان سے ان کے جسموں کو داغا جائے گا۔ ان کی پیشانیوں کو ان کے پہلوؤں کو اور ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ تمہارا وہ خزانہ ہے جسے تم جمع کر کے رکھتے ہو۔ نہ رشتے داروں پر خرچ کرتے تھے اور نہ مستحقین پر خرچ کرتے تھے۔ سانپ بنے بیٹھے تھے۔ اللہ اللہ۔ اس میں کیا نقطہ ہے، پیشانی کو داغا جائے گا، پہلو کو داغا جائے گا اور پیٹھ کو داغا جائے گا؟ جب سائل آتا ہے تو جو بخیل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آدمی ہوتا ہے تو سب سے پہلے اس کی پیشانی پر شکن پڑتی ہے اور کنارہ کشی کرتا ہے تو اپنا پہلو بدل لیتا ہے اور زیادہ کنارہ کشی کرنا چاہتا ہے تو پیٹھ پھیر لیتا ہے۔تو قیامت کے دن یہ تینوں جگہیں اللہ تعالیٰ داغے گا۔ پیشانی بھی پہلو بھی اور پیٹھ بھی۔ الله الله۔

﴿وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ﴾ (آل عمران : ۱۸۰)

''اور جو لوگ بخیلی کرتے ہیں وہ یہ گمان نہ کریں کہ جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے وہ ان کے لیے بہتر ہے، بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے۔ جس چیز کی وہ بخیلی کر رہے ہیں اس کے ان کو قیامت کے دن طوق پہنائے جائیں گے۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ بخل کرتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے، یہ کام ان کے لیے بہت برا ہے، شر ہے یہ۔ ان بخیلوں کا حال قیامت کے دن یہ ہوگا کہ ان کی دولت اور ان کا سرمایہ ایک زہریلے گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا، جس پر دو نقطے ہوں گے، وہ اس کی باچھوں کو پکڑے گا اور کاٹے گا، ڈسے گا اور کہے گا کہ میں تیرا وہ مال ہوں، تیری وہ دولت اور سرمایہ ہوں جس کو تو جمع کر کر کے رکھتا تھا اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا تھا۔

((اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ وَبَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰهِ وَبَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ وَبَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ وَقَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ .)) (ترمذی)

''سخی اللہ کے قریب، جنت کے قریب، لوگوں کے قریب اور جہنم سے دور ہوتا ہے اور بخیل اللہ سے دور، جنت سے دور، لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔''

محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سخی آدمی لوگوں کے قریب ہوتا ہے، لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔ سخی آدمی جو ہوتا ہے، سخاوت کرتا ہے، وہ آپ کو دے یا نہ دے یا آپ اس کے محتاج ہوں یا نہ ہوں، لیکن جب آپ کو پتہ چل جاتا ہے کہ وہ سخی ہے تو آپ اس سے محبت کرتے ہیں۔ لوگوں کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ کے بھی اور جنت کے بھی قریب ہوتا ہے اور جہنم سے دور ہوتا ہے اور بخیل اللہ سے دور، جنت سے دور،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دیا ہے اسے خرچ کرنے کی بار بار تاکید کر رہا ہے۔ قرآن مجید میں خرچ کرنے کے بارے میں بے شمار آیات ہیں۔ تلقین کی گئی ہے۔

﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً﴾

(البقرۃ: ۲۴۵)

''ایسا بھی کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دے اور اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑھا چڑھا کر عطا کرے۔''

اللہ کے راستے میں جو دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ قرض ہے اور قرض جو ہوتا ہے اس کا اس کو ادا کرنا واجب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میرے راستے میں خرچ کرو گے تو جو تم نے خرچ کیا ہے میں اس کو لوٹاؤں گا، تمہارے لیے واجب الادا ہے وہ۔ اور واجب الادا بھی کیسا؟ اس کو دوگنا، چار گنا، دس گنا، پچاس گنا، ہزار گنا دوں گا۔ اللہ اللہ۔ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

میرے دوستو اور بزرگو یاد رکھنا یہ غمخواری کا مہینہ ہے، ہمدردی کرنے کا مہینہ ہے۔ پہلے اپنے اقرباء کو دیکھو پھر تمام ضرورت مندوں کو دیکھو۔ کئی قسم کے لوگ ہوتے ہیں بعض تو ایسے ہیں کہ جو مانگتے ہی پھرتے ہیں۔ ان کو بھی دو گے تو اللہ اجر دے گا۔ حضور ﷺ کے دَر سے تو کبھی خالی گیا ہی نہیں کوئی۔ فرمایا اگر کوئی گھوڑے پر سوار ہو کر بھی آ جائے بھیک مانگنے تو بھی اس کو واپس نہ کرو، کچھ دے ہی دو۔ تو مانگنے والوں کو بھی لوگ دیتے ہیں اللہ اجر دے گا، رضائے الٰہی کے لیے دیں، لیکن فرمایا:

﴿لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا﴾

(البقرۃ: ۲۷۳)

''صدقات کے مستحق صرف وہ غرباء ہیں جو راہ اللہ میں روک دیے گئے ہیں۔ جو ملک میں چل پھر نہیں سکتے۔ نادان لوگ ان کی بے سوالی کی وجہ سے انہیں مالدار خیال کرتے ہیں تو ان کے چہرے دیکھ کر قیافے سے انہیں پہچان لے گا۔ وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے۔''

قرآن کہتا ہے کہ ان فقیروں، ان محتاجوں اور ان غریب غرباء کو تلاش کر کر کے خصوصیت کے ساتھ دو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو اللہ کے راستے میں رکے ہوئے ہیں، اِدھر اُدھر چلتے نہیں، بھیک نہیں مانگتے۔ اللہ کا کام کر رہے ہیں، چلتے پھرتے نہیں، اِدھر اُدھر جاتے آتے نہیں ہیں۔ ہیں محتاج اور ضرورت مند لیکن اس طرح سے سوال سے بچ کر رہتے ہیں، اجلے پوش کہ لوگ ان کو دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ یہ تو بڑا غنی ہے، اس کو کیا دینا۔ ایسے لوگ۔ لیکن اگر تم ان کی علامتیں دیکھو گے تو پہچان لو گے کہ یہ واقعی ضرورت مند ہے۔ یہ اپنے آپ کو بچا رہا ہے مانگنے سے اور اپنے آپ کو اجلا پوش رکھ کر یہ سمجھتا ہے یہ تاثر دیتا ہے کہ مجھے ضرورت نہیں لیکن ہے ضرورت مند۔ علامت سے تم پتہ چلا لو گے اور فرمایا کہ اس کی علامت یہ ہے کہ وہ لوگوں سے چمٹ چمٹ کر سوال نہیں کرتا۔ ایسے لوگوں کو دو۔ پھر دیکھو، مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں، اکثریت آپ کو ایسے ہی لوگوں کی ملے گی، بال بچے دار ہیں ضرورت مند ہیں، آمدنی دو ہزار روپے ہے اور خرچ دس ہزار روپے۔ آمدنی کم خرچہ زیادہ ہے، اپنی عزت کو چھپائے بیٹھے ہیں۔ بال بچے دار ہیں، جوان لڑکیاں گھر میں ہیں، یہ زیادہ مستحق ہیں۔ ان کو ضرور دو، تلاش کر کے دو پہنچ کر دو۔ وہ تمہارے پاس بھیک مانگنے نہیں آئیں گے، اپنے طریقے سے بیچارے گزارہ کر رہے ہیں۔ قرض دار ہیں، پریشان ہیں خرچہ پورا ہوتا نہیں۔ ایسے لوگوں کو لازمی دو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کی تو چار ہزار روپے تنخواہ، یہ تو پانچ ہزار روپے تنخواہ لیتا ہے۔ آج ہی ایک صاحب کہنے لگے کہ میرے بیٹے کی تنخواہ پندرہ ہزار روپے ہے لیکن بڑی فیملی ہے، بڑی مشکل سے گزارہ ہوتا ہے، دعا کریں کہ اللہ اس میں برکت ڈال دے اور واقعی برکت اگر ہو جائے تو سب کچھ ہے۔ اگر آپ دس لاکھ بھی کماتے ہیں لیکن برکت نہیں ہے تو بھوسہ ہے۔ اور اگر پانچ روپے کماتے اور اللہ نے اس میں برکت ڈال دی ہے تو سب کام بن جائیں گے۔ یہ رحمت ہی رحمت ہے۔ یاد رکھو قرآن پاک میں بیلنس کا ذکر نہیں ہے۔ دس لاکھ، بیس لاکھ پچاس لاکھ، کروڑ، دو کروڑ، کہیں بیلنس کا ذکر نہیں ہے۔ کیا ذکر ہے؟

﴿وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ﴾

(الاعراف: ٩٦)

”اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتیں کشادہ کر دیتے۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ بستیوں والے، شہروں اور بستیوں میں رہنے والے لوگ، اگر صحیح معنی میں ایمان لے آتے اور تقویٰ کی راہ اختیار کرتے، متقی ہوں، اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر چلنے والے ہوں تو ہم آسمانوں اور زمینوں سے برکتوں کے خزانے انڈیل دیں گے۔ قرآن مجید میں جگہ جگہ برکت کا ذکر ہے۔ آپ اگر الحمد للہ نیک کمائی کماتے ہیں، حلال روزی کماتے ہیں اور اللہ کے راستے میں بھی دیتے ہیں تو اللہ ایسی برکت ڈالے گا کہ کیا کہنے۔

مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو ضرور تلاش کرو اور بہت ملیں گے آپ کو، کہ آمدنی کم ہے اور خرچ بہت زیادہ ہے۔ پریشان ہیں اور اپنی عزت کو چھپائے بیٹھیں ہیں۔ ایسے لوگوں کو دیکھو، ان فقراء کو دیکھو جو مانگتے نہیں پھرتے اور اجلے پوش نظر آتے اور غنی معلوم ہوتے ہیں، لیکن تم ان کی علامتیں دیکھ کر جان جاؤ گے کہ ضرورت مند ہیں۔ ان کی ضرورتوں کو پورا کرو۔ یہ مہینہ غم خواری کا ہمدردی کا مہینہ ہے۔ اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کرنے کا مہینہ ہے۔ جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں دو۔ زکوٰۃ پوری پوری ادا کرو اور مستحقین کو دو اور اس زکوٰۃ کے علاوہ بھی اللہ نے تمہارے مالوں میں حق رکھا ہے۔

((اِنَّ فِی الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّکَاۃِ)) (جامع ترمذی)

"تمہارے مالوں میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔"

جو فرض ہے اس کو تو کبھی نہ بھولو اور نفلی صدقہ خیرات بھی کرو۔ ان شاء اللہ دنیا میں جل تھل ہو جائے گا اور آخرت میں بھی اللہ رب العالمین کے ہاں تمہارے درجات بلند ہوں گے۔ دنیا اور آخرت اچھی ہے اس کی جو اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے اور نیکی پر دین پر قائم رہتا ہے۔ اسی میں فائدہ ہے اسی میں دونوں جہانوں کی فلاح و بہبود ہے۔ اللہ رب العالمین ہم کو خیریت اور عافیت کے ساتھ رکھے، رب العالمین ہم پر اپنا رحم و کرم فرمائے اور یہ مہینہ ہمارے لیے باعث رحمت اور باعث برکت ہو باعث زحمت اور لعنت نہ ہو۔

یہ مہینہ آیا ہے بہت سوں کو رحمتیں اور برکتیں دے کر جائے گا، دونوں جہانوں کی سعادتیں دے کر جائے گا اور بہت سے لوگوں کو لعنت اور پھٹکار دے کر جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان میں سے نہ کرے۔ آمین۔ یہ مہینہ اس قابل ہے کہ اس میں اپنی صورت، اپنی سیرت، اپنے اخلاق اور اپنے اعمال سنت کے مطابق بنالو۔ چھوڑ دو اپنی انا کو، سوچ و بچار کو، یہود و نصاریٰ کی اور ہندوؤں کی نقلوں کو۔ اللہ رب العالمین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے دعا کرو کہ وہ ہمیں عمل کی توفیق دے۔ اللہ اس مہینے کو باعث رحمت اور برکت بنائے اور ہمارے لیے باعث لعنت نہ بنائے۔

یا اللہ اس مہینے کے اندر ہمیں توفیق دے کہ اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ یا اللہ اپنی صورت اور سیرت کو تیری مرضی کے مطابق بنائیں اور یا اللہ اپنا جو غلط راستہ ہے اس کو سیدھا کرلیں۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کی وفات پر

علماء وکرام کے تاثرات

وفات حسرت آیات

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کا سانحۂ ارتحال علماء وطلباء کیلئے لمحۂ فکریہ

(فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ)

شیخ صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کے انتقال کا صدمہ ابھی تازہ ہی تھا کہ ایک دوسرے المیہ سے جماعت اہل حدیث کو دوچار ہونا پڑا اور وہ خطیب عالم اسلام استاذ العلماء قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کے سانحۂ انتقال کی خبر تھی۔

قاری صاحب کی وفات سے ہم طلبۃ العلم اپنے آپ کو یتیم سا محسوس کر رہے ہیں، ان کی شخصیت ہمارے لیے ایک سایۂ عاطفت کی حیثیت رکھتی تھی۔ جب بھی ملاقات ہوتی انتہائی قیمتی نصیحتوں اور علمی مشوروں سے نوازتے جو ہماری علمی زندگی میں ایک رہنما کا کام کرتی۔ یوں تو کئی عشرے قاری صاحب کی زوردار خطابت وجۂ شہرت رہی اور واقعتاً اس دوران قاری صاحب کا کوئی بدل دکھائی نہیں دیتا تھا، وہ ایک صاحبِ طرح خطیب تھے اور ان کی خطابت کا تمیز قرآنی ادلّہ کا استحضار اور احادیث رسول ﷺ سے استدلال ہوا کرتا تھا۔ میں بچپن میں اپنے والد محترم رحمہ اللہ کے ساتھ گاہے بگاہے قاری صاحب کے دروس میں شرکت کرتا لیکن عملی واسطہ اس وقت پڑا جب ہم جامعہ دارالحدیث رحمانیہ کی دوسری جماعت میں تھے اور قاری صاحب رحمہ اللہ بطور ممتحن تشریف لائے۔ ان کے امتحانی پرچوں میں اتنے دقیق سوال تھے کہ ہمارے پسینے چھوٹ گئے اور پھر جب تک میں جامعہ رحمانیہ میں رہا (فارغ التحصیل ہونے تک) قاری صاحب ہی امتحان لیتے رہے اور ان کے امتحانی پرچوں سے اندازہ ہوتا تھا کہ قاری صاحب کو گو تدریس چھوڑے ہوئے ایک عرصہ گزر چکا ہے لیکن تدریسی کتب اب تک انہیں زبانی یاد ہیں۔ مجھے اب بھی یاد ہے کہ ”علم الصرف“ کی ایک معروف درسی کتاب فصول اکبری کے پرچے میں قاری صاحب نے خاصیات ابواب کے حوالے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے ایک سوال ایسا بنایا تھا کہ اس کا جواب ۳۶ صفحات میں پورا ہوا، قاری صاحب رحمہ اللہ امتحانی پرچہ بنانے میں جتنا سخت اور دقیق رویہ رکھتے نمبر دینے میں بھی اتنا ہی سخت معاملہ فرمایا کرتے تھے۔ قاری صاحب کی اس مستحکم علمی شخصیت میں جہاں ان کی ذاتی محنت اور اساتذہ کی شفقت کا ایک وافر حصہ ہے وہاں یہ بات بھی انتہائی قابل ذکر ہے کہ انہیں یہ علم ورثے میں حاصل ہوا کیونکہ ان کے والد گرامی مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ اپنے وقت کے چوٹی کے محدث رہے ہیں اور جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں سالہا سال شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے ہیں۔

ہمیں مسلسل سات سال قاری صاحب کے ممتحن ہونے کے ناطے ان سے شرف تلمذ حاصل تو ہوا ہی ہے لیکن مجھے قاری صاحب رحمہ اللہ سے اجازۂ حدیث لینے کی سعادت بھی حاصل ہے، وللہ الحمد والمنتہ۔ چنانچہ ہمارے ایک کویتی دوست صلاح عائض الشلاحی جو علماء کے بڑے محب تھے اور ان سے اجازۃ فی الحدیث لینے کے لیے کافی لمبے سفر کرتے تھے، کراچی تشریف لائے تو ہم دونوں قاری صاحب رحمہ اللہ کی قیام گاہ واقع بہادر آباد حاضر خدمت ہوئے اور قاری صاحب سے اجازۃ الروایۃ کی خواہش ظاہر کی۔ قاری صاحب کی آنکھیں نمناک ہوگئیں اور آپ نے صحیح بخاری منگوا کر ابتداء سے کتاب بدء الوحی سے کچھ ابواب سنے اور اس کے بعد عربی میں کچھ علمی افادات بیان فرمائے اور ہم دونوں شفوی اجازہ عطا فرمایا جو اس طرح ہے کہ قاری صاحب رحمہ اللہ نے بیشتر کتب حدیث مولانا عبیداللہ رحمانی رحمہ اللہ سے پڑھیں اور وہ شیخ الکل فی الکل میاں سیّد نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کے اخص تلامذہ میں شمار ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ قاری صاحب نے حدیث کی کچھ ابتدائی کتب مولانا احمد اللہ پرتاب گڑھی رحمہ اللہ سے پڑھی تھیں یوں انہیں ایک واسطے سے شیخ الکل رحمہ اللہ سے تلمذ کا شرف بھی حاصل ہے۔

قاری صاحب رحمہ اللہ قیام پاکستان سے قبل ہندستان میں مختلف مدارس میں فریضۂ تدریس انجام دے چکے تھے، پاکستان کے بعد کراچی تشریف لائے اور دعوتی امور کے ساتھ ساتھ تجارت کا پیشہ اپنایا، تجارت سے حاصل ہونے والے مال کا ایک معقول حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا کرتے تھے، راقم الحروف کے توسط سے کئی مستحقین تک نفقہ وصدقہ کی ترسیل کی۔ قاری صاحب رحمہ اللہ ذکر واذکار کی بڑی پابندی کیا کرتے تھے اور جس سفرِ حج کا ہم نے گذشتہ سطور میں ذکر کیا ہے اس میں ہمیں قاری صاحب رحمہ اللہ کی محبت وصحبت بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حاصل رہی اور اس سفر کے دوران ان کی اس خصلت حمیدہ کا علم ہوا۔ قاری صاحب رحمہ اللہ کی سیرت کا ایک اہم گوشہ ان کا استغناء اور خودداری تھی، بڑے سے بڑے سرمایہ دار کی دولت سے نہ مرعوب ہوتے اور نہ انہیں کسی خاطر میں لاتے تھے بلکہ اس کے مقابلے میں اہل علم اور طلبہ سے بڑے بھرپور انداز سے محبت وشفقت کیا کرتے تھے، شفقت کی ایک مثال عرض کیے دیتا ہوں۔ راقم الحروف ایک دفعہ کوٹ روڈ کراچی کی جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دے رہا تھا کہ دورانِ خطبہ قاری صاحب تشریف لے آئے۔ بندے نے یہ سوچ کر خطبہ جاری رکھا کہ آج اپنے شیخ سے اصلاح کروانے کا بہترین موقع ہے۔ خطبۂ جمعہ کے بعد قاری صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے راقم نے قاری صاحب کو کچھ نصیحتیں کرنے کی دعوت دی۔ قاری صاحب نے مائک پر تشریف لا کر کمال شفقت کا مظاہرہ کیا اور بہت سے ایسے جملے ارشاد فرمائے جو آگے چل کر بندہ کی تقویت اور حوصلہ افزائی کا باعث بنے۔ ایک جملہ جواب تک کانوں میں گونج رہا ہے یہ تھا (راقم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) ''یہ پودا ہم نے لگایا ہے اور آج یہاں اس لیے آ گیا ہوں کہ دل چاہ رہا تھا کہ اپنے لگائے پودے کے سائے تلے بیٹھوں۔'' قاری صاحب، شیخ العرب والعجم علامہ سیّد بدیع الدین شاہ رحمہ اللہ سے بڑی عقیدت رکھتے تھے اور ان کے ذکرِ خیر میں ادب کا پہلو ملحوظ رکھتے تھے، اس کے علاوہ الشیخ حافظ محمد گوندلوی، شیخ سیّد محبّ اللہ شاہ الراشدی، حافظ عبداللہ بڈھیمالوی، حافظ عبداللہ روپڑی، مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کا ذکرِ خیر بھی بڑی محبت واحترام کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ قاری صاحب کے زورِ خطابت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ سابق صدر ضیاء الحق بھی ان سے انتہائی متاثر بلکہ مرید بن چکے تھے، چنانچہ صدر ضیاء الحق جب ایک دفعہ علماء کے ساتھ کسی مشاورت کے سلسلے میں کراچی آئے تو ان کی نظریں مجلس میں شریک علماء کے بیچ میں قاری صاحب کو تلاش کرنے لگیں۔ جب قاری صاحب نظر نہیں آئے تو انہوں نے پوچھا کہ قاری عبدالخالق رحمانی کہاں ہیں اور ان سے رابطہ کر کے اس مجلس میں شرکت کی درخواست کی اور قاری صاحب ان کی دعوت پر تشریف لے گئے۔ اس کے علاوہ ملک کے مشہور سائنسدان اور ایٹمی قوت کے بانی ڈاکٹر عبدالقدیر خان بھی قاری صاحب کے حلقۂ مریدین میں شامل تھے اور قاری صاحب کی قیام گاہ پر بھی حاضری دیا کرتے تھے۔

قاری صاحب رحمہ اللہ کی زندگی اس لحاظ سے قابل رشک رہی کہ آخر تک علمی دنیا سے ان کا رابطہ قائم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رہا۔ ان کے بخاری شریف کے دروس سے طلبہ مستفید ہوتے رہے اور یہ ایک الگ تاریخ ہے، اس کے علاوہ آخر دم تک خطابت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ رمضان المبارک میں تراویح کی امامت کا سلسلہ جاری رہا، نیز اہم امور میں مشاورت کے لیے علماء کی ہونے والی میٹنگوں میں بطورِ صدر مجلس تشریف لاتے رہے اور نہایت دقیع ترجیحات وارشادات کے ساتھ راہنمائی فرماتے رہے۔ رحمہ اللّٰہ رحمۃ واسعۃ وادخلہ جنۃ الفردوس

ہم اپنی اس تحریر کے آخر میں دینی مدارس کے طلبہ سے عرض کریں گے کہ علماء تیزی سے رخصت ہو رہے ہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ شدید محنت کر کے اس خلا کو پُر کرنے کا عزم کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے قبضِ علم اور انتشارِ جہل کو قیامت کی علامت قرار دیا ہے اور قبضِ علم کی صورت علماء کی موت ہے، جو ایک بہت بڑا فتنہ ہے، کیونکہ علماء کے اُٹھ جانے سے اُمت کے معاملات جاہلوں کے سپرد ہو جاتے ہیں جو اپنے جہل کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کر دیتے ہیں، امام بخاری رحمہ اللہ نے اس نکتے کے پیشِ نظر رفعِ علم کی احادیث باب ظہور الفتن کے تحت ذکر کی ہیں جس میں یہ اشارہ ہے کہ علم کا اُٹھ جانا ایک بہت بڑا فتنہ ہے، اسی لیے مشہور تابعی سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے عالم کی موت کو تمام لوگوں کی ہلاکت قرار دیا ہے، لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی مدارس کے اساتذہ اور طلبہ اپنے کردار کو پہچانیں اور بھرپور محنت کریں تاکہ شیخ صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ جیسے محقق، مدرس، باحث، اور مؤلف اور قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ جیسے مدرس اور خطیب پیدا ہوتے رہیں۔ وما ذالك على الله بعزيز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کی رحلت

(حافظ احمد شاکر)

اسی ہفتے کا دوسرا حادثہ فاجعہ مخدومنا المحترم حضرت مولانا قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کی وفات ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کا انتقال بروز اتوار ۱۱/ ذیقعد ۱۴۲۷ھ بمطابق ۳/ دسمبر ۲۰۰۶ء کو ہوا ہے۔ جس کی اطلاع ہم تک اتوار کے روز عصر کے بعد پہنچی جب کہ جنازہ عصر کے بعد ہو چکا تھا۔ نماز جنازہ ان کے فاضل اور چہیتے شاگرد مولانا عبدالحنان سامرودی نے پڑھائی۔ اللھم اغفرله وارحمه وارفع درجته واعذه فتنة القبر وعذاب النار وادخله الجنة الفردوس۔

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کے والد گرامی مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ...... مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ...... کے استاذ حدیث تھے۔ والد صاحب نے (تقریباً ۱۹۲۴ء۔۱۹۲۵ء) میں مسجد کلاں میں حاضر ہو کر دو سال میں حضرت کھنڈیلوی رحمہ اللہ سے صحاح ستہ اور تفسیر جلالین پڑھی تھیں۔ اسی تلمذ کے ناطے حضرت کھنڈیلوی رحمہ اللہ حضرت والد صاحب رحمہ اللہ پر عمر بھر شفقت فرماتے اور علمی راہ نمائی سے نوازتے رہے۔ حضرت الاستاذ کی وفات کے بعد حضرت والد صاحب رحمہ اللہ محترم قاری رحمہ اللہ کا استادزادہ ہونے کی وجہ سے احترام ہمیشہ بجا لاتے رہے۔ اور قاری صاحب رحمہ اللہ جب بھی لاہور تشریف لاتے خود قدم رنجہ فرما کر ملاقات کے لیے تشریف لاتے اور گھنٹوں مستفید فرماتے۔

حضرت والد صاحب رحمہ اللہ کی وفات کے بعد حضرت قاری رحمہ اللہ برابر مجھ سے رابطہ اور میری اکلوتی مرحومہ بہن اور ہماری اولاد کی خبر گیری فرماتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ راقم الحروف ذاتی طور پر شفقت پدری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی محرومی کے احساس سے دو چار رہے بلکہ ان کی شفقت سے ہمارے دیگر رشتہ دار بھی بہرہ ور ہوتے رہے۔ رحمه الله رحمة واسعة

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ معقول ومنقول کے بہت بڑے عالم، کامیاب مدرس اور جماعت اہل حدیث کے بے مثال خطیب تھے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی سالانہ کانفرنسوں میں ان کی تقریر ایک خاصے کی چیز ہوتی تھی ان کے علاوہ جہاں بھی اور جس موضوع پر قاری صاحب کو دعوت خطاب دی جاتی، قاری صاحب کا استحضار اور استدلال بے مثال ہوتا تھا۔ قاری صاحب اپنے خطاب میں آیات واحادیث کو نگینے کی طرح جڑتے اور آیات واحادیث کا موضوع پر اس طرح انطباق کرتے کہ سامعین اس سے مالا مال ہو کر عش عش کر اُٹھتے۔ اس طرح درسِ نظامی کی تدریسی کتب پر ان کی خوب نظر اور کسی کتاب کا کوئی مشکل سے مشکل مسئلہ بھی ان کے لیے ناقابل حل نہ تھا۔ پاکستان میں آ کر بنیادی طور پر انہوں نے امپورٹ ایکسپورٹ کا کام شروع کیا تھا۔ مسجد کا دامن انہوں نے کبھی نہ چھوڑا ہمیشہ ان کی خطابت جاری رہی۔ اب غالباً سالہا سال سے ایک ہی مسجد میں خطبہ ارشاد فرماتے رہے۔ نیز کئی سال تک وہ دارالحدیث رحمانیہ کے ناظم تعلیم اور بعض مدارس میں امتحان بھی لیتے رہے۔ ادھر کئی سال سے ان کا روحانی فیض بھی جاری تھا جس سے خلق خدا نے بہت استفادہ کیا۔

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کے حالات ان شاء اللہ جلد ہی الاعتصام کے صفحات میں شائع کیے جائیں گے۔ دارالدعوۃ السلفیۃ کے اراکین، ادارہ الاعتصام کے کارکنان حضرت قاری صاحب کے برادرانِ محترم مولانا عبدالمالک صاحب محترم مولوی عبدالقہار صاحب کے علاوہ ان کی بیوہ، بیٹوں اور بیٹیوں سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کی حسنات قبول فرما کر ان کے اپنے والد گرامی اور دیگر علماء، صلحاء، شہداء اور انبیاء کی رفاقت نصیب فرمائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آہ! قاری عبدالخالق رحمانی بھی ہم سے رخصت ہو گئے

(شفیق الرحمٰن فرخ)

مضمون مطبوعہ مجلّہ نداء الجامعہ، ش:۱، ج:۴، ص ۱۸، ۱۹

۳ دسمبر کی صبح حسب معمول جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ" میں پہنچ کر پہلے پیریڈ میں بلوغ المرام کی کلاس میں بیٹھا ہوں کہ فون کی گھنٹی بجتی ہے، دیکھ کر خوشی ہوئی کہ یہ فون بھائی محمد حسین لکھوی حفظہ اللہ کا جامعہ ابی بکر کراچی سے آیا ہے، طلباء سے اجازت لے کر ہیلو کہا تو انہوں نے دعا سلام کے بعد بتایا کہ نامور عالم دین، بے باک خطیب، بہترین مدرس، ممتحن، مربی، قاری عبدالخالق رحمانی اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

بلوغ المرام کی کلاس سے فارغ ہو کر مجلّہ نداء الجامعہ کے دفتر میں آ کر بیٹھا تو فون کی گھنٹی پھر بجی دیکھا تو یہ فون N.E.D یونیورسٹی کراچی کے پروفیسر محترم عبدالحئی مدنی حفظہ اللہ کا تھا انہوں نے بھی یہی خبر سنائی اور ہم دونوں بھائی کافی دیر تک فون پر ہی مرحوم کے محاسن کا تذکرہ کرتے رہے۔

قاری عبدالخالق رحمانی صاحب سے میرا تعلق انتہائی گہرا تھا، وہ میرے والد گرامی قدر جناب ملک بشیر احمد کے دوستوں میں سے تھے، والد صاحب ریلوے میں ملازمت کے دوران کراچی میں ہی مقیم تھے اور مولانا محمد یوسف کلکتہ والے کے حلقہ ارادت میں شامل تھے، آ سن مل اوجھا روڈ پر انہوں نے رہائش رکھی ہوئی تھی۔ تب تک قاری عبدالخالق رحمانی فاضل دارالحدیث رحمانیہ دہلی ہندوستان سے کراچی منتقل ہو چکے تھے۔ اور ان دوستوں کی ناشتہ وغیرہ پر ملاقات روزانہ ہی ہوتی رہتی تھی۔ راقم نے اس مجلّہ کی جلد ۳ شمارہ ۱ میں قاری عبدالخالق رحمہ اللہ کا مولانا محمد یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کے متعلق انٹرویو کی روداد شائع کی تھی۔ یہ دسمبر ۲۰۰۵ء کا ہی واقعہ ہے جب ان کے درِ دولت پر بغرضِ ملاقات اور والد صاحب کے دعا سلام کہنے کے لیے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں ان کے پاس حاضر ہوا تھا۔ قاری صاحب نے پوچھا بشیر احمد کا کیا حال ہے، ادھر میں نے ابو جان کا موبائل نمبر ملا کر فون قاری صاحب کے ہاتھ تھما دیا تو جیسے پچاس سالہ دور سمٹ کر پیچھے ہی آ گیا۔ انتہائی بے تکلفی کی گفتگو نے میرے ساتھ ڈاکٹر محمد حسین لکھوی کو بھی محظوظ کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں تب سے ہی والد صاحب سے گذارش کر رہا ہوں کہ آپ نے جس طرح مولانا یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کے متعلق تفصیل سے لکھا ہے محترم قاری عبدالخالق صاحب کے بارے میں بھی لکھیں لیکن ابھی تک تو انہوں نے حامی نہیں بھری تھی مگر اب قاری صاحب کی وفات پر انہوں نے قلم اٹھانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ (وفقہ اللہ لما وعد)

پروفیسر عبدالحئی مدنی جو آج کل ما شاء اللہ اپنے والدین اور اہلیہ کے ساتھ حج کے لیے گئے ہوئے ہیں (ردھم اللہ سالما غانما) نے مجھے بتایا کہ ہمیں یہ واقعہ مدیر جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی شہید چوہدری محمد ظفر اللہ رحمہ اللہ نے سنایا کہ ملتان میں ۱۹۷۰ء میں پندرہ روزہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں تمام مکتبہ ہائے فکر کے علماء وخطباء کے درمیان تقریری مقابلہ ہوا۔ تو اس مقابلہ میں اول انعام قاری عبدالخالق رحمانی نے حاصل کیا۔

اگست ۱۹۸۰ء میں جب والد صاحب مجھے جامعہ ابی بکر الاسلامیہ میں داخلہ دلوانے کراچی تشریف لے گئے تو ہمیں منصور چمبر کچھی گلی نمبر ۳ میریٹ روڈ میں واقع رحمانی کارپوریشن جانے کا اتفاق بھی ہوا۔ بعد ازاں اپنے دس سالہ تعلیمی پیریڈ میں ان کے پاس گاہے ماہے ملنے جاتا رہتا تھا۔ مجھے بہت نصیحتیں فرماتے، تربیتی انداز میں ادارے کی ڈائری لیتے، پھر مجھے محنت کی تلقین کرتے ایک بات جس کا مجھے افسوس بھی ہے کہ میں نہ کر پایا وہ مجھے سمجھاتے کہ ہر تعلیمی سال میں دو، تین پارے قرآن یاد کر لو۔ اس طرح تمہارے عالم بننے تک تم حافظ بھی بن جاؤ گے۔ بہر حال لگتا ہے، شاید یہ خلا تاحیات ہی مجھے محسوس ہوتا رہے گا۔ الا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق عنایت فرما دے۔ (وما ذالك على الله بعزيز)

قاری عبدالقہار صاحب قاری عبدالخالق رحمانی کے برادر ہیں اور اوکاڑہ میں قیام پذیر ہیں، اتفاق سے ان کے بعض اقرباء ہمارے یہاں چھانگا مانگا میں رہائش پذیر ہیں۔ ۲۲ دسمبر ۲۰۰۶ء کو قاری عبدالقہار صاحب چھانگا مانگا تشریف لائے تو ہمارے غریب خانہ پر بھی انہوں نے قدم رنجہ فرمایا۔ میرے لیے ان کا آنا بہت ہی مناسب ٹھہرا، چنانچہ اس ملاقات میں مَیں نے ان سے رحمانی صاحب کی تعزیت بھی کی اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رحمانی صاحب کے متعلق کچھ ضروری معلومات بھی جمع کیں جو حوالہ قرطاس ہیں: انہوں نے بتایا کہ رحمانی صاحب کا جنازہ مولانا عبدالحنان سامرودی ﷫ نے پڑھایا، اس کے علاوہ بھی دو جنازے ہوئے۔ مجموعی طور پر شرکاء کی تعداد کئی ہزار تھی اور انہیں نواب قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

قاری صاحب نے اپنی زندگی میں دو نکاح کیے، پہلی بیوی سے تین بچے جن میں دو بیٹے اور ایک بیٹی متولد ہوئے یہ بیوی ان کی چچا زاد تھی۔ دوسری بیوی سے چھ بچے جن میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں متولد ہوئیں ماشاء اللہ تمام بچے بقید حیات ہیں اور سبھی ماشاء اللہ شادی شدہ بھی اور اپنے اپنے کاروبار میں لگے ہوئے ہیں۔ قاری صاحب کے ایک داماد لاہور میں ہیں، انارکلی میں ان کا کاروبار ہے ایک بیٹا مسعود عالم حافظ قرآن ہے انہوں نے کچھ دینی علوم بھی حاصل کیے ہیں۔

والد صاحب نے مجھے بتایا کہ قاری صاحب اپنی جوانی میں بلوچ پارک کراچی میں نماز تراویح پڑھایا کرتے تھے، خوش الحانی کا یہ عالم تھا کہ سورۃ الرحمٰن پر آ کر خواتین کی جانب سے یہ مطالبہ آیا کرتا کہ یہ سورۃ دوبارہ تلاوت کی جائے جسے قاری صاحب پورا فرما دیتے، دو مرتبہ یہ واقعہ خود میرے سامنے پیش آیا ہے۔

قاری صاحب جان لیس اینڈ ربڑ فیکٹری شیر شاہ کراچی کے پاس جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔

اللہ ان کی مغفرت کرے، آج ان کی زندگی پر یہ چند سطور لکھتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاری عبدالخالق رحمانی رحمۃ اللہ علیہا کا سانحۂ ارتحال

(حافظ عبدالحمید گوندل)

یکم دسمبر ۲۰۰۶ء بروز جمعۃ المبارک کو مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث حیدر آباد میں تکمیلِ صحیح بخاری کی پروقار تقریب جاری تھی۔ محدث العصر علامہ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ صحیح بخاری کے آخری حدیث پر اپنے مخصوص انداز میں خطاب فرما رہے تھے کہ اسی دوران آپ نے یہ روح فرسا خبر سنائی کہ عالم اسلام کے نامور عالم دین فضیلۃ الشیخ مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری آج ۳ بجے انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس کارگاہ حیات میں سینکڑوں انسان مصروف عمل ہیں۔ کوئی اپنے فن وہنر کے ذریعے تاریخِ ہستی میں رنگ آمیزیاں کر رہا ہے، تو کوئی اپنے جذبۂ تحقیق، علم وادب اور تعلیم وتبلیغ کے ذریعے اس معاشرے پر انمٹ نقوش چھوڑ رہا ہے۔ کسی نے آب وگل کے اس جہان میں اپنی ایجادات کی چمک دمک سے خیرہ کیا ہے تو کوئی اپنے اصلاحی وفلاحی کاموں کے ذریعے اس کائنات کے رخِ زیبا کو نکھارنے کی سعی کر رہا ہے۔ کسی نے گم گشتہ راہ انسانوں کو فکر وشعور کے نور سے منور کر کے ان کی روح کو ایمان کی بالیدگی عطا کی ہے، تو کوئی لوگوں کے مضطرب دلوں میں ایمان اور یقین کی حرارتیں بھر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں ایسی مثالی ہستیاں پیدا فرمائی ہیں، جنہوں نے قرآن وحدیث سے براہِ راست اکتسابِ فیض کیا، اور اس کی روشن تعلیمات سے اپنے مشام جان کو معطر کرنے کے بعد زندگی بھر اس شمع کو فروزاں رکھنے کی تگ ودو میں مصروف رہے۔ اس راہ میں آنے والے پر مصائب حالات اور تکلیفوں کا خندہ پیشانی کے ساتھ سامنا کیا اور لوگوں کی ستم رانیوں اور چیرہ دستیوں سے نہ گھبرائے، بلکہ مستقل مزاجی اور دلجمعی کے ساتھ پرآشوب راہوں پر چلتے رہے۔ بھارت کی ریاست ''اتر پردیش'' کے ضلع اعظم گڑھ کا ایک مردم خیز علاقہ ''مبارکپور'' ہے۔ جہاں نامور محدثین نے جنم لیا اور اپنی علمی ضیاء پاشیوں سے ایک جہاں کو منور کیا۔ مولانا عبدالسلام مبارکپوری، مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری، مولانا عبیدالرحمٰن مبارکپوری رحمہم اللہ اور اسی سلسلۃ الذہب کے گل سرسبد مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ تھے۔ جو ایک بلند پایہ عالم دین، مفکر، محدث اور مورخِ اسلام تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان کی پوری زندگی درس وتدریس، وعظ وارشاد اور تصنیف وتالیف میں گزری۔ آپ کی وجہ شہرت سیرۃ النبی ﷺ پر لکھی گئی مایہ ناز تصنیف ''الرحیق المختوم'' ہے۔ جو ایک مرقعٔ جان فزا اور ایک دل آویز شاہکار ہے۔اس کتاب نے ان کی شہرت کو چار چاند لگائے اور دراصل یہی کتاب پوری دنیا میں ان کی وجۂ تعارف بنی۔ اردو، انگریزی، بنگالی، صومالی اور دنیا کی دیگر چودہ زبانوں میں اس کے تراجم شائع ہوئے اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے یہ کتاب اب تک کتنی تعداد میں چھپ چکی ہے۔ بلوغ المرام کی شرح اتحاف الکرام اور صحیح مسلم کی شرح منۃ المنعم علوم حدیث پر ان کی کامل دسترس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ تقریب تکمیلِ بخاری شریف کے بعد علامہ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ نے مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کی غائبانہ نماز جنازہ ادا فرمائی۔

۳ دسمبر بروز اتوار ۲۰۰۶ء کو کراچی سے یہ دلدوز خبر آئی کہ استاذ العلماء مولانا قاری عبدالخالق رحمانی انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی محدث رحمہ اللہ کے خلفِ رشید قاری عبدالخالق رحمانی جامع المعقول والمنقول، نامور عالم، کامیاب مدرس اور بے مثال خطیب تھے۔ وہ ایک نکتہ ور مدرس تھے۔ درسی کتابوں کا لاینحل مسئلہ بھی بڑی آسانی کے ساتھ مسکراتے ہوئے حل فرما دیتے۔ کراچی کے علاوہ اندرون سندھ کے متعدد مدارس کا امتحان لیتے اور پاکستان بھر میں ہونے والی سالانہ کانفرنسوں کے موقع پر ان کا خطاب سامعین کے لیے بڑا پر تاثیر ہوتا۔ قرآن وحدیث، بالخصوص قرآن مجید کی آیات موضوع کی مطابقت سے پڑھتے تو سامعین پر ایک کیفیت طاری ہو جاتی، خلق کثیر نے ان سے استفادہ کیا، ان کے شاگرد کراچی سے لے کر بلتستان تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ہم قاری صاحب کے روحانی فرزندوں سے بجا طور پر یہ امید کرتے ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک تفصیلی مضمون لکھے، جس میں ان کی حالات زندگی کا مکمل احاطہ ہو، اگر ہم نے اس جانب توجہ نہ دی تو ہمارے اسلاف کے زریں کارناموں اور ان کی پاکیزہ صفات زندگیوں کا تعارف ہماری نسل نو کو کیسے حاصل ہوگا؟

ادارہ دعوت اہل حدیث محترم قاری صاحب کے بھائیوں، شاگردوں اور عزیز واقرباء سے مسنون تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کی اسلام کی سربلندی کے لیے کی جانے والی تمام کاوشوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ان کی بشری لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سندھی مضامین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاري عبدالخالق رحماني رحمۃ الله عليہ جي رحلت علماء ۽ طلباء جي لاءِ ڳڻتيءَ وارو لمحو!

فضيلۃ الشيخ عبدالله ناصر رحماني حفظ الله
سنڌيڪار: منير احمد جوڻيجو

هن سونهاري سر زمين تي انيڪ ماڻهو آيا ۽ هليا ويا جن مان اڪثريت اهڙن ماڻهن جي آهي جن کي سندن گهر وارن ۽ خاندانِ ڪانسواءِ ٻيو ڪو سڃاڻڻ لاءِ تيار نہ هوندو آهي. پر ڪجھ اهڙا بہ ماڻهو آيا جن پنهنجي عمل، اخلاق، ڪردار ۽ ڪارنامن جي ڪري عوام الناس جي هڪ گهاٽي تعداد ۾ پاڻ کي متعارف ڪرايو. اهڙن انمول انسانن مان قاري عبدالخالق رحماني رحمۃ الله عليہ پڻ هڪ آهن. سندن پيدائش هندستان جي صوبي راجستان جي جيپور شهر ۾ ٿي ۽ وفات پاڪستان جي شهر ڪراچي ۾ سنہ 2006 ۾ ٿي. پاڻ مشهور عالم دين هجڻ سان گڏو گڏ بهترين خطيب، مدرس، معلِم ۽ ممتحن هئا. اسانجي مادر علمي جامعہ بحرالعلوم السلفيہ ميرپورخاص سان سندن هڪ خاص تعلق هو. جنهن جو اندازو هن ڳالھ سان لڳائي سگهجي ٿو تہ پاڻ بطور ممتحن ۽ بخاري جي آخري حديث تي درس جي لاءِ ڪيترائي دفعا تشريف آڻي چڪا آهن. سندن رحلت يقينا علماء ۽ طلباء جي لاءِ هڪ فڪر جي لمحو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

هئي ۽ آهي جو تہ اهڙيون عظيم شخصيتون هر هر پيدا نٿيون ٿين. بقول شاعر مشرق "ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے، بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیداور پیدا".

سندن وفات تي نصيحت ڀري تحرير بقلم فضيلتہ الشيخ عبدالله ناصر رحماني حفظہ الله " قاری عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال علماء وطلباء کے لیے لمحہ فکریہ" جو سنڌي ترجمو قارئين ڪرام جي پيش خدمت آهي.

الشيخ صفي الرحمنٰ مباڪپوري رحمتہ الله عليہ جن جي وفات جو صدمو اڃان تازو هو تہ هڪ ٻئي الميي سان جماعت اهلحديث کي دوبدو ٽيڪو پيو اهو آهي خطيب عالم اسلام استاذ العلماءِ قاري عبدالخالق رحماني رحمتہ الله عليہ جي سانحہ وفات جي خبر.

قاري صاحب جي وفات سان اسان طالب علم پاڻ کي يتيم محسوس ڪري رهيا آهيون. سندن شخصيت اسان جي لاءِ سرپرستي جي حيثيت رکندڙ هئي. ساڻن جڏهن بہ ملاقات ٿيندي هئي تہ پاڻ انتهائي قيمتي نصيحتن ۽ علمي مشورن سان نوازيندا هئا. جيڪي عملي زندگي ۾ هڪ رهنما جي حيثيت رکندڙ هئا. هونئن تہ ڪيترن ئي سالن کان قاري صاحب جي زوردار خطابت وجہ شهرت رهي ۽ واقعي ان دوران سندن ڪو بہ نعم البدل نظر نہ ايندو هو. پاڻ هڪ منفرد خطيب هئا. سندن خطابت جو امتياز قرآني دلائل جو استحضار ۽ احاديث رسول صلي الله عليہ وسلم کان استدلال هوندو هو. آئون ننڍپڻ ۾ پنهنجي والد محترم رحمتہ الله عليہ سان گڏ اڪثر اوقات قاري صاحب جي درسن ۾ شرڪت ڪندو هئس. ليڪن عملي واسطو ان وقت پيو جڏهن اسان جامعہ دارالحديث رحمانيہ جي ٻئي جماعت ۾ هئاسين ۽ قاري

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صاحب بطور ممتحن تشريف کٽي آيا. سندن امتحاني پرچن ۾ اهڙا پيچيده سوال هئا جو اسان جا پگهر نڪري پيا ۽ پوءِ جيستائين آئون جامعہ رحمانيہ ۾ رهيس (فارغ التحصيل ٿيڻ تائين) قاري صاحب ئي امتحان وٺندا رهيا ۽ سندن امتحاني پرچن مان اندازو ٿيندو هو تہ قاري صاحب کي اگرچہ تدريس ڇڏيندي هڪ عرصو گذري چڪو آهي پر تدريسي ڪتاب اجا تائين ڪين ازبر آهن. مون کي هينئر بہ ياد آهي تہ "علم الصرف" جي هڪ معروف درسي ڪتاب فصول اڪبري جي پرچي ۾ قاري صاحب خاصيات ابواب جي حوالي سان هڪ اهڙو سوال ڏاهيو هو جنهن جو جواب 36 صفحن ۾ پورو ٿيو هو. قاري صاحب پرچا ڏاهڻ ۾ جيترو سخت ۽ رقيق رويو رکندا هئا نمبر ڏيڻ ۾ بہ ايتروئي سخت معاملو ڪندا هئا. قاري صاحب جي ان مستحڪم علمي شخصيت ۾ جتي ان جي ذاتي محنت ۽ استادن جي شفقت جو هڪ وافر حصو آهي اتي اها ڳالهہ بہ قابل ذڪر آهي تہ ڪين اهو علم ورثي ۾ مليو هو ڇو تہ سندن والد گرامي مولانا عبدالجبار ڪنديلوي رحمتہ الله عليہ پنهنجي وقت جا چوٽي جا محدث رهيا آهن ۽ جامعہ محمديہ اوڪاڙهہ ۾ ڪيترائي سال شيخ الحديث جي عهدي تي رهيا.

272

اسان کي مسلسل ست سال قاري صاحب جي ممتحن هجڻ جي ناتي ڪانئن شرف تلميذ حاصل ٿي ويو هو پر گڏو گڏ قاري صاحب کان اجازہ حديث وٺڻ جي سعادت بہ حاصل آهي ولله الحمد والمنتہ. چنانچہ اسان جو هڪ ڪويتي دوست صلاح عائض الشلاحي جيڪو علمائن جو وڏو محب هو ۽ انهن کان اجازہ في الحديث وٺڻ لاءِ ڪافي ڊگها سفر ڪندو هو. ڪراچي تشريف کٽي آيو تہ اسان ٻئي گڏجي قاري صاحب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رحمتہ الله عليہ جي قيام گاھ واقع بهادر آباد حاضر خدمت ٿياسين. ۽ قاري صاحب رحمتہ الله عليہ کان اجازه الروايتہ جي خواهش ظاهر ڪئيسون. قاري صاحب جو اکيون ڳوڙهن مان پرجي آيون ۽ پاڻ بخاري شريف گهرائي ڪري شروع کان ڪتاب بدء الوحي مان ڪجھ ابواب ٻڌائون ۽ ان کان پوءِ عربي ۾ ڪجھ علمي افادات بيان فرمايائون ۽ اسان ٻنهي کي شفوي اجازه عطا فرمايائون جيڪا هن طرح آهي تہ قاري صاحب رحمتہ الله عليہ اڪثرڪتب حديث مولانا عبيدالله رحماني رحمتہ الله عليہ کان پڙهيا جيڪي شيخ الڪل في الڪل ميان سيد نذير حسين محدث دهلوي رحمتہ الله عليہ جي خاص شاگردن مان شمار ٿيندا هئا. ان کان علاوه قاري صاحب رحمتہ الله عليہ حديث جون ڪجھ شروعاتي ڪتابون مولانا احمد الله پرتاب ڳڙهي کان بہ پڙهيون هيون ائين ڪين هڪ واسطي سان شيخ الڪل في الڪل سان شاگردي جو شرف حاصل آهي.

قاري صاحب رحمتہ الله عليہ قيام پاڪستان کان پهرين هندوستان جي مختلف مدرسن ۾ تدريس جا فرائض انجام ڏيئي چڪا هئا. پاڪستان کان پوءِ ڪراچي تشريف وٺي آيا ۽ دعوتي امور سان گڏو گڏ تجارت جو پيشو اپنايائون. تجارت مان حاصل ٿيندڙ مال جو هڪ معقول حصو الله تعاليٰ جي رستي ۾ خرچ ڪندا هئا. راقم الحروف جي توسط سان ڪيترن ئي مستحقن تائين نفخي ۽ صدقي جي ترسيل ڪيائون. قاري صاحب رحمتہ الله عليہ ذڪر و اذڪار جي ڏاڍي پابندي ڪندا هئا. ۽ جنهن سفر حج جو اسان پويان ذڪر ڪيو (اهو ذڪر زيرنظر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مضمون ۾ شامل نہ ڪيو ويو آهي.) ان سفر ۾ قاري صاحب رحمتہ اللہ عليہ جي محبت ۽ صحبت ۾ شامل هئي جنهن سبب ئي سندن خصلت حميده جي ڄاڻ ملي قاري صاحب رحمتہ اللہ عليہ جن جي سيرت جو هڪ اهم پهلو سندن *اسغناء* ۽ خود داري هئي. وڏن وڏن سرمايہ دارن جي دولت سان نہ مرعوب ٿيندا هئا ۽ نہ انهن کي ڪنهن خاطر ۾ ونندا هئا بلڪ ان جي مقابلي ۾ اهل علم ۽ طلباءِ سان پرپور انداز ۾ محبت ۽ شفقت ڪندا هئا. جنهن جي هڪ مثال توهان جي سامهو عرض ڪريان ٿو. راقم الحروف هڪ دفعي ڪورٽ روڊ ڪراچي جي جامع مسجد ۾ جمعتہ المبارڪ جو خطبو ڏيئي رهيو هو تہ ايتري ۾ دوران خطابت قاري صاحب اچي ويا. اها سوچ رکي خطبو جاري رکيو تہ اڄ پنهنجي شيخ کان اصلاح ڪرائڻ جو بهترين موقع آهي. خطبہ جمع کانپوءِ قاري صاحب جي موجودگي جو فائدو وٺندي راقم کين چند نصيحتون ڪرڻ جي دعوت ڏني. قاري صاحب مائيڪ تي اچي ڪمال شفقت جو مظاهرو ڪيو ۽ ڪيترائي اهڙا جملا ارشاد فرمايا جيڪي اڳتي هلي ڪري منهنجي لاءِ تقويت ۽ حوصلہ افزائي جو باعث بڻيا. هڪڙو جملو جيڪو اڄا تائين ڪنن ۾ گونجي رهيو آهي اهو هي هو تہ (راقم ڏانهن اشارو ڪري فرمايائون) "هي ٻوٽو جيڪو اسان لڳايو آهي ۽ هتي اڄ انهي ڪري آيو آهيان جو دل پئي چيو تہ پنهنجي لڳايل ٻوٽي جي ڇانهہ ۾ ويهان" قاري صاحب رحمتہ اللہ وبرڪاتہ شيخ العرب والعجم علامہ سيد بديع الدين رحمتہ اللہ عليہ سان ڏاڍي عقيدت رکندا هئا. ۽ سندن ذڪر خير ۾ ادب جو پهلو ملحوظ خاطر رکندا هئا. ان کانسواءِ علامہ الشيخ حافظ محمد گوندلوي، شيخ سيد محب اللہ شاهہ الراشدي، حافظ عبداللہ بڍيمالوي،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حافظ عبدالله روپڙي، مولانا عطاءَ الله حنيف رحمهم الله جو ذڪر خير بہ وڏي محبت ۽ احترام سان ڪندا هئا. قاري صاحب جي زوردار خطابت جو اندازو ان ڳالهہ مان لڳائي سگهجي ٿو تہ سابق صدر ضياءَ الحق بہ ڪانئن متاثر بلڪ مريد ٿيڄي چڪو هو. چنانچہ صدر ضيا الحق هڪ دفعو جڏهن علما ڪرام سان مشاورت جي سلسلي ۾ ڪراچي آيا تہ سندن نظرون مجلس ۾ شريڪ علماءَ جي وچم قاري عبدالخالق رحماني کي گولڻ لڳيون. جڏهن قاري صاحب نظر نہ آيا تہ پڇيائون قاري عبدالخالق رحماني ڪٿي آهن ۽ ساڻن رابطو ڪري انهي مجلس ۾ شرڪت جي درخواست ڪيائون ۽ قاري صاحب ان درخواست تي انهي مجلس ۾ تشريف وٺي ويا. ان کان علاوه ملڪ جو مشهور سائنسدان ايٽمي طاقت جو باني ڊاڪٽر عبدالقدير خان بہ قاري عبدالخالق رحماني جي حلقہ مريدين ۾ شامل هئا ۽ قاري صاحب جي قِيام گاهہ تي بہ حاضري ڏيندا هئا.

قاري صاحب رحمتہ الله عليہ جي زندگي ان لحاظ کان قابل رشڪ رهي جو آخر تائين علمي دنيا سان سندن رابطو قائم رهيو. سندن بخاري شريف جي درسن مان طالبعلم مستفيد ٿيندا رهيا ۽ اها هڪ الڳ تاريخ آهي ان کان علاوه آخري وقت تائين خطابت جو سلسلو بہ جاري رکيائون. رمضان المبارڪ ۾ تراويح جي امامت جو سلسلو بہ جاري رهيو نيز اهم معاملن ۾ مشاورت جي لاءِ علمائن جي ميٽنگ ۾ بطور صدر مجلس تشريف رکندا رهيا ۽ نهايت وفيع ترجيحات ۽ ارشادات سان رهنمائي فرمائيندا رهيا. رحمتہ الله رحمتہ واسعتہ وادخلہ الجنت الفردوس.

ڪتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسان پنهنجي هن تحرير جي آخر ۾ ديني مدارس جي طلباء کي عرض ڪنداسين تہ علماء تيزي سان رخصت ٿي رهيا آهن. ضرورت ان ڳالهہ جي آهي تہ سخت محنت ڪري ان خال کي پرڻ جو عزم ڪيو وڃي. رسول الله صلي الله عليہ وسلم جن قبض علم ۽ انتشار جهل کي قيامت جي نشاني قرار ڏنو آهي ۽ قبض علم جي صورت علماء جي موت آهي جيڪو هڪ وڏو فتنو آهي ڇو تہ علماءَ جي وڃڻ سان امت جا معاملا جاهلين جي سپرد ٿي ويندا آهن. جيڪي پنهنجي جهالت ذريعي ماڻهن کي گمراهہ ڪندا رهندا آهن. امام بخاري رحمتہ الله عليہ ان نڪتي جي پيش نظر رفع علم جون حديثون باب ظهور الفتن تحت ذڪر ڪيون آهن. جن ۾ اهو اشارو آهي تہ علم جو کڄي وڃڻ هڪ وڏو فتنو آهي. انهي ڪري مشهور تابعي سعيد بن جبير رحمتہ الله عليہ عالم جي موت کي تمام ماڻهن جي هلاڪت قرار ڏنو آهي. تنهن ڪري ضرورت ان ڳالهہ جي آهي تہ ديني مدارس جا استاد ۽ طلباء پنهنجي ڪردار کي سجاڻين ۽ ڀرپور محنت ڪن تہ جيئن قاري عبدالخالق رحماني رحمتہ الله عليہ جهڙا استاد ۽ خطيب پيدا ٿيندا رهن. وما ذالک علي الله بعزيز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مولانا قاري عبدالخالق رحماني رحمه الله
هڪ پاڪيزه سيرت ۽ باڪردار شخصيت

(محمد خان محمدی)

ڪجهه ماڻهو تاريخ هوندا آهن ،جن جي وجود مسعود سان هن ڌرتي جي عوام کي منفعت نصيب ٿيندي رهي آهي اهو فائدو چاهي دنياوي اعتبار سان هجي يا ديني اعتبار سان. اهڙن ماڻهن جي اکين ۾ نمي ، آواز ۾ پنهنجائپ وخلوص ۽ نگاهه ۾ چٽي محبت والفت عيان هوندي آهي.ملت جا اهڙاماڻهو"انسانيت" جو جوهر هوندا آهن. علم، تقويٰ ۽ للهيت انهن جي سڃاڻپ هوندي آهي. اهڙي قسم جا ماڻهو عالم انسانيت کي جادهءحق تي هلڻ الله ۽ ان جي رسول ﷺ جي نافرماني کان بچائڻ جي هر ممڪن ڪوشش ڪندا رهندا آهن. اهي ئي ماڻهو الله جا دوست ۽ ولي هوندا آهن. جن الله جي هن ڌرتي تي نه وڏيون عمارتون نهرايائون، نه ئي سائنسي ايجادون ايجاد ڪيائون ، نه دولت جا انبار جمع ڪيائون ۽ نه وري ڪي ملڪ فتح ڪيائون. البته اهڙن اسانن انسانيت جا دل ڪٽيائون ، ماڻهن کي هدايت جي راهه طرف رهنمائي ڪيائون . اهڙا ماڻهو ماضي قريب جي دؤر ۾ طائر عنقا کان گهٽ ناهن. اهڙن ماڻهن جي وجود جي ڪري هن دؤر ۾ انسانيت جو ڀرم ۽ آبرو قائم آهي . اهڙن مثالي ماڻهن مان اسان جو ممدوح ۽ استاد بقية السلف حضرت مولانا قاري عبد الخالق رحماني رحمة الله عليه جي پر ڪشش شخصيت بہ آهي.

پيدائش :

مولانا قاري عبدالخالق بن مولا نا عبد الجبار ڪنديلوي 25 نومبر 1925 بمطابق 8 جمادي الاول 1344 هه بروز اربع هندوستان جي صوبي راجستان جي

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ضلع جيپور جي ڳوٺ ڪيتڙي ۾ ٿي. پاڻ انتهائي پاڪيزه ماحول ۾ اک کوليائون جتي علم وادب ، تقويٰ ۽ دينداريءَ وارو ماحول هو. پاڻ پهنجي والد ماجد حضرت مولانا عبدالجبار ڪنڊيلوي رحمۃ الله جي سايہ عاطفيت ۾ پرورش وتربيت ۾ رهي ڪري جنهن کان حوصلو عزم، صبر وا ستقامت جو سبق سکيائون. جنهن جي ڪري سچائي ۽ ديانتداري ، خشيت و للهيت واري زندگيءَ سان گڏوگڏ علمي ميراث بہ حاصل ڪيائون.

خانداني پس منظر:

مولانا قاري عبدالخالق رحماني صاحب رحمة الله عليہ جن هڪ علمي خاندان جا فرد هئا. سندن والد ماجد حضرت مولانا عبدالجبار ڪنڊيلوي رحمة الله عليہ پنهنجي دؤر جو هڪ چوٽي جو عالم ۽ فاضل هو. جنهن نہ صرف پنهنجي عهد کي متاثر ڪيو بلڪ ايندڙ نسلن جي لاءِ روشن ۽ مثالي نقوش جا آثار ڇڏي ويا آهن. جن جي روشني ۾ ايندڙ دؤر جي عالمن ، فاضلن ۽ استادن هڪ خاص حرارت، جوش ۽ ولولو محسوس ڪندا رهيا آهن . مولانا عبدالجبار ڪنڊيلوي رحمة الله عليہ جن رسوخ في العلم ، تقويٰ ، اخلاص، للهيت ۽ سچائي جا حسين پيڪر هئا. پاڻ هڪ ئي وقت بهترين محدث، مجتهد ۽ اعليٰ پائي جا استاد هئا. ڪيس هر علوم عاليہ وفنون آليہ ۾ وڏي ڄاڻ ۽ دسترس حاصل هئي. مولانا عبدالجبار ڪنڊيلوي رحمة الله عليہ کي هڪ ئي وقت ۾ جامع المعقول واالمنقول چوڻ بہ بجا نہ ٿيندو . پاڻ علم وادب ۾ بحر بيڪنار هئا. ڪين حديث ۽ رجال حديث تي مڪمل عبور ۽ مهارت هئي. مولانا عبدالجبار ڪنڊيلوي رحمة الله عليہ جن جي پيدائش تقريبا 1314ھ بمطابق 1897ع ۾ را جپوتانہ هندوستان جي شهر ڪيتڙي ضلع جيپور ۾ ٿي . پاڻ ابتدائي تعليم پنهنجي والد ماجد حڪيم دادار بخش کان حاصل ڪئي. ڪيس شرافت ۽ نجابت ورثي کان مليل هئي. پاڻ انتهائي ذهين ۽ هوشيار هئا. محنت ۽ توجهہ سان پڙهندا هئا جنهن جي ڪري ڪيس عام ٻارن وانگر راند

ڪتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

روند طرف بلڪل ميلان ۽ توجهہ نہ هو. سندس والد ماجد ديني تعليم ڏيارڻ لاءِ کيس دهلي موڪليو . ان دؤر ۾ دهلي ۾ ديني تعليم لاءِ وڏا مدرسا ۽ درسگاهون هنيون. مولانا صاحب دهلي ۾ قيام دوران جن اعليٰ شخصيتن کان علم حاصل ڪيائون اهي پنهنجي پنهنجي دؤر جون اعليٰ شخصيتون ۽ چوٽي جا استاد ۽ ماهير فنون آليہ هئا.

سندن استادن مان خاص استاد هي هئا. مولانا عبدالوهاب صدري دهلوي رحمۃالله (متوفيٰ 1932ع) مولانا الشيخ احمد الله دهلوي رحمۃالله (متوفيٰ 1918ع) مولانا حافظ عبدالرحمٰن شاهہ پوري رحمۃالله (برادر مولانا فقير الله مدرآسي رح

(متوفيٰ 1923ع) مولانا ابو سعيد شرف الدين دهلوي رحمة الله (متوفيٰ 1961ع) مولانا حافظ عبدالوهاب (نابين) دهلوي رحمة الله (متوفيٰ 1920ع) مولانا عبد القادر لکوي رحمة الله (متوفيٰ 1964ع) مولانا عطاء الله لکوي رحمة الله (متوفيٰ 1952ع) مولانا حافظ عبدالله روپڙي رحمة الله (متوفيٰ 1964ع) علامہ عبدالرحمٰن مبارڪپوري رحمہ الله شارح ترمذي (متوفيٰ 1935ع) وغيره ، جن کان مختلف علوم وفنون جا ڪتاب پڙهي سنڌ فراغت حاصل ڪئي. مولانا عبدالجبار ڪنڊيلوي دهلي کان علاوه پنجاب جي ضلع فيروز پور جي مشهور ڳوٺ لکوکي جي مشهور و معروف تدريسي مرڪز "مرڪز الاسلام" (قيام 1952ع جي لڳ ڀڳ) ۾ هندوستان جي ضلع انبالا جي مشهور شهر روپڙ بہ پڙهڻ ويا. مولانا صاحب جو اهو تعليمي دور 1917ع تائين جاري رهيو . جنهن دوران پاڻ مختلف مدرسن ۽ ديني تعليم جي مرڪزن ۾ رهي تمام علوم عاليہ وفنون آليہ جا ڪتاب پڙهيائون ۽ پنهنجي عالي قدر ۽ ذي وقار استادن کان خوب استفادو حاصل ڪيائون . 1917ع ۾ درس نظامي جي تعليم مڪمل ڪرڻ ڪانپوءِ پاڻ عملي زندگيءَ ۾ قدم رکيائون ۽ پنهنجي تدريسي زندگيءَ جو آغاز ڪيائون .مولانا ڪنڊيلوي پنهنجي تعليم مڪمل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ڪرڻ کان پوءِ پنهنجي بقيہ سڄي زندگي پڙهڻ پڙهائڻ ۾ صرف ڪئي. تقريبا 45 سال پاڻ هندوستان ۽ پاڪستان جي مختلف ديني درسگاهن مدرسن ۽ علم جي مرڪزن ۾ پڙهايو اٿن. پاڻ جن بہ مدرسن ۽ درسگاهن ۾ پڙهايو انهن مان چند اهم مدرسن جا نالا درج ڪجن ٿا.

مدرسہ اشاعة القرآن والسنة ڪنديلہ (قيام 18-1917ع) مدرسہ مصباح العلوم دهلي، مدرسہ حميديہ جيڪو مولانا حافظ حيمدالله صاحب مرحوم جن دهليءَ ۾ قائم ڪيو هو. مدرسہ دارالسلام دهلي هن مدرسہ جو باني حاجي عمر صاحب جن هئا. جنهن دهلي شهر جي صدر بازار جي ڪلان مسجد ۾ قائم ڪيو هو. هن مدرسہ ۾ مولانا عبدالجبار ڪنديلوي رح پنهنجون تدريسي خدمتون سر انجام ڏيئي چڪو آهي . اهو مدرسہ قيام پاڪستان تائين جاري هو. مدرسہ دار العلوم احمديہ سلفيه در پنگهہ بهار (قيام 1918ع) مدرسہ دارالعلوم مسجد چينيان والي لاهور .مدرسہ دار العلوم تقوية الاسلام (مدرسہ غزنويہ) شيش محل روڊ لاهور (قيام 1948ع) .مدرسہ دارالحديث اوڪاڙا وغيره مدرسن ۾ مولانا ڪنديلوي رحمہ الله پڙهايو اٿن. سندن پڙهائڻ جو انداز عام فهم ۽ آسان هوندو هو . ڪوشش ڪندا هئا تہ دوران تدريس سبق شاگرد کي ذهن نشين ٿي وڃي ۽ طالب علم سبق جو مطلب ۽ خلاصو سمجهي وڃي . مولانا صاحب پنهنجي دور جا هڪ بهترين قابل ۽ لائق استاد هئا. جنهن جي ڪري پري پري جا علم جا متلاشي ۽ طالب علم وٽن پڙهڻ لاءِ پنڌ ڪري ايندا هئا. پاڻ جنهن بہ مدرسي ۾ پڙهائڻ لاءِ ويا آهن تہ ان مدرسي ۾ طلبہ جو هڪ وڏو تعداد پڙهڻ لاءِ وٽن حاضر ٿيندوهو. جيڪي پري پري جي علائقن مثلا دهلي، ميوات،يوپي ،بهار بنگال ۽ پنجاب وغيره علائقن کان طالب علم پڙهڻ ايندا هئا. پاڻ دوران تدريس سبق پڙهائڻ کان اڳ ان ڪتاب جوخوب مطالعو ڪندا هئا. ۽ اها ئي ڳالهہ پاڻ پنهنجن لائق شاگردن ۾ ڏسڻ چاهيندا هئا.

www.KitaboSunnat.com

ڪتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالجبار ڪنديلوي رحمہ الله هڪ باڪمال عالم دين ، تمام علوم وفنون جو ماهر هو. مسائل جي تحقيق ۾ سندن ذوق انتهائي پختو ۽ نوس هوندو هو. پاڻ پنهنجي دورجا بهترين فتويٰ نويس بہ هئا. پاڻ فتويٰ نهايت خوبصورت ،متوازن ۽ مدلل لکندا هئا. جيڪا اختصار ۽ جامعيت جي حامل هوندي هئي. مولانا ڪنديلوي صاحب جن چند ڪتاب، رسالہ ۽ ڪجهہ مقالا بہ لکيا آهن . انهن مان چند نالا (1) ازالة الحيرة عن فقاهة ابي هريره رضہ (عربي) (2) التبيان في مسئلة الايمان (عربي) مطبوعہ (3) اظهار حجة الله علي ملان عظمت الله معروف بہ نسبت محمدي (اردو) (4) مقاصد الامة اردو (5) تمام الحجة (اردو) (6) الانصاف في رفع الاختلاف معروف بہ خاتمہ اختلاف (اردو) (7) شرح مقدمة صحيح بخاري (عربي) (8) مولانا عبدالجبار ڪنديلوي رحمہ الله جن آخر عمر ۾ صحيح بخاري تي عربي ۾ هڪ جامع ۽ علمي حاشيو بہ لکڻ شروع ڪيو هو جنهن جا پاڻ چند ابواب بہ لکي ڇڏيا هئا. پر افسوس سندن زندگي وفا نہ ڪئي ۽ اهو علمي ۽ تحقيقي اهم ڪم بہ اڌورو رهجي ويو.

مولانا عبدالجبار رحمہ الله جي شخصيت بارعب ۽ وجيهہ ، سندس رهڻ ۽ خوراڪ ساده پر نفيس هوندي هئي . پاڻ حد کان وڌيڪ قناعت پسند، فقير ۽ درويشيءَ جو مرقع ، خاموش طبع ، هميشہ ديندار ۽ اهل علم ماڻهن سان رابطو ۽ اٿڻ ويهڻ هوندو هو. ديني ۽ مسلڪي معاملي ۾ حد کان وڌيڪ غيور ۽ دنيا دارن کان هميشہ الڳ رهڻ وارا هوندا هئا. پاڻ شاگردن تي حد کان وڌيڪ مهربان ۽ شفيق هئا. انهن کي اولاد کان بہ وڌيڪ عزيز سمجهندا هئا. انهن جي علمي ۽ اخلاقي تربيت طرف خاص توجهہ ڏيندا هئا. سندن مزاج ۽ طبيعت معتدل ۽ سباجهي هوندي هئي. هر قسم جي هل هنگامي کان الڳ ۽ پري رهڻ جي ڪوشش ڪندا هئا.تاهم تواضع وانڪساري حد درجہ جي . هوندي هئي پاڻ همہ وقت پنهنجي خاص شغف پڙهڻ ۽ پڙهائڻ ۾ مصروف

ڪتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

هوندا هئا . ذوق سندن خالص علمي ۽ تحقيقي هوندو هو . فقہ الحديث ۽ فهم الحديث ۾ الله تعاليٰ کين هڪ خاص قسم جو ملڪو ۽ درڪ عطا ڪيو هو. پاڻ کي مختلف فيہ ۽ فقهي واختلافي مسائل ۾ وڏو عبور حاصل هو. جيئن سندن لکيل علمي و تحقيقي تضنيفات، تاليفات ۽ مقالات مان ظاهر آهي . سندن زندگيء جا معمولات ۽ عادات واخلاق ۾ سلف صالحين جو نمونو ۽ عڪس هئا. مولانا عبدالجبار ڪنديلوي رحمہ الله جن تي 1962ع ۾ فالج جو شديد حملو ٿيو هو. جنهن ڪان پوءِ پاڻ چند ماھ بيمار رهيا. بالآخر اهو علم وعمل ۽ تقويٰ جو چراغ 2 ربيع الاول 1382هہ چنچر ڏينهن غروب ٿي ويو. ماڻهن جي هڪ وڏي ميڙ سندن جنازي نماز ۾ شرڪت ڪئي. نماز جنازه مولانا حافظ محمد گوندلوي رحمہ الله پڙهائي ڪيس اوڪاڙا شهر جي عام قبرستان ۾ دفن ڪيو ويو.

مولانا قاري عبدالخالق رحماني صاحب جن جو ڏاڏو ماجد بزرگوار دادار بخش (وفات 1906ع) پنهنجي دور جو وڏو حڪيم ۽ طبيب هو، جيڪو مشهور طبيب حڪيم اجمل خان مرحوم جو ساٿي ۽ رفيق هو. سندس ڏاڏو شروع ۾ اهل حديث نہ هو. بعد ۾ شيخ الڪل ميان نذير حسين محدث دهلوي رحمہ الله (متوفيٰ 1902ع) جي صحبت ۾ آيا ۽ ان جي وعظ ۽ درس ۾ شريڪ ٿيڻ جي نتيجي ۾ متن الله جي توحيد جو رنگ غالب آيو ۽ پاڻ موحد ۽ اهل حديث مسلڪ کي اختيار ڪيائون . قاري صاحب جي خاندان ۾ تعليم جو فقدان رهيو آهي. ۽ دين کان بہ هميشہ دور رهيو آهي. سندن ڏاڏي جي اهل حديث ٿيڻ کان پوءِ ان جي محنت ، جدوجهد ۽ دعوت وتبليغ سان سندن خاندان ۾ وڏي تبديلي آئي ۽ هن وقت سندن خاندان ۾ اڪثريت توحيد وارن ۽ اهل حديث مسلڪ سان وابستہ افرادن جي آهي. قاري صاحب جو خانڈان "بسائطي" قبيلي سان تعلق رکي ٿو. جنهن جو خانداني پيشو تجارت ۽ ڪاروبار رهيو آهي. ان طرح قاري صاحب جن جو چاچو مولانا حڪيم عبدالستار ، سندن تايا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جان حڪيم عبدالغفار ۽ سندن نانو حاجي شمس الدين صاحب رحمهم الله اهي سيئي پنهنجي دور۾وقت ۾ علائقي جا بااثر ۽اثي ويني وارا هئا. جيڪي عقيدي ۽ عمل ۾ پختہ ۽ ٺوس هئا. توحيد پرست ۽ سنت جا شيدائي هئا. جن پنهنجي علم ۽ ڄاڻ مطابق دين جي تبليغ ڪندا رهيا. ماڻهن کي عقيدي توحيد ۽ سنت جي دعوت ڏيندا رهيا. انهن بزرگن کي ۽ انهن جي محنتن ۽ جدوجهدن کي ڏسي سلف صالحين جي ياد تازه ٿي ويندي آهي.انهن بزرگن الله جي رضا خاطر دين جي حق جي شمع کي روشن رکيائون . الله تعالىٰ انهن جي مساعي جميلہ وجميعہ کي قبول فرمائي. رحمهم الله رحمة واسعة .

تعليم

مولانا قاري عبدالخالق رحماني صاحب جن سڀ کان پهريان قرآن پاڪ حفظ ڪيائون . پاڻ اجان ننڍائي هئا تقريبا 9-10 سالن جا هوندا تہ پاڻ قرآن مجيد جي حفظ جي سعادت ماڻيائون. قاري صاحب ننڍي هوندي کان ئي ڏاڍا ذهين ۽ هوشيار هئا. جو ٿوري ئي عرصي ۾ قرآن پاڪ حفظ مڪمل ڪيائون.

پاڻ قرآن مجيدي مدرسہ عاليہ فتح پور ۾ ان وقت جي مشهور قاري جناب حامد حسين رح وٽ حفظ مڪمل ڪيائون . جيڪو جن قرآت ۽ تجويد جو وڏو ڄاڻو ۽ ماهر هو. سندن قراءت تمام بهترين ۽ پختي هوندي هئي. پاڻ تمام خوبصورت ۽ وڻندڙ آواز ۾ قرآن مجيد جي تلاوت ڪندو هو. پاڻ حنفي المسلڪ هو. قاري حامد حسين وٽ حفظ بہ ڪيائون تہ گڏوگڏ ان کان علم قراءت و تجويد جي تعليم بہ ورتائون ، حفظ ڪرڻ کان پوءِ عربي تعليم جو آغاز پنهنجي آبائي مدرسي "مدرسہ مصباح العلوم ڪنديلہ " کان ڪيائون . هن مدرسہ ۾ پاڻ 2-3 سال رهيا ۽ ابتدائي ڪتاب فنون و اصول جا پڙهيا. جنهن کان پوءِ سندن والد مولانا عبدالجبار ڪنديلوي ڪيس دهلي وٺي آيو ڇو تہ سندس والد ان وقت دهلي ۾ مدرسہ حميديہ ۾ پڙهائيندو هو. جنهن ڪيس هندوستان جي جڳ مشهور مدرسي " مدرسہ دار الحديث رحمانيہ دهلي (قيام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

1921ع)” ۾ داخل ڪرايو. ان وقت هن مدرسي ڪي وڏي شهرت حاصل هئي . هي مدرسو پنهنجي دور جو هڪ بي مثال ۽ بينظير ديني درسگاهه هو. جنهن ۾ چوٽي جا وڏا وڏا عالم ، فنون عقيله و نقليه جا ماهر استاد پڙهائيندا هئا. هن مدرسه ۾ اهو ئي طالب علم پڙهي سگهندو هو جيڪو محنتي ۽ هوشيار هوندو هو. هن مدرسي ۾ هڪ ئي وقت ۾ ارڙهن علوم ۽ فنون پڙهايا ويندا هئا. هن مدرسي جو ساليانه امتحان وٺڻ هر ڪنهن جي وس جي ڳالهه نه هئي. جيڪو تمام علوم آليه و عاليه ۽ فنون عقليه و نقليه ۾ ماهر هوندو هو اهو ئي هن مدرسه جو امتحان وٺڻ جو اهل هوندو هو. هميشه نگاهه انتخاب ان وقت جي محدث ، استاد الاساتذه حضرت علامه حافظ عبدالله روپڙي صاحب رحمه الله رحمة اوسعة (متوفيٰ 1964ع) تي پوندي هئي. جيڪو هر سال هن عظيم ديني درسگاهه جو امتحان وٺندو هو. هن مدرسي مان فارغ ٿيندڙ عالمن ۽ فاضلن ڪي علم ۽ فضل جي اعتبار سان متحده هندوستان ۾ وڏو مقام ۽ مرتبو حاصل هو . جن ديني علوم جي مختلف شعبن ۾ نمايان خدمتون سر انجام ڏيندا رهيا آهن .تدريس ، تصنيف ،افتاء تقرير وخطابت ۽ تعليم و تربيت جي هر ميدان ۾ انهن پاڻ ملهايو آهي. 1921ع کان 1947ع تائين هن مدرسي ۾ اعليٰ معيار جي تعليم جاري هئي . جو اڄ به هن مدرسي جو نالو ٻڌي ان جي علمي شان و شوڪت جو احساس ٿئي ٿو. هن مدرسي مان فارغ ٿيندڙ عالمن ۽ فاضلن جو هڪ وڏو تعداد آهي. انهن جي ڪابه مڪمل فهرست دستياب ناهي. هزارن جي تعداد ۾ علماء ۽ فاضلين هن ديني درسگاهه مان فيض حاصل ڪيو آهي ، هند بيرون هند جتي به ويجي اهي رهيا ، پنهنجي پنهنجي علائقن ۽ ملڪ ۾ دين جي اشاعت ۽ قرآن وحديث جو پيغام ماڻهن تائين پهچائيندا رهيا ۽ ان جي خدمت سر انجام ڏيندا رهيا . هن مدرسه مان فارغ ٿيندڙ علمائن ۽ فاضلين ڪي دارالحديث رحمانيه جي نسبت سان انهن کي “رحماني” جي لقب سان ياد ڪيو ويندو آهي.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مولانا قاري عبدالخالق رحماني رحمہ الله بہ انهي ئي مدرسہ جافارغ التحصيل هئا. جنهن ۾ پاڻ رهي اهي تمام علوم و فنون پڙهيائون جيڪي ان وقت هن مدرسي ۾ پڙهايا ويندا هئا.

انهن علوم ۽ فنون جا امتحانات ڏيئي سند فراغت حاصل ڪئي. قاري صاحب جڏهن مدرسہ دارالحديث مان پڙهي فارغ ٿيا ان وقت سندن عمر 19-18 سال هئي. ديني تعليم کان علاوه پاڻ عصري تعليم بہ مدل تائين حاصل ڪئي هئي.

اساتذه ڪرام :

مولانا قاري عبدالخالق رحماني رحمتہ الله عليہ جن عالي مرتبت استادن کان تعليم حاصل ڪئي اهي پنهنجي عهد جا چوٽي جا عالم ، مختلف علوم وفنون جا ماهر ، علوم عقليہ ونقليہ جا ڄاڻو ۽ عظيم محدث هئا. انهن ذي وقار ۽ باڪمال اساتذه مان چند نالا هي آهن. قاري حامد حسين مرحوم، شيخ الحديث مولانا احمد الله پرتاب ڳڙهي رحمہ الله (متوفيٰ 1363هـ) شيخ الحديث حضرت مولانا عبيد الله مبارڪپوري رحمہ الله صاحب مرعاة المفاتيح (متوفيٰ 1994ع)

مولانا نذير احمد رحماني دهلوي رحمہ الله (متوفيٰ 1956ع) سندن والد مڪرم مولانا عبدالجبار ڪنديلوي رحمہ الله (متوفيٰ1961ع) مولانا محمد عبدالله رحمہ الله ،مولانا عبدالحليم دهلوي رحمہ الله (متوفيٰ 1947ع) ۽ محدث دوران حضرت مولانا حافظ عبدالله روپڙي رحمہ الله(متوفيٰ 1964) وغيرهم.

تدريسيزندگي

قاري صاحب پنهنجي تعليم مڪمل ڪري سنڌ فراغت حاصل ڪرڻ کان پوءِ پنهنجي عملي زندگيءَ جو آغاز تدريس (پڙهائڻ) سان ڪيائون. سڀ کان پهريان پاڻ هندوستان جي مشهور شهر آگره ۾ مدرسہ قاسم العلوم ۾ پڙهائڻ شروع ڪيائون ،انهيءَ مدرسي کان پنهنجي تدريسي زندگيءَ جو آغاز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ڪيائين. قاري صاحب کي پڙهائڻ جو ڏاڍو شوق هوندو هو. تنهن ڪري پاڻ وڏي محنت ، شوق ۽ خوب مطالعه ڪري پڙهائڻ لڳا.جو پاڻ انهيءَ مدرسي ۾ شيخ الحديث جي مقام تي فائز ٿي ويا. ۽ پاڻ علوم و فنون جي ڪتابن سان گڏ حديث جا بنيادي ڪتاب به پڙهائڻ لڳا. سندن اهو جواني جو دور هو. تنهڪري وڏي محنت ۽ مطالعو ڪري پڙهائيندا هئا.۽ بيو ته دارالحديث رحمانيه دهلي جا پڙهيل ۽ مولانا عبدالجبار محدث ڪنديلوي جا نامور فرزند گرامي هئا.قاري صاحب هن مدرسي ۾ اٺ(8) سال پڙهايائون . قيام آگره ۾ ئي پاڻ تدريسي واري عمل کي ڇڏي ڪاروباري زندگيءَ طرف آيا. جنهن جو ڪين افسوس زندگيءَ پر رهيو . قاري صاحب پنهنجي هڪ انٽرويو ۾ فرمائي ٿو ته " مون کي هن ڳالهه جو احساس زندگي پر رهيو ته ڪاروباري زندگي شروع ڪرڻ ڪان پوءِ درس و تدريس جو ڪوبه ٿوس ڪم نه ڪري سگهيس" (مجله صراط مستقيم ڪراچي _ فيبروري 1995ع) .

1953ع ۾ قاري صاحب هندوستان مان هجرت ڪري پاڪستان اچي رهڻ لڳا . ڪجهه عرصو پنجاب جي شهر اوڪاڙا ۾ رهيا. تنهن ڪان پوءِ پاڻ مستقل ڪراچي اچي رهيا. جتي ڪاروبار سان گڏ دعوت و تبليغ جو ڪم به ڪندا رهيا ۽ ان ڪان علاوه جامعه رحمانيه سولجر بازار ڪراچي (قيام 1948) جو هر سال سالیانو امتحان پاڻ وٺندا هئا. قاري صاحب کي ڪراچي ۽ اندرون سنڌ ۾ مختلف ديني مدرسن ۽ درسگاهن جا ذميوار پنهنجن ادارن جا ساليانه امتحانات لاءِ ڪيس گهرائيندا هئا. ۽ ڪيس ديني درسگاهن جي ساليانه تقريب بخاري جي درس لاءِ به گهرايو ويندو هو . ان موقع تي سندسصحيح بخاري جي آخري حديث تي درس عالمانه، فاضلانه ۽ وڏي اهميت جو حامل هوندو هو. ڪراچي ۾ قيام دوران پاڻ ڪڏهن ڪڏهن طالب علمن جي اصرار ۽ انهن جي ذوق خاطر بعض مدرسن جي منتهي طالب علمن جي ڪلاس کي به پڙهائيندا هئا. قاري صاحب علمي اعتبار سان غير معمولي صلاحيتن جا حامل هئا.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قاري صاحب مستقل طور باقاعده ڪنهن ديني مدرسي يا درسگاهہ ۾ پڙهائن ها تہ پاڻ چوٽي جا مدرس ۽ قابل و ماهر استاد هجن ها . ڪين پڙهائڻ جو وڏو ڏانوءُ ۽ ڪمال جو ملڪو حاصل هئس . معقولات و منقولات جي فني ڪتابن پڙهائڻ جو وسيع تجربو هو . چو تہ پاڻ جماعت اهل حديث جي اعليٰ درجي جي مدرسي دار الحديث رحمانيہ دهلي جا فارغ تحصيل عالم دين هئا. ۽ پنهنجي دور جي باڪمال و جليل القدر اساتذه ڪرام جا فيض يافتہ هئا.

هڪ با وقار تقريب سعيد جو احوال:

راقم الحروف کي اهو بہ شرف حاصل آهي جو قاري صاحب جهڙي ذي وقار عالم دين کي پنهنجي دور طالب علمي ۾ زيارت ڪرڻ ، خدمت ڪرڻ، ان جي علمي ڳالهين مان مستفيد ٿيڻ ۽ ان جي وعظ و تقريرن مان مستفيض ٿيڻ جو موقعو مليو . راقم پنهنجي مادر علمي جا معہ بحر العلوم السلفيہ مير پورخاص (قيام 1983ع) مان درس نظامي جي تعليم مڪمل حاصل ڪئي آهي. سال 1992ع جي فيبروري ۾ اسان جي ڪلاس جنهن ۾ راقم کان علاوه مولانا افتخار احمد الازهري (شيخ الحديث جا معہ هذا) محمد زمان جوڻيجو (مدير مرڪز الاسلامي اسلام ڪوٽ) مولانا محمد جميل صديقي ميرواهہ گورچاڻي، مولانا محمد طاهر گِل ڪنري وغيره شريڪ هئا. جامعہ جي طرفان آخري ڪلاس جو امتحان ڏيئي اسان کي سند فراغت سان نوازيو ويو. ان موقع تي جامعہ جي انتظاميہ طرفان هڪ باوقار تقريب سعيد جو پروگرام رکيو ويو. جنهن ۾ تقريب سعيد تڪيمل صحيح بخاري جي درس جو پروگرام ۾ رکيو ويو. انهيءَ تقريب سعيد ۾ درس حديث لاءِ جنهن شخصيت جو انتخاب ڪيو ويو اها شخصيت هئي قاري عبدالخالق رحماني مرحوم جي ۽ ان تقريب سعيد جي صدارت شيخ العرب والعجم استاد الاساتذه حضرت علامہ سيد ابو محمد بديع الدين شاهہ راشدي رحمة الله عليہ (متوفيٰ 1996) جن فرمائي . قاري صاحب جن آخري حديث جو درس انتهائي عالمانہ ۽ فاضلانہ

ڪتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ڏنو . جنهن ۾ سندن علميت ۽ وثوق مطالعہ عيان هو. پاڻ سڀ کان پهريان امام بخاري رحمہ الله رحمة اوسعة جي سيرت ، ان جي علمي مقام و مرتبي کي پنهنجي درس ۾ احسن انداز ۾ بيان ڪيائون . ۽ امام بخاري جي فقاهت تي بہ خوب روشني وڌائون ، امام صاحب جي زهد ، تقويٰ و للهيت جا عجيب واقعات کي سهڻي نموني طلبہ ۽ سامعين جي گوش گذار ڪيائون . ۽ آخر ۾ پاڻ حديث جي سند ۽ ان جي متن کي پنهنجي علمي انداز ،آسان نموني ۽ عام فهم انداز ۾درس ڏنائون . جنهن کان نہ صرف اسان طالب علم مستفيض ٿياسون ، بلڪ عوام الناس بہ خوب ان مان استفادو حاصل ڪيو .آخر ۾ انهيءَ تقريب سعيد جي موقع تي اسان جي ڪلاس جيڪا هن جا معہ جي پهرين فارغ ٿيندڙ ڪلاس هئي جنهن کي قاري صاحب پنهنجن هٿن مبارڪن سان دستار پارائي ۽ جامعہ طرفان مليل سندون پنهنجن هٿن سان اسان کي ڏنائون . اها تقريب سعيد راقم ۽ ان جي جملہ ساٿين جي زندگي جي سنهري ايامن مان هڪ يادگار تقريب آهي . جيڪا عمر ڀر ياد رهندي. ان کانپوءِ بہ جامعہ جي انتظاميہ طرفان سال 1994ع ۽ 1996ع جي درس بخاري جي تڪميل جي تقريب جي موقع تي قاري صاحب کي گهرايو ويو ۽ پاڻ کان انهيءَ موقع تي درس بخاري ڏياريو ويو. قاري صاحب کي هن جامعہ سان دلي محبت هوندي هئي. پاڻ جامعہ کي ترقي ڏيارڻ لاءِ پنهنجن نيڪ ۽ قيمتي مشورن سان گاهي بگاهي مستفيد ڪندا رهندا هئا. ۽ هميشہ جامعہ جي ترقي لاءِ دعائون ۽ هر قسم جو سهڪار ڪندا رهندا هئا. مولانا قاري عبدالخالق رحماني مرحوم جن هن جامعہ جي متعلق پنهنجي هڪ تاثراتي نوٽ ۾ تحرير ڪن ٿا تہ ”اڄ احقر شيخ حاجي محمد اسماعيل ميمڻ صاحب ۽ ان جي ساٿي جي دعوت تي جامعہ بحر العلوم السلفيہ ميرپورخاص اچڻ ٿيو، جنهن جي تقريب ختم بخاري جي درس لاءِ احقر جو انتخاب ڪيو ويو. هن تقريب ۾ بخاري جي آخري حديث تي علماء ، طلبا نيز عوام جي عظيم اجتماع ۾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پنهنجي گذارشات پيش ڪرڻ جو موقع مليو .سند فراغت حاصل ڪندڙ طالب علمن (علمائن) جو تعداد ست (7) هو. اهو هن جامعہ جي اٺ سالہ محنت شاقہ جو پهريون ڦل هو . جنهن ۾ هن اداري جي مؤسس جناب حاجي محمد اسماعيل ميمڻ ايڊوڪيٽ ۽ جناب محمد هاشم ميمڻ ايڊوڪيٽ جي محنتن ، انهن جي اخلاص ۽ سچائي جو اعليٰ نتيجو آهي. جيڪو پوري طرح ظاهر آهي . مدرسہ جي شاندار عمارت ، استادن ۽ شاگردن جونظم و نسق ڏسي دل باغ وبهار ٿي ويو. ۽ دل جي گهراين سان ازخود زبان تي دعا جا الفاظ تري آيا تہ الله تعاليٰ هن مدرسي جي بانين ، ان جي سر پرستن ۽ ان جي معاونين کي ٻنهي جهانن جون ڀلائيون نصيب فرمائي ۽ سنڌ وارن لاءِ نور ۽ هدايت جو مينار ثابت ٿئي . جڏهن تہ پوري سنڌ صوبي ۾ هن عظيم درسگاهہ کان علاوه ڪٿي بہ درس نظامي ۽ علوم دينيہ جواهڙو ادارو ناهي. جيڪڏهن جماعت اهل حديث هن جي هر طرح سان مدد ڪرڻ پنهنجو فرض سمجهندي تہ ان شاء الله اڳتي هلي هي هڪ مثالي علم جو گهوارو بنجي سهگي ٿو . وري بہ الله تعاليٰ جي بارگاهہ ايزدي ۾ دعا آهي تہ اهو جناب حاجي محمد اسماعيل ميمڻ وڪيل صاحب ، جناب محمد هاشم ميمڻ وڪيل صاحب ۽ ان جي ٻين ساٿين وانتظاميہ جي مال، جان عزت ۽ آبرو ۾ برڪت عطا فرمائي ۽ انهن کي مزيد دين جي خدمت ڪرڻ جي توفيق عطا فرمائي _ آمين.

عبدالخالق رحماني عفا الله عنہ

رحماني منزل نمبر 66 بهادر آباد ڪراچي

18-2-1992

ڪاروبار زندگي جو احوال:

مولانا قاري عبدالخالق رحماني رحمہ الله جن ڏينهن ۾ آگره ۾ پڙهائيندا هئا ۽ پاڻ اٺ (8) سال هن مدرسي ۾ تدريس ڪيائون. تنهن ڪانپوءِ پاڻ پنهنجي خودار طبيعت جي ڪري ان کي ڇڏي ڪاروباري زندگيءَ طرف آيا. ۽ آگرهہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کي ڇڏي ڪلڪتي شهر اچي قيام ڪيائون. ڪلڪتي ۾ چمڙي جو ڪاروبار ڪرڻ لڳا. قاري صاحب شروع کان ئي محنتي ، جفاڪشي ۽ جدوجهدي ذهن جا مالڪ هئا. تعليم و تدريس ۾ به پنهنجي محنت ۽ توجه جي ڪري پاڻ اڳتي نڪري چڪا هئا. ته جڏهن پاڻ ڪاروبار ۽ واپار طرف آيا ته ان ڪم ۾ به خوب محنت ۽ جفاڪشي ڪيائون ۽ دل وجان سان واپار ڪرڻ لڳا ۽ ان ۾ ڪامياب ويا. ڪلڪته ۾ پاڻ ڪجهه سال رهيا.

جنهن کان پوءِ پاڻ ڪجهه سال هندوستان جي شهر مدراس آيا. اتي به اهو ئي ڪاروبار ڪرڻ لڳا. جيئن اڳ ۾ لکي آيو آهيان ته قاري صاحب جو خاندان شروع کان ئي واپاري ۽ ڪاروباري رهيو آهي. تنهنڪري پاڻ به ڪاروبار طرف آيا ۽ ان طرف توجه ڏيڻ لڳا. ۽ پاڻ چمڙي جو ڪاروبار ڪندا رهيا. اهوڪاروبارمحنت ، جا نفشاني سان ڪرڻ لڳا. مدراس ۾ هن ڪاروبار ۾ خوب ترقي ڪيائون ۽ اتي پاڻ هڪ ننڍو ڪارخانو به کوليو هو.تحريڪ پاڪستان وقت هنهي ملڪن جا حالات خراب ٿي چڪا هئا. نه جان محفوظ ۽ نه وري مال محفوظ هو.غارت گري افراتفري ۽ قتل ۽ لٽ مار وارو ماحول هو.خاص ڪري مسلمان غير محفوظ هئا.حالات هڪدم خراب چڪا هئا. ۽ ٻنهي ملڪن طرفان هجرت جو عمل شروع ٿي چڪو هو. انهن حالتن جي باوجود قاري صاحب هندوستان جي شهر مدراس ۾رهي ڪاروبار ڪندا رهيا. قيام پاڪستان (1974ع) کان پوءِ تقريبا ڇهه سال بعد 1953ع ۾ پاڻ هندوستان مان هجرت ڪري پاڪستان آيا سڀ کان پهريان اوڪاڙا شهر ۾ اچي رهائش اختيار ڪيائون. جو ته سندن والد ماجد مولانا عبدالجبار رح انهن ڏينهن ۾ دار الحديث اوڪاڙا ۾ پڙهائيندو هو. ڪجهه سال پاڻ اتي رهيا. تنهن کان پوءِ پاڻ حيدرآباد سنڌ ۾ اچي رهيا ۽ اتي ڪاروبار ڪرڻ لڳا. چند سال حيدرآباد رهيا تنهن کان پوءِ قاري صاحب ڪراچي اچي رهيا. ۽ ڪراچي ۾ مستقل طور رهائش اختيار ڪيائون. ڪراچي ۾ اچڻ کان پوءِ هتي به پاڻ پنهنجي

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انهيءَ ڪاروبار طرف توجهه ڏيڻ لڳا. ۽ ان کي پنهنجو ۽ پنهنجي خاندان جو ذريعو معاش بڻايائون.قاري صاحب جڏهن کان ڪاروباري زندگي طرف آيا. ۽ ڪاروباري مصروفيتن جي ڪري پاڻ تدريس کي وقت نه ڏيئي سگهيا البته دعوت و تبليغ، امامت و خطابت ۽ وعظ وارشاد پنهنجي زندگي ڀر جاري رکيو آيا.

مولانا قاري عبدالخالق رحماني رحمه الله تدريسي واري عمل کي ڇڏي ڪاروباري زندگيءَ طرف اچڻ جو سبب پنهنجي هڪ انٽرويو ۾ هن طرح بيان ڪن ٿا ته "جڏهن مون محسوس ڪيو ته معاشري ۾ مالدارن ۽ ڪاروباري ذهن وارن ماڻهن وٽ عالمن ۽ مولوين جي ڪابه قدر ۽ عزت نه آهي ڪين حقارت جي نظر سان ڏٺو وڃي ٿو. حالانڪ مون وڏي خود داريءَ سان پنهنجي زندگيءَ جا ڏينهن گذاريا آهن. پوءِ به آئون ڏسان ٿو ته معاشري جي مٿين طبقي وارا مولوين کي قدر جي نگاهه سان نٿا ڏسن. جيڪا ڳالهه مون کي برداشت نه ٿي مجبورن انهيءَ لائن کي ڇڏي مون پنهنجو ڪاروبار ڪرڻ شروع ڪيم. مونکي انهيءَ ڳالهه جو احساس آهي ته ڪاروبار ڪرڻ ڪري جي درس و تدريس جو ڪوبه مثبت ۽ نوس ڪم نه ڪري سگهيس. (صراط مستقيم ڪراچي_ فيبروري 1995-28)قاري صاحب معاشري جي انهيءَ حالت ۽ ڪيفيت جي ڪري ڪاروبار ۽ واپار طرف زياده توجهه ڏنائون ۽ ان کي پنهنجو ذريعو معاش بڻايائون . جنهن جي ڪري پاڻ خوش حال ۽ بهترين نموني زندگي گذاريائون.

دعوت و تبليغ ۽ خطابات

مولانا قاري عبدالخالق رحماني مرحوم کي شروع کان ئي دعوت و تبليغ ۽ وعظ و تقرير جو شوق هوندو هو. پاڻ هڪ بهترين مقرر ۽ لاجواب خطيب هئا. فن خطابت جي جمله امور جا پاڻ شهسوار هئا. سندن زندگيءَ جو هڪ يادگار واقعو آهي ته پاڻ جڏهن آگرهه ۾ مدرسه قاسم العلوم پڙهائيندا هئا. اتي

ڪتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

هڪ بزرگ ابوا لعلاء نالي هڪ درويش جي مزار هئي جيڪا ان علائقي ۾ مشهور و معروف درگاهہ هئي. جنهن جي ساليانہ عرس جي موقع تي پري پري کان ان درگاهہ سان وابستہ مريد ۽ معتقد اچي حاضري ڀريندا ، قبر کي غسل وغيره ڏيندا هئا. ان تي نذرانو ۽ چادرون وغيره چاڙهيندا هئا، طواف وغيره ۽ ٻيون بہ رسمون ادا ڪندا هئا . قاري صاحب پنهنجي هڪ شاگرد نالي صلاح الدين بخاري سان گڏجي ابوالعلا جي مزار تي ويا ۽ ان جي ساليانہ تقريب تي اهو منظر پنهنجي اکين سان ڏٺائون ۽ برداشت نہ ڪري سگهيا . ۽ پوءِ الله تعاليٰ جي نصرت ۽ توفيق سان ان موقع تي مزار جي ڀرسان مسجد ۾ عصر جي نماز کان پوءِ پاڻ اتي بيهہ ماڻهن کي حق ۽ سچ جو پيغام پهچايائون ۽ توحيد ۽ سنت جو صحيح رستو سمجهايائون ۽ پاڻ ان تقرير ۾ حقيقي ولي جي سڃاڻپ ماڻهن کي بيان ڪري ٻڌائي تہ الله جو حقيقي ولي ڪير آهي .ان جوننشانيون ڪهڙيون آهن. قاري صاحب جن جاندار تقرير ڪئي ان تقرير ماڻهن تي وڏو اثر ڪيو ۽ ماڻهو دوران تقرير توبہ ڪرڻ لڳا. جڏهن درگاهہ جي مريدن ، معتقدن ۽ مجاورن ڏٺو تہ مولوي صاحب جي تقرير ماڻهن تي اثر ڪري رهي آهي تہ انهن قاري صاحب تي قاتلانہ حملو ڪرڻ لڳا ، پر پاڻ الله تعاليٰ جي غيبي مدد ۽ توفيق سان انهن ناپاڪ عزائم ۽شر کان محفوظ رهيا. ۽ ان موقع تان پاڻ بحفاظت نڪرڻ ۾ ڪامياب ويا.

قاري صاحب بلاشبہ پنهنجي دور جو هڪ مثالي مبلغ ، بهترين داعي ، لاثاني مقرر و خطيب هو. شرڪ جي ترديد توحيد جي دعوت ۽ اتباع سنت جي تبليغ ۽ اصلاح معاشره سندن خاص موضوع ۽ محبوب مشغلو هوندا هئا . پاڻ پنهنجي مخصوص دعوتي و تقريري انداز ۾ مشرڪانہ باطلہ عقيدن ،غير شرعي رسمن ۽ جاهيلانہ رواجن تي خوب زور ڏيندا هئا. سندن دعوت و تبليغ ۽ تقريرن ۾ سچائي ، اخلاص ،للهيت ، درد ۽ بي تڪلفي هوندي هئي. جيڪا ڳالهہ حق ۽ قرآن و سنت مطابق هوندي هئي اها ڳالهہ بيان ڪرڻ ۾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ڪڏهن بہ عار محسوس نہ ڪندا هئا. بلڪ برملا ۽ منهن تي چئي ڏيندا هئا. ڪنهن جي بہ پرواهہ نہ ڪندا هئا. الله تعاليٰ کيس پنهنجي ڳالھ ۽ مدعا بيان ڪرڻ جو خوب سليقو عطا ڪيو هو.حديث شريف جو دفاع ، مسلڪ اهل حديث جي حقانيت تي قربان ٿيڻ لاءِ هر وقت تيار هوندا هئا. حديث ۽ جماعت اهل حديث تي مخالفن جي طرفان بي جا تنقيد ۽ اعتراضات جو جواب پاڻ انتهائي مثبت ، مدلل ۽ ڪرو ڏيندا هئا. قاري صاحب بلاشبہ هڪ همہ گير شخصيت جا مالڪ هئا. کيس جديد زبان ۾ مفڪر اسلام ، ترجمان مسلڪ اهل حديث چوڻ ۾ مبالغو نہ ٿيندو .پاڻ پنهنجي زندگي ۾ جنهن فڪر، نظريي ۽ منهج تي ڪاربند رهيا انهيءَ فڪر ۽ منهج کي هميشہ فروغ ڏيندا ۽ بيان ڪندا رهيا. ۽ حق سچ جي شمع کي هميشہ روشن رکيائون.

سندن خطابت ۽ تقرير جي گونج ۽ پڙلاءُ اڄ بہ ماڻهن جي دل و دماغ ۾ محفوظ ۽گونجي رهيو آهي. سندن زبان ۾ مثالي ڪشش هوندي هئي. پاڻ جڏهن بہ ڳالهائيندا هئا تہ سوچي، تڪي ۽ توري پوءِ ڳالهائيندا هئا. قاري صاحب نہ صرف صاحب قال هئا بلڪ صاحب عمل ۽ صاحب حال بہ هئا. قاري صاحب جي عظيم خطبن بهترين تقريرن، دلپذير پندو مواعظ ۽ علمي بصريت و وسعت ظرفي کان پوري جماعت بي خوبي واقف آهي .خاص ڪري اهليان ڪراچي ان مان خوب استفادو ڪيائون . پاڻ واقعي خطابت ۽ تقرير جي لحاظ سان بي مثال هئا. کيس الله تعاليٰ انهيءَ ميدان جو شهسوار بنايو هو. سندن تقريرن قرآن ڪريم جي آيتن، حديث شريف جي جواهرن سان گڏوگڏ فصاحت و بلاغت جو هڪ نادر نمونو هوندي هئي. برصغير خصوصا پاڪ و هند ۾ ان ميدان ۾ پاڻ ممتاز ۽ منفرد مقام جا حامل هئا. الله تعاليٰ سهڻي سيرت و صورت سان گڏ خوبصورت آواز جي نعمت سان بہ نوازيو هو.پاڻ بهترين قاري بہ هئا. نماز ۾ قرآن مجيد جي تلاوت تمام بهترين ۽ وڻندڙ قراءت ۽ آواز سان ڪندا هئا. سندس آوازہ سوز هوندو هو. خاص ڪري رمضان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

المبارڪ ۾ ڪراچي جي مختلف هنڌن ،علائقن ۽ پارڪن ۾ تروايح نماز جي اجتماعات ۾ قرآن مجيد جي تلاوت تمام مٺي آواز ۽ دلنشين اندازسان اڄ به ماڻهن جي زبان زد عام آهي. سندن تقرير فصاحت و بلاغت ۽ حسن صورت جو هڪ حسين مجموعو هوندي هئي .جيڪا سامعين تي وجد و سحر واري ڪيفيت طاري ڪري ڇڏيندي هئي.

سندن شخيصت ۽ ڪردار.

مولانا قاري عبدالخالق رحماني مرحوم جن جامع الفاضل والمڪارم، جامع العلوم والفنون ،ڪتاب و سنت ۾ گهيري بصريت رکندڙ شخصيت هئا.پاڻ تمام علوم عاليه وفنون آليه ۾ بحربيڪنار هئا. خصوصا حديث ،تفسير ، ادب ، تاريخ منطق و فلسفه ۽ فن خطابت و تقرير ۾ پنهنجو مثال پاڻ هئا. سندن شخصيت انتهائي متواضع نيڪ طينت ، ڪريم النفس ، عالي ڪردار هجڻ ڪان علاوه سندن علمي و سعت نظر ڪي وسعت خُلق چار چنڊ لڳائي ڇڏيو هو. پاڻ هر هڪ اهل علم ۽ عام ماڻهن سان انتهائي احترام سان پيش ايندا هئا. ۽ ننڍن سان محبت ۽ شفقت سان ملندا هئا. قاري صاحب نرم طبيعت رکندڙ، دلنشين انداز گفتگو ، محبت ۽ الفت سان شرشار دل رکندڙ انسان هئا. پاڻ بلڪل خشڪ مزاج نه هئا. بلڪ ڪڏهن ڪڏهن محفل مطابق زمان ۽ مڪان جو خيال رکندي هلڪو سنجيده مزاح ۽ خوش طبعي به ڪري وٺندا هئا .جنهن جي ڪري نه صرف پاڻ کلندا هئا بلڪ محفل ڪي شادان و فرحان ڪري ڇڏيندا هئا.

پاڻ انتهائي خليق ، اعليٰ اخلاق جا مالڪ ، عالم با عمل شخصيت هئا.تڪبر و غرور ۽ وڏ ماڻپي ڪان تمام پري هونداهئا. پاڻ ظاهر ۽ باطن جا صاف هوندا هئا. پاڻ پنهنجي والد ماجد جي مهاندي ۽ شڪل ۾ ملندا هئا.هميشه سفيد ڪرتو ۽ پاجامون پهريندا هئا ۽ مٿي تي ڪڏهن سفيد ته ڪڏهن قراقلي ٽوپي پائيندا هئا.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ڪنهن لاءِ بہ برو نہ سوچيندا هئا هرهڪ سان سهڻي اخلاق ۽ خيرخواهي سان پيش ايندا هئا. پاڻ هميشہ ديني ۽ سلفيت جي رنگ ۾ رنگيل نظر ايندا هئا. قاري صاحب سياسي و مذهبي حلقن ۾ وڏي عزت ۽ احترام لائق سمجهيا ويندا هئا. پاڻ تمام مذهبي ۽ سياسي جماعتن ۾ جماعت اهل حديث جي اڳواڻي ڪنداهئا .۽ هر مقامِ تي جماعت اهل حديث سان وابستگي ۽ سڃاڻپ خاص طور ڪرائيندا هئا ۽ جماعت طرفان نمائندگي فرمائيندا هئا . سندن هن دنيا مان وڃڻ سان هڪ عهد ۽ تاريخ جي دور جو اختتام ٿيو آهي.

آئے عشاق گئے وعدہ فردا لے کر
اب انہیں ڈھونڈھ چراغ رخ زیبا لے کر

قاري عبدالخالق رحماني مرحوم صاحب جن هڪ بلند پايہ عالم دين درس وتدريس ۾ قابل استاد هئا. الله تعاليٰ ڪيس حسن سيرت سان گڏ حسن صورت جهڙي نعمت سان بہ نوازيو هو. پاڻ بارعب ، شڪل و شباهت ۾ خوبصورت ، قد ڪاٺ ۾ قدرِ طويل ،جسامت ۾ ڀاري ڀرڪم نظر ايندا هئا. طبيعت ۾ مرنجان مرنج ۽ خوش اخلاقي ۽ خوش طبعي سان شرسار هئا. آواز ۾ ميٺاس ،گفتگو ۾ باوقار ، زبان شستہ اردو علم و عمل ۾ يڪسان جهڙين نعمتن سان نوازيل هئا. مرحوم شڪل و صورت ،گفتار و رفتار ۽ وضع وقطع ۾ پنهنجو مثال پاڻ هئا. حقيقت ۾ قاري صاحب جي شخصيت هن آيت ڪريمہ بسطةً في العلم والجسم جا صحيح مصداق هئا.

شاديي ۽ اولاد :

مولانا قاري عبدالخالق رحماني رحمہ الله جن بہ شاديون ڪيون هيون پهرين شادي پاڻ مولانا دائود راعت رحماني مرحوم جي دختر نيڪ سان ڪيائون .جنهن مان قاري صاحب کي بہ (2) پٽ ۽ هڪ نياڻي جو اولاد ٿيو. پٽن جا نالا طيب ۽ طاهر آهن . جيڪي پنهنجو ڪاروبار ڪندا آهن. سندن اها گهر واري

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وفات ڪري وئي . جنهن کان پوءِ پاڻ ٻي شادي ڪيائون جنهن مان ڪيس چار پٽ ۽ ٻه نياڻيون جو اولاد ٿيو ، پٽن جا نالا (1) مسعود عالم جيڪو حافظ قرآن آهي ۽ ان کان علاوه دنياوي تعليم به حاصل ڪئي اٿس. پاڻ هن وقت آمريڪا ۾ پنهنجو ڪاروبار ڪندا آهن (2) محمود عالم (3) منصور عالم ۽ (4) محمد عامر جيڪي دنياوي تعليم سان گڏ ضرورت مطابق ديني تعليم به حاصل ڪئي اٿن ۽ اهي هن وقت ڪراچي ۾ پنهنجو الڳ ڪاروبار ڪندا آهن

قاري صاحب جو سهرو هڪ ديندار باعمل عالم دين ۽مدرسه رحمانيه دهلي جو پڙهيل ۽ فارغ تحصيل هو. قيام پاڪستان کان اڳ ۾ هندوستان جي مختلف مدرسن ۾ استاد رهي چڪا آهن. 1947ع کان پوءِ مولانا دائود دراغب رحماني پاڪستان هجرت ڪري آيو ۽ زندگي جا آخري سال پاڻ ڪراچي ۾ گذاريائون . درس و تدريس سان وابسته رهيا. ۽ پاڻ هڪ بهتر مصنف ۽ ڪامياب مترجم هئا. ڪيترن ئي اعليٰ ڪتابن جو اردو زبان ۾ سليس ۽ روان ترجمو ڪيو اٿن مثلاً تفسير ابن ڪثير ، ڪتاب الروح ،منتقي الاخبار جا ترجما ڪيائين . ۽ ان کان علاوه مقدمه ابن خلدون ۽ امام شوڪاني رح جو جڳ مشهور ڪتاب “نيل الاوطار” انهيءَ ضخيم ڪتاب جو به ترجمو ڪيو هو. جيڪو تاحال غير مطبوع آهي. مولانا دائود راغب رحماني 1977ع ۾ ڪراچي ۾ وفات ڪئي.

وفات :

هر هڪ انسان فاني آهي نيٺ ان کي هي فاني دنيا بالآخر ڇڏڻي آهي.يقينن اهي نفوس قدسيه مبارڪباد جا حقدار آهن جيڪيهن دنيا ۾ رهي ڪري به آخرت جي لاءِ ڪجهه ڪري ويا. جيڪي پنهنجي نيڪ سيرت ۽ اعمال صالحه ذريعه هن دنيا مان باڪمال و بامراد ٿي آخرت جا راهي ٿيا. اسان جو ممدوح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

استاد محترم مولانا قاري عبدالخالق رحماني به اهڙن پاڪباز ، اعليٰ ڪردار ۽ خوش نصيب شخصيتن مان هڪ هو.

حق مغفرت کرے، عجب آزاد مرد تھا.

قاري صاحب کي الله تعاليٰ عمر جو به هڪ وڏو حصو عطا ڪيو هو.پاڻ پنهنجي حياتي مستعار جو ن تقريبن 83 بهارون ڏٺيون. ان جي باوجود پاڻ هميشه صحتمند ۽ تندرست نظر ايندا هئا . وفات کان چند سال قبل پاڻ بيسار رهڻ لڳا.ان دوران پاڻ مختلف ڊاڪٽرن وٽ زير علاج به هئا ۽علاج به جاري هو.

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

بالآخر هڪ طويل علالت کان پوءِ موصوف 3 ڊسمبر 2006ع بمطابق 12 ذي القعده 1427هجري آچر ڏينهن ڪراچي ۾ پوري جماعت کي سوڳوار ۽ مغموم ڪري ويا.

بلاشبه سندن سانحه ارتحال پوري جماعت اهلحديث لاءِ عظيم سانحو هو .جنهن سان جماعت اهل حديث هڪ عظيم المرتبت عالم دين، بهترين مبلغ ۽ مقرر کان محروم ٿي وئي .قاري صاحب يقينن هڪ طويل عهد جي تاريخ هو.اهڙا مثالي ۽ باڪردار عالم دين ۽مبلغ روز بروز پيد ڪونه ٿا ٿين . اسان سڀ الله تعاليٰ ۾ اميد ئي رکي سگهون ٿا ۽ صبر کان علاوه ٻيو ڇا ٿا ڪري سگهون .الله تعاليٰ قاري صاحب جون ڪيل خدمتون قبول فرمائي ان جون بشري لغزشون معاف ڪري ۽ متن خصوصي رحمت نازل فرمائي ۽ ڪيس اعليٰ عليين ۾ جڳهه عطا فرمائي _ آمين.

اللهم اغفرله وارحمه وادخله الجنة يارب العالمين.آمين

ماخذ

1. تذڪره علماء اهل حديث _ جلد: 2 پروفيسر محمد يوسف سجاد صاحب.
2. تذڪره النبلاء في تراجم العلماء _ عبدالرشيد عراقي صاحب.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

3. دبستان حدیث : مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب۔
4. مولانا عبدالوہاب دہلوی اور ان کا خاندان ۔ محمد رمضان یوسف سلفی صاحب۔
5. جماعت اہل حدیث کی تدریسی خدمات ۔ عزیز الرحمٰن سلفی بنارس صاحب۔
6. خاتمہ اختلاف ۔ مولانا عبدالجبار کندیلوی صاحب۔
7. الاعتصام لاہور ۔ مولانا عطاء اللہ حنیف نمبر مارچ 1995ء
ماہنامہ محدث لاہور مجریہ فیبروری 2007ء
8. ماہنامہ محدث لاہور مجریہ جون 2007ء
9. ہفت روزہ اہل حدیث لاہور مجریہ 13 تا 19 مارچ 2015ء
10. سہ ماہی مجلہ بحر العلوم میرپور خاص ۔ جامعہ بحر العلوم السلفیہ میرپورخاص نمبر سال 2009ء
11. ماہنامہ صراط مستقیم فیبروری 1995ء ۔ وغیرہ

Monthly MUHADDIS Lahore
99-J Model Town, Lahore-54700
Phone 5866476, 5866396

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علمی تحقیقی واصلاحی مطبوعات — دل کش واعلیٰ معیار کے ساتھ

مکتبہ اسلامیہ

- قرآن مجید
- تفاسیر
- احادیث
- سیرۃ النبی ﷺ
- تاریخ اسلام
- فقہ وفتاویٰ
- وفاق المدارس
- عربی کتب

سیرۃ النبی ﷺ پر ایک بہترین اور جامع کتاب

رحمۃ للعالمین

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین

(1921ء — 1933ء)

تالیف: قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری — تخریج وتصحیح: پروفیسر حافظ محمد اصغر

شائقین نبوی ﷺ کے لیے رحمۃ للعالمین امتیازی خوبیوں کے ساتھ پیش خدمت ہے

اس کتاب میں قرآن وسنت، قدیم صحف سماوی (تورات، زبور، انجیل) اور غیر آسمانی مذہبی کتب سے آخرالزماں پیغمبر ﷺ کی صداقت بیان کی گئی ہے اور یہود، ہنود اور نصاریٰ کے اعتراضات کا مکمل رد کیا گیا ہے۔

سیرت رحمۃ اللعالمین کے درخشاں پہلو

تالیف: محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

- سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر لکھے گئے مضامین ومقالات کا بہترین مجموعہ
- مختصر مگر جامع تحریر
- ضعیف وموضوعات روایت سے کلی پاک
- اس موضوع پر مستند ومحقق کاوش
- آسان فہم انداز

سیرۃ النبی ﷺ

4 جلدوں میں — تخریج شدہ ایڈیشن

محسن انسانیت کی سیرت پر منفرد اسلوب کی حامل ایک جامع کتاب

تالیف: علامہ شبلی نعمانی، علامہ سید سلیمان ندوی

- پہلی مرتبہ آیات قرآنیہ، احادیث اور روایات کی مکمل تخریج
- قدیم نسخوں سے تقابل وموازنہ
- تقابل کے بعد تسامح کی تصحیح

انوار الصلوٰۃ المعروف نماز مصطفیٰ ﷺ

- ہر روایت کی مکمل تخریج
- صرف صحیح وحسن احادیث سے استدلال
- صحت وسقم کے اعتبار سے دو جلیل القدر علماء:
علامہ ناصر الدین البانی اور حافظ زبیر علی زئی رحمہما اللہ کے حکم ہر روایت پر موجود ہیں۔
- طہارت، وضو، نماز اور دعاؤں کے صحیح مسائل کا احاطہ
- آسان فہم انداز

مؤلف: پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

حکم: حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ، علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مختصر صحیح بخاری

الامام زین الدین ابی العباس احمد بن عبد اللطیف الزبیدی

ترجمہ: مولانا محمد داؤد راز

تقدیم و نظر ثانی: شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبد الستار الحماد

تخریج: فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ، فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

- کئی مکرر احادیث میں سے بہترین انتخاب
- کم فرصت والوں کے لیے انمول تحفہ

الدعاء المقبول المعروف اسلامی وظائف

- احادیث، دعاؤں اور اذکار کا اصل مصادر و مراجع سے تقابل و موازنہ۔
- وضاحت طلب مقامات پر حاشیے کے ذریعے سے تصریح۔
- کتاب میں وارد بعض تسامحات کی تصحیح۔
- تمام آثار و روایات کی مکمل تخریج
- صحت و سقم کے اعتبار سے ہر حدیث پر حکم۔

تقدیم و نظر ثانی: محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

تالیف: شیخ الحدیث مولانا عبد السلام البستوی رحمہ اللہ

تخریج و تحقیق: حافظ ندیم ظہیر

شرح اربعین نووی

للامام ابی زکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح: الشیخ عبد الہادی عبد الخالق مدنی

تحقیق: محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

عبد اللہ یوسف ذہبی

- ہر حدیث کی مناسبت سے بہترین تبویب
- ہر روایت کی مختصر تخریج
- صحت و ضعف کے اعتبار سے ہر حدیث پر محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کا حکم
- کتاب کے شروع اور آخر میں مفید فہارس
- عام فہم اور آسان ترجمہ

سیرت انبیاء علیہم السلام اور حیات صحابہ رضی اللہ عنہم کی روشنی میں

خواہشات کا اسلامی تصور

- ایسی جامع و نافع کتاب جسے پڑھ کر ایمان میں حرارت محسوس ہو
- منفرد داورنئی کاوش
- خواہشات کو پاکیزہ بنانے والی ایک رہنما کتاب

ڈاکٹر تفضیل احمد ضیغم رحمہ اللہ کی تالیف لطیف

فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم

صحیح روایات کی روشنی میں

تالیف: حافظ شیر محمد

تحقیق و تخریج: حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب کا مستند مجموعہ

مکتبہ اسلامیہ

لاہور: ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 042-37232369

فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد 041-2631204 041-2641204

/maktabaislamia1 maktabaislamiapk.com maktabaislamiapk@gmail.com 0300-8661763

علمی، تحقیقی و اصلاحی مطبوعات   دل کش و اعلیٰ معیار کے ساتھ

قرآن مجید | تفاسیر | احادیث | سیرۃ النبی ﷺ

تاریخ اسلام | فقہ و فتاویٰ | وفاق المدارس | عربی کتب

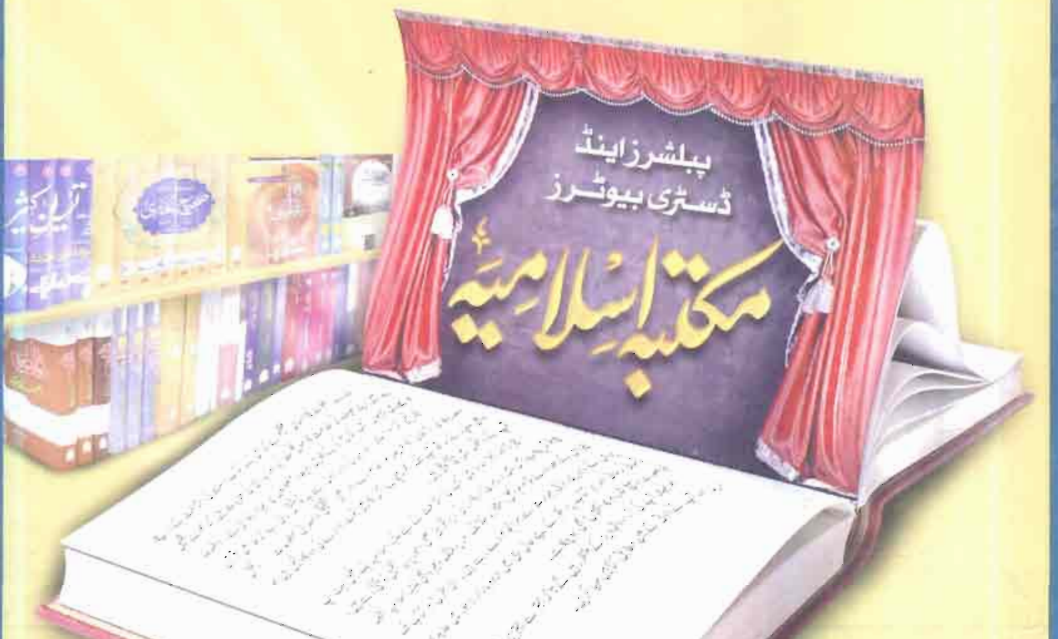

جو دے علم دوستی کا پیغام

مکتبہ اسلامیہ
MAKTABA ISLAMIA

لاہور
ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد
بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد پاکستان
041-2631204-2641204

0300-8661763 /maktabaislamia1

maktabaislamiapk.com maktabaislamiapk@gmail.com